

فائدہ فضائل دین و اسلام پر ایک بحث شامل اور جامع کتاب

تحفہ الصلوٰۃ المسماۃ النبی المختار

بہار لطیف، تصنیف نفیس

عالم شریعت داعی سنت قرآن رسول ابوالفضل حضرت مولانا حاج محمد عارف محمد عقیل رحمۃ اللہ

”ہستی خفی نقشبندی مجددی ٹوہری“

نامشر

مکتبہ نقشبندیہ مجددیہ، المصطفیٰ رضویہ سٹریٹ، کلکتہ، کالونی

غزوہ من الہیلا د۔ لاہور، پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هُوَ اللَّهُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْحَنَّ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الرَّحِيمُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْمَلِكُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْقُدُّوسُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

السَّلَامُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْمُؤْمِنُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْمُهَيَّمُنُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْعَزِيزُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْجَبَّارُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْمُذَكِّرُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْمَخْلُقُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْبَارِئُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْمُبْصِرُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْغَفَّارُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْقَهَّارُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْوَهَّابُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْزَّاقُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْفَتَّاحُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْعَلِيمُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْقَبِضُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

السَّاطِطُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْمُفِضُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الرَّافِعُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْمُعِزُّ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْمُذَكِّرُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

السَّمِيعُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْبَصِيرُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْحَكَمُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْعَدْلُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

اللطيف

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْخَبِيرُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْحَلِيمُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْعَظِيمُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْغَفُورُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الشَّكُورُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْعَلَّ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْكَبِيرُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْحَفِظُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْمُقِيتُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْحَسِيبُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْمُجَلِّدُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْمُكَبِّرُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْقَرِيبُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْمُحِيبُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْوَالِعُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْحَكِيمُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْوَدُودُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْمُجِيدُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْبَاحِثُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الشَّهِيدُ

حَسْبُ جَلَالُهُ

الْحَقُّ

حَسْبُ جَلَالُهُ

۷۸۶
۹۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 ۲۲ سورۃ الاحزاب ۵۶
 "رواہ الشیخ محمدی"

اِنْ اَرَادَ الْبَرُّ اِلَّا اَنْ يَكْتُبَ عَلَيْكَ صَلَواتِیْ خَلَّدَ

تحفہ اہل بیت علیہم السلام

فوائد و فضائل درود پاک

بر سید لولاک صَلَّی اللہ علیک و سلم

تالیف لطیف، تصنیف ضعیف

مداح رسول حضرت مولانا حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی
 خطیب اعظم جامع مسجد قدسیہ رضویہ - چوک محمود غزنوی روڈ لاہور

ناشر

المکتبہ نقشبندیہ مجددیہ
 ۴، المصطفیٰ ۴ رضویہ سٹریٹ
 کلفٹن کالونی لاہور

۷۸۶
۹۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 ۲۲ سورة الاحزاب ۵۶
 "رواه الشيخ محمد"

اِنْ اَوَّلَى لَتَبَرَأَ لَكَ كَثْرَةُ صَلَواتِهِ عَلَيْكَ حَتَّى اَنْتَ

مُحَفَّةٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ

فَوَائِدُ وَفَضَائِلُ دُرِّ دِيَاكِ

بِرِسِيْدِ لَوْلَاكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

تأليف: لطيف، تصنيف: مُنِيف

مَدَارِ رَسُولِ حَضْرَتِ مَوْلَانَا اَحْمَدِ مُحَمَّدِ عَنَّا يُتُ اللَّهُ نَقِشْبَنْدِي مُجَدِّدِي
 خَطِيبِ عَظَمِ جَامِعِ مَكَّةَ شَدِيدِ رِضْوَانِيَّةِ - چوكِ مُحَمَّدِ عَزَّوَجَلَّ رُوْدُ ○ لَاهُورِ

نَاشِرِ

المكتبة نقشبندية مجدية
 ۱۰ المصطفیٰ ۳ رضویہ سٹریٹ
 کلکتہ کالونی ○ لاهور

”جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں“



کتاب :	تحفہ الصلوٰۃ الی النبی المکارم علیہ السلام
تصنیف :	مداح رسول الحاج مولانا محمد عیسیٰ علیہ الرحمۃ نقشبندی مجددی،
باہتمام دسرپرستی :	خلیفہ السید محمد افتخار احمد نقشبندی مجددی آستانہ عالیہ سرحد شریف
سرورق :	صوفی خورشید عالم چشتی سیدی
کتابت :	قاضی شاعر النبی خوشنویس ”عری - اردو“
درستی اعلیٰ :	محمد حسن محمود بھینئر، حاجی عبدالرزاق، مختار احمد
ترتیب و تزئین :	محمد عطاء المصطفیٰ، السید احمد علی نقشبندی مجددی،
اشاعت اول :	۵۰۰ تعداد
صفحات :	۵۷۶
مطبع :	فقوش پریس اردو بازار لاہور پاکستان
ہدیہ :	دوسری جلد



طے کا پتہ

- ۱۔ مکتبہ نقشبندیہ مجددیہ - ۶ المصطفیٰ - ۴ رضویہ سٹریٹ - کلفٹن کالونی - لاہور
- ۲۔ جامع مسجد قدیمیہ رضویہ - چوک محمود عزیزی روڈ - لاہور
- ۳۔ آستانہ عالیہ دربار مجددیہ سرحد شریف - ریاست پٹیالہ ”اندیا“
- ۴۔ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَوْزُونِ کِتَاب

اِنَّ اللّٰهَ مَا كُنْتُمْ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلِّمُوْا وَسَلَامًا

☆ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے نبی پر
لے ایمان والو! اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ ” سورت الاحزاب آیت کریمہ ۵۶“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

○ رَقِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ اَرَايْتَ صَلَوةَ الْمُصَلِّیْنَ
عَلَيْكَ وَمَعْنَى غَاب عَنْكَ وَمَنْ تَاْتِیْ بَعْدَكَ مَا حَالُهُمَا
عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلَوةَ اَهْلِ مَحَبَّتِیْ وَاعْرِفُهُمْ وَ
تُعَرِّضُ عَلَیَّ صَلَوةَ غَیْرِهِمْ عَرَضًا

☆ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خبر دیجیے اُن لوگوں کے درود شریف
سے جو درود شریف بھیجتے ہیں آپ پر اور جو آپ سے غائب ہیں۔ اور جو آئیں
گے آپ کے بعد۔ کیا مال ہے اُن دونوں کا آپ کے نزدیک؟ فرمایا کہ میں خود
سناتا ہوں درود شریف اپنے اہل محبت کا اور پہچانتا ہوں اُنکو اور پیش ہوتے
ہیں میرے پاس درود شریف غیر محبت والوں کے فرشتوں کے ذریعہ سے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِيْ مَلَأَتْ قَلْبُهُ مِنَ الْجَلَالِ وَعَيْنُهُ مِنَ الْجَمَالِ
فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُّوَدِّدًا مُّتَصَوِّرًا اَوْ عَلٰی آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

يَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

يَا اللَّهُ
حَسْبُكَ مَا نَكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نذر عقیدت

اے شہنشاہِ دو عالم! ہوں آپ پر لاکھوں سلام
اک نظر کی آرزو میں ہے جہاں آرزو
ہر زمان ہر لحظہ تیرے حسن کی تحکیم میں
واسطہ اُن درودوں اور سلاموں کا شہنا
اے شفیع المذنبین اے رحمۃ اللعالمین
یا محمد مصطفیٰ! آدم کے لئے کو آج تک
ہر دم ہوں درود آپ پر اے بدر الدجی
اک نظر بہر کرم اُمّی ابی دوحی رفا
قدیموں کا ورد ہے صلی علی صلی علی
بھیجتا ہے تجھ پر جو خود مالکِ ارض و سما
میں خطا کی انتہا ہوں تو عطا کی انتہا
حق ہے جس کو کچھ ملا تیری بدولت ہی ملا

ترجمہ

وقتِ آخر اپنے عنایت پر بھی عنایت ہو
صورتِ ہو دل میں تری درود ہو لب پر ترا

عَلَى بَيْتِنَا الْكَرِيمِ وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ ط

محمد عنایت اللہ

فہرست مضامین کتاب مستطاب تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی الخمار
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۶	دُرود شریف کا نور اور خوشبو	۱	نقشِ جمیل، تقریظ انتساب
۷۹	حیاتِ نبویؐ عَلَیْہِ السَّلَام	۲	روضۃ الاول
۸۲	رُوح کی توصیہات اور مفہوم	۳	آیتِ کریمہ دُرود شریف
۸۹	مناہجِ جہنمی ذیلِ نبیلِ شعیبؐ	۱۲	معنی صلوٰۃ
۹۱	حدیثِ پاک حضرت ابی بن کعبؓ	۱۸	نورِ منیٰ ذیلِ نبیؐ
۱۰۰	تحقیق لفظِ آل و اہلبیت اطہار	۲۱	حدیثِ پاک "عمر شریف"
۱۰۳	اصطلاحِ پنجتنِ پاک	۲۹	حدیثِ پاک "علاءُ الدینی"
۱۰۷	آدابِ الصلوٰۃ و اسلام و تہذیب	۳۲	ازالہ و ہسم
۱۰۹	دُرود شریف پڑھنے کے مقامات	۳۶	قولِ فیصل
۱۱۵	قسم ذاتِ مصطفیٰ ﷺ	۳۸	سجدہ اور قُرب
۱۱۹	اعضاء شریفہ عظیمہ کریمہ کا تذکرہ	۴۰	خلاصہ کلام
۱۲۱	عظمتِ صفاتِ مصطفیٰ ﷺ	۴۵	نماز کے تشبیہ میں سلام
۱۲۳	حاضر ناظر	۵۲	جسمانی زندگی سے زندہ نبی
۱۳۱	عظمتِ مصطفیٰ ﷺ	۵۸	ترکِ صلوٰۃ الی النبی الخمار
۱۳۵	سورۃ الکوکثر	۶۰	حکمتِ جلیلہ
۱۳۶	تحفہ سفید نماد اور سفید وارِ صبی	۶۴	فائزۃ و لا ولی الا اناب و واقعات
۱۳۹	توقیرِ مصطفیٰ ﷺ و واقعات	۶۸	دُرود شریف کی علاماتِ مکروہ
	روضۃ الثانیہ		فضیلتِ ام محمد ﷺ
۱۴۵	تقبیلِ اسم محمد ﷺ		روضۃ الثانیہ
۱۴۵	بوسہ کی قسمیں		چالیس احادیثِ مبارکہ
۱۴۹	حکمت	۷۱	حدیثِ پاک فضیلتِ دُرود شریف
۱۵۰	تقبیلِ الایہا من	۷۲	حدیثِ نور



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۲۳	ازواجِ مطہرات پر درود و سلام ب	۱۵۵	حجرات کا بوسہ اور اسلام
	باب روضۃ الزاہد	۱۵۹	نعلین مقدس ب
۲۲۵	معجزات النبی ﷺ	۱۶۱	اتباع رسول ﷺ ب
۲۲۵	معجزہ الشیء الاثمی ﷺ	۱۶۵	اطاعت اور اتباع میں فرق
۲۲۷	معجزہ قرآن پاک	۱۶۷	يُحِبُّكُمْ اللّٰهُ
۲۲۹	معجزہ معراج النبی ﷺ	۱۷۱	اطاعت رسول ﷺ ب
۲۳۰	معجزہ شق القمر	۱۷۳	گلِ حکمت
۲۳۱	معجزہ رحمت شمس	۱۷۷	اصل دین شریعتِ مطہرہ پر عمل ہے
۲۳۲	معجزہ احیاء موتی	۱۸۰	اقوال حکمت اور آداب
۲۳۳	ایمان کی قسمیں	۱۸۲	اہل سنت و جماعت
۲۳۶	معجزہ انگشتر مبارک سے چشمہ پھوٹنا	۱۸۵	آدابِ مصطفیٰ ﷺ ب
۲۳۷	مسند افضل پانی	۱۸۹	پند
۲۳۸	معجزہ شفاء الامراض	۱۹۲	فضیلت صحابہ عظام اور آداب
۲۴۰	معجزہ حسن و کجاست	۱۹۳	بارِ مصطفویٰ کے خوشنما شگفتہ پھول
۲۴۱	معجزہ اؤنٹ کا گفتگو کرنا	۱۹۶	فتویٰ: گناہ صحابہ بے ایمان ہے۔
۲۴۲	معجزہ طوبیٰ محترم	۱۹۷	اصطلاح شرع میں صحابی کے کہتے ہیں
۲۴۳	معجزہ ہرنی	۱۹۹	متعلقات نبوی ﷺ ب
۲۴۵	معجزہ نباتات	۲۰۳	حضرت دحیہ بن کلیب رضی اللہ عنہ
۲۴۶	معجزہ کھجور کا تنہ	۲۰۶	مومن اور منافق
۲۴۷	اقوال محبت	۲۰۹	رضاء محبوب اور تحویل قبلہ
۲۴۹	معجزہ جنتی پہاڑ	۲۱۲	خواجہ اوس قرنی علیہ الرحمۃ
۲۵۱	معجزہ تخمیر طعام	۲۱۴	حدیث قدسی "فقرأء"
۲۵۲	معجزہ طعام کا کلام	۲۱۵	خوشبوئے محبت
۲۵۲	معجزہ دست مبارک کا مس ہونا	۲۱۹	علامت محبت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۴۲	معجزہ بادلوں کا سایہ کرنا	۲۵۳	معجزہ خوشبو دار بنانا
۲۴۲	معجزہ دودھ پلانے والیاں	۲۵۴	معجزہ اندازِ عطا
۲۴۴	معجزہ درود و سلام کے موتی نچا کر کرنا	۲۵۶	ظہور قدسی ﷺ ب
	مستقیضانِ درود و سلام ب	۲۵۸	عید میلاد النبی ﷺ
۲۴۵	بیتنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم	۲۶۲	معجزہ نمائشِ ابداتِ عالم
۲۴۶	خواب مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ	۲۶۳	معجزہ شہادت دینا
۲۴۷	چار یار رضی اللہ تعالیٰ عنہم	۲۶۳	معجزہ نارِ مجید گئی
۲۴۸	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۲۶۴	معجزہ کعبۃ اللہ کا تعظیم کرنا
۲۴۹	حضرت بلال رضی اللہ عنہ	۲۶۴	معجزہ طیب ظاہر
۲۸۰	آذان	۲۶۴	آبادِ اعداد کا ایمان
۲۸۱	حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ	۲۶۴	معجزہ ملائکہ کا زیارت کرنا
۲۸۲	حضرت امام عظیم علیہ السلام	۲۶۵	معجزہ نام مبارک
۲۸۵	مسئلہ فقہ حنفی "درود شریف"	۲۶۶	علمِ حساب کی روش سے اصل کائنات
۲۸۶	حضرت امام شافعی علیہ السلام	۲۶۷	معجزہ چاند سے باتیں کرنا
۲۸۷	حضرت امام بخاری علیہ السلام	۲۶۷	معجزہ خدمتِ گدازِ مستورات
۲۸۹	حضرت رابعہ بصریہ علیہ السلام	۲۶۷	معجزہ مریضہ حضرت علیہ السلام
۲۹۱	حضرت دامادِ شیخ علیہ السلام	۲۶۸	معجزہ روزِ سعید و بد و منیر
۲۹۲	حضرت غوثِ اعظم علیہ السلام	۲۶۸	شیطان شیخ نجدی کی شکل میں
۲۹۳	حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ السلام	۲۶۹	معجزہ بکریوں کا اظہارِ محبت کرنا
۲۹۴	حضرت مجیدِ آفت ثانی علیہ السلام	۲۶۹	معجزہ مہرِ نبوت
۲۹۹	خدا صلی اللہ علیہ وسلم ربانی علیہ السلام	۲۷۰	معجزہ شقِ الصدر
۳۰۳	خواجہ محمد سعید علیہ السلام	۲۷۰	معجزہ زیارت کرنا
۳۰۴	ایشیخ الکبریٰ محمد بن عبدین ابن عربی علیہ السلام	۲۷۱	معجزہ آرزوئی چہرہ آفرین پر نمایاں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۹۰	غریبہ حاضری بارگاہِ حرمہ تعلیمین ب	۳۰۶	امام غزالی مدظلہ
۳۹۱	درود شریف اور سلام	۳۰۸	السید نور الدین سعدی زنگی مدظلہ
۳۹۵	زیارت الشہیدین الکرمین	۳۱۰	الشہیدین الکرمین کے دشمنوں پر غضب
۳۹۶	سبز گنبد پر ملائکہ کا نزول	۳۱۱	علامہ ابو سعید مدظلہ
۴۰۰	الوای صلوٰۃ و سلام	۳۱۳	اشعار قصیدہ بردہ شریف
۴۰۱	کیغیہ الصلوٰۃ والسلام ب	۳۱۴	الشیخ ابو بکر شیبلی مدظلہ
۴۰۳	امام اعظم مدظلہ	۳۱۶	مولانا عبد الرحمن جامی مدظلہ
۴۰۴	ابو الحسن شافعی مدظلہ	۳۱۸	مرشدی اکمل سید نور الحسن بخاری مدظلہ
۴۰۵	الشیخ احمد الکبیر رفائی مدظلہ	۳۲۱	اعلیٰ حضرت احمد رضا مدظلہ
۴۰۶	السید نور الدین محبی شریف مدظلہ	۳۲۳	السید گل حسن شاہ مدظلہ
۴۰۷	الشیخ ابن ثابت مدظلہ		روضۃ الخارمہ ب
۴۰۹	حضرت حاتم اصم مدظلہ	۳۲۶	فوائد الصلوٰۃ والسلام
۴۱۰	الشیخ حماد ابوالخیر الاقطع مدظلہ	۳۲۹	حقیقت درود شریف
۴۱۱	السید عبدالسلام حسینی مدظلہ		روضۃ السادسہ ب
۴۱۳	الشیخ تاج الدین قلجی مدظلہ	۳۴۰	حاضری حرم رسالت
۴۱۵	الشیخ ابوالخیر علامہ بخاری مدظلہ	۳۴۶	احادیث مبارکہ و واقعات
۴۱۷	منہیات درود و سلام ب	۳۴۹	استغفار
۴۲۱	یا رسول اللہ صلی علیک وسلم ب	۳۷۴	صفوح عن الزلات علی الطہر
۴۲۷	استغاثات	۳۷۷	کلام لطیف
	روضۃ السابعہ ب	۳۸۱	استغاثہ بارگاہِ حرمہ تعلیمین ب
۴۳۲	فضل درود و سلام پر شیعہ امام علی مدظلہ	۳۸۴	توش تیشع بزمانہ بعثت
	دن ۱۵ اور سال کے آیتہ میں	۳۸۵	بعد از وصال شریف در شمار
۴۳۷	رمضان المبارک میں درود شریف کی فضیلت		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۷۵	تعمیر المسجد النبوی زاد خیرہ خلدیم	۴۴۴	رجب المرقب کو درود شریف کی فضیلت
۴۷۸	فضائل الکریمۃ المکرمۃ ب	۴۴۵	شعبان المعظم کو درود شریف کی فضیلت
۴۷۹	فتویٰ امام مالک مبارک	۴۴۵	ربیع الاول شریف کو درود شریف کی فضیلت
۴۸۰	قول فیصل فضیلت	۴۴۷	پیر کو درود شریف کی فضیلت
۴۸۱	حکمت	۴۴۸	جمادى البارک کے اسماء مبارکہ
۴۸۲	اسماء مبارکہ الکریمۃ النبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۴۴۹	جمادى البارک کو درود شریف کی فضیلت
۴۸۳	تاسیس شہر الکریمۃ المکرمۃ	۴۴۹	جمادى الاول کو درود شریف کی فضیلت
۴۸۶	گلدستہ محبت	۴۴۹	حقیقت الامر درود شریف
۴۸۷	خاک شفا	۴۴۹	ویدار الہی ب
۴۹۲	روضہ اطہر زاد خیرہ خلدیم ب	۴۴۷	خالخند رکعت الخضر طرہ
۴۹۶	حاضری بارگاہ محبوب ب	۴۴۸	سیدنا علی مرتضیٰ کا ارشاد پاک
۴۹۶	احادیث مبارکہ آ عدد	۴۵۱	حدیث پاک انبیاۃ کمال الحق
۵۰۲	حقیقت الامر درود شریف	۴۵۲	مفتوحہ کرامت اسطرخان جان جاناں علیہ السلام
۵۰۲	اماکن مقدسہ - ریاض الجنۃ	۴۵۲	البتہ عبدالعزیز و قباخ مبارک
۵۰۶	جبل احد - مساجد کنوئیں - پہاڑ	۴۵۵	ادراک زیارت
۵۰۹	جنۃ البقیع	۴۵۸	ترجیمات ثلاثہ
۵۱۰	معجزہ کاظمیہ جبل احد کے امن میں	۴۶۰	قانون قدرت
	روضۃ النامہ ب	۴۶۰	شطحیات
۵۱۲	تہجد	۴۶۵	شیر ربانی
۵۱۷	درودوں کے عظیم تحفے	۴۶۶	خلیہ مبارک ب
۵۲۱	درود شریف نور مجسم علی اللہ تعالیٰ	۴۶۶	بجرت گاہ رسول ب
۵۲۲	درود شریف ابراہیمی علیہ السلام	۴۷۱	منزل شوق
۵۲۳	درود شریف اولیاء نقشبندیہ مبارک	۴۷۲	درود مسعود اور حبیب محبوب

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۲۰	صلوۃ الزیارت درود شریف مجربہ	۵۲۵	درود شریف دلائل الخیرات
۵۲۱	درود شریف ہشتی	۵۲۷	درود شریف تاج
۵۲۱	درود شریف الشفاء درود شریف تریاق	۵۲۹	درود شریف صلوة منجیہ
۵۲۲	درود شریف لغز بختیہ	۵۳۰	درود شریف لکھی
۵۲۲	صلوۃ الکبیر - درود شریف نافع	۵۳۲	درود شریف نور
۵۲۳	صلوۃ حضور - صلوة السب		صلوۃ اکبریم والتعظیم
۵۲۵	قول الشیخ الاکبر درود شریف بخت	۵۳۲	درود شریف قضیدت
۵۲۵	بلغ الصلیٰ بکمالہ	۵۳۲	درود شریف ہزارہ
۵۲۹	شفاعت مسطفیٰ ب	۵۳۳	درود شریف زیارت درود شریف صدقہ
۵۵۱	حدیث پاک شفاعت -	۵۳۳	درود شریف مفتح البرزخ درود البرزخ
۵۵۵	امید افزاء آیت کریمہ	۵۳۵	درود شریف سعادت
۵۶۰	خصائص مسطفیٰ ب	۵۳۵	درود شریف افضل درود شریف رحمت
	مسئلہ	۵۳۶	درود شریف الکامل
۵۶۶	شیرکات البقی الخمار ب	۵۳۶	صلوۃ التکات صلوة ماسی
۵۶۷	شیرکات اختیار	۵۳۷	درود شریف کوش درود شریف شریعت
۵۶۹	شاہی مسجد لاہور میں شیرکات	۵۳۸	صلوۃ التوبۃ القیامہ
۵۶۹	شیرکات کے انوار و اشارات	۵۳۸	درود العطار ، درود الکبریٰ
۵۷۱	زائر حرم سے ایک سوال	۵۳۹	صلوۃ الجامعہ
۵۷۳	بدیہ عقیدت بر تحفہ الصلوۃ	۵۳۹	صلوۃ ذاتیہ درود شریف قادریہ
۵۷۶	صلوۃ وسند نامی درود پنجابی		

” تَحَنَّنْ بِالْحَنِيفَةِ رَبِّهِ سَكِينٌ ”

مُبَاحًا رَبِّكَ رَبَّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
 ۱۸۲ تا ۱۸۰

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نقشِ جمیل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کیا باغبان لم بڑی کاچن میں نظر ہوئے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے
☆ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس فقیر پر یہ انعام فرمایا کہ اللہ و وحدہ کا ذکر اور رسول مکی امین و مہم پر
دُرود و شریف پہنچانے کی ترغیب دلانے کے لیے یہ کتاب "تحفۃ الصلوٰۃ" تحریر ہوئی۔
رسبت کریم نے اپنے کمال فضل و کرم سے توفیق ارزانی عطا فرمائی کہ سینہ کو کشادہ فرمایا اور ہر قسم
کے اسباب ہمتا فرمائے چونکہ میرے لئے دُرود و سلام سے زیادہ دنیا و مافیہا میں اور کوئی چیز
مغرور و مجبور نہیں اور اسی کو اپنی کتاب مستطاب کا موضوع بنایا اور یہ تحفہ منجملہ الوار و لائل
انخبات کی ہی توری کر نہیں ہیں اور جنہوں نے اُمتِ مسلمہ میں اللہ سبحانہ کے ذکر اور رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود و شریف کو اپنا وظیفہ اور مشعل حیات بنایا وہ بفضلہ تعالیٰ دونوں جہانوں میں
فلح پاگئے اور اللہ رب العزت کو بھی دُرود و شریف سے بڑھ کر کوئی وظیفہ محبوب نہیں جو
کربات و وحدہ و ملائکہ توریہ کا وظیفہ ہے۔ ایک لمحہ یا ایک دن یا ایک سال کے لئے نہیں بلکہ
ازل سے ابد الابد رسبت کریم مع ملائکہ رحمتیں بھیج رہا ہے اور اتنی رحمتیں بھیجیں کہ اپنے محبوب
"نور" کو ختمِ رحمت بنا دیا۔ تمام کائنات ازل تا ابد اسی دریا سے رحمت سے اپنی جھولیاں
بھر رہی ہے اور بھرتی رہے گی۔

نَحْمَدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْكَ اللَّهُ صَلَّيْكَ
عُرْوَةً مِنَ الْبَحْرِ أَوْ سَقَايِنَ الْيَمِّ
ہر کیے زایشاں نوحہ ابرار رسول اللہ عطا
کف ذائب بحر و خش قطر و ازاب سقا

علہ تمام انبیاء و سکوا و کرمہ و علیہم السلام کے بحر رحمت سے ایک چلو اور بار بار ان کرم سے افلاق کھنکی
منہ پر کے ایک گھونٹ کے طالب ہیں۔ یعنی ہر کسی کے دامن میں غیر سب حصہ ہے کہ کرم کی عطیہ ہے۔

○ تا یہ صبر ہذا کا مقصود محض امتثال لامر اللہ اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اُمتِ محمد کو درود شریف کا شوق دلانے کے لئے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے مشیرات کو ربط کے ساتھ بیان کیا تاکہ اُمتِ مسلمہ کا ہر وقت کا مشغلہ حضور رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ہی سمجھا ہو۔ اگر ایسا ہوا تو اس عمل کے ساتھ ساتھ درود شریف کا تحفہ دہیار رحمتہ قلبیہ میں پیش ہوا کرے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک خوش ہوگی اور بیت کریم راشدی ہوگا اور یہی مقصود و مطلوب ہے۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اپنے کمال فضل سے درود شریف کے انوار و تجلیات سے ہمارے قلوب کو نور کرے۔ آمینہ کامل ہے کہ اس راہِ عمل سے قبولیت کی ہوائیں بشارتیں لے کر ہم پر آئیں اور وصول الی اللہ کی خوشبوؤں سے ہمیں معطر کریں اور توازیں۔ "ایں دُعا از من و جملہ احبابِ آمین باد"

☆ یہ فقیر اپنی بے بضاحتی علم اور کم مائیگی عمل کو خوب جانتا ہے۔ لیکن بایں ہمہ مدتِ مدید سے لیادِ تفحص اور تحقیق سے مختلف گھٹانِ محبت سے مختلف قسم کے رنگین پھول چٹن چٹن کر میں نے یہ تحفۃ الصلوٰۃ کا گلہ تہہ سجایا ہے اور اس گلہ تہہ میں سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پروردگارِ زکاء و نبوت صحابہ کرام کا ادب اور تجلیاتِ رسالت کے نورِ نظر اہل بیت اطہار کی محبت اور اُن کے فضائل و کمالات کی رنگینی اور خوشبو چھی مٹی ہے اور اولیاءِ عظام اور علماء کرام کے مشیرات سے اس گلہ تہہ مقدسہ کی ڈالیاں نیسی طرز اور نئے انداز سے تراش تراش کر سجائی ہیں کہ اُن کی مہک سے ایمان والوں کے دماغ معطر ہوں اور حسنِ عقیدت سے ایمان کی رونق نصیب ہو۔ "يَزِدُّهُ اللّٰهُ عِلْمًا اِذَا اَلَمَ"

☆ "تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی الخیار درود شریف کے چھوٹوں کا گلہ تہہ ہے۔ درود شریف میرا وظیفہ حیات اور نعمت ہی میرا وسیعہ نجات ہے۔ یہ پھول میں نے تلباء اور رشحاتِ قلم اولیاءِ عظام اور علماء کرام کے باغوں سے صاحبِ الحُسن الجمال اور صاحبِ البہجۃ والکنانِ نصیبی و نسیمِ غلیبہ کی بارگاہِ رحمت کے لئے پختے نہیں۔ اس میں فقیر کا اپنی طرف سے کچھ نہیں یہ سب فیضِ اولیاءِ عظام ہے اور انھیں کے باغات سے کلیاں توڑ توڑ کر یہ گلہ تہہ سجایا اور بنایا اس میں طرح طرح کے اسماء و صفاتِ الہیہ اور صفاتِ محمدیہ اور اللہ تعالیٰ اس پر دم کرے جو میری دعا پر آمین کہے۔

بہارِ نبویہ

کمال استحضار علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ اور عجیب چمک دمک
اور رنگ بولپٹے دامن میں سمیٹے ہوئے، خود بھی منور اور نور منین کے قلوب کو بھی منور کرنے
والے، اس گلستانِ رسالت کے پودوں، ٹہنیوں اور شاخوں - چمنستانِ ثبوت کے پھولوں اور
پھلوں سے اس باغیچہ کائنات کا حقیقی مالک یحییٰ بن علی علیہ السلام منور اور راضی - فقیر
نے اپنی جبر کی گھڑیوں اور لمحات میں اپنی محبت کے آنسوؤں سے اس کی آبیاری کی ہے
نبی صے در دی میں بن کے ملین بنا کے سہرا چڑھا کر چلی آں
گلزارِ چمنہ زمر و کلیاں سجا کے منظوی میں پاں چلی آں
گشتِ طیبہ کا گل سرسید :-

○ سرزمین ہند میں سرحد اور پنجاب سے بیچ لا کر طیبہ و بکلی کی خاک پاک کے ایک گلا میں
بویا گیا۔ پھر سالہا سال آبِ فضل سے اس کی آبیاری ہوئی اور پھر یہ سلسلہ پھلا پھولا پھیلا تو علوم
حکمت و معرفت اور اسرار و انوار کے پھل اُس میں لگے تو سرکارِ امام ربانی قدیم زمانہ،
محبوبِ محمدانی مکیط انوارِ رحمانی حضرت محمد و الف ثانی الشیخ احمد نقشبندی قدس سرہ العزیز
جیسا ایک پھول گلستانِ مصطفوی میں کھلا۔ جن کے فیض کی خوشبو چار دانگِ عالم میں پھیلی
گئی اور علم و عرفان کے موتی کھیرے اور کائناتِ عالم میں شمسِ مصطفوی کے سیرۃ و صوفیہ
وہ نقشے نظر آنے لگے جس سے نفوسِ قدسیہ صحابہ کرام کا دہر یاد آگیا۔

سرحد جو مدینہ منورہ کی ایک کھڑکی ہے۔ ایک دروازہ ہے۔ مدینہ منورہ آقا و رسولی
رسول کا شہر ہے اور سرحد شریف غلام اور نائبِ رسول کا شہر۔ اس سارے بارے کی
رونق اور خوشبو درود شریف سے ہے یہ خوشبو تے درود شریف امام ربانی نے رسانی۔
یہ سب اسی درود شریف کے فیضان میں اور یہ اسی صلوٰۃ و سلام کے انوار میں۔ اُکلیا
نقشبند کا یہ ٹخنہ درود شریف بہر صورت مقبول و منظور ہے۔ یہ وظیفہ درود شریف تمام وظائف
سے افضل اور افضل الخاص و ظاہر ہے۔ جس میں حضور ہی حضور ہے غیرِ نبوت نام کی نہیں ہے
خاک شو خاک تا بروید گل
کہ بجز خاک نیست منظر گل

عشق و محبت کی راہ کی خاک ہر جا خاک تاکہ پھول لگیں۔ خاک ہی تو منظر گل ہے۔



○ دُرود شریف "انشرح" انوارِ سینہ کے حصول کا سبب اور کثیر اسرارِ قلبیہ کے انکشاف کا ذریعہ خواب و بیداری میں نبی رُوحِ حرمِ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور یومِ المہر کی نتیجہ شہادت و شفاعت اور یہ مقامِ طہیّت تک پہنچنے کا زمینہ - ظاہری، باطنی، اَرْزاقِ جسمی، رُوحی خصوصیات کا خورِ خیمہ ہے اور بہت سے فوائد و فضائلِ خفیہ، معارفِ ربّانیہ، حقائقِ رحمانیہ، انوارِ روحانیہ اور علومِ لدنیہ "واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و رسولہ" کا گنجینہ ہے۔ دُرود شریف، شیرِ شیطان اور دُوسرے خناس سے مأمون و محفوظ رکھتا ہے۔ الہامِ اَوّسوس میں تیار کیا گیا دُرود شریف ہی ہے۔ دشمنوں پر فتح اور کامرانیوں اِسی سے ملتی ہیں۔

☆ مکتبہ المفسرِ صلی اللہ و رسولہ الکریم - مُحَمَّدٌ عَاشِرُ اللہِ مَسْکَاةٌ حَسْبُیْ حنفی نسبتِ نقشبندی مجددی اور نسبِ خانہ انِ مغلّیہ کا ادنیٰ فرد جس کے آباء و اجداد شہنشاہِ جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر علیہم السلام جو امامِ ربّانی مجددِ اَلْفِ ثانی قَدِیْسُ مِرْزَہ الغزنی کے فیض سے توفیق اور فقیر بھی آپ سے نسبت رکھنے والا ایک ادنیٰ غلام، اُستادی العلماءِ شیخ الحدیث سیدی ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمۃ جامعہ حزب الاحناف لاہور سے سند یافتہ ہے۔ یہ انھیں بزرگانِ دین کی نگاہ اور محبت کا نتیجہ ہے۔

بحال ہمنشینِ درمن اثر کرد و گرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

☆ یہ تحفۃ الصلوة محبتِ رسول کا درس ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ خیر، فضائل و کمالات اور معجزات کے بیان سے ایمان کو تازگی، آنکھوں کو نور اور دل کو سرور ملتا ہے۔ حُبُّ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استقامتِ صبر و تحمل سے دُرود شریف پڑھنے والے کو جب مقامِ غیبی بہت سے حضورِ نبی صیب ہوتی ہے تو قلب کی ایسا ہی طراوت اور تازگی، فُؤاد کو اذعانِ رُوح کو راحت اور صدر کو انشرح نصیب ہوتا ہے۔

○ خاک ہو جا — خاک! کس در کی؟ "خوش آن سرے کہ بر آن آستان خاک شود" محمد عربی کا بڑے آرض و سما است صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ خاک دُش است تاج بر سرِ اُوست محمد عربی کا بڑے ہر و ستر است صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ خاک دُش نیست خاک بر سرِ اُوست

☆ اللہ کی برکات کا نشان ہے۔ ہمارے پیارے رسول اور اللہ سبحانہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جنت میں لگے جائیز اور دیک بختہ باغی شہر "بندی شریانی"



علیہ السلام کی۔ یہ خاکی، درپاک کی خاک سر پر رکھ کر عرض کہاں ہے۔

من آں خاکم کہ ابو نو بہاری کُنداز لُطفت بر من قطرہ باری
اگر بروید از تن صد جانم چو سوسن شکر لطفش کے توام

الحمد لله الذی هدانا لهذا لو کانوا یفقهون
○ یہ عزیز خلیل تحفہ رسید امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہ، بحضور حضرت
طالعین، شفیع المؤمنین علیہ السلام پیش کرتا ہوں۔

شاہاں چہ عجب گر بنوا زند گدارا

اللفظ صلی علی سیدنا محمد بن الجود و اللہم و علی آلہ الکرام و اصحابہ العظام و بارک و سلم

گزارش حوالہ فی :-

من پیچم و کم از پیچ ہم بیاضے از پیچ و کم از پیچ نیامد کارے
ہر چہ کہ از اسرار حقیقت گویم زانم بہ بود بہرہ بجز گفتارے

☆ ارباب علم و عرفان اور اصحاب ذوق و وجدان کے قلوب اور ارواح، ڈر و شریف
سے مستعد ہوں۔ یہ تحفہ بفضلہ تعالیٰ اس فقیر نے اپنی کم علمی کے باوجود بسیار کوشش سے مناسب
الفاظ اور صحیح روایات سے احاطہ تحریر کیا ہے اور بلیغ اشارات سے نشان دہی کی ہے
لہذا مجھے بھی اپنے اوقات مخصوصہ میں دعائے خیر سے یاد رکھیں۔

☆ مستفیضان تحفہ سے امید ہے کہ فقیر کی اعتراضات، حوالہ کی کمی بیشی سے درگزر کرتے
ہوئے اصلاح کے لیے لکھیں۔ اس کے لکھنے کی محض نیت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا اور
حضور خیر عرب ناز عظیم، نور مجسم، شفیع معظم علیہ السلام کی محبت اور قیامت کے روز شفاعت
اور مغفرت ہے اور اس میں توحید و رسالت اتباع، تعظیم و محبت ادب کو بھی بطور

علم میں پیچ بول بلکہ پیچ سے بھی کمتر۔ ایسے پیچ اور کمتر از پیچ سے بھلا کیا ہو سکتا ہے۔ یہ جو اسرار و حقیقت
کے مسائل بیان مجھے میں تو صرف اُن کا ناقل ہوں اور ترجمان اس سے زائد کچھ نہیں۔ میرے لیے یہ نیت
کافی کافی ہے کہ توفیقہ تعالیٰ میرے قلم کا قبلہ توجہ کا کعبہ و کرشمہ لاک علیہ السلام و درود شریف دے بنا۔
لے درت کعبہ ارباب نجات رقیب و جہک رفی کل ملامت

موضوع بیان کیا کہ شریعت مطہرہ پر عمل سے ہی درود شریف کے صحیح طور پر اہتمام حاصل ہو سکے کیونکہ عمل کے بغیر درود شریف کے فوائد کا حصول ناممکن ہے۔ نسبت طہیو علی صا حبہا الشاہدۃ العینۃ کی تبلیغ و ترویج اور اس پر عمل سے ہی تکمیل درجات ہوگی فضل ان کمالات اور معجزات انبیاء علیہم السلام اور واقعات اولیاء عظام و علما کرام کے بیان سے شوق و ذوق اور محبت کو بڑھانا مقصود ہے۔ بندہ نے وہ ہی بیان کئے جو درود شریف سے متعلق تھے تاکہ درود شریف پڑھنے کا ذوق و شوق جنوں کی حد تک پہنچے۔

اللہم صل علی سیدنا محمد و آلہ الطیبین الطیبین و سلم و علی آلہ وصحبہ وسلم

خدا در انتظارِ حمد مانیت محمد چشم براہ شاد نیست عزوجل علیہ السلام

خدا مدح آفرین مصلطے بس محمد حامد حمد خدا بس عزوجل علیہ السلام

مناجاتے اگر باتدبیان کرد بی بیٹے ہم قناعت حقواں کرد

محمد از توے خواہم خدا را عزوجل علیہ السلام

الہی از تو عشق مصلطے را عزوجل علیہ السلام

فقیر نے تحفۃ الصلوۃ الی النبی الخمار کی تالیف میں جن جن کتب سے خوشہ چینی کی اور استفادہ کیا۔ رب کریم ان مستحقین و مؤلفین کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اپنے خاص فضل سے نوازے میرا حشر و نشر ان کی غلامی میں فرمائے اور جب بارگاہِ کریمی میں روزِ قیامت حاضری ہو تو۔ روزِ قیامت ہر کسے در دست گیر نامہ را

من نیز حاضر شوم تحفۃ الصلوۃ در بصل

رب کریم اپنے محبوب مقلد علیہ السلام کی شہادت اور شفاعت سے نوازے اور میری اس کاوش کو اپنے کمالِ فضل و کرم سے شرف قبولیت عطا فرمائے اور زندگی کے بیانات کا کفارہ بنائے۔ اور طالبِ دعا کو اپنی طلبِ محبت اور چاہت میں رکھے۔ نعمت کز یاد ماند کہ بستی رائے بنم بھانے گو صاحبِ بیرون رحمت کد دیکار اس مکن دعا تبصرہ مسئلہ :- کلمہ مبارکہ "عذریکھ صل اللہ علیہ وسلم" پر تحقیق بلا اختلاف جائز و مستحسن ہے۔

أَعُوذُ بِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اعْرِضْ أَعْرَضْ وَأَنْتَ الْغَلِيْبُ الْمَرْبُوبُ "اعیت سے ہے زمانہ نبوت کے انوار کا

حصول درود شریف باسم اللہ و باسم محمد ﷺ اور نعت صلوات و سلام سے ہے۔ نہ کہ درود پاک بظہر بارزد و مستتر اس کلمہ مبارکہ «عَزَّوَجَلَّ» بغیر واو میں ایک لیت نفس تکہ مضمر ہے مانند کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۖ و عَزَّوَجَلَّ یہاں بھی واو عاطفہ نہیں جو بعد اور بیگنہت کی علامت ہے۔ کلمہ طیبہ اسماء ذاتیہ اور یہ کلمہ مبارکہ اسماء صفاتیہ پر مشتمل ہے۔ ثابت ہو کہ نام خدا، اسم مصطفیٰ سے اور ذات خدا، ذات مصطفیٰ سے جدا نہیں۔ یا سُبْحَانَكَ رَبِّيَ وَبِكَ أَرْقَى السَّحَابِ وَهُوَ الرَّحِيمُ ط

یَسْدِي أَنْتَ حَمِيْنِي وَطَيْبِي قَلْبِي آمَنَ بِمُؤَنِّي تَوَقُّدِي سَیِّدِي وَطَبِي چشم رحمت بخشا سنے من آموز نظر لے قریشی لقی و بارشی و مطلق گلدستہ صلوات و سلام ۖ وَ ذَكَرَ الْإِسْلَامَ لَقَلَّعَهُ وَ ذَكَرَ الْقَلْبَ وَ سَوَّاهُ وَ ذَكَرَ الرَّحْمَ دَلَّعَهُ ۖ یہ لذت روحی ہے نہ حظ نفسی۔ ذکر روحی سربلہ راز اور یہ کیفیات قلبی نہفتہ اسرار ہیں جن کا انشاء عند التوفیق و الغریبہ جاریہ نہیں۔ بغیر کے اس نسخہ کا استعمال اور درود شریف سے اشغال اتنی بڑی سعادت کی بات ہے۔ جن کے انوار کا بیان الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ فَا نَحْمُ ط

فَقِي كُلِّ لَفْظٍ مِنْهُ رَوْضٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ مِنْهُ عَقْدٌ مِنَ الْآلَاءِ شَهَنشَاهِ الْقَلَمِ وَ حُبُّهُ كَرَمِ الْخَمْرِ كَرَمُ الْخَمْرِ كَرَمُ الْخَمْرِ كَرَمُ الْخَمْرِ كَرَمُ الْخَمْرِ قُرْآنِ عَمَّتِ كَرَمِ دَقْلِ جَاءَ الْحَقُّ وَ ذَهَقَ الْبَاطِلُ ۖ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ ذَهُوقًا ۖ پڑھ کر اپنی چھتری سے بتوں کی طرف اشارہ کیا۔ توفیق گر گر کر پاش پاش ہو گئے۔ یوں سیکٹ اللہ ۳۶ بتوں سے پاک ہو گیا۔

قلب و روح کا وضو :- آیت کریمہ شریفہ عظیمہ باریہ کلمہ طیبہ ترکیز قلب و تصفیہ باطن کے لئے کیر ہے۔ وہ یوں کہ جائے الحق کہتے جہتے قلب پر ضرب لگائے اور ذہق الباطل کی ضرب

عہ خواب میں ایک بزرگ سفید ریشمی رنگ دھار زلف اور وجہ پہرہ سے کہہ رہا ہوں کہ جبر کا یہ حتم ؟ اللہ عز و جل بغیر نہیں بغیر اور متحدہ عز و جل نہیں ہے۔ اس بشارت نے مجھے قلبی تعقیرت دی اور اس لمحہ کی تسبیح اور بعض ترتیب تکمیل میں مدد دی۔ اور مجھے نکالی تالیف اور تصنیف میں توفیق ارزانی پائی۔

جس مقام کے بیان میں انسانی عقل عاجز ہو اور الفاظ کی دہائی وہاں تک نہ ہو متعین فاقہم سے اشارہ کرتے ہیں۔ اس نسخہ کے ہر ہر لفظ میں محبت کا بانچہ نکلا ہے اور اس کی ہر ہر سطر حکمدار موتیوں کے بار پڑے ہوئے۔

سے باطل کو باہر جانب پشت پھینکے۔ کلمہ طیبہ میں نفی اثبات سے پہلے ہے۔ اور اس کلمہ مبارکہ میں اثبات نفی سے پہلے۔ جبکہ محاصل دونوں کا ایک ہے۔ مومن کے دل کی موتی قبلہ نما کی یکسوئی کی طرح اللہ سبحانہ کی طرف رہتی ہے۔ سالک کو چاہیے کہ شب تاریک میں دل کو کعبہ حقیقی تصور کرے جو تمام عبادات شریعتیہ و معنویہ کا قبلہ ہے۔ اس کعبہ حقیقی کے گردا گرد ہوا، ہوس اور نفس کے ہزار بائست ہیں۔ ان کو ان کلمات قرآنیہ کے تیر اور سنان لسانیہ کی ضرب سے پاک کرے۔ دُرود شریف علیہ کے جابر اُلفت سے سرشار ہو کر صاحب دُرود شریف رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے اندر بسالے۔

پہندار ایک مہربان از دل عاشقِ دوہر گز چو میر و مبتلا میرد، چو خیز و مبتلا خیزد
چو بعد از مرگ من بینی گویہ برگور من رستہ نوشتہ نام آنجاناں بر برگ گیارہ خیزد
دُعائے تحفۃ الصلوٰۃ : اللّٰهُ الْمُخَفِّرُ شَارِعِ اُمِّ الْقُرْطُبٰی مِّنْ تَحْفَةِ الصَّلٰوۃِ کِی افلاک کی دستی کی۔ اور الدینۃ المُنَوَّرۃ شَارِعِ طَیْبِیْنِ مَسْأَلِ پَر نظرائی کی گئی۔ نیز اَضَعَفُ الْعَبید نے مُؤَدِّرۃ ۹ سوالِ اعظم ۱۳۱۶ بروز بُدھ بعد نمازِ عشاءِ معہ مسودہ طواف خانہ کعبہ کے بعد مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر دُعا اور الدینۃ المُنَوَّرۃ بابِ جبرائیل علیہ السلام پر بوقتِ سحر عرض کی۔

”اے رب محمد! اعز و علّٰی بِنَفْسِی اللّٰہِ عَلَیْہِ سَلِّمْ اِس تحفہ کو مقبول معروف اور مشہور فرما“

☆ شرف حج سبک اللہ شریف : اللّٰہُ تَعَالٰی مَجْدُو الْکَرِیْم نے اپنے کمالِ فضل و کرم سے اس سعادتِ عظمیٰ سے ہمراہ فرمایا اور پھر بار بار الدینۃ المُنَوَّرۃ رنگ گلشنِ نبوت اور بے چین نبوت

علیہ دُرود شریف آب کوثر آبِ حیات اور جامِ جم سے بڑھ کر ہے۔ آب کوثر قیامت کی گرمی کو بجھاتا ہے اور آبِ حیات زندگی برعکاس ہے۔ دُرود شریف وہ جامِ محبت ہے جو بھر محبوب کی لنگش بھجاتا ہے اور خوفِ مرگ سے بے نیاز کے برزخی اخروی دائمی زندگی عطا کر دیتا۔ اَللّٰهُمَّ اٰمِنًا شَرِیًّا هٰیثُ شَرِیًّا لَا نَظْمَاءُ بَعْدَہٗ اَبَدًا ۱۳۵
دل میں خوفِ مرگ سے مطلق ہے بے نیاز میں جانتا ہوں موت ہے مُتَّ حَصْرُکِ رحمۃ اللہ علیہ
چونکہ اپنی آنکھوں کو دکھ دکھ کے آسینہ حبیب میں ہوتی ہے جو کو زیارتِ حَصْرُکِ رحمۃ اللہ علیہ

علیہ یہ پیش پیشِ حرم میں دیکھ کر اللہ کے سامنے ایک حالِ شان پیش نہیں بخونہ ہے اُس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدوں کے نشان ہیں۔ زائرِ زیارت سے دُرود شریف پڑھتے اور نوافل ادا کرتے ہیں۔ یہ تمام قرابت و ملا ہے ۲۷۲

کی بہاروں اور فضاؤں کو دیکھا جن کی یادوں سے دل سُتور اور دماغ مُطر ہو گیا ہے

کہوں کہ نہ ہو درود انکی زبان پہ جاری رہتا ہو شب و روز جیسے روضہ محبوب خدایہ
بہزاد گرجہ کی بار نوا گیا جن کیکن دیکھئے اب کب کرتے ہیں شہر و سرایہ

☆ شرفِ حاضری سرہند شریف : ۱۲۰۹ ہجری المذہبہ کو عرس شریف کی حاضری نصیب

ہوئی۔ حجاہ ثلثین آستانِ عرشِ نشانِ الطیفہ السید محمد انصار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ العالی مدظلہ العالی

الذیام والبنی نے مسودہ "تحفۃ السلوۃ کو بارگاہِ مجددیت میں پیش کر کے خصوصی دعا کی۔ میں

اپنے پروردگار کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھ جیسے اضعف العجید کو درود و شریف پر

کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میری زندگی بھر کی کافی یہ درود و شریف ہے۔ الحمد للہ علی ذلک

تقسیم ابوابِ تحفہ :- تحفۃ السلوۃ والی القی القار کے ابواب کی تقسیم آٹھ ہشتوں کی تعداد کے

مطابق اور روضۃ من ریاض الجنۃ کی نسبت سے رکھی گئی ہے۔ انا محمد بنہ اعلیٰ و علیٰ

بابہا " بروایت صحیحہ " اَبُو بَکْرٍ بَنِیْہَا وَعُمَرُ سَفَّفَہَا وَعُثْمَانُ جَدَّ اَزْہَا کے شگفتہ صفا

کے تازہ ترچھوڑوں کے ٹھہرات پر مشتمل ہے اور ہر روضہ کے باب میں طرح طرح کے رنگین

ترشفاؤں مشہور دار اور سدا بہار جکتے پھول ہیں " ہر گنگے را رنگ دبوئے گل است "

☆ روضۃ الاولیاء :- موضوع کتاب آیت کریمہ درود و شریف کا مفہوم اور اس کی تشریح

☆ روضۃ الثانیۃ :- چالیس احادیث مبارکہ مشہورہ صحیحہ درود و شریف اور ان کی تشریح

☆ روضۃ الثالثۃ :- تعبیل اسم پاک اور تعظیم و توقیر پر ۱۱ - ۱۱ واقعات مشہورہ

☆ روضۃ الرابعۃ :- ظہور قدسی علیہ آفت صلوۃ و آفت سلام کے اوصاف و ثنات

☆ روضۃ الخامسۃ :- فوائد الصلوۃ والسلام " سولہ سے ۹۹ عدد بمطابق مسئلہ الحنفی "

☆ روضۃ السادسۃ :- حاضری حرم رسالت اور کیفیۃ الصلوۃ والسلام پر ۱۱ واقعات

☆ روضۃ السابعۃ :- فضائل درود و سلام " دن ماہ سال کے آمینہ میں ۷

☆ روضۃ الثامنۃ :- چالیس مستند مشہور اور مقبول درود و شریف اور ان کے فضائل

ہشت ابواب کتاب ہشت روضہ ہشت

فاذخلوا من ابی باب شنت لے فیکو شنت

بہشت الفردوس، بہشت ارقیم، بہشت المعالی، بہشت الماوی، بہشت عدنان، ظہور ادم، دلائل اللہ، دار السلام

دُعائے خیر:

دَلَالَةُ الْخَيْرَاتِ مُؤَلَّفَةُ السَّيِّدِ مُحَمَّدٍ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَرَوِيِّ شَاذِلِي دُورِ مَحْفُوظِي

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِیْ دِیْنِنَا وَدُنْيَانَا وَ الْآخِرَةِ
اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا حُبَّكَ وَحُبَّ حَبِیْبِكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یَقْرُبُنَا اِلَیْكَ ط
اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا زِیَارَةَ الْمَلَكَةِ الْمُعْظَمَةِ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا زِیَارَةَ الْمَدِیْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ ط
اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا شَهَادَةً فِی سَبِیْلِكَ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا مَوْتًا فِی حُبِّ حَبِیْبِكَ ط
اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا زِیَارَةَ النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ وَالْوَرَفِ الرَّحِیْمِ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ط
اَللّٰهُمَّ یَا رَبِّیْ بِحَبَابِ نَبِیِّكَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰی طَهِّرْ
قُلُوْبَنَا مِنْ كُلِّ وَصْفٍ یُبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاهَدَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ
وَاَمْنًا عَلَی السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالشُّوْقِ اِلَى لِقَائِكَ وَلِقَاءِ حَبِیْبِكَ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَصَلِّ اِلَیْهِ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا بَرَحْمَتِكَ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

☆ ابو الرضا مولانا حافظ محمد عنایت اللہ کان لکھنؤ

”سُنی حنفی نقشبندی مجددی دہلی“

خطیب جامع مسجد قدسیہ رحمتہ نوحہ محمد غفرلہ روضہ لاہور شہر

☆ دانش گاہ :- مسجد نقشبندیہ مجددیہ دہلی

۱۔ المصطفیٰ ۲۔ رضویہ سٹریٹ کلکتہ کانوٹی

عروس الہلاد۔ لاہور ”پاکستان“

بوزاریان افروز دہلی دارالریعۃ الاسلام شریف ۳۹ ہجری قدسیہ نول ماہیہ آلفہ الفیہ مطبوعہ دارالحدیث ط

۱۴۱۱ھ ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۱ء

وَسْتَغْفِرُكَ مَا تَغْفِرُكَ اللَّهُ غُفْرًا

تقریظ

الحمد لله محمد اکبر اولاً و آخراً والصلاة والسلام على حبيبہ دائماً و سرمداً

بسم الله الرحمن الرحيم

و اما بعد بحمد ربك فحدثت ۱۰ سورة الفصحى اثبت كبر ۱۱

از خلیفہ ابیہ افتخار احمد دامت برکاتہم العالیہ تجاویز نشین خانقاہ عالیہ مجیدیہ مدینۃ الاولیاء سرمد شریف انڈیا تعارف مصنف: اسم گرامی محمد سعید الدار مل مالون جو کابیاں ضلع گجرات پاکستان تاریخ پیدائش ربیع الاول ۱۳۵۰ھ - ۶ - ۱۹۲۹ء تبا مکمل نسبت نقشبندی مجددی مسند کاشی حنفی المذنب مستند عالم دین و العلوم محمدیہ رضویہ نوریہ بحکمی سے ورنہ نظامی کی ابتداء کی۔ حافظ القرآن، احادیث صحیحہ ربیہ کے اعلیٰ سند یافتہ اور ایک عظیم الشان جامع مسجد مدینہ جو کہ محمود غزنوی روڈ لاہور کے خطیب اعظم دینی و ملی خدمات میں منہمک ہیں۔ مریضیت میں سرایع الشادکیہ شمس العارضین السید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی مجددی قدس اللہ روحہ و اخاص علیہا فو شحہ ولی لاول مرشد اعلیٰ کے لگاؤ خاص سے فیض یافتہ فتاویٰ الشیخ مرید اور غلام ہیں۔ یہ بطور تہذیب نعمت بیان کیا گیا۔ مرتب

گلدستہ درود شریف: افضل البلاد فی البند سرمد شریف کے حرم مبارک ۲۷ صفر الشرف ۱۳۵۰ھ ہجری قمریہ پر مولانا سرمد شریف نے مسودہ و تحفہ العکبرۃ الی الشی الخیار فی فقر کو دعا کے لیے پیش کیا۔ جو نہایت ہی خوش خط تحقیق و دقیق سے تہذیب کیا ہوا تھا۔ بالاسیاب پر صا۔ جس کا ہر لفظ خوشبو سے عفت سے ملتا تھا اور ہر سطر حکمدار موتی کی لڑیاں پایا۔ مقصد تحریر نہایت اعلیٰ و ارفع رضا و الہ و قریب مصطفیٰ ﷺ کے لیے تھا۔ اولیاء کرام کے گستاخ تصنیفات سے نوری الفاظ چن چن کر یہ گلدستہ بنایا اور بنایا ہوا جو فوائد الصلوٰۃ اور فضائل السلام سے مزیں۔ آداب بخت کا مرقع اور ذکر رسول و درود شریف سے مرصع ہے۔ جس سے قلب متور اور روح مسرور ہوگا۔ لطیف ترین مقامات درود شریف قریب و دفا و رضا کو حکم خداوندی الرحمن ما خالنا منک بہ بحبی ۱۰ رحمان کی بات اُس سے پوچھو جس کو خبر ہے

سورة الفصحى ۵۹

عنه ادا ہے کہ نہایت کا خوب چرچا کرو۔ درود خوانی لغت خوانی بہترین انتہا شکر ہے۔ حضور رحمانی ﷺ کے ہر کلمہ میں اللہ اسکل شمس الفصحی بڑا دلچسپ و دلکش ہے۔ کے فضائل بیان اور بیان کرنا حدیث نعمت ہے۔ ۲۰ منہ فقرہ فقرہ گل پر من۔ جملہ جملہ کتب حبیب خوشبو کے پاد ساری درود و سراپا زوہار

جس سے شریعت کی درود شریعت سے وابستگی اور سچا ایمان جو اس سے نسبت کی پختگی کی
 بین دلیل ہے۔ ماشاء اللہ نورانی پیشانی، وجہ جہرہ، سفید ریش، سنست منظرہ کی محبت تصویر، خوش اطوار،
 خوش اخلاق، خوش لباس۔ اس تحفہ الفضلہ کے ادب کا اہتمام یہ کہ چار سال کے عرصہ میں شب روز کی
 عرق ریزی کے باوجود ہر وقت با وضو۔ با حوالہ تحریر کیا۔ فقیر نے بارگاہِ مجددِ دہلیک میں بیٹھ کر فاتحہ خوانی کے بعد
 دُعا سے قبولیت کی اور اشاعت کی اجازت دی۔ بطریقہ عالیہ ویتیر عرس مبارک پر وعظ وغیرہ نہیں ہوا بلکہ
 ہی سکوتِ بختت بریں جامع مسجدِ مجددیہ سرحد شریف میں قرآن خوانی اور سزا پر مقدوس پر مراقبہ اور دُعا ہیں۔
 جبکہ مولانا موصوف کو عرس مبارک پر خطبہ جمعہ المبارک میں وعظ کا حکم ہوا۔ غالباً یہ میری زندگی میں
 پہلا انتخاب تھا۔ جو نگاہِ مجددیت میں قبولیت کی علامت تھی۔

اشباعِ سنست :- کھوکھو با کا مجمعِ عظیم۔ علماء کرام اکیلیہ عظام قافلہ در قافلہ ماوراء النہر تا
 ماوراء الہند عربی کابل قندہار سمرقند بخارا کاشغر کشمیر ممالک ایشیا ہند تا سندھ پاکستان کے مشہور
 مقامات کے گنتی نہیں۔ مجددِ اعظم کی نگاہ کے پروردہ و وزانو، با ادب حاضر تھے۔ موصوف نے
 فرمایا۔ مومن کو اللہ تعالیٰ سے شدید محبت ہے۔ اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ شدید محبت کو عشق کہتے ہیں
 محبت جمال ہے اور عشق جلال محبت چاند ہے اور عشق سورج۔ ^{سورۃ البقرہ ۱۶۵} اَلْوَشَقُّ کَانَ یَحْدِثُ مَا سَوَاءَ
 اَلْخَبْنُوْبِ طر عشق قلب سے مساویہ کو جلا کر پاک کر دیتا ہے مومن کو چاہیے کہ اپنے آپ کو عشق کی
 بستی میں تیار کر اسوۂ رسول کے سانچے میں ڈھال لے تو فَا تَشْفُوْنِی کی تفسیر اور عشق الہی کو
 درود پاک کے نور سے شفیق کر لے تو تَشُوْہُ عَلٰی شُوْہِ مَحْبُوْب بن گیا۔

مغیر قرآن، روحِ ایمان، جانِ دین ہست حبِ رحمتہ الخلیفین
 ☆ یہ خانقاہ عالیہ اہل عشق کا مرکز ہے اور یہاں نگاہِ عشق سے مژدہ دل زندہ ہوتی ہے۔
 کیا اے عشق آتش زن دل افسردہ مارا بنور خود مژدہ کن تن پیر مژدہ مارا
 مولانا موصوف کی تقریر پر تاثیر سے زائرین پر ایک عجیب کیف اور سرور طاری تھا۔ جَزَاءُ اللّٰہِ عَنَّا خَدُوْہُ
 اَلْجَزَاءُ۔ فقیر شکر کہ المذکور القیام نے دورہ پاکستان میں آپ کے ہاں حجتہ المبارک پر صا اور مدارج رسول

علیٰ اور شکرہ پوریا لڑ مر تہمتا این شہید اس خانقاہ کی خاک نشینی کو انچوشی سے براہ کر جلتے۔ جہاں پیرزہ با نام اور
 شاہ جہاں گنگے پاؤں حاضر ہوتا۔ یہاں کی پوری نشینی کو تحت نشینی پر ترجیح دیتے۔ "اس وقت یہ نشینی شہید کو تو ہم ہوسکتی ہے۔"
 "تحفہ الفضلہ کی اذکار و کتاب فیض است اور ہر وقت مجددیہ دلیت ثانی جن مژدہ افغانی در کامِ مدح و ثناء چکدہ۔"

یہ عنایتِ بیخایت شہنشاہِ نقشبندیہ چارہ سبر مستند قدسنا اللہ بئزۃ الافدس کی نسبت میں ہے۔

عزیزے نقشبہ زوانہ محبت بر صفحہ عالم ہر اس نقشے کہ زوار فیض شاہ نقشبہ را

عالمِ سرہند نے تحفۃ المشکوٰۃ اکی فی الفی الخٹا کو دورِ حاضرہ کی بہترین کتاب قرار دیا جو فضائل الصلوٰۃ و غرایہ التکلام پر ایک بیحد مثالی، تحقیقی اور جامع فارع کتاب ہے۔

اہلسنت و جماعت : درود شریف اسم اعظم ہے اور درود شریف اہل سنت و جماعت کا قلیب غوث اولیاء سب اہلسنت سے ملے ہیں۔ مگرین درود شریف کوئی ولی نہیں جہا اور نہ ہوگا۔
سراج کا تختہ ناصی ہے اور نماز کا جزو اعظم درود شریف۔ محبوب کا محبت سے ذکر کرنے والا بھی محبوب جہا ہے۔ مولانا موصوف بھی ان محبوب بندوں سے ہیں۔

وعلیہ درود شریف :- ایک بار مجھے بتایا کہ درود شریف کا وظیفہ پڑھنے کی اجازت مجھے بلا کر
رسالت ﷺ سے عطا ہوئی ہے۔ اور مجھے دین و دنیا میں جو کچھ ملا۔ اسی درود شریف کی برکت
سے ملا ہے۔ ”مدینہ شریف و درود شریف کا گھر ہے۔“ ولّا علی الخیرات کی اجازت اور سند میں سے
رحمت ہوئی۔ پاکستان میں کئی احباب اہل سنت اجازت یہ وظیفہ روزانہ پڑھ رہے ہیں۔

نعمت اللہ ﷺ :- ”وَنِيَاكَ بِرِغْمَتِ رَبِّ جَلِيلٍ“ رحمت میں پختی ہے شلایانی ۔
 بَرَاءُ الْكُفَّاءِ کا قول ہے ۔ اَذَلُّهُ شَتَاؤُ وَسَطُّهُ دَوَاؤُ وَاٰخِرُهُ دَاوَاؤُ کھانے سے پہلے پانی
 شفاء درمیان میں دوا ۔ آخر میں دوا بیماری ہے ۔ لیکن دُرُوْدُ شَرِیف ایک ایسی نعمت رحمت
 کسی عورت رحمت نہیں بنتی ۔ دُرُوْدُ شَرِیف رحمت ہی رحمت ہے ۔ دُرُوْدُ شَرِیف پر ہمیشگی
 رہنے والا معروف مشہور ، مقبول ، منظور محفوظ اور محبوب بن جاتا ہے ۔ تمارک ، مہجور ، مقبور ۔

۱۰۰ - تعلیمات الطائف مولائی مرشدی غوث العصر مجتبیہ وقت سرکار کیلانی نائب شریک بنانی امین فیض مجتبیہ و استغاثہ فی علم الکلام و الفقه و حدیث



اور نیک مردوں، مسطور و مکتور اور مضروب ہے۔ انبیاء قسطک الحقیقۃ ع مجاہد حقیقت کا زینہ ہے یہ ولینہ نطینہ درود شریف غرور الزلفی ہے جس سے سائب بالستقامت بلا خوف و خطر مستور اعلیٰ اور موعود حق تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔ وَهُوَ الْمُرَادُ ع

نغمہ کجا و من کجا ساز سخن بہانہ ایست سوتے قطار سے کشم ہاتھ بے زمام را یہ تحفہ جلال و جمال کا حسین امتزاج ہے۔ اپنوں کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک اور غیروں پر چمکتی تموار ذوالفقار چکدری ہے اور پاکیزہ قلم کی تحریر عزت و عظمت مصطفیٰ ﷺ کے لیے یہ حال ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ وَوَالِدِي وَعَدُوِّي لَعَنَ رَضِ مُصَلِّيهِ مِنْكُمْ وَقَاتِلِ
یہ تحفہ الصلوٰۃ مومن کے لیے جام عرفان اور عاشق زار کے لیے زیارت کی دستاویز ہے۔۔۔
سُطَّانِ آلِ فُقَرَا کجلا ہے رمیداز سینہ او سوز آہے
دش نالہ چرا نالہ ؟ نداند لگے یا رسول اللہ لگا ہے

تکلیف است :- نہایت ہی نفیس آفت اخرونی کا اعلیٰ نمونہ پیغمبر عہدہ مسطر نہایت دیدہ زیب خط نسخ و خط نستعلیق کا عظیم شاہکار۔ خوشنویس قاضی شاکر القاضی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی جبرائیل علیہ السلام سے نہایت ہی جانفشانی سے کتاب کی کتاب ہڈی کی آتش و ریاتش قابل دیدہ اولیٰ آخر صفحہ پر اکھڑتی تحفہ کو اپنے دامن میں پیوستہ ہوئے ہیں۔ میں محنت موصوف کو اس "تحفہ الصلوٰۃ الی الشہادت النبی" کی تصنیف پر مبارک دیتا ہوں اور اس عظیم شاہکار مجموعہ پر سنون کلمات طیبات سے اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہوں اور دوسرے درجے قلمی شغف اور قدسے مشاویہین حضرات اور قارئین کرام کو ہدیہ سلام سنون پیش کرتا ہوں فقط والسلام مَعَ الْوِکْرَامِ داسٹ

وَلَا أَنْفِي كَلِّ مُنْبِتٍ شَعْرِي إِيَّانَا يَنْثِقُ الشُّكْرُ كُنْتُ مُفْتَقِرًا
دَعَوِ لِي بِهَا بِحُكِّ الْهَمِّ وَنَحْنُ بِهِمْ فِيهَا سَلَامٌ وَأَخِرُ دَعَوِ لَهُمْ أَنْ يَنْتَبِهُ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ○
« صَلَّى اللَّهُ عَلَى أَحِبِّيَنِي مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ »

عہدہ میرے والدین اور میری عزت مرد و مرد و محترم مصطفیٰ ﷺ کی عزت کی حفاظت کے لیے یہ حال ہے۔
عہدہ اور اگر میرا دوست یا میری زبان بن جائے تو تب بھی تیرا شکر کرنے سے عاجز اور قاصر ہوں گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انتساب

یا سیدتی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تحفۃ الصلوۃ الی النبی المختار کہ حضور مومن دل شکستگان راحت
قلوب عاشقان ، راہبر راہ سالکان ، سید المرسلین ، شفیع المذنبین ،
خاتم النبیین ، رحمتہ للعالمین سید الانبیاء ، نبی الانبیاء ، امام الانبیاء
علیہ افضل الصلوٰۃ والتیمم والثناء کی بارگاہ محبوبیت میں ہوسید جلیلہ
اشیخین اکرمین سید ابوبکر الصدیق اکبر ، سیدنا عمر فاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منسوب کرتا ہوں اور شرف قبولیت اور
بشارت کی اُتسید رکھتا ہوں ۔

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا

شَمَّ التَّكَاثُرَ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ فَادَّاهُ يُبْدِي بِهِ الذِّكْرَ الْجَمِيلَ وَرَحْمَتَهُ

محمد عنایت اللہ



۳۶۵۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمدِ باری تعالیٰ

کہاں حاقق زبان میں جو کسے حمد و ثناء تیری
چمن کے چنچر و گل، بہز برگِ شمع تیرے
تیری رحمت پہلے کی گنہگارِ امانت کو
یہ میری بد نصیبی ہے کہ تجھ کو بھول بیٹھا ہوں
یہ تیرے پیغمبر کا مہم کا کہ تو پُر جا گیا ورنہ
بدونِ حشر یہ راز مجھ پر منکشف ہو گا
کہ خلاقِ دو عالم ذات ہے ربُّ العلیٰ تیری
چمن تیرا چمن کی پُر فضا تیری صبا تیری
درد و رخ سے واپس لئے گی شانِ عطا تیری
شاکر تے ہیں جب سب انبیاء اذکیاء تیری
پرستش کوں کرتا تھا جہاں میں ہے خدا تیری
زیادہ ہیں گناہ میرے کہ رحمت سے سوا تیری

فصلے دہریں ہر آن، رہتی تیری غالب
چمکتا شمس کس صومت نہ ملتی جو ضیاء تیری

نعتِ مصطفیٰ ﷺ

کیا کہے عاجز بشر توصیفِ شانِ مصطفیٰ
بھیجتا ہے خود خلاقِ عالم بھی درود
ہاں یہ ہیں وہ رسولِ ملائکہ بھی پڑھتے ہیں درود
ہیں اذکیاءِ عانتِ قیامی واقعہ اسرارِ صلواتِ اللہ
لگشی جلاؤ دل سے ہر سال کو منہ مانگی مراد
جن کو پائیں میں جب چاہیں لوازمِ مختار میں
وہ شفاعت جب کریں گے ہوگی ہم سب کی نجات
حشر کے دن حق جنہیں اپنا دکھائے گا جمال
وہ یہی دل سوختہ ہیں درودِ خووانِ مصطفیٰ

در حقیقت شمس درود ہے رازِ خدا رازِ رسول

ہے کہاں رُوحِ الامین بھی رازِ دانِ مصطفیٰ ﷺ

ماہِ شمسِ انبیاءِ درود

اور صفاتِ محمّیہ اور احوالِ اخویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پھول کھلے ہوئے ہیں اور عجیب چمک دک اور دگت بولپنے واس میں سمیٹے ہوئے اور خود بھی منور اور روشن کے قلوب کو بھی منور رکھے ہوئے ہیں۔ درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت اور اظہارِ عظمت کے لئے نزولِ رحمت ہے۔

☆ پہلا مفہوم : تعظیم و تکریم۔ علماء کرام نے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے معنی یہ بیان کئے ہیں۔ اللہ عظیم سیدنا محمدؐ ! سیدنا محمد مصطفیٰؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمتیں عطا فرما۔ آمین یا رب العالمین ط

☆ دوسرا مفہوم : عظیم اور شریفین کی طرف سے دُعا۔

اللَّهُمَّ تَوَخَّاهُ بِتَاجِ الْوَيْدَةِ | لے اللہ! سیدنا محمدؐ مصطفیٰؐ کو وَالرِّضَى وَالْكَرَامَةِ ط

○ یعنی دنیا میں آپ کا دین بلند فرما کر، شریعتِ مطہرہ کو غلبہ عطا فرما کر، آخرت میں شفاعت، اُمتِ مرحومہ کے حق میں قبول فرما کر اور اولین و آخرین پر آپ کی فضیلت کا ظہور فرما کر۔ عزت، رضا اور کرامت کا تاج پہنا۔

قرآن پاک : پ ۳۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۳۳، ۳۴

هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكَ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ ط وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيْمًا ○ تَجِيهَهُمْ يَوْمَ يَقُوْنَهُ سُلٰمٌ ط وَاعْدَ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيْمًا ط

وہی ہے جو درود شریف بھیجتا ہے تم پر۔ وہ اُداس کے فرشتے تاکہ تمہیں اندھیرے سے نور کی طرف نکالے اور وہ مومنوں پر ہمیشہ رحم فرمائے والا ہے اور ان کے لئے وقت کی دُعا تحفہ" سلام ہے اور ان کے لئے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

شانِ نزول : سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس شرف سے مُشرف فرمایا اُس سے ہم نیاز مندوں کو آپ کی فضیلت ملا۔ لیکن یہ درود شریف آپ کے لئے خاص فرمایا۔ یُصَلُّونَ عَلَیْکَ اللہ تعالیٰ اُس پر بھی درود شریف بھیجتا ہے جو درود شریف پڑھتے ہیں۔

النبیؐ، اتعاض کرنا تھا کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس سے ثابت ہوا۔

ا : درود و شریف سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے جو بڑے درجے والے ہیں۔
 اُن پر رب کریم بھیجتا ہے یُصَلِّی عَلَیْکُمْ، ضمیر کُم خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 درود بعد از مخاطب ہیں اور آپ کے فضل و کبر صاحب کرام بھی شامل ہیں جیسے لفظ صحابی "اِذَا
 یَقُولُ یُصَلِّیْ عَلَیْہِ" صاحب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے فرمایا اور دیگر
 صحابہ کرام آپ کی وجہ سے اس مبارک القاب سے "صحابی" کہلاتے اور آپ کی صحابیت
 کا انکار کفر ہے کیونکہ نص قطعی کا انکار لازم آتا ہے۔

ب : حضور پر نور شافع یوم الشور علی اللہ کے وسیلہ جلیلہ اور وساطت سے آل،
 اصحاب اور جملہ مومنین پر درود و شریف بھیجا جاتا رہے۔

ج : حَیْثُ تُہْتَمَرُ یَوْمَ یَلْقَوْنَهُ | اُن کے بیٹے ملے وقت کی دعا "تحفہ"
 سلام ہے۔

○ ملاقات کے وقت سے مراد موت یا قبروں سے نکلنے یا جنت میں داخلے کا وقت۔
 جہاں مروی ہے کہ ملک الموت سیدنا ہرئیل علیہ السلام مومن کی رُوح قبض کرنے آتے ہیں
 کہتے ہیں تیرا رُقب اچھے سلام فرماتا ہے یا بقاء الہی کے وقت رب کریم سلام فرماتے
 گا۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِیمٍ، بلکہ کرام ہر دروازے سے جنتی کو کہیں گے
 تُم پر تمہارے رحمت ملے رب کا سلام، قرآن پاک میں واضح طور پر رب کریم نے
 اِس دُنیا میں اپنے پیارے امتیار و مرسلین علیہم السلام پر سلام فرمایا ہے۔

وَسَلَّمَ عَلَیْ عِبَادِہِ الَّذِینَ اصْطَفٰہُ ۝ پت سورۃ النمل آیت کریمہ ۵۹

سَلَّمَ عَلَیْ اٰیْرَہِیْمَ ۝ پت سورۃ الصافات ۱۰۰-۱۰۹

سَلَّمَ عَلَیْ نُوْجِ فِی الْمَلِیْمِیْنَ ۝ پت ۴۹

سَلَّمَ عَلَیْ مُؤْمِلِیْ وَہُوْنَ ۝ پت ۱۲۰

۱ : امتیار پر سلام اور تیرا انبیاء پر سلام اور مستزاد یہ کہ ایمان والوں کو حکم خداوندی محبت محمدیؐ کی ذریعہ میں
 ۲ : پت سورۃ النمل آیت کریمہ ۵۸ اُن پر سلام ہوگا رب کریم کا فرمایا ہوا۔

سَلَّمَ عَلَيَّ اِلٰى يَاسِيَتَيْنِ ۝
وَسَلَّمَ عَلَيَّ الْمُرْسَلَيْنِ ۝

۲۱ سورۃ الفتح آیہ ۱۳

۲۲ ۱۸۱

○ لہذا مندرجہ بالا بیان کردہ تمام معنوں میں مثبتہ طور پر قدر مشترک "تعظیم" ہے۔
☆ **صلوٰۃ:** لغوی معنی - تحریک التکون شرعی معنی وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ نماز قائم کرو۔
○ یہاں صلوٰۃ اصطلاح شرع میں نماز کے معنی میں ہے جیسا کہ حضرت سید الدین جبرائیل امین علیہ السلام نے سید الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ السلام کو تعلیم اُمت کے لئے سکھائی رکھے اللہ تعالیٰ ملتزم کے سامنے قیام رکوع سجود تہنید اور سلام - تو یہاں صلوٰۃ بمعنی نماز مخصوص ہوگی۔ صلوٰۃ کا معنی - نماز - دُعا - رحمت بھیجنا - دُرود شریف ہے۔

① سلام : سلام کا معنی سلامتی "بَرَآءَةٌ عَنِ الْمُنَافِقِ وَالنَّافِقِ" عیب اور نقص سے پاک تو دونوں الفاظ صلوٰۃ و سلام کا شرعی مفہوم اور مطلب یہ ہوا۔

☆ **صلوٰۃ:** الْمُسْرَتَيْنِ بِكُلِّ مَرَّتَيْنِ ط
② سلام : الْمُسْرَةُ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَشَيْنٍ ط

☆ ہر نسبت سے موزن۔ ہر صفت سے مستحق اور ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک
مُسْرَةُ عَنْ شَرِّكَ فِي مَحَاسِنِهِ فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ عَيْدٌ مُتَقَسِّمٌ
فَأَنْسَبَ إِلَى ذَاتِهِ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ وَأَنْسَبَ إِلَى قَدْرِهِ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٍ
○ تو اِنَّ اللہ و صَلَاتُكَتَ یُصَلُّوْنَ عَلَی الشَّيْخِ کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحبِ نواک مصلیٰ علیہ السلام کو ہر صفت سے شریف فرمایا اور ہر کمزوری اور عیب سے منزہ فرمایا۔

وَمَلَائِكَتُهُ ط اور اُس کے فرشتے، فرشتہ کی تعریف یہ ہے۔
تُورَانِي يَتَشَكَّلُ بِأَشْكَالٍ مُتَحَيِّلَةٍ | توری ہے مختلف اشکال میں جاتا ہے۔

علیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مخاسن میں شریک سے پاک بھی اور محسن جوہر آپ کا کسی دوسرے میں مستقیم نہیں۔ پس
یہ لوگ تو جو بھی شرف پہلے آپ کی ذات کی طرف منسوب کر اور جی علمتوں کو لڑا ہے آپ کی قدر و لاکر نسبت دے
علی محمد صلوٰۃ الامبرار و صلی علیہ الطیبین و الاحیاد "سید المرسلین"



لَا يَذْكُرُ وَلَا يُؤْنَسُ
ذکر اور نہ مونس۔

○ کا کی ضمیمہ وادعائے میں یہ حکمت ہے کہ فرشتے اُس کی نیابت میں اُس کے حکم سے درود شریف بھیجتے ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نیابت میں وہ بھی شریک فعل اُندی ہیں۔
۱۔ صلوة: جب منسوب الی اللہ ہو تو معنی ہوگا درود بھیجنا، رحمت نازل کرنا تعریف فرمانا اور اللہ رب کائنات کی طرف سے یہ آپ پر ایک صلوة بھیجنا تمام ملک اور ارضی ستادی کائنات جن و انس سے شرافت، عظمت، نفاست کرامت میں کروڑا درجہ سے بڑھ کر ہے۔ مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ شَاءَ ذَٰلِكَ عَلَيْهِ "عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ وَتَقْطِئُهَا ط" اللہ تبارک و تعالیٰ ملک میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ درود شریف مکمل شریف ہے۔ "رواہ امام بخاری عن ابن ابی عاصیہ علیہ الرحمۃ العالیۃ ط

علامہ السید ابو الفضل محمد الازہری البغدادی علیہ الرحمۃ و صاحب فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

تُعْطِيْمُهُ تَعَالَى اِيَّاهُ فِي الدُّنْيَا
بِاعْلَانٍ ذِكْرِهِ وَظَهَرَ دِينَهُ
وَأَقْبَاءَ الْعَمَلِ بِشَرَفِهِ وَفِي
الْآخِرَةِ بِشَفِيعِهِ فِي أُمَّتِهِ وَ
إِحْرَالِ أَجْرِهِ وَمَوْثِقِهِ وَابْتَدَاءِ
فَضْلِهِ لِلْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
بِالنَّامِ الْحَمْدُ وَتَقْدِيمِهِ عَلَى
كَافَةِ الْخَلْقِ بِالشُّهُودِ ط

"تفسیر روح المعانی"

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے درود شریف بھیجے گا
یہ مفہوم ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے محبوب کے ذکر
کو بلند کر کے اور آپ کے دین کو ظہور سے کر اور آپ
کی شریعت مظہر پر عمل بقرار رکھ کر اس دنیا میں
محسوس نور صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت بڑھا کر اور روز
عشرت کیلئے شفاعت قبول فرما کر اور بہترین
اجر عطا فرما کر اور تمام محمود پر فائز کرنے کے بعد
اولین و آخرین کے لئے حضور کی عظمت بزرگی
کو ظاہر کر کے اور تمام حق پر حضور کو شرف
سبقت بخش کر آپ کی شان کو آشکارا فرماتا ہے۔

تفسیر الکشاف لغزہ عبد اللہ بن عمر بن عبد الرحمن

○ صلوة کے معنی میں بہمت و وسعت ہے۔ تکریم، تعظیم، شرف، عظمت، مدح، شاعر،
عبادت، عظمت، رحمت، زکات، درجہات، بلندی مقامات اور ارادہ خیر سب کو
شامل ہے اور اس کا ظہور فضائل و کمالات کے بیان سے ہوتا ہے۔

تفسیر شریف کے سامنے شفاعت پر توجہ ہوگا۔

کا ہم نیاز مندوں کو کلمہ فرمایا لیکن ہم نہ تو عظمتِ محبوبِ شانِ رسول کو کمالاً سمجھ جاتے ہیں اور نہ ہم حق ادا کر سکتے ہیں۔ اس لئے احساسِ کمتری کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ اللہ صلی علی سیدنا محمدؐ اے اللہ پاک تو ہی اپنے محبوبِ پاک صلی علیہ وسلم کی عظمتِ شان اور قدر و منزلت کو خوب جانتا ہے اس لئے ہماری طرف سے بھی تو ہی تحفہ، ”درود شریف“ بھیج۔ اللہ صلی علیہ وسلم و آلہٖ وصحبہ وسلم

○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اءِئْتِنِي كَأَنَّكَ الْكُنُوزَ بِأَرْجَائِكُمْ
اور دُرِّیَان اور حمزہ جَان بنا تے ہیں۔ اُن کے لئے کتنی بڑی بشارت ہے اور اللہ ربُّ العزت اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اکرام و اعزاز فرماتے ہوئے قرآن پاک میں کتنے پیارے القاب اور محبت کے انداز میں فرماتا ہے ۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ يَا أَيُّهَا الرِّسُولُ يَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُ
يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ طه يس

○ سبحان اللہ کتنا محبت بھرا اور پر کیفیت آنداز اور کتنے پیارے القاب دل کو بھانے والے ہیں۔ اور اس میں اشارہ ہے کہ مخاطب مستحق تعظیم اور واجب الاحترام اور قابل توقیر ہے جس کا اظہار امتی ادب و محبت سے درود و شریف پڑھ کر کرتا ہے۔

۱۔ تفسیر کبیر امام محمد بن اسماعیل بن ابی حاتم نے فرمائی کہ جب اللہ جلّ شانهہ تعالیٰ اور فرشتے حضور کو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود بھیجنے کی کیا ضرورت ہے؟ جواب فرمایا
 اس کی غرض یہ کہ ۱۔ اظہارِ تعظیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ ۲۔ خود کو بے فائدہ درود شریف کا
 سہارا کی طرف۔ از روئے رحمتِ تائثر ثواب دے اللہ سبحانہ آپ سے بندوں کو اور بخشش فرمائے
 کی۔ ۳۔ تاکہ اترتی درود شریف پڑھنے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت نصیب ہو۔ جو
 ایک نعمتِ عظمیٰ ہے۔

دلوں کو اے نغیو! اور جہاد کرنے والوں کو، اے فجاہدو! اسی طرح دُرود شریف پڑھنے اور یہ مختصر بھیجنے والوں کے لئے فرمایا اے ایمان والو! دُرود شریف پڑھنا ایمان کی علامت اور نشانی ہے اور دُرود شریف نہ پڑھنا بے ایمان ہونے کی دلیل، دُرود شریف محسن اعظم، محسن کائنات ﷺ کا حق غلامی، حق نیک، حق احسان ادا کرنے کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ یہ سب نبی کریم و اکرم ﷺ کی عظمت، شان اور رفعت مکان کا اظہار بھی ہے اور ہم نیاز مندوں کے لئے فضل و کمال بھی۔

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا | آپ ﷺ پر دُرود شریف اور خوب سلام
تَسْلِیْمًا ۝ پڑھو

☆ دُرود شریف صلوٰۃ، سلام دونوں الفاظ سے ہو تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے امر کی تعمیل ہوتی ہے کیونکہ صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا دونوں امر کے صیغے ہیں "کیلا لفظ صلوٰۃ ہو یا سلام اس سے اللہ تعالیٰ کے امر کی تعمیل ہوتی ہے اور نہ تکمیل اور یہ نامکمل دُرود، شریف ہوگا۔" یہی مسئلہ ہے آخر مجتہدین، ائمہ ہدیٰ کا۔

مسئلہ: بِالْاَصَالِ "مستقل بالذات" نبی کریم، رؤف رحیم ﷺ پر اور بالشیعہ دوسروں پر دُرود شریف پڑھنا چاہئے اور یہ فرض، واجب، سُنت ہو کہ وہ اور مُستحب ہے۔ عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنا مومن پر امثال بغیر اللہ، فرض ہے۔ بھل میلاد پاک اور مجلس وعظ میں نام اقدس لے یا سنے تو دُرود شریف پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مُستحب ہے۔ مُستحب "حُب سے ہے اہل محبت کے لئے یہ مقام مُستحب فرض کی طرح ہے اور سُنَّۃ اللہ بھی۔ وجوب صلوٰۃ سلام کو علی الاطلاق ذکر کیا ہے یعنی جب بھی نام اظہر سنے یا لے دُرود شریف پڑھنا واجب ہے۔

☆ شیخ نجفی رحمہ اللہ نے مُستحب کو فرض دائم میں شمار کیا ہے۔ اور فرض تین قسم کے ہیں۔ ۱۔ فرض عین! ہر ایک اپنے اپنے فرض کی ادائیگی کرے۔ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا اور وقت کے اندر پورا کرے۔ ۲۔ فرض برہنہ قطعی سے ثابت ہو۔

۲ : فرض کفایہ ! جو مجلس سے ایک کے آدا ہونے سے پورا ہو۔

۳ : فرض غلطی ! جو محبت کے اجتہاد سے ثابت ہو۔

پھر فرض عین دو قسم ہے۔

۱ : فرض دائم ! مثلاً درود شریف بلا قید و وقت اور جگہ۔

۲ : فرض متوقت ! جیسے نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ یعنی وقت، ایام، ماہ، سال میں

☆ حاصل کلام :- خالق مطلق کا یہ امر درود و سلام کفائی نہیں و جو بی و دائمی ہے۔

○ علی النبی : غیب کی خبریں دینے والے "نبی" پر

☆ علی الرسول : نہیں فرمایا حالانکہ رسول نبی سے بلند مرتبہ ہے یا تحقیق۔

○ رسول کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تبلیغ کرنے والے یا اللہ تعالیٰ کا حکم

اُس کے بندوں تک پہنچانے والا۔ ہمارے نبی پاک پر "رسول" کا اطلاق اُس وقت

ہوا جب آپ پر قرآن پاک کا نزول ہوا اور آپ نے تبلیغ فرمائی۔ اُس وقت آپ

کی عمر شریف چالیس برس تھی۔ تو مگر معجزہ، جبل نور، غار حرا میں سورہ علق کی پہلی پانچ

آیات کریمہ سید الملائکہ روح الامین جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے۔

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝

اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ

الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

☆ علی البشر : نہیں فرمایا۔ جب آپ کے بدن شریف کی اربعہ عناصر،

لطیف سے تخلیق فرمائی گئی اور آپ نے عالم شہود میں بشریت کا جامہ زیب تن کیا۔

اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے درود شریف بھیجتے ہیں پسے نبی پر کا یہ مطلب ہے

اللہ تعالیٰ کا درود شریف بھیجنا۔ نہ آپ کی پیدائش کے وقت سے ہے اور نہ چالیس

عہ پہلی وحی ملی۔ وحی متلو ۱۵ رمضان مبارک بروز جمعہ رات تیسری سہنہ ثریٰ بمقام ملائکہ عالم انبیاء کو نازل

ہوئی۔ پھر سورہ اعلق آیت کریمہ اتا ۵ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی چھٹک

سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

سال کی عمر شریف کے وقت کہ جب آپ پر وحی الہی کا نزول ہوا مطلب یہ ہوا کہ اللہ سبحانہ کا درود و شریف بھیجا زمان اور مکان کی قید سے محفید نہیں۔

○ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ : درود و شریف بھیجتے ہیں نبی پر ”النَّبِيِّ“ فرمایا۔
حدیث پاک : سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا : ”صَلَّى النَّبِيُّ“

☆ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ”كُنْتُ نَبِيًّا وَآدمُ رَبِّينَ الرَّوْحِ وَالْجَسَدِ“
فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی رُوح اور جسم کے درمیان تھے۔

☆ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدمُ رَبِّينَ الطَّيْنِ وَالْمَاءِ
فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

○ اللہ تبارک تعالیٰ اور اُس کے پیارے فرشتے درود و شریف بھیجتے ہیں نبی پر یعنی سیدنا آدم علیہ السلام کی بھی تخلیق بھی نہیں ہوئی تھی اور آپ ابھی پانی اور مٹی کے درمیان یا جو روایت ”روح اور جسد کے درمیان ہی تھے۔ تب سے رب کریم رحمتیں نازل فرما رہا ہے روزِ اوّل سے روزِ ابد تک۔ ان روایات سے بھی وقت کے تعین کی خوشبو آتی ہے حالانکہ رحمتِ باری کا نزول بصورتِ درود و شریف زمان اور مکان کی قید سے ورَاءُ الزَّمَانِ ہے۔ جو کہ عقلِ اوّل ”جبرائیل علیہ السلام“ کے احاطہ سے بھی باہر ہے۔

○ يُصَلُّونَ : مضارع کا صیغہ ہے اس میں زمانہ حال اور مستقبل پایا جاتا ہے اور اس میں دوامِ استمراری ، اور تجدیدی ہے جو ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے۔ کلامِ الہی ”بیشمارِ اوقاتِ بلا حسابِ اوقات“

علم لغت کے لحاظ سے نبی ”نَبِيًّا“ سے ماخوذ ہے اس کا معنی ہے ”مُخْبِرٌ عَنِ اللَّهِ“ اور نبوت کا معنی اطلاع علی الغیب یعنی خبر دینے والا۔ جنتِ دوزخ ملا کہ قیامت اور سب سے غیب الغیب اللہ کی خبر تک دلا۔ ”مُخْبِرٌ عَنِ اللَّهِ“ کہ اُس کو ”مُخْبِر“ کہتے ہیں۔ اور اُس کی خبروں کو ”اخبار“ اور ”خبریں“ کہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خبروں کو ”اخبارِ پاک“ کہا جاتا ہے۔ ”كَاتِبُهَا الْوَكِيلُ“

میں دو جملے ہیں۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔ جملہ اسمیہ: استمرار اور دوام کے لیے اور جملہ فعلیہ: حدوث و تجدّد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

○ یعنی اللہ تعالیٰ ہر آن، ہر گھڑی، ہر لحظہ ہر لمحہ اپنے پیارے محبوب پاک صاحبِ نواک مَنْ تَعْلَمُکُمْ پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرماتا رہے گا۔ اس میں دوام بھی ہے اور تجدّد بھی۔ یعنی پہلے پہلے کے بعد دیگرے۔ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ اور علی التواتر۔

☆ پہلا جملہ اسمیہ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ حقیقت ہے۔
☆ دوسرا جملہ فعلیہ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَلِيْمًا یہ شریعت ہے۔

○ یہ آیت کریمہ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم اور حقیقت کا۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کے مرصداً قِسْ کو صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا کا حکم فرماتا اور اس پر مومنوں کا محبت و ادب سے عمل پیرا ہونا طریقت ہے جو مبنی بر حقیقت ہے۔

شائستہ زلف و رخسار تو لے ماہ ملا لاک و رو و شمع و شام کروند
عراقی

قرآن پاک: پک سورۃ المائدہ آیت کریمہ نمبر ۱۵

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ | بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف
وَكِتَابٌ مُبِينٌ | سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

○ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے پیارے محبوب مَنْ تَعْلَمُکُمْ کو نور فرمایا۔

در بحر الحقائق، آوردہ وجہ تسمیہ نور نور ہے
است اقل چیز سے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ بخود
قدم از غلّت کہ قدم بپیدا آوردہ نور سے
بود علی اللہ علیہ وسلم "تفسیر حسینی لاری"

تفسیر الحقائق میں فرمایا "نور" کی وجہ تسمیہ یہ ہے
کہ سب سے پہلے اللہ سبحانہ و تعالیٰ "نور قدم سے"
خلعت کہ قدم سے وجود میں جس کو لایا وہ
آپ مَنْ تَعْلَمُکُمْ کا نور تھا۔

علہ نور کی تفسیر یہ: النُّورُ هُوَ الظَّاهِرُ بِذَاتِهِ جو خود بخود ہوا و دوسری کائناتوں کے لئے۔

علہ اشع نجم الدین رازی علیہ السلام کی شہرہ آفاق یہ تفسیر اشارات کائنات احسانی و دکانی شریعت، رموز و نکات ہر
میں مشہور معروف اور نہایت ہی مستند ہے۔ جو آپ کے علمی کمال اور عظیم فیضیت کا تین ثبوت ہے۔ سلسلہ الہیہ
کبر و تیر میں عظیم الشان نجم الدین گبر علیہ السلام کے خاص القاس خلاصہ سے تھے۔ سن ۷۵۶ سال ہجری القمریہ سے۔
علہ "ملاحضہ" وسط الکاشفی البرزوی آقا حسن علیہ السلام الرَّوْحُ وَالزَّيْحَانِ تفسیر ملاحظہ ہو۔ تحت آیت لَمَّا ۛ ۛ

قرآن پاک : ۱۸ سورۃ النور آیت کریمہ نمبر ۲۵

اللَّهُ نُورُهُ النُّورُ وَالْأَنْبِيَاءُ
مِثْلُ نُورِهِمْ كَمِثْلِ نُوْرِهِمْ
وَمِثْلُ نُوْرِهِمْ كَمِثْلِ نُوْرِهِمْ
وَمِثْلُ نُوْرِهِمْ كَمِثْلِ نُوْرِهِمْ
وَمِثْلُ نُوْرِهِمْ كَمِثْلِ نُوْرِهِمْ

اللہ نور اوستاؤں کا اور زمین کا اس کے
نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اس میں
چراغ ہے اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہے
اور وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے۔ موتی سا
چمکتا روشن۔

○ نور اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی سے ہے اور فضل نور میں اس نور سے مراد سید الکائنات
افضل الموجودات حضرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ اضافت اور نسبت
تشریفی ہے۔ جو کہ آپ ﷺ کی عظمت نور کی شاہد ہے۔

☆ سیدنا عبد اللہ ابن عباس نے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہما سے فرمایا اس آیت
پاک کے معنی بیان کرو تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال بیان
فرمائی روشندان طاق تو حضور کا سیدنا شریف ہے اور فانوس قلب مبارک اور چراغ نبوت
کہ شجر نبوت سے روشن ہے۔ اور اس نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی و اضافت اس
ترتیب کمال انہو پر ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان نہ بھی فرمائیں تو جب بھی خلق
پر آپ کا نبی ہونا ظاہر ہو جائے گا۔

☆ نور شمع جو ہے وہ دل اقدس ہے اللہ سبحانہ کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا
☆ فانوس چمکی جس میں نور شمع روشن ہے وہ سیدنا فیض گنجیہ ہے سرکار مدینہ کا
☆ طاق جس میں فانوس رکھا ہے وہ سراپا جسم اطہر ہے اللہ کے پیارے ہم بے بہار
کے سہارے، عرش عظیم کی آنکھ کے تارے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا
شمع دل مشکوٰۃ تن، سیدنا رجا جہ نور کا تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا
کہ گیسو آدین ہی ابرو آنکھیں حسن کھلی عرصہ ان کا ہے چہرہ نور کا

دو سے مہر قدس تک تیرے آئینہ کے گئے

ﷺ

حق اوسط نے کیا مغنی سے کبریٰ نور کا

عظمت والے نور صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث پاک : بروایت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصار می کہی اللہ عزوجل نے عرض کیا آپ میں نے نور جنم ^{وَاللّٰهُ عَالِمُ الْغُیُوبِ} سے عرض کیا آپ کب سے نبی میں ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جابر دیکھ اللہ سبحانہ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرما دیا۔

قَالَ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورًا نَبِيَّكَ مِنْ نُورِهِ ۝

☆ اس حدیث پاک میں نبی کا لفظ زیر بحث ہو گا۔ جو مقصود ہے۔

حدیث پاک : بروایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتا ہے

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَ كُلُّ خَلْقٍ مِنْ نُورِي وَأَنَا مِنْ نُورِ اللَّهِ ۝

سب سے پہلے اللہ سبحانہ نے میرے نور کو تخلیق فرمایا اور تمام مخلوق کو میرے نور سے اور میں اللہ کے نور سے ہوں۔

قرآن پاک : پ سورتہ یس آیت کریمہ ۸۲

إِنَّمَا أَهْوَاؤُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝

جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہو جاوے فوراً ہوجاتی ہے۔

○ اس آیت کریمہ میں لفظ شیناً فرمایا یعنی مشیت، ارادہ فرمایا تو کلمہ کائنات معرض

عند امر مشیت ارادہ اور رضایہ تینوں الفاظ اپنے اپنے اندر وسیع نہیں کھتی ہیں خواہ الیہ صیرت پر مبنی نہیں بہتوسر متا ہے میں لفظ شیناً فرمایا۔ اللہ سبحانہ نے مشیت ارادہ فرمایا اور اس امر کے سے کائنات کا ذرہ ذرہ پیدا فرمایا کوئی چیز ایسی نہیں جو پیدا نہ ہوگی ہوا و نور و علم الہی میں مبنی اور اس کا ظہور بطریق کُلِّ أَمْرٍ مَقْضُونٌ اَبَاقَ قَدَرِهَا اپنے اپنے وقت پر ہوتا ہے اور ہوتا ہے گا۔ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی عَظَمُ ذُرِّهُ ۝ اور نور "محسوس رتہ الانس والجان صلی اللہ علیہ وسلم کا امر کے سے بھی بہت پہلے تخلیق ہو چکا تھا اور پھر دنیا میں مبعوث فرما کر پانچ سال کی عمر شریف میں جبکہ رحمت غار حرا میں آپ کو افشاء سے تحاطب فرمایا۔ یہ پہلی وحی تھی۔ یعنی ارادہ امر افشاء کا فرمایا ۝ فَتَدَبَّرْتُمْ ۝

۱۔ وہاں "کن" امر کا صیغہ ہے جو جاری ہوا ۱۔ یہاں افشاء امر کا صیغہ ہے جو جاری فرمایا۔

ہیں اُنہی خالق کائنات نے تمام مخلوق کو امرِ کُن سے تخلیق فرمایا اور حدیثِ ستینا میں ہے کہ میں "شیث" کا لفظ ہے۔ یعنی اتحادِ لفظی، شجب اور محبوب کے کلامِ پاک میں شجب، دجی کل اور دجی خفی میں ایک ہی لفظ شیبہ ہے۔ قرآنِ پاک میں ہے اور حدیثِ پاک اُس کی شرح۔ قرآنِ علم ہے اور صاحبِ قرآن سیرت۔ قرآنِ علم خدا ہے تفسیرِ قرآن سیرتِ مصطفیٰ۔ قرآنِ نور ہے اور صورتِ مصطفیٰ اور علیٰ نور سُبْحَانَ اللہ تعالیٰ علیہ سُبْحَانَ "تَخْلُقُوا بِاخْلُقِ اللہِ ثَلَاثَ مَرَاتٍ"

بیتِ عاشق

- ۱۔ وہاں ارادہ اور مشیت ہے۔
- ۲۔ یہاں ارادہ اور مشیت کے ساتھ رہا بھی ہے جو مقصد و کائنات ہے۔
- ۳۔ وہاں مخاطب شیث ہے جو شرعِ قبلِ او سے ہے۔
- ۴۔ وہاں تخلیق ہے سب کچھ پیدا فرما دیا گیا
- ۵۔ یہاں تعلیم ہے کوئی ایسا معلوم نہیں جو حصارِ دوزخ ہے

وَكُلُّ عِلْمٍ فِي الْقُرْآنِ لِحُكْمٍ نَعَاذُ عَنْهُ أَهْلُهَا مِنَ الرَّحْبَالِ
 عُلُومُ اسْماء و صفاتِ الہیہ، عُلُومُ اُولِیِّیْنَ و آخِرِیْنَ، عُلُومُ الشَّکَاوَةِ و النِّکْبِ، عِلْمُ لُوح و قلمِ غرضیکہ
 علمِ کائنات و ماکونین عطا فرما دیتے گئے۔ بلکہ یہ سب عُلُومُ لَوْ عُلُومُ مِصْطَفٰی عَلٰی حَاجِبِہَا السُّلُوۃُ و السَّلَامُ کا
 نتیجہ ہیں۔ وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ اُس پر شاہد ہے۔

الَّذِیْ هُوَ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۚ رَحْمٰنٌ لَّیْسَ بِمُحْتَرَبٍ ۚ
 قرآن خود سکھائے۔ اور قرآنِ پاک کے علوم، قرآنِ پاک کے عِلْمِ عُلُوم کا مطابق آیتِ کریمہ و کُلُّ شَیْءٍ
 لَکِنِّیْ مُسْتَطَرٌّ ۚ قرآن آپ کا سینہ اظہر بنا دیا۔

فَاَنْ مِّنْ جُودِلَ الدُّنْیَا وَصَوَّرَهَا
 وَمِنْ عِلْمِکَ عَلَّمَ الْقَوَجَ وَالْقَلَمَ
 اور بھی تو قلم بھی تو تیرا وجودِ الکتاب
 گنبدِ اُکبیدہ رنگ تیرے عید میں حجاب
 قرآنِ پاک : پتہ سورۃ الانعام آیت کریمہ ۵۵، پتہ سورۃ القلم آیت کریمہ ۱

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغِیْبِ لَا یَعْلَمُ سِرَّ الْاَھْوَا
 اور اُسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی
 انہیں دُوبھی جانتا ہے۔

☆ حضورِ نبویؐ قرآن پاک کی عملی تفسیر اور تَخْلُقُوا بِأَخْلَاقِ اللہ کی صفات سے کماحقہ نمونہ اور مَرْتَبِ اور اُسْتِ مُسْلِم کے لیے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللہِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ عَلَہِ کُلِّ نَمُوْنٍ مِّنْہٖ سہ

مدینہ میں مدینہ والے رُوستے تاہاں دیکھ لیتے ہیں جو ہیں صاحبِ نظر وہ قرآن میں شُرَآئِل دیکھ لیتے ہیں

○ مندرجہ بالا نص قطعی، آیاتِ کریمہ اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہوا حضورِ رسول اللہ ﷺ "نور" ہیں اور اس نور کی تخلیق اُس وقت ہوئی جب کہ کائناتِ عالم کی کوئی شئی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ جن پر اَنَا اَوَّلُ الْاِنْسَانِ دِل کافنی، وافی اور شافی ہے۔

اَدَمُ بِرِسْمِ مَقْصِد : فرمایا۔ اے سیدنا جابر بنیؓ اَللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے ہر شے سے پہلے۔ یعنی ارادہ امر کُن کے ظہور اُت سے بھی بہت پہلے

عرش سے پہلے فرش سے پہلے، جنت سے پہلے دشت سے پہلے، شمس سے پہلے قمر سے پہلے
دھرم سے پہلے پہاڑ سے پہلے، زمین سے پہلے زمان سے پہلے، قطرہ سے پہلے دریا سے پہلے
روح سے پہلے قلم سے پہلے، خاک سے پہلے آب سے پہلے، آگ سے پہلے باد سے پہلے
غرضیکہ امر کُن سے تخلیق کی ہر شئی سے پہلے شَوْہَرِ نَبِیِّکَ مِنْ کَوْثَرِہ تیرے نبی کے
نور کو اپنے نور کی تخی سے پیدا فرما دیا۔ "کَمَا کُنْتُ بِشَآئِہ"

① یاد رہے۔ مادہ پہلے ہوتا ہے تو چیز بنتی ہے۔ لہذا ہو تو کووار بنتی ہے۔ کڑی ہو تو میز بنتا ہے اور اینٹ ہو تو مکان بنتا ہے۔ اگر پہلے مادہ ہی نہ ہو تو چیز کیسے بن سکتی ہے۔ آگ پانی، ہوا، مٹی سے انسان بنتا ہے۔

② اُس وقت اربعہ عناصر تھے کہاں؟ جس سے حضور بنتے۔ حضور اُس سے بنے جو حضور سے پہلے تھا۔ حضور سے پہلے نور الہ تھا۔ لہذا ثابت ہوا کہ حضور نور الہ سے بنے اور اسی کائنات نورِ مصطفیٰ سے "عَرَّوْا عَلَیْہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" ۛ

ۛ پت سورۃ الانزاب آیت کریمہ ۲۱ ہے شک شاعر نے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین مرتبہ ہے۔
عَلَمٌ عَلَمٌ عَلَمٌ، عالمِ حُجُوت، عالمِ اَمُوت، عالمِ دُحُوت، غرضیکہ سب عالم کے شاندار ہزار عالم ہر جوہر، بلیق و فیض و کرم ۛ

بارغ طیکہ میں رہنا پھول چولا نور کا
وضع واضح میں تیری صورت ہے معنی نور کا
مکت بو میں ٹپکس پر حقیقی میں کلمہ نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

حدیث پاک : بروایت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نور کا
☆ رب کریم نے اُس نور کو چار حصوں میں تقسیم فرمایا پہلے سے قلم دوسرے سے لوح اور
تیسرے سے عرش پھر چوتھے کے چار حصے رکے اور پہلے سے ٹپکے حاطین عرش۔ دوسرے
سے کرنی اور تیسرے سے فرشتے اور پھر چوتھے کے چار حصے رکے۔ پہلے سے نور منین
کی آنکھوں کا نور اور دوسرے سے موزنون کے دلوں کا نور پیدا کیا جو معرفت الہی ہے
تیسرے سے دین کلمہ طیکہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا
اور چوتھے سے نور ایمان۔ نور عرفان اور نور ایقان پیدا فرمایا۔ (نورانی جہ صفحہ ۳۹)

☆ لہذا اول اہل قطعہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ نور ذات محمدی علیہ السلام
الصلوة والسلام نور الہ کا مظہر بنا کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جزا تمام کائنات پر تو ہے
نور ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مریح۔ اصل اور مقصود کائنات آپ کا نور ہے
بیا ! تا در مدینہ نور احمد : یعنی از در و دیوار لایع
جمال مصطفیٰ بے پردہ بینی : چہ خورشیدے کہے ابراست طالع
بیا ! اسے کہ چشم تیرہ باطن : برین ہر گوشہ صد بران ساطع
نجوم اشدی آنجا نوران : شکس مصطفیٰ آنجا طواع

حدیث پاک : بروایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نور کا

☆ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَلَّ جَنَيْنًا عَلَيْهِ التَّلَامُ فَقَالَ يَا جَنَيْنُ كَمْ عَمَرْتُ مِنَ النَّبِيِّينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَسْتُ اَعْلَمُ عَمَرْتَهُ فِي الْحَبَابِ الرَّابِعِ نَحْنُ نَطْلَعُ فِي كُلِّ سَبْعِينَ اَلْفَ سَنَةً مَرَّةً

یہ یک مرکزہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبریل علیہ السلام سے پوچھا تباری عمر کتنی ہے
جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے آقا
میں نہیں جانتا کہ میری عمر کتنی ہے۔ ہاں
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جواب دے عرش
پر ایک نور ہی ستارہ ستر ہزار سال بعد طلوع

وَاٰتَيْنَا سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَرَّةً فَتَالِ
رَسُوْلًا اَنْتُمْ مِّنْ اَشْدِّ الْعَذَابِ ۝ يٰۤاٰدِیْنَ
وَعِزَّةَ رَبِّیْ اَنَا ذٰلِكَ الصَّوْكَبُ
اَتٰی ذٰلِكَ الشَّجَرُ ۝ ۱۰

ہوتا تھا۔ جس کو میں نے ستر ہزار سال تک دیکھا
ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر
رب کی عزت و عظمت کی قسم اے جبریل علیہ
السلام وہ نور کی تارہ میں تھا۔

یہ من کے مصطفیٰ نے کہا جان سکو گے
یہ کہہ کر سرکار نے حکامہ جو سر سے ہٹایا
☆ علیہم جبرائیل علیہ السلام کے مطابقی، تو رحمت شفیق معظم فرما آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے نور کی تخلیق ستر ہزار در ستر ہزار سال پہلے فرمادی گئی تھی "چنانچہ رب نے
کوڑ سال" اور یہ مناسی ہے۔ ۱۰ اَللّٰهُ اَعْلَمُ ذٰلِكَ بِالْاَصْحَابِ ط

○ تمام کائنات سے کوڑوں، اربوں سال پہلے نور ذات محمدی، نور نبوت کی تخلیق
ہو چکی تھی اُس وقت سے رب کریم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں "دُرود شریف"
نازل فرما رہا ہے۔ اتنا رحمتوں کا نزول کیا کہ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ بنا دیا۔ اُس نور نے
سب پہلے نبوت کا لباس زیب تن کیا اور رحمت کا حُلّہ اوڑھا۔ وہ نور محمدی رَحْمَةً
لِّلْعٰلَمِیْنَ لباس میں ملبوس رب کریم کی رحمت محض بن کر دنیا میں مبعوث ہوا۔
احادیث قدسیہ: اللہ کا کلام بڑیاں رسالت عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم ط

فرمایا میں مجنی خزانہ تھا مجھے رحمت آئی
کوئی پہچانا جاؤں تو میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے نور کو پیدا فرمایا۔

اگر آپ نہ ہوتے تو اپنے رب ہونے
کا ظاہر نہ کیا۔

☆ كُنْتُ كَنْزًا خَفِيًّا فَاحْبَبْتُ
اَنْتَ اَعْرَفْتَ فَخَلَقْتَ نُوْرًا
مُّحَمَّدٍ ۝ ۱۱
☆ لَوْلَا خَلَقْتُكَ لَا ظَهَرْتُ
الرَّسُوْلِيَّةُ ط

عنه فرمایا جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار سال میں قیام کرتا اور ستر ہزار سال سجدہ۔ قیام میں مجھے تم دیکھتے
لیکن جب سجدہ کرتا تو مجھے کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا۔ جبرائیل علیہ السلام کا بھی سجدہ ہزار سال اور
دوسرا بھی ہزار سال کا تھا پہلا سجدہ جو دوسرے اور دوسرا سجدہ قبولیت کا۔ ۱۱ مِّنْ اَمْرِ رَبِّكَ لَوْ اَنَّكَ

یہ احادیث مبارکہ طرق متعدّدہ اور اسانید مختلفہ سے روایت کی گئیں ہیں۔

○ یہ کوئی نجی اور وحی غیر متلوّ کے زمرہ میں ہے فرمایا ربّ العزّت نے میں توحید کا نجی خزانہ تھا۔ اَحَدٌ مَّا صَمَدٌ مَّا لَمْ يُولَدْ وَلَمْ يُولَدْ تَہا اور اپنی ذات صفات میں وَلَمْ يَكُنْ لَہُ کُفُوًا اَحَدٌ تَہا۔ میں نے چاہا۔ پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کو پیدا فرمایا اور میری ذات اور صفات کا ظہور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے۔ یاسی معنی اگر میرے بھر توحید سے ایک محبت خالِجَت کی لہر ابھری تو میں نے تجلی محبت سے اپنا محبوب بنالیا۔

بے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار
مچنے کا اوجی کے جو چمکے دلی کے باغ میں
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گردہ نہ ہوں عالم نہیں
بلبل رسد بھی اس کی بڑے محرم نہیں

حدیث پاک : بروایت حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنَا
مِنْ قَوْمِ اللّٰہِ وَکُلُّ مُؤْمِنٍ مِنْ قَوْمِی
فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میں اللہ
کے نور سے اور تمام مومن میرے نور سے ہیں۔
کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

☆ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا مظہر نور محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور نور ایمان و عرفان اُس کی تجلیاں
ہیں۔ یعنی ساری تخلیقات الہیہ میں نور محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلوے ہیں۔

خلاصہ آیت کریمہ : بے شک اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اُس کے نور فرشتے
تب سے اب تک بغیر قید زمان و مکان صُجّ ازل سے شام اب تک ہمیشہ در ہمیشہ
ہمہ وقت درود شریف بھیجتے ہیں اور بھیجتے رہیں گے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر۔ تم بھی اے
ایمان والو! میرے محبوب پاک شاہِ نوالک نبی الانبیاء سید الانبیاء امام الانبیاء احمد
نخبۃ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہمہ وقت درود شریف پڑھا کرو۔ نورانی ہو جاؤ گے۔

عَلَم سے نورے بودم نہاں در قصر محرم زلال
عشق خواہد ام آرد و بیرون زان محل

ترجمہ۔ میری روح تجلی صفات کے بحرِ ہرمل میں غرق تھی۔ اللہ تعالیٰ تو عشقِ نور پر جو کہیں اس مقام سے باہر نکال لیا۔ اسی
عشق کی منزل کی جستجو میں اس عالم شہود میں اگر کج گام ویا ان میں پھر رہے ہیں۔ سرکارِ نبی نور جی باری علیہ الرحمۃ
فرمایا جانتے محرم ۱۰



حدیث الحسب علی مصدکھا الصلوة والسلام ط

علی آء اُمّی کا تینیاؤ بیٹی (سرا ایل ط | میری امت کے علمائوں بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔
 ک حرف تشبیہ ہے اور تشبیہ تبلیغ احکام الہیہ اور تریل شریعت مطہرہ میں ہے یا جتنی تکلیف
 شاق و انسیاء نے بد امت کیں ایسی ہی علمائے امت انھیں گے اور ضمناً ارشاد فرمایا کہ
 پہلے رسولوں کے دین کی تبلیغ کے لئے انبیاء مبعوث ہوتے رہے چونکہ حضور ﷺ "صَلَاةُ الْيَوْمِ
 حَاقَمَ الْيَوْمِ" آخر زمان نبی ہیں یہیں وجہ اس دین حق کی تبلیغ کا منصب علیاً حق کو سونپا
 گیا۔ جن کا تعلق بقیہ رابطہ اور نسبت حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوة والسلام سے نچتے
 ہے۔ یہ نسبت مرشد کامل۔ اکل۔ مکمل کی نگاہ اور درود شریف کی کثرت سے ملتی ہے۔
 یہ ہیں وہ لوگ جن کی محبت جنت کی کچی ہے حُبُّ الْفُقَرَاءِ وَفَتْحُ الْجَنَّةِ اس حدیث
 بقیہ حاشیہ

عَلَيْهِ اَللّٰهُ تَعَالٰی صَلَوَاتُہٗ وَسَلَامُہٗ ط و امثال و بلا تشبیہ نور۔ بفرمان حق واجب الايمان قد عبدكم من قبل
 الله نور حضور نور من الله عليه وسلم اور ذابحوا النور الذي اُنزل في مكة قرآن نور باراد حدیث مطہرہ نور کریمہ
 تاجدار نور لا فناء من الله عليه وسلم نور شمار ہر نبی کو دودہ نور میں گئے اور میرے ہر نور سے تن سے نور کا فوکرہ
 جاری ہوگا۔ میری دیگام کے پروردہ "درود خوان امتی" "قَدْ نُرْهُمْ يَتَعَلَّقُونَ بِأَيْدِيهِمْ وَبِأَنْفُسِهِمْ ط
 کے سامنے اور داتیں طرف نور دوڑے گا۔ مزید برآں ان کا ہر اعضا سے وضو نور سے متور ہوگا اور درود شریف
 کا نور ان کو ہر جہت میں چلے سمتوں چلے طرفوں آگے پیچھے اوپر نیچے داتیں باتیں سے گیرے ہوئے ہوگا اور ہر مقام
 میزان قیام پر اُٹھتے نور دینا اشعیم لَنَا نُفُوءًا وَاعْفِ لَنَا بِشَيْءٍ جَسَدِ اور نور محمدی صَلَوَاتُہٗ وَسَلَامُہٗ کی نور
 شامت سے سیدھے جنت الفردوس میں داخل ہوں گے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْهُمْ بِطُغْيَانِكَ يَا اَكْبَرُ ط

نور قرآن۔ نور ایمان۔ نور زمان۔ نور ايمان۔ نور ايمان۔ نور فراست۔ نور لا ايت۔ نور شریعت اور نوریت
 نور حقیقت۔ نور معرفت کے حصول کا ذریعہ درود شریف ہے اور یہ سب نور ماہ عرب شہر محمد نور مجسم من الله عليه
 وسلم کے نور کی ایک کیفیت ہی محسوس ہیں۔ "دُعَاةُ نُوْرٍ" تحفۃ الصلوٰۃ الی التبت الخارقات پر ملاحظہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَجْعَلُ لَنَا بِهَا قُلُوْبًا نُوْرًا وَصُلُوْبًا نُوْرًا وَخِيُوْبًا نُوْرًا وَشَفَاعَةً نُوْرًا وَ
 اَجْسَادًا نُوْرًا وَآرُوْا عَلَانَا نُوْرًا وَتُوْلُوْا لَنَا نُوْرًا اَوْ اَمِنْ يَا نُوْرُ الْعَالَمِ الْحَقِّ الْبَاقِ ط اور نور فرائض اور نور
 صَلَوَاتُہٗ وَسَلَامُہٗ بکثرت و تحریر

☆ شیخ محقق علی الاطلاق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ایک روایت نقل فرماتے ہیں۔

○ جب شبِ معراج میرا براق وادی طور سینا سے گزرا۔ تو فرمایا۔

☆ ایک روایت الرسول میں ارشاد فرمایا۔ "اَکْبَرُ مُوسٰی" رواہ البیہقی "نیز فرمایا۔

مَرَرْتُ بِقَبْرِ مُوسٰی وَهُوَ قَاتِلُ نَاصِیْتِیْ فِی قَبْرِہٖ ۛ | فرمایا میرا اکر موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر ہوا تو دیکھا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔

☆ احادیث مبارکہ اس ایک معنی کو واضح کرتی ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ انبیاء و مرسلین صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْہِمْ وَسَلَامُہُ اپنی اپنی قبور میں عالمِ برزخ کی زندگی کے ساتھ ساتھ حیاتِ دنیوی سے بھی حیات ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں اور دیگر تصرفات بھی فرماتے ہیں۔ مصیبتِ زدہ کی مدد و اعانت کرنا۔ دُنیا میں سیر فرمانا اپنی مرضی سے آنا جانا بارگاہِ محمدی میں حاضر ہونا۔ تعزیت اور ہزینت پیش کرنا ثابت ہے۔

☆ یُصَلِّیْ فِی قَبْرِہٖ ۛ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اگرچہ ظاہر ایہ روایت نماز کے متعلق ہے لیکن یہ توہم بھی درجِ صحت تک ہے اگرچہ تاویلِ بعید ہے کہ سیدنا موسیٰ کَلِمَ اللہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر حضور ﷺ کی آمد پر آپ پر درود و شریف پڑھ رہے ہیں۔ "موتوف" ۛ وَاللّٰہُ مَعَانِ اَعْلَمُ وَرَسُولُہٗ اَعْلَمُ بِالْحَقِّ ۛ

☆ جَعَلْتُ قَبْرَہٗ عَیْنِی فِی الصَّلَاۃِ ۛ علامہ شمس الدین غامدی علیہ رحمۃ الباری نے اپنی تصنیف "لیفٹ مایٹ شیخ" قول البیہقی فی الصلوۃ علی الخنسیب الشفیع" میں اس حدیث پاک کی ایک ترجمہ یہ بھی بیان فرماتی ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک درود و شریف میں ہے۔ جو مجھ پر درود و شریف بھیجا جاتا ہے۔

○ سید الانبیاء و المرسلین صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْہِمْ وَسَلَامُہُ کی شانِ ہیبت ارفع ہے آپ کے مرقہ مستور میں ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ وُ مَسُوْلَہُ عَنْہُمْ حاضر بارگاہ ہو کر زیارت سے مستفیض ہوتی ہیں اور آپ جہاں چاہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تشریف لے جاتے ہیں۔

○ محمد انبیاء و مرسلین کا شبِ معراج، ہیبتِ اقدس میں حضورِ نور صاحبِ المعراج ﷺ کے چہچہے مجھ پر نماز پڑھنا اور عرش پر انبیاء کا استقبال کرنا اور سلام عرض کرنا اور خصوصاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زیارت کرنا اور تحفیفِ نماز، روزہ کی عرض کرنا۔

ۛ اَمَّا سُبْحَہٗ فَرَفِیقَ تَرِیْنِ ۛ

احادیث کثیرہ صحیحہ سے ثابت ہے۔

○ اس سے قبل بھی مدینہ طیبہ ہجرت گاہ محبوبہ کردگار کے تذکرے امتیاز کرتے رہے ہیں۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام کا لشکر جب مدینہ الرسول سے گزرا تو فرمایا۔

هذه دار النجوة في آخر الزمان | یہ آخر زمان نبی کی ہجرت گاہ ہے۔ مبارک
طوبى لمن آمن به | تفسیر منطوی

☆ شبِ معراج شریف آپ کا براق محترم جب سرزمین حجاز مدینہ منورہ زاوہ اللہ تنویر پہنچا تو سیدنا روح الامین علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عیدِ شریف اتریے اور یہاں نازِ نفل ادا فرمائے کیونکہ یہ مبارک مقام آپ کی ہجرت گاہ اور آرام گاہ ہوگا۔

معراج النبی میں درود شریف :- بركة النبي في البند عبد الله محمد طهري عليه السلام
مدارج النبوة میں فرماتے ہیں۔ سدرۃ المنتہی سے آگے ہونڈ شریں زار نورانی حجاب ایسے تھے

کہ ایک حجاب دوسرے حجاب کے ہم مثل نہ تھا۔ ہر حجاب کی تہہ کا سفر پانچ سو سال کا تھا ابھی اُن کا طے کرنا باقی تھا چنانچہ آپ نے ان سب کو حق سبحانہ و تعالیٰ کی امداد و امانت سے قطع کیا اس وقت خاص قسم کی حیرت، دہشت اور جلالت و عظمت پیش آئی جنہاں

نے حضرت ابو جہلیق رضی اللہ عنہ کی ہم آوازی میں ندا دی قِیْفَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ

وَقَالَ هَٰذَا رَبُّكَ يَصْبِيحُ عَلَيْكَ اَب مُنْظَرُ ہوئے کہ یہ آواز کہاں سے آئی۔ آپ کو

اس آواز سے انس حاصل ہوا اور گھبراہٹ سے باہر آئے جو درپیش بھی پھر حق تعالیٰ نے ندا دی اَذُنُ مِیْحَی یا تحییدنی پھر میرے روبرو نے مجھ سے اتنا قریب فرمایا کہ

میں اتنا قریب ہو گیا۔ اِنَّ رَبَّكَ يَشَآءُ رَبُّكَ کا ظہور وحی الہی سے ان الفاظ میں ہوا۔

قرآن پاک بک سورۃ النجم آیت کریمہ ۸-۹

شَمَّوْا نَفْتَلْنٰی ۚ فَكَانَ صَابَ | پھر وہ جملہ نزدیک ہوا پھر غُرب اُتر آیا تو اُس
قَوْسَیْنِ اَوْ اَذْنٰی ۚ | جلوسے اور اس محبوب میں دو ہاتھ فاصلہ رہا

بلکہ اس سے بھی کم۔

○ پھر میرے رب کریم نے مجھ سے دریافت کیا تو مجھ میں اتنی تاب نہ تھی کہ جواب دے سکوں۔

سکنا اس وقت رب کریم نے اپنا دستِ کرم "مَا يَلِيْقُ بِشَاوِئِهِ" میرے دونوں شانوں کے درمیان بے کیف و حد بٹھایا۔
"جیسا اُس کی شان کے لائق۔"

حدیث الجیب میں بایں الفاظ مبارک ارشاد فرمایا۔
"رواہ ابی ہریرۃ۔"

فَوَصَّعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتَفَيْهِ فَوَجَدَتْ
بَرْدًا اَنَّا مِلْدَمَ بَيْنَ شِدْقَيْهِ فَحَقَّقَتْنِي
لِي كُلَّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ
ایک روایت میں فرمایا۔
"رواہ ابی ہریرۃ۔"

عَرَفْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
اور ایک روایت میں ارشاد فرمایا۔
"رواہ ابی ہریرۃ۔"

فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقَيْنِ
وَالْمَغْرِبَيْنِ
پس جان لیا میں نے مشرقین اور مغربین کے درمیان
ہر چیز کو۔

○ اُس کی ٹھنڈک کو میں نے اپنے سینہ فیضِ نجینہ میں محسوس کیا اُس وقت مجھے اللہ سبحانہ نے تمام علومِ اولین و آخرین عطا فرمادیئے اور میں نے ہر چیز کو جان لیا اور پہچان لیا۔

○ اور فرمایا کہ پھر عرش سے ایک قطرہ میرے قریب آیا اور وہ میری زبان پر گر کر میں نے اُس چیز کو چکھا اُس سے زیادہ شیریں نہ چکھتا ہوگا۔ اور مجھے اوکھیں و آغزین کی خبریں حاصل ہوئیں اور میرا دل روشن ہو گیا اور عرش کے نور نے میری آنکھوں کو ڈھانپ لیا۔ اس وقت میں نے تمام چیزوں کو دل سے دیکھا "عَرَفْتُ" اور اپنے گیس پُشت پیچھے سے بھی دیکھنے لگا۔ جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں اور پہچانتا ہوں کما ہی جی
حدیث پاک :- بروایت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ "مَدَارِجُ النُّبُوَّةِ"

إِنَّ اللَّهَ رَفَعَ لِي الدُّنْيَا فَإِنَّا أَنْظَرُ
بے شک میرے لیے دنیا اٹھالی گئی تو میں نے

علہ قرآن پاک اور حدیث پاک میں جہاں اللہ تعالیٰ کی شہادت سے بعد نفسِ پاکہ کا ان اور ہاتھ کا ذکر کیا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے۔ علماء و محققین نے ان کی تعبیرِ مَا يَلِيْقُ بِشَاوِئِهِ سے کہ ہے اور ان کو مستنبطات سے شمار کیا ہے۔ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ وَرَسُولُهُ الْأَعْلَى عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَفْسِي اللَّهُ مُلْكٌ وَرَبُّكُمْ ۝۱۳

تمام دنیا کو اور جو کچھ اُس میں قیامت تک ہوئے
والا ہے سب کو ایسا دیکھتا ہوں جیسے اپنی آنکھوں
میں دیکھتا ہوں۔

اَلَيْهَا وَاِلَى مَا هُوَ كَاَنَّ فِيهَا اِلٰهٌ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَاَنَّكُمْ اَنْظَرُ اِلَى كَفِّي
هَذِهِ ط

حَرِيْمٌ قُدْسٌ مِّنْ رُّوْشَرِيْنِ :- دُعا فَدَلَّی کے تمام پر پڑنے تو حق سبحانہ و تعالیٰ نے
پُچھا محبوب ﷺ میرے لئے کیا تحفہ لاتے تو عرض کیا اَلْحَيَاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوَتُ
وَالصَّلٰبَاتُ تو جواب میں حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا :- اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَيْهَا النَّبِیُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ تُو اُس نے جواباً کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی
عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اور پھر تشہید فرمایا :- آپ نے اپنی اُمت سر جوڑ یعنی ہم نیاز مندوں
کو حَرِيْمٌ قُدْسٌ میں بھی نہیں بھلایا ۔ مجھ و حقیقی نے اپنے محبوب پاک صاحبِ لولاک
ﷺ کو صلوٰۃ و سلام کے تحفے عطا فرمائے اور یہ ہے حقیقتِ صلوٰۃ و سلام :-
ادھر سے تھیں نذرشہ نمازیں اُدھر سے انعامِ شہری میں
سلام و رحمت کے ہار گدھ کر گھوڑے پُر نور میں پڑے تھے

☆ سید غوث علی شاہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا :-

- ① اور جب حَاقَمَ النَّبِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَالنَّسَاءُ شَبَّ مِعْرَاجٍ کُوْدَارِجٍ وَمَقَامَاتٍ
طے کرتے ہوئے قُرب تک پہنچے تو ندا آئی :- اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَيْهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ اُپس اس ساہز کو حضرت رسالت پناہ نے دو بخش فرمایا ایک حصہ
خود نوش جان اور دوسرا حصہ بندگانِ خاص صاحبین کو عنایت فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا
وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ حضرت تو یہ ہے کہ بندگانِ صاحبین کو تو ان کی صالحیت
کافی تھی وہاں ہم تشہد بکان، بادِ برصیت کو یاد کیوں نہ فرمایا کہ شہجی کر است گناہ گار اند
② لیکن میں نے کہا کہ حضرت خیر الموراء ﷺ نے تو گناہگاروں کو صاحبین سے بھی
پہلے دُورِ ساعز میں اپنے ساتھ کمالِ شفقت سے شریک فرمایا ہے چنانچہ عَلَیْنَا میں
ضمیر جمعِ محکم اس پر شاہد ہے کہ صاحبین کو بعد اذ عطف سے ذکر کیا ہے اور علمبروں
کو اپنے ساتھ لکھا ہے بھلا اس سے زیادہ اور عنایت کیا ہو سکتی ہے ۔ ”تذکرہ غوثیہ“
سے معروض :- نصیبِ برکت است اسے خدا شاس برزو

○ نماز خاص الخاص اللہ تبارک تعالیٰ کی ہی عبادت ہے۔ اُس کا قیام، رکوع، سجود اور اس میں تسبیح و تہلیل خاص عبد اللہ کا فرمان اَوْ تَخْلِصَالَهُ الدِّينَ کی شان میں۔ عہد بندہ عبادت سے مناسبت ہے۔ بغیر عبادت بندہ نہیں، گنہگار ہے۔

بنا ایک دینیت الحدیث میں ارشاد فرمایا۔

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرٰهُ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرٰهُ فَحِذِّهِ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْءٌ
یہ کہ عبادت کرو اللہ کی گویا اُس کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو پس یہ خیال کرو کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

”حدیث جبریل علیہ السلام صبح البشیر آئی“

○ پہلا مقام اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرٰهُ والی نسبت کہاں یہ تو مقام خاص ہے اور دوسرا مرتبہ خود سرکارِ انبیاء علیہم السلام نے ہم سے اُتار دیا اور فرمایا وَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرٰهُ اور اگر یہ کیفیت نہ ہو تو کم از کم نماز میں حِذِّهِ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْءٌ والی ہی کیفیات اور احوال نصیب ہوں تو غنیمت میں ہے۔

کبھی حیرت کبھی مستی کبھی آو سحر گاہی بدلنا ہے ہزاراں رنگ میرا در و بچوکی

قرآن پاک پت سورۃ الانشراح آیت کریمہ ۳

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ ا اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔
○ اسی آیت کریمہ کے تحت وَ اِذَا ذُكِّرْتُ بِسْمِیْ وَ اِذَا ذُكِّرْتُ بِسْمِیْ کے محو و تیرا ذکر میرے ذکر کے ساتھ ہوگا۔ اور یہ معیت دَنَا فَتَدْنٰی کے مقام پر روشن ہوتی اور ہر مقام میں مومن کلمہ طیبہ میں، مومن اذان میں خطیب خطبہ جمعہ، عیدین میں اور نمازی نماز میں ذکر الہ کے ساتھ ذکر مصطفیٰ ﷺ بلند کر رہا ہے۔

وہ کہ اس در کا بنوا خلق خدا اس کی ہوتی وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا
مومن ان کا کیا ہوا اللہ اس کا ہو گیا کافر ان سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا

علیہ السلام سورۃ الزمر آیت کریمہ ۲ تو اللہ تو جو نہ سے خاص اُس کے بندے ہو کر۔

علیہ السلام نگاہ کشاں کشاں فی اُمتی کے جس پر تو قلباً شکاکت کے جلوں میں گم ہو تو کیفیات پیدا ہوتی ہیں اور یہ نماز معراج بنتی ہے کیا شان مجلوب ہے خاص بارگاہِ اُلوہیت میں۔ سبحان اللہ ۱۲ مرتبہ غفرلہ علیہ السلام ایمان اور حسان کا مقام، پس مات کشادہ دوسری شراعت۔

ٹھوکر کھاتے پھرتے اُن کے در پر پہنچا۔ قافلہ تو اسے رضا اول گیا آخر گیا
☆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر دنیا و آخرت میں بلند کیا کائنات
مطلب ہے کہ محبوب کے ذکر کو اپنے ذکر کی معیت عطا فرماتی۔

قرآن پاک: پ ۱۱ سورہ انفطار آیت کریمہ ۶۰، پ ۱۱ سورہ التوبہ آیت کریمہ ۴۰

۱: اِنَّ مَعَیَ رَبِّیْ سَیِّدَیْنِ ۝
جسے شکیرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے اُب
راہ دیتا ہے۔

۲: اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۝
جسے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

○ موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ذکر پہلے کیا اور بعد فرشتے کا ذکر کیا اونہی پاک "مُتَلَقِّیْنَ" نے
نے اللہ سبحانہ کا ذکر پہلے اور بعد اپنا ذکر کیا۔ حکمت یہ کہ یہ معیت دائمی ازلی ابدی
ہے جس کا اتفاق کسی وقت نہیں۔ نیز موسیٰ علیہ السلام نے معیت کا ذکر خود کیا اور
نبی "مُتَلَقِّیْنَ" کی معیت کا ذکر اللہ سبحانہ نے فرمایا۔ "اِیْلَ ذَوِقِ اِسْ مَقَامِ مَعِیَّتِ کَوْنِیْنَ مُرْتَبِ"۔
اس معیت سے نگینہ در بیان تھے زمان دار و خبر زوئے مکان

قرآن پاک: پ ۱۱ سورہ الضحیٰ آیت کریمہ ۱ تا ۴

وَالصُّبْحِ ۝ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجَى ۝
مَا وَدَّ عَکَ رَبُّکَ وَمَا قُلَى ۝ وَ
لَا اٰخِرَ حَیْثُ لَکَ مِنَ الْاَوَّلِ ۝
چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ فلے
تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ کر وہ
جلابے شک پچھلے تمہارے پہلے سے بہتر ہے۔

شان نزول: ایک مرتبہ اتفاقاً چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے بطور طعن
کہا کہ محمد "مُتَلَقِّیْنَ" کو رتبہ نے چھوڑ دیا ہے۔ کفار کی یہ بات آپ "مُتَلَقِّیْنَ" کے
دل نازک پر گرائی گزری تو رب قدوس نے فرمایا۔ وَالصُّبْحِ قسم ہے، نورِ جمالِ مصطفیٰ
"مُتَلَقِّیْنَ" کی۔ وَاللَّیْلِ اور قسم ہے گیسوئے عنبرینِ مصطفیٰ "مُتَلَقِّیْنَ" کی نہ تمہیں
تمہارے رب نے چھوڑا نہ علیحدہ ہوا۔ محبوب "مُتَلَقِّیْنَ" تمہارے لئے پچھلی
گھڑی پہلی سے بہتر ہوگی۔ "وَالْاٰخِرَةُ اٰخِرُ حَیْثُ لَکَ مِنَ الْاَوَّلِ"۔

① مؤمنین کرام نے دو معنی بیان فرمائے پہلا معنی آئے والے احوال تمہارے لئے

نہشتہ سے بہتر نہیں۔ گو ناحق تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ روز بروز آپ کے درجات بلند فرماتا رہے گا۔ اور ساعت بساعت آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

(۱) دوسرا معنی یہ کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے وہاں آپ کے لئے مقام محمود، حوض مودود اور تاج شفاعت کبریٰ ہے۔ نیز اِذَا ذُكِرْتُ لَكَ ذِكْرٌ مَعِيَ کا ایک معنی یہ ہے محبوب تیرے ذکر کے بغیر میرا ذکر قبول نہیں ہے۔

(۲) کفار نے کہا اَنْتَ مُرْسَلٌ تَوَالِدُ الْكَرِيمِ نے جواب فرمایا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ طہ طہ نماز اذان میں اپنے محبوب کو میت عطا فرماتی۔ اِنِّكَ اَللّٰهُ ضَرْوُ وَنِدْ قُدُّوسْ کا اندازہ توصیف سے نوید الہ کیا ہے فحنت حبیب کی جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ نوک و عمر کی بے ازالہ وہم : نماز کے تشہد میں اِدْبَارِیْخْہ کر محبت ادب اور تعظیم سے سلام عرض کرنا۔

مَقْصُوْدُ الْمُتَّقِیْنَ حضور سید الکونین کا خیال مبارک اور تصور تعظیم کے ساتھ آنے سے نماز نہیں ٹوٹی۔ نماز تو آپ کے ذکر پاک کے بغیر ہوتی ہی نہیں اس لئے ایجابات میں حضور سے خطاب اَللّٰهُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ سے اور رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہ کے تحفے نذرانے اور پیچھے اَوَّلُ اللّٰہِ صَلَّی عَلَی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سے حضور پر نور کا ذکر ہے کہ حضور ﷺ پر درود شریف۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور ﷺ جب حریم قدس میں رب کریم کی بارگاہ میں ہوں اور آپ سے کلام بھی ہو اور سلام بھی، تو پھر اتنی کو پوری عظمت کے ساتھ خیال نہ آتے۔ اور تصور نہ جیسے۔ نا فہم جنہ اشعۃ النکبات شرح مشکوٰۃ میں شیخ محقق علیہ الرحمۃ والاعزالی فرماتے ہیں۔

○ نمازی یہ خیال کرے کہ حضور بارگاہ رحمۃ العلمین میں سلام عرض کر رہا ہوں اور

عہ بعض خواجہ کلمہ سوسے اس کے خلاف کہا۔ اَلْعِبَادُ بِاَللّٰہِ مِنَ الْخُشُوْعَاتِ انہوں نے اپنی سید باطنی کی سیاسی سے کاغذ کو سیاہ کیا اور خود بھی رد سیاہ ہو گئے اور ذکر کثرت میں مل گئے۔

عہ بدرگاہ اربعیت میں تحیات صلوات علیک کے تحفے اور تمام دنیا کی دعا پر حضور علیہ السلام کی حضور میں سلام نام اس کیفیت حالی سے نماز میں کی سراج بنی۔ کہ رُوْا اَنْتَ خَیْرُ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَی الْاَہْلِ الْاَقْلَاقِ قرآن مجید سے تاہذا رَسُوْلٌ عَلَی الْمُسْتَخْرَجِیْنَ الاستقلال بغیر کسی کوئی آمل و تردد اور بلا شک شبہ نمازیں لکھنا میرے عقیدہ حاضر حاضر ایضاً حاشیہ اچھے معنی پر

آپ بہ نفس نفیس اپنے سمع مبارک سے سُن رہے ہیں۔ کیونکہ حقیقتِ محض علی صابحنا الصلوٰۃ والسلام کا ناستِ عالم کے ذرہ ذرہ میں جلوہ گر ہے بلکہ اعلیٰ حضرت رسول کا تو یہ عالم ہو کہ حضور کسی کو بلائیں اور وہ فرض نماز پڑھ رہا ہو تو اُس پر واجب اور فرض ہے کہ وہ نماز چھوڑ کر بارگاہِ رحمت میں حاضر ہو۔

قرآن پاک : پ سورۃ الانفال آیت کریمہ ۲۴

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے بلائے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اُس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے کی۔

شانِ نزول : سیدنا سکیمین رضی اللہ عنہ نماز فرض ادا کر رہے تھے کہ حضور نے انہیں بلایا تو وہ جلد از جلد نماز مکمل کر کے ذرا تاخیر سے حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا تمہیں جواب دینے میں کیا چیز مانع ہوئی عرض کیا حضور نماز میں تھا تو فرمایا کیا تم نے قرآن پاک میں یہ آیت پاک نہیں پڑھی عرض کیا آیت وہ ایسا نہ ہو گا۔ (جانبۃ الرسول لا یقطع الصلوٰۃ) ”کما ذکرہ الیوم فیما ینزل فی تفسیر بکیر“

☆ اس آیت کریمہ کے تحت علامہ قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ اذکار فرماتے ہیں۔

○ اور یہ بات ہے بھی ٹھیک۔ کیونکہ اُس نمازی نے کلام کیا تو کس سے کیا آپ ﷺ سے جن کو نماز میں سلام و کلام عرض کرنا واجب ہے اور اگر کسی غیر کو سلام کیا تو نماز ٹوٹ جاتی اور اگر کعبہ شریف سے ”سینہ“ پھیرا تو کس طرف پھیرا۔ آپ کی طرف جو کعبہ کے بھی کعبہ ہیں اور اگر چلا تو کدھر۔ بارگاہِ محبوبیت کی طرف جب کہ رب العزت ”جاءواک“ سے اپنے بندوں کو اسی درِ اقدس پر بلاتا اور دعوت دیتا ہے۔

بقیہ حاشیہ

سے سلام عرض کرتے آئے ہیں اور جو قسمت کُتُب اللہ و کُتُب الشفاء و السلام کے جواب میں شرف پاتے ہیں بعض فضیلتیں عظیم علماء و مایہ نازین اہل ناقص الایمان و ذہن اختراعی اور اہل استدلالی مغلق سے اس سلام کی تفسیر و تزیین کے لیے ہیں اور اپنی ناکام سعی اور تحریف سے اپنے باطن کو مسخ کر کے اُدبِ کمال کا انعام لیں ”ہم اُھیلُ بیۃ“ جو کلمہ از کعبہ پر خیزو پڑا تاہم مملوئی ”مالا نکیرا متعال امر اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وہ درِ شریف بھیجا ایسا ہی ہے جیسا آپ کی نبوت رسالت کی شہادت دینا۔ ۱۲ ملاحظہ فرمائیے اللہ و سنت و ربہ عطا

مسئلہ :- نماز میں کسی کو ٹٹانا ۔ پکارنا اور سلام و کلام کرنا منع ہے اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ سے کلام و سلام سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ عین نماز کی اس مؤیدانہ حالت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام و سلام خطاب کے صیغہ سے واجب ہے کہ مومن حالتِ حضور میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صریح کبریاہ جَلَّ و جَلَّیٰ میں دیکھ کر تعظیم بجالاتا ہے تو بانی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَلَامِ عَرَضِ کر کے منظور ی پاتا ہے بِفَضْلِهِ تَعَالٰی وَرَبِّکُمْ جَنَّتِہِ الْاَعْلٰی عَنِ شَاۡءِ فَضَّلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ رَحْمَۃً کَافِیَہً ط

☆ ایک روایت میں ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَتَعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ط | نماز مؤمنین کی معراج ہے۔

○ رسول کریم ﷺ کی معراج تو یہ ہے کہ آپ دُنَا فِتْنَتِی کے مقام پر اللہ رب العزت کے دیدار سے مُشْرِف ہوئے اور آپ نے اپنی ظاہری سرکی آنکھوں سے بے حجاب رب کریم کا جمال دیکھا اور فرمایا کہ تعلیم اَدَبِیَّتِی بِاَحْسَنِ تَادِیْبِی کے کمال ادب سے رَآئِیْتُ رَبِّی بِاَحْسَنِ صُوْرَۃٍ ط کا مشاہدہ عکسی عطا ہوا۔
یعنی معجزہ حقیقی نے اپنے محبوب حقیقی کی تجلی فرمائی۔

☆ ایک حدیث الحنیب میں ارشاد ہوا۔

اَشْجَخْتُ رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ ط | میرا رب سب سے احسن تجلی میں میرے پاس جلوہ گر ہوا۔

○ اور آپ نے کمال ادب سے تجلی رَبِّی کو دیکھا اس شان سے کہ رب کریم نے خود اس دیدار کا نقشہ کھینچا۔ اور کتنے داغکاف الفاظ مبارکہ میں انہما فرمایا۔

قرآن پاک : پ سورۃ النجم آیت کریمہ ۱۰-۱۱

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰ | آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی

○ صاحبِ مَارَاغِ الْبَصَرِ ﷺ نے اپنے خالق و مالک کو دیکھا ہے۔ جب کہ در بیان کوئی واسطہ نہ تھا۔ اور یہ دیدار آپ کی ذات پاک سے خاص ہے۔

مَا وَجَّہَ اِلٰی عَبْدٍ مَّا اَوْجَّہَ ط | کوئی فرمائی لپٹے بندہ کو جو وحی فرمائی۔

○ ایسی وحی اللہ سبحانہ اور محبوب پاک ﷺ کے درمیان اسرار میں جن پر آپ کے سوا کسی کو اطلاع نہیں۔ یا جس کو اُس کے مرتبہ کے مطابق جتنا بتا دیا۔

☆ جبر الامریت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا۔

رَأَيْتُ رُبِّيَّ بِصَيْتِي وَفَلَيْتِي ط | میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھوں اور دل سے دیکھا۔ "صحیح مسلم شریف"

○ دل کی آنکھ سے بھی دیکھا اور سر کی آنکھ سے بھی دیکھا "تفسیر روح المعانی تحت سورۃ انعام"۔

موسیٰ زہرِ شفت بیک پر تو صفاتِ توہین ذات نے مگر دُشمنی "شیخ جلالی ہدیٰ"

☆ جب سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر وادی طور سینا میں تجلی فرمائی تو پہاڑ جل گیا۔

اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش سنبھالا تو کہا قَالَ سُبْحَانَكَ - اللہ اکبر کیا

شانِ نبوت ہے کہ کتنے پیار سے موزوں الفاظ سُبْحَانَكَ سے عین موقع کے مطابق

کلمہ عرض کیا۔ "مولائے دہم، محمد جلال الدین رومی دُرُوحِ افقہ نور محمد نے کتنے بیخاندانِ اہل ازہر فرمایا ہے"۔

آنچہ طورش برنابد اسے کیا | قدرتش اندر زجاہے ساخت جا

گفت مشکوۃ زجاہی جلے نور | کہ بھی درو ز نور آں قاف و طور

دردِ دل مومن بگنجد، سچو حقیقت | نے زچوں و بے چکوں و نے زکیف

○ دنیا میں دیدارِ الہی کی تاب کسی میں نہیں اور یہ نعمتِ اعلیٰ فقط مختص ہے۔

سید الانبیاء علیہ السلام کے لیے میثاقِ اقل، روزِ اَوَّلِ الْاَشْرَارِ کے جواب

میں سب سے پہلے رُوحِ محمد ﷺ نے اقرار کیا۔ بعد رُوحوں نے یکت زبان ہو

کہ قَالُوا بَلٰی کہا تو پھر تمام رُوحوں کو دیدارِ جمالِ الہی ہوا اور سجدہ کیا۔

حدیث قدسی "کَلَامُ اللَّهِ رَبِّانِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَلَّ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكَلَّمَ ط

مَا وَسِعَتْ سَمَاعِي وَلَا أَرَضِي | میں نہ آسمانوں میں سانا ہوں اور نہ زمینوں میں

خدا۔ جس نور کا شعل کو طور نہ ہو سکا، حق تعالیٰ کی قدرت، اُس نور کو مومن کے دل میں رکھ دیا۔

۲۔ قدرتِ حق سے مومن کا قلب اس نور کا شعل بن گیا جس نور کی تجلی سے کو طور دینہ دینہ ہو گیا۔

۳۔ مومن کے دل میں سا جانا ہے مثلِ مہمان وہ بے چون و بلا جگہ نہ اور وہ بے کیف۔

وَالْحَيُّ يَسْتَعِينِي فِي قَلْبِ عَبْدِي
الْمُؤْمِنِ

لیکن میں اپنے بندہ موسیٰ کے دل میں جلوہ کھاتا ہوں۔
”مومنات ملاحظہ فرمائی“

قول فیصل : دلائل جلیلہ سے واضح ہوا۔ یہ معراج شریف جسمانی تھا اور دیدار الہی ”رؤیت“ نہ کہ افتدائی پر مبنی یہ مقام دارِ آخرت کی مانند ہے اس سے پہلے یمنی معراجیں روحانی تھیں۔ اللہ سبحانہ کو بصارت کی آنکھ سے دیکھا اور بصیرت کی آنکھ سے بھی دیکھا۔ یعنی شاہد و عینی رقیبی ہوا۔

قرآن پاک پے سورۃ الانعام آیت کریمہ ۱۰۳

لَا تَذَرْنَهُ الْآبْصَارُ وَهُوَ
يَذَرُكَ الْآبْصَارُ وَهُوَ اللَّطِيفُ
الْخَبِيرُ

آنکھیں اُسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں
اُس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے پورا بالین پورا
خبردار۔

○ اس آیت کریمہ میں نفی اور اک ہے رؤیت نہیں۔ آنکھیں اس ذاتِ سبحانہ کا اور اک نہیں کر سکتیں کہ اور اک احاطہ کو مستلزم ہے کہ وہ ہمارے فہم و ادراک میں آئے اور آنکھیں اس ذات کا احاطہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے۔
☆ جمہور علماء عظام اہل سنت و جماعت کا مسلک ہے کہ صاحبِ کائنات ربُّ العزت نے پچیس سو جمال ذاتِ الہی کا مشاہدہ فرمایا یہ دیدار آپ کے بیٹے خاص ہے اور اس دنیا کے وزراء و وزراء میں ہوا۔ جو دارِ آخرت کی مانند ہے۔

☆ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حدیث عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما و رسولہ عنہما کا قائل ہوں۔ کسی نے آپ سے پوچھا کہ حضور ﷺ نے شبِ معراج اپنے رب کو دیکھا تو آپ نے جواباً فرمایا رأه، رآه، رآه دیکھا ہے۔ دیکھا ہے۔ اتنی مرتبہ فرمایا حتیٰ انقطع نفسه، ا کہ آپ کا سانس ٹوٹ گیا۔ ”روح المعانی“
”کیونکہ دیدار الہی محال نہیں اور اک محال ہے۔“

☆ امام عزالی قدس سرہ و السامی صاحبِ احیاء العلوم فرماتے ہیں۔

○ سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو سنا تو اسے مرتبہ خواب
سنا اللہ تعالیٰ نے اسے۔ ابقار عن الہدیۃ ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما فرمایا کہ

میند میں بصیرت کی آنکھ سے دیکھا اور حضرت امام اعظم سیدنا نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہما نے رب کریم کو بحالت میند "مکا شفقہ" تنائے بار دیکھا ہے۔ یہ ویدار فانی آنکھ سے نہیں باقی آنکھ یعنی بصر سے نہیں بصیرت سے ہے۔ "شرح غزالی"

☆ قَلْبِي الْمُتَوَكِّلُ عَلَى اللَّهِ مُؤْمِنٌ كَادِلٌ حَتَّى كَادَ حُزْنُهُ وَنَدَامَتُهُ وَسُوءُ بَدَنِهِ - اِس کی سیرت کا یہ عالم ہے کہ اَدُلِیَا مَکے مدارِجِ ولایت کی سیر الی اللہ یہ ولایت صُغریٰ ہے سیر فی اللہ سیر عِن اللہ یہ ولایت کُبریٰ میں داخل نہیں ۔ ولایتِ علیا سے اوپر کمالاتِ نبوت میں خیرت میں مدارج کی ترقی قلبی احوال و کیفیات سے ہوگی۔ اِن اللہ کو بصیرت کی آنکھ سے دُنیا میں ویدار الہی ثابت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شَرُّ اَلْحَمْدِ لِلّٰہِ ع۔

○ ہماری سراج، نبی کریم ﷺ تک پہنچنا ہے۔ درود شریف کی برکت سے حضور کا اتنا قریب حاصل ہو تو ہم اس دنیا میں بحالت خواب "عوام کے" رہنے اور بحالت بیداری "خواص کے" رہنے، حضور ﷺ کا جمال مبارک اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ اسی حکمت کے تحت مومن حالت ظاہری نماز میں آپ کی حضوری سے مشرف ہوتا ہے۔ "اب اگر کوئی اپنی پاکیزہ نفسی اور طہارت قلبی، تجنت اور اخلاص کو اس درجہ تک قوی کرے اور سلام عرض کرتے وقت اس کی بصیرت اور محال محمدی ﷺ کو دیکھ لے۔ تو بس یہی سراج بے عوم کی" حضور تک پہنچا اللہ سبحانہ تک پہنچنا ہے اور حضور کو دیکھنا اللہ جل شانہ کو دیکھنا ہے۔

اسٹھوں نے اپنے اندر سارا مینہ سہولیا
 یہ کیفیت مجھ پہ بار بار گذر گئی
 مٹوسی بہش ہو گئے اور طوفان چل گیا
 دماغ جلا سکے گی جلا مجھ کو کیا آند
 چھوٹی سی چیز کتنا بڑا کام کر گئی
 دیکھا جلاؤ صغیر جہاں تک نظر گئی
 نقاب ہم مجھ پر جو رخ سے اٹھ گئی
 بحرِ نبی میں زندگی بلِ غل کے کٹ گئی

○ حدیث قدسی : کلام اللہ بربان رسول اللہ ﷺ و جعل فی قلبہ علیہ السلام

بِی مَعَ اللّٰهِ وَقَدْ لَا یَسْمَعُنِ فِیْهِ
مَلٰئِکَ مُقَرَّبٰٓتٍ وَلَاۤ اَنْۤیُّ مُرْسَلٰٓہٗ

مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے اس
میں میرے ساتھ کوئی بھی مقرب فرشتہ اور نبی
میں نہیں بھیجا گیا۔

قرآن پاک : سورت النحل آیت کریمہ ۱۹

وَاقْبُرْبُ ۝۱۹ | اور سجدہ کر اور ہم سے قریب ہو جا۔

سجدہ میں مومن رب کے قریب خاص میں ہوتا ہے اور درود شریف سے قریب مصطفیٰ میں اور جو اللہ رب العزت کو سجدہ نہ کرے وہ جاہل ہے اور جو مصطفیٰ پر درود شریف کا انکار کرے وہ اوجہل، اور جس نے رب حکیم کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا اور تعظیم نہ کی وہ عزرائیل سے شیطان ہوا اور جو اس کے رسول کریم ﷺ پر درود شریف کا انکار کرے وہ ذریت شیطان کے زمرہ میں ہو گا۔

☆ بندہ کا اللہ سبحانہ کی بارگاہ کبریٰ میں سجدہ اظہار عجز و انجاری اور تذلل کا نام ہے اور درود شریف بظاہر آیت کریمہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اظہار عظمت اور رخصت شان ہے۔ اللہ صلی و سلم و بارک علیہ وآلہ وصحبہ

حی اللہ کو سجدہ :- کی دو صورتیں ہیں۔ اول کسی کو معبود قرار دیتے جانے پر یہ سجدہ مطلقاً کفر اور شرک ہے اور یہ کسی بھی شریعت میں مشروع نہیں ہوا ثانیاً صفات الہیہ کے منظر کی بنا پر۔ یہ سجدہ بھی اس شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ سابقہ شرائع میں سجدہ تحمیت یا تعظیمی سیدنا آدم و نوح علیہما السلام کے لئے قرآن پاک سے ثابت ہے۔

☆ امام فخر الدین رازی قدس سرہ الباری فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْمَلَائِكَةَ اُمِرُوا بِالشُّجُوْدِ | بے شک ملائکہ کو سجدہ کا حکم ہوا کہ تو محمدی
لَا حِلَّ اَنْ تُؤْمَرَ مُحَمَّدٌ ﷺ | "ﷺ" آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ گر
فِي جَنَّةِ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ | تھا۔ "تفسیر کبیر"

① ثابت ہوا جملہ انبیاء و رسل افضل ہیں ملکہ رسل سے اور ملکہ رسل افضل نہیں صحابہ اجل سے۔ صحابہ افضل نہیں ملکہ مطلق سے اور عام مومنین افضل ہیں عام ملکہ سے اور سید الرسل افضل ہیں ان سب سے۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہم وعلیٰ آلہم وعلیٰ صحبہم

علیہ اللہ مجازہ مقامی بندے اس کا شاہرہ ہے عیسیٰ قریب ہے و یحییٰ اقریب الیہ من حیث الیہ اور زندہ مجاہد قریب ہوا

② سجدہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو تھا حضرت آدمؑ و نوحؑ علیہما السلام قائم مقام قبلہ تھے۔
کے ملک کر دے بہ پیش آدمؑ خاکی سجدہ نور تو در دے نور دے کر دیتے بہ نور النور

③ یہ سجدہ تعظیمی تھا نہ کہ عبادت کا۔ عزرا زیل، عظمت نبیؐ کا فکر ہو کر شیطان بنا۔
☆ اللہ جل شانہ نے اپنے شاہکار اعظم حضرت آدمؑ علیہ السلام کے سینہ میں نور نبوت رکھا اور میرا قدس پر علم کا تاج پہنایا اور پیشانی میں باعث تخلیق کون مکان
ﷺ کے نور کو رکھ کر سجدہ کا حکم دیا۔ تمام ملک کی عظمتیں عظمت نور محمدؐ
ﷺ کی وجہ سے سجدہ گناہ نہیں۔

☆ سجدہ عبادت ہے رب تعالیٰ کی اور ادا ہے مصطفیٰ کی "ﷺ"
درود شریف وظیفہ ہے رب تعالیٰ کا اور ذکر ہے مصطفیٰ کا "ﷺ"
کلمہ حکمت : رب کریم کی رضا اس میں ہے کہ بندہ ہر وقت میرے
محبوب کریم ﷺ پر درود شریف بھیجتا رہے اور محبوب مصطفیٰ ﷺ

بیت عایشہ
کہ اور نبی کریم ﷺ اترتے اسکی انجی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں اور اترتا قریب درود شریف سے پاتا ہے۔
☆ اقرب ما یتقون العباد من ربہم وہو ساجد لہم الخ "الحديث" بندہ اپنے مولا کے
سب زیادہ قریب بحالت سجدہ ہوتا ہے انا یجد یتجد علی قدم اللہ ﷺ سجدہ اللہ تعالیٰ کے قدموں میں ہوتا
ہے اور غلام اپنے آقا کے بہت قریب ہے جب تک وہ درود شریف میں مشغول ہے۔

☆ ادا مصطفیٰ ﷺ سجدہ کی حالت میں لفظ اسم محمد ﷺ بتا ہے تم بمنزل مراح
بمنزل ہاتھ گنیاں تم ثانی بمنزل کمر اور د بمنزل پاؤں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے محبوب کے اسم
پاک کو عددی مناسبت بھی عطا فرمائی۔ اللہ کے حروف چار، اسم محمد ﷺ کے حروف
چار اور دونوں اسماء محسنی بے نقط یعنی بی عیب۔ اسم ذات چار حرفی نے اپنا سایہ چار
حرفی اسم محبوب پر اور پھر چار بار پر سایہ فرمایا۔ اللہ کی ذات سبحان اور محبوب معصوم اور
صحابہ محفوظ چھہرے۔ کمر توحید کے حروف بارہ اور بے نقط اور کلمہ رسالت کے حروف
بارہ اور بے نقط اور صحابہ چار بار کے اسماء کے حروف بھی بارہ بارہ، ابو بکر الصديق، عمر
ابن الخطاب، عثمان ابن عفان، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین اور محمد بن عبد اللہ

کی رضایہ ہے کہ میرا امتی کسی وقت بھی اللہ سبحانہ کے ذکر، نماز اور سجدے سے غافل نہ ہو
حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بجاء" **دلائل القیامت**

○ روز قیامت حق سبحانہ و تعالیٰ نزول اجلال فرمائے گا اور تختِ ربِّ العالمین
 عز و عل کا مقام صفوہ بیت المقدس پر ہوگا "مَایَلِیْنِیْ بِشَآئِدِهِ" اور فرمایا تمام
 مخلوق ہی مقام شفاعت ہے۔ شیخ المذنبین کے لئے منبرِ حق تعالیٰ
 کے بہت قرب اور نزدیک رکھا جائے گا ایسا قرب کسی نبی مرسل اور ملکِ قرب
 کو حاصل نہ ہوگا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَتِهِ ط

خلاصہ کلام: تمام عبادات کی اصل نماز اور نماز کا اصل سجدہ، سجدے سے
 قرب الہی اور درود شریف سے قربِ مصطفائی ملتا ہے۔
 سرنشت و اثر گوں راستے نمازِ نفلِ شریف سے ملے گا
 صلوٰۃ بر تو ارم کہ فرود باد قربت چو بربِ گل بگردہ ہمہ جزو ہا مقرب ہے

☆ حضرت ربیعہ بن کعبؓ سے فرمایا مانگ عطا ہو گا تو انہوں نے عرض کیا۔
 میں آپ سے آپ کی جنت مانگتا ہوں پھر فرمایا کچھ اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
 عَلَیْکَ طمأنینہ پھر فرمایا یہ تو مجھے عطا کر دیا کچھ اور مانگ لے عرض کیا بس کافی ہے
 فرمایا کثرت بخود کیا کر۔ نماز فرض کے بعد نماز نوافل کی کثرت کیا کر "صحیح مسلم شریف"
 ☆ کثیر عشقِ مصطفیٰ سیدنا بلال ابن رباح رضی اللہ عنہ

○ حضور ﷺ نے شبِ معراجِ جنت کی سیر فرمائی تو آپ ﷺ نے
 نے پوچھا اے جبرائیل علیہ السلام یہ آگے آگے چلنے کی کس کی آواز آرہی ہے عرض کیا
 یا رسول اللہ ﷺ آپ کا عاشق زار غلام حضرت بلال رضی اللہ عنہ
 ہے آپ ﷺ نے پوچھا اے بلال یہ سعادت تجھے کیسے ملی۔ عرض کیا یا رسول اللہ

علہ روزِ اکمل سے پیشانی پر الٹی کھی ٹوٹی تقدیر مجھ میں سیدھی ہرقات ہے۔ جس طرح مہر پالنے کھے ہوئے
 نقشِ کاغذ پر گھنے سے سیدھے ہو جاتے ہیں اے ہم حضور ﷺ پر مدود شریف کے ٹھٹھے لٹے ہیں اگر
 آپ سے قربت نہ رہے جب کل مقرب ہو گیا تو جزو "قلب" بھی مقرب بن جانے کا ایسا کہ مجھ میں الٹی تقدیر
 بیجا ہے کہ مقرب

ﷺ کی حقیقت میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو تحیۃ الامم پڑھتا ہوں۔

بِسْمِ اللَّهِ نوافل بھی کیا خوب نعمتِ عظمیٰ ہیں۔ اللہ رب العزت نے اپنے محبوبِ پاک ﷺ کو ہر نعمت ہی کمال عطا فرمائی۔ مولائے کریم میں بھی نعمتِ فرائض ہیں اور نوافل تہجد۔ اشراق چاشت اور آقا میں عطا فرمائے۔

مشکلہ: علم اللہ علیہم خیر کی صفت ہے اور حضور ﷺ اللہ کے علوم کے منظرِ اتم ہیں جس سبب کائناتِ ارضی و سماوی میں سب کے افضل و اعلم ہیں۔ تمام کائنات کے علوم حضور ﷺ کے علم کا ایک شتہ ہیں۔

★ خوارج فی زمانہ اہلس توحید کے پرتاروں نے اپنی کتابوں میں بڑی دھڑائی اور جرات سے لکھ مارا کہ شیطان کا علم آپ ﷺ کے علم سے زیادہ ہے۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَلِكَ الْكَهْفَاتِ میدانِ محبت میں "نقل کفر، کفر باشد" سمجھتا ہوں میرا یہ مقولہ اُن کے کفریات لکھنے سے مانع ہے اور قلم لکھنے سے انکاری جس سے نسبت قوی ہوا انسان اُسی کی تعریف کرتا ہے۔ پاکستان میں بعض جاہل صوفیہ پیری ٹریدی کرنے والوں نے عزرائیل عیسیٰ کو عاشق کہا اور کسی نے توحید پرست اور کوئی گویا ہوا کہ اہلس خناس، مُعَلِّمُ الْمَلُوكِ تھا۔ اَلْيَاذُ بِاللّٰهِ اور اپنے ممدوح کی تعریف میں ایک دوسرے سے سبقت لے گئے۔

○ اگر عاشق ہوتا تو اللہ سبحانہ کے نام لیوؤں کو گمراہ کرنا پھرتا اور ذکر الہ اور ذکرِ مصطفیٰ ﷺ سے روکتا اور اگر صاحبِ علم ہوتا تو اللہ سبحانہ کے حکم پر سجدہ نہ کرتا اور اُسے علم ہوتا کہ سجدہ نہ کرنے سے مرفوع ہو جاؤں گا۔ یا بَعْدُ توبہ کرتا وہ تو اکرا بیٹھا تھا۔ "علمی کر راہ حق نہ نماید جہالت است"

بیحدہ حاشیہ

سیدھی ہو جاتی ہے اور قُربِ خداوندی ملتا ہے اور دُورِ شریف سے قُربِ مُصطفائی کے ساتھ قُربِ اللہ سیدھی ہو جاتی ہے۔ علمِ حقہ محمدی چہرہ تجہ بکسی سکرۃ الشیخ، تجہ بادی تحیۃ الامم، تجہ سلمان، دُورِ شریف ہے علیہ السلام و السلام علیہ شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی وَجَّعَہُ اللّٰهُ "القاسم العارفین" میں رقم فرماتے ہیں۔

اکبر آباد میں مرزا محمد زاہد کے درس سے ولایتی کے دوران ایک کوچے سے سیر کرتے ہوئے اس وقت

کا مصداق بن گیا اور اگر توحید پرست اور موجد ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتا اس کے پیدا کئے ہوئے شاہکار ابوالبشر کی تعظیم کرتا واضح ہو کہ شیطان کی اصل ناز ہے نور نہیں۔ جہل ہے علم نہیں وہ حقیقتہً جاہل تھا اور وہ مقام عبودیت کو نہ جان سکا چنانکہ وہ مقام محبوب اور شان معبود کو جانتا اور ایک عظیم رسول خلیفۃ اللہ کی تعظیم و توقیر نہ کر کے اور معبود حقیقی کے فرمان کا منکر ہو کر لعنت کا طوق گلے میں ڈال لیا اور راندہ و رگاہ رب العظیم ہو گیا اور اس پر ستیزا د یہ کہ وہ اس پر راضی ہے۔ اَلْبَيَاذُ بِاللَّهِ ط

تہنڈ میں سلام ۔۔۔ "حق را بچو کسے نبی را بدر کو دے"

سید الطائفہ حضرت بایزید طوقری بسطامی قدس سرہ النکامی کو ایک مرتبہ نماز پڑھانے کے لیے مصلیٰ پر کھڑا کر دیا گیا تو آپ نے آداب نماز کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے نماز پڑھائی اور تہنڈ بہت طویل کر دیا اور جب سلام پھیرا تو نمازی عجیب کیفیت سے سرشار، اور مسجد نور سے معمور تھی اور مقتدی نماز کی کیفیت سے متاثر۔ ایسی نماز پڑھائی، کمال اور معراج تک پہنچا دیا۔ کسی محرم راز نے پوچھا تو فرمایا میرا یہ معمول بقیہ حاشیہ

وقت شمع سکدی کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور خوب ذوق و شوق حاصل تھا کہ

جز یاد دوست ہرچہ کئی عمر ضائع است جز سیر عشق ہرچہ بخانی بکالت است
سکدی بشو تو لوح دل از آتش خیر حق طلعے کہ راو حق نہ ناید جہالت است

یہ تو تھا مصرع میرے ذہن سے نکل گیا اور اس سبب میرے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا۔ اچانک ایک فیرنش، دراز زلفت و طبع چہرہ پیر مرد ظاہر ہوا اور کہا "ٹلے کہ راہ حق نہ ناید جہالت است" میں نے کہا جَلَّوَاللہ نہ چرخ میں نے اپنی خدمت میں بان پیش کیا۔ مسکرائے اور فرمایا یہ اجرت ہے۔ عرض کیا یہ بطور شکر تہ ہے۔ فرمایا میں نہیں کہتا پھر فرمایا میں جاتا ہوں۔ جلدی ہے۔ قدم اٹھا کر کوچ کے آخر میں دیکھا مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ رُوح ختم ہے۔ میں لپکا اٹھا۔ حضرت! مجھے اپنے نام سے آگاہ فرماؤں تاکہ فاتحہ پڑھ سکوں فرمایا۔ سکدی یہی فیر ہے۔ "عیکہ از مری"۔

"یہ اعانتِ روح ہے۔ استعانتِ اولیاء عظام اور استمدادِ موتی پر دلیل محکم"

ہے جس جب بھی اَلْسَلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ پڑھا
ہوں تو اس تمام پر توقف کرنا ہوں تا آنکہ سرکارِ مدینہ کی طرف سے جوابِ سلام
جائے پھر آگے اَلْسَلَامُ عَلَیْکَ پڑھتا ہوں چونکہ آج نمازیوں کی امامت کر رہا تھا۔
جب تک سب کا سلام بارگاہِ رسالت میں قبول نہیں ہو گیا سلام نہیں پھیرا۔
قرنہا باید کہ تائیک ضاحیہ پیداشود یا زید اندر خراسان یا دوس اندر قرآن (نماز)
نیز ایک مقام پر فرمایا۔ میں جب بھی نماز میں سرحدہ میں رکھ کر توسیع پڑھتا
ہوں تو جب تک سجدہ کی قبولیت کی نداد نہ آجائے سر نہیں اٹھاتا۔
ہر کس کہ در نماز نہ بیند جمال دوست فتویٰ ہمیں وہم کہ نمازش قضا کند
یہ تعلقِ الہ سے تھا اور وہ تعلقِ مُصطفیٰ "جَلَّوَعْلَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم"۔
یہ قبولیتِ الہ سے تھی اور وہ قبولیتِ مُصطفیٰ "جَلَّوَعْلَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم"۔
شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

☆ شیخِ متقی عبدالحی محدث دہلوی مدارجِ النبوة میں فرماتے ہیں۔

○ مقتدی جب تشہد کے اس تمام اَلْسَلَامُ پڑھنے کو اَلْسَلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ پر توقف کرے تا آنکہ بارگاہِ رسالت مآب
"جَلَّوَعْلَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" کی طرف سے جواب آئے جبکہ توقفِ جہیم نبی "جَلَّوَعْلَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" کی شان
ہے کَانَ یُبَادِرُ بِاَلْسَلَامِ اُپ سلام میں ہمیشہ پہل فرماتے۔

اَلْسَلَامُ اے قیمتی تر گوہر دریائے جود اَلْسَلَامُ اے تازہ تر گوہرِ صحرائے جود
صد سلامت سے ختم ہر دم اے فکرِ کام لجنے کہ آئندہ علیکم در صد سلام "جانی"

☆ امام غزالی قدس سرہ فی السامی "اخیاء العلوم" میں نماز کے بارے میں فرماتے ہیں۔

وَلْيُخَضِّرْ فِي قَلْبِكَ النَّبِيَّ "جَلَّوَعْلَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" اُس ذاتِ عریبی کو قلب میں حاضرِ ناظر جان کر
وَسَخَّصْهُ الْكَرِيمَ وَقُلْ اَلْسَلَامُ اَلْسَلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ
سلام عرض کر دیکو کہ جس دربار میں تم بیٹھے ہو
سہ طیرک "سہ قلب روح اور جان کی ستوری نمود ہے۔ علم حاشیہ اعلیٰ صفحہ ۱۰"

وَمَرْكَاتُهُ طَائِفَةٌ لَا يُغَارِقُ قَاصِرَةٌ
اللَّهُ يَتَالَىٰ أَبَدًا فَيُخَاطَبُ ثُبُوتَهُ
بِالْإِسْلَامِ مُشَافِهَةً

اُس دربار پاک میں تہارے نبی موجود ہیں۔ وہ
کبھی وہاں سے جدا نہیں ہوتے اور بالمشافہ
ذو ربوہ سلام عرض کرو۔

○ مَسْجِدُ اللَّهِ آپ نے کتنے واشگاف الفاظ میں سلام کی حقیقت کو بیان کر دیا۔
مومن کو درجہ علم یقین سے مقام عین یقین تک پہنچا دیا۔ عین حالت نماز میں شہادت
کے مقام پر الشّلام علیک عرض کرنا اِشاء اور حقیقت ہے نہ کہ حکایت۔ درود شریف کے
بغیر عبادت نامکمل اور نامقبول ہے۔

☆ عظیم رسول کلیم اللہ کو حکم درود شریف۔
تیرا امام بے حضور تیری ناز بے مرور
ایسی نماز سے گذر ایسے امام سے گذر

○ اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ اے
موسیٰ علیہ السلام! اگر میرے حمد کرنے والے دُنیا میں نہ ہوتے تو بارش کا ایک قطرہ بھی
زمین پر نہ برساتا اور ایک دانہ بھی زمین پر نہ اُگاتا اور بہت سی چیزیں ارشاد فرمائی
اور یہ بھی فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! اگر تو چاہتا ہے کہ میں تیرے اس سے بھی قریب
ہو جاؤں جو قُرب ہے تیرے کلام کو تیری زبان سے، تیرے خطرات کو تیرے قلب
سے اور تیری رُوح کو تیرے جسم سے اور تیری عینائی کو تیری آنکھ سے عرض کیا ہاں
يَا اللَّهُ عَلَيَّ شَانَهُ! فرمایا اے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام! میرے محبوب شہنشاہ نبوت و
تاجدار مملکت رسالت مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ پر بجزرت درود شریف بھیجا کرو۔
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَوَلَدِهِ رَوَاهُ الْإِسْلَامُ فِي الْإِسْلَامِ

بقیہ ماضیہ

علم اپنے قلب میں جاہز نافرمانا۔ یہ مقام حضور ہے جب حضور ﷺ سے ہی اُن کے
دل خالی ہیں تو حضور ﷺ دل کا جاہز ہوتا "کہاں سے آئے گا۔ جن کے دل بے حضور، اُن کی صلوٰۃ
بھی اور سلام بھی بے مرور، صحابہ کرام کو ہر نہ قُرب، جہانی، رُوحانی اور قلبی نصیب تھا اور اُمت
موجودہ کا قُرب رُوحانی اور قلبی ہے۔ اس قُرب کا نام حضور ہے کہ آپ ﷺ "دل میں
ہیں جائیں تو یہی دل زندہ ہے اور درود شریف کی برکت سے قُرب پا لیا۔ ہر حقہ رُوحانہ

مجھے کیا خبر تھی کہ وہ کی اور کیا ہوش تھا مجھ کو تیرے نقش پا کی تلاش تھی جو جھکار بانمازم

قرآن پاک : پ سۃ اول مران آیت کریمہ ۸۱

لَا تُحِیْتُمْ بِہِمْ وَلَکِنَّ صُوْرَتَہٗ ۱ | تم ضرور ضرور آپ پر ایمان لانا اور ضرور انھوں کو
آپ کی مدد کرنا۔

☆ سیدنا علی ابن ابی طالب کہتم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے۔

یہ دو مراثیق خاص انبیاء علیہم السلام سے تھا۔ بناء پر یہ شب معراج تمام انبیاء و مرسلین کا بیت المقدس حاضر ہونا فخر کائنات کی امامت میں آپ کی شریعت کے مطابق نماز پڑھنا اس عہد یشاق کی عملی توثیق تھی اور اپنے ایمان لانے کا ثبوت بھی۔ خصوصاً موسیٰ علیہ السلام کا شب معراج مکمل اور نماز اور روزہ کی تخفیف کے متعلق بار بار عرض کرنا اور یہ ایمان اور مدد اس بات کا ثبوت ہے کہ مجھ انبیاء و مرسلین علیہم السلام نبوت اور رسالت سے مستحیف ہونے کے باوجود حضور ربیذ الانبیاء علیہم السلام صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کے تو اب اور اُمتی ہیں۔

☆ شیخ اکبر محمد الدین ابن عربی قدس سرہ العظمیٰ فرماتے ہیں۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔ ایک نبوت اور رسالت کے لحاظ سے کہ آپ انوارِ مزل ہیں دوسرا اُمتی اور صحابی ہونے کی حیثیت سے۔

قرآن پاک : پ سۃ الانعام آیت کریمہ ۱۲۵

اللہ اَعْلَمُوْ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ ۱ | اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔

○ نبوت اور رسالت ایک ایسا عطیہ ربانی اور منصب رفیع ہے کہ وہ ذات واحدہ جس کو عطا فرماتا ہے نہ منسوخ کرتا ہے اور نہ واپس لیتا ہے۔ "نبوت نہ غلط سے نہ بروزی" حقیقت نبوت ایک ہی ہے جو کہ سب انبیاء کو عطا ہوئی اور سب نبی نبوت میں برابر ہیں۔ لَا فَتْرَۃَ بَیْنَ اَحَدٍ مِنْ رُسُلِہٖ ۱

علم و در ازل یشاق اول تمام اکوارح سے "اَللّٰہُ بِرَبِّکُمْ فَاعْلَمُوْا اَبَلٰی ۱" کا تھا۔ سۃ نبوت

رجل سہی۔ اور بظاہر آیت کریمہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ میں بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت ہے۔ اور سب پر فضیلت ہے اللہ سبحانہ کے پاس سے نبی، رسول اور محبوب ﷺ کو بنا بریں روز ازل، عہد ميثاق ثانی انبیاء سے لیا گیا کہ تمہاری موجودگی میں سرور عالم و عالمیال سید الانس والجان محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئیں تو ایمان بھی لانا اور مدد بھی کرنا۔

☆ ایک روایت اکھبرث میں ہے۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اُمتِ مصطفویٰ کی شان ملاحظہ فرمائی تو آپسے اُمتی ہونے کی تمنا کی تو بارگاہِ رحمن سے یہ تمنا قبول ہوئی تو بفضیلہ لکالی نبوت رسالت اور شانِ کلیبی کے باوجود روز شمار کو آپ کا شمار اُمتِ محمدی ﷺ میں ہوگا۔ جبکہ حدیث پاک لَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا وَسِعَتْ اِلَّا اِيَّاهِیْ سے واضح اشارہ ملتا ہے۔

مسئلہ: موت سے اعمالِ جہانی منقطع ہو جاتے ہیں روحانی نہیں۔ بدلیل وَلَقَدْ تَصَدَّقْنَا مِنْ شَيْءٍ ثَابِتٍ هُوَ۔ انبیاء و عظام اور اولیاء کرام کا قبروں میں نماز پڑھنا اور اُٹھنے کی فرض کی وجہ سے نہیں بلکہ قریب الہی اور حصولِ لذت، فرحت اور عطاء فیض کے لئے ہے۔ کہ اولیاء و انبیاء کے مزارات فیض کے مباح و مرکز ہیں۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضور کی بارگاہ میں نمازوں اور روزوں کی تخفیف کا بار بار عرض کرنا اور یہ پائیدہ ثبوت پر ہے کہ پچاس کی پانچ رہ گئیں اور چھ ماہ کے روزوں سے ایک ماہ کے روزے رہ گئے۔ یہ روحانی اعمال کے عدم منقطع پر دلیل

حکم۔ نبوت اور رسالت میں بالذات بالعرض خلقِ برزخی کی تقسیم مطلقاً باطل ہے فی نفس النبوة لا نقصاً اهل النبوة نفس نبوت میں سب نبی برابر ہیں۔ البتہ ذاتِ انبیاء کرام و رسول عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اپنی خصوصیت کی بناء پر ایک کی دوسرے پر فضیلت، نفسِ نفس سے ثابت ہے اور حضور خاتم النبیین «آخر زمان نبی» صلی اللہ علیہ وسلم کو سب پر فضیلت ہے۔ خاصیت برہنہ تاخر زمانی کے ہے جس میں ممکن نہیں کسی کا انکار کیا اور نبوت بالذات و بالعرض کی دہری اختراعی تعلیمات باطل و باطلات سے نبوت کا دروازہ جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لائی نبی بعدی سے منقطع کر دیا تھا کھولنے کی سعی ناکام کی اور اپنے نامہ دنیا لامت و دروغ بے فروغ سے دنیاوں اور کدہوں کے لئے ذیل فراہم کر کے اُمتِ مسلمہ میں فتنہ کا دروازہ کھول دیا۔ اَلْاِیْمَةُ اَلْاِیْمَةُ مَنْ ذَلِك ۱۲ منہ غیر اولوالکرم ۱۵

بھی اور روحانی مدد بھی اور استمداد موتی کے لئے شہادت بھی ہے۔

زندہ نبی : عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلَامٌ ط "صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۰۰"

☆ سیدنا ادریس، عَلَیْہِ السَّلَام، جنت میں بدنی زندگی سے جلوہ گر نہیں۔

☆ سیدنا عیسیٰ، عَلَیْہِ السَّلَام، آسمانوں پر تشریف فرمائیں۔

☆ سیدنا ایاس، عَلَیْہِ السَّلَام، جنگوں میں خدمات پر مامور ہیں۔

☆ سیدنا خضر، عَلَیْہِ السَّلَام، دریاؤں پر آب کی ڈلیونی ہے۔

یہ حضور سید الانبیاء صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلَامٌ کی زیارت سربراہارت سے شرف صحابیت بھی پائے ہوئے ہیں۔

☆ سیدنا ادریس عَلَیْہِ السَّلَام: سیدنا ادریس بن سیدنا شعیب بن سیدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام ط

○ سید الکمل حضرت الرسل صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلَامٌ نے شبِ معراج آپ کو جنت میں دیکھا۔

حضرت ابو شیخ کعب اخبار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے۔ حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام نے

مات الموت کو طلب کیا اور فرمایا اے عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام میں موت کا ذائقہ چکھنا

چاہتا ہوں کہ کیا ہوتا ہے تم میری روح قبض کر کے دکھاؤ انہوں نے اس حکم

کی تعمیل اللہ سبحانہ کے اذن سے کی اور روح قبض کر کے اسی وقت لوٹا دی آپ

پھر دوبارہ زندہ ہو گئے۔ پھر فرمایا اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوفِ الہی زیادہ ہو جائے

یہ بھی پاؤں کیا گیا اور جہنم دیکھ کر اپنے دل و غیر جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس پر

علہ اَلَا یَمُنُّ بَیْنَ الخَوْفِ وَالْیَقِیْنِ ط ایمان خوف اور اُمید کے درمیان ہے دل میں خوف

الہی بھی ہو اور اُس کے لَا تَغْشٰوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ کے مُردہ سے دل پر اُمید بھی ہو کہ دل ایمان

کا برتن ہے۔ دل ایمان کی قرار گاہ ہے۔ قَالَ عَنْ رَسُوْلِهِ ط وَلَیْسَ خَافَ مَقَامَ رَبِّہِ جَسَدٌ ۝

جو رُکبہ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے دو جتنیں ہیں خوف کی علامت یہ ہے۔ فِیْہِ مَا کُنْتَ بِنِ

تَجَرِبُنِ ۝ اُس میں دو چٹے بستے ہیں۔ الہی حقیقت کہتے ہیں دو چٹے سے مُراد دو آنکھیں جو خوف

الہی سے استوبہا میں اور اُس کا بدلہ دو جتنیں۔ جنتِ عدن خوف کا جلد اور جنتِ نعیْم ترک

شہوات کا صلہ۔ رَأٰی الْحَمِیْدَ یُحَادِّثُ اللّٰہَ رَآئِیْ کَاسْرٍ جِدَّ خَوْفٌ مُّذَابٌ جِسْمٌ کَیْ شَمْعٍ مَّوَدُّتِیْ ۝ اور فرمایا الہی

کہ تو حق سزاؤں کی گریز کرتا ہے۔ اَلْمَرْفُوعُ رَأٰی اَلْحَمِیْدَ یَقْبَلُ یُسْتَنْزَمُ دَلِیْلُ مَحْکَمَتِ ۝ اور دلائل کی منزل ہے۔

بغیر جائزہ اچھے مسند پر

سے گزرنا چاہتا ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اُس پر سے گزرے پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت کی سیر کراؤ اور آپ کو جنت میں لے جایا گیا تو آپ دروازہ جنت کا کھلو کر اندر داخل ہوئے تو تھوڑی دیر انتظار کر کے ملک الموت نے عرض کیا کہ سرکارِ ایزدِ عالمیہ

جو خوف اور خشیت الہی کی دلیل قال عز وجل انما یخشئ اللہ من عباده الذکرین ^{سورۃ النحلہ} اُس کے بندوں میں وہی قدرے ہیں جو علم دے گئے ہیں جن کو سب سے زیادہ خوف ہوتا ہے اُن کو ہی سب سے زیادہ عزت۔ اُنستِ مسلمین سب سے زیادہ اعراف الناس سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لا یخون ^{صحیح مسلم} ان اللہ معنا خشیت الہی میں سب سے زیادہ تھے اور عزت سے تسلی عطا ہوئی اور جو سیدِ معیتِ مصطفوی سے معیت الہی بھی تھی اور یہ خلیفہ دامنِ کلام ہے۔ مؤلف

سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سورہ طہ کی یہ آیت کریمہ ^{سورۃ طہ} اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ^{سورۃ طہ} بے شک تیرے رب کے عذاب ضرور ہوتا ہے تو آپ عرش کھا کر بے پوش ہو گئے اور ایسے بیمار ہوئے کہ کئی ماہ لوگ تیمارداری کرتے رہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ خوفِ خدا سے دوہرے تھے۔ الہام ہوا کہ میں جس کو کتابِ سنت کا علم عطا کرتا ہوں اُسے عذاب نہیں کرتا۔ اُنھ میرے محبوب ”^{صحیح مسلم}“ کے دین کی خدمت کر۔ آپ اسلام کے درخشندہ ستارے تھے۔ اُنستِ کریم۔ اَلَا اِنَّ اَوَّلَیْلَہِ اللہ لَا خَوْفٌ عَلَیْہُمْ وَلَا حُزْنٌ ^{سورۃ البقرہ} اُن کو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ یاد رہے کہ

عوام کو خوف بھی ہوتا ہے اور عزت بھی لیکن اپنی جان کا

ایسا کہ خوف بھی ہوتا ہے اور عزت بھی لیکن تمام جہان کا

اُکلیا کہ نہ خوف ہوتا ہے نہ عزت، نہ جہان کا اور نہ جہان کا

○ اُنسید رحمت :- درود شریف سے قلب میں پیدا ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک شخص کا نام احمال تھا لڑا گیا۔ تو بدلوں کا پڑا بھاری تھا۔ نبی کریم ^{صلی اللہ علیہ وسلم} ”تشریف لائے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا کاغذ کا پڑہ نکالا اور پڑھا میں رکھ دیا تو وہ بھاری ہو گیا اور مغفرت ہو گئی۔ غلام نے عرض کیا ہذا کَ اِلَیّ ذِکْرُی یا رسولَ اللہ ^{صحیح مسلم} یہ کیا تھا فرمایا تم نے مجھ پر ^{صحیح مسلم}

آپ آب واپس اپنے مقام پر تشریف لے چلے فرمایا آب میں یہاں سے نہیں جائوں گا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ قرآن پاک سورۃ الانبیاء ۲۵ میں فرماتا ہے۔

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۚ﴾ | ہر جان کو موت کا مزہ پکھنا ہے۔

○ وہ میں ذائقہ چکھ چکا ہوں اور امیر الہی کے تحت مجھے موت آچکی ہے دوبارہ موت نہیں اللہ جل شانہ۔ قرآن پاک پٹ سورۃ مریم ۱ میں ارشاد فرماتا ہے۔

﴿وَلَنْ يَمَسُّكَ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ﴾ | اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گھر رند و غریب سے ہو۔

○ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما جہنم میں داخلہ نہیں بلکہ کل صراط سے گزرنامراد ہے اور فرمایا۔ ہر شخص کو جہنم سے گزرنامراد ہے تو وہ کس گزر چکا اور اب میں جنت میں پہنچ گیا ہوں۔ جنت میں پہنچنے والوں کے لئے اللہ عزوجل پٹ سورۃ الحج ۲۸ میں فرماتا ہے۔

﴿وَمَا لَهُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ۝﴾ نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں گے۔

○ وہ جنت میں داخلہ کے بعد نکالے نہیں جائیں گے اور اب مجھے جنت سے نکلنے کے لئے کیوں کہتے ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ملک الموت رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔

﴿يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوسُ﴾ کو وحی بھیجی کہ اے عزرائیل علیہ السلام! میرے پیارے بندے حضرت امیر علیؑ نے جو تیرا ہے اور جو کچھ کیا ہے وہ سب میرے اذن سے

ہی کیا ہے کہ کوئی نبی بھی میرے اذن کے بغیر آنکھ بھی نہیں جھپکے گا اور میرے اذن سے اور میں کا معنی احکام خداوندی کا درس دینے والا۔ العلم

بقیۃ حاشیہ

ایک مرتبہ درود شریف پڑھا وہ میں نے سنبھال کر رکھا ہوا تھا یہ وہ درود شریف ہے۔

○ خوف اللہ :- حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص کا حساب ہوا۔ تو اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی بھی نہ تھی۔ اور ہر عشاء اس کے خلاف کوئی اس کی آنکھ کا ایک بال پلک اڑا اور حاضر بارگاہ ہمو گیا اور

عرض کیا یا اللہ العلیین ایک مرتبہ یہ خوف اللہ سے روایا تھا تو میں بھیگ گیا۔ تب کریم اس کی شہادت کو قبول فرماتے ہوئے بخش فرمادے گا۔ خوف اللہ بہت بڑی نعمت ہے اور امتیر رحمت بہت بڑا کرم ہے

گئے ابر کرم گئے عرش کبر بود باران بیاد و چشم بانگر ہوئے بر شگانی را

خوب انی سے چشم پریم قلب عریں اور امتیر رحمت لا تقصروا عن ذکر خدا اللہ سے وابستگی درود شریف سے ملتی ہے سورۃ الزمر ۵۲

سے ہی جنت میں داخل ہوئے ہیں۔ انہیں اب چھوڑ دو وہ ابد الابد جنت میں ہی رہیں گے۔ چنانچہ آپ جنت البقیع دوس میں بدنی اور جسمانی حیات کے ساتھ زندہ ہیں۔

”کنز الایمان فی ترجمہ القرآن“

بھٹا نہیں جنت ہے میراث اس کی جو اونی سے اونی غلام آپ کا ہے

○ شب صراج کو نبی کریم ﷺ سے جنت میں ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے ادریس علیہ السلام مبارک ہو کہ ”حساب و کتاب، روز قیامت اور حشر و نشر کے بغیر آپ جنت میں پہنچ گئے تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ“

جب جنت میں داخل ہوا ہوں صبح سے شام تک سیر کرتا ہوں تو شام کو غیب سے آواز آجاتی ہے کہ اے سیدنا ادریس علیہ السلام آپ معزز نبی ہیں یہ مقام آپ کا نہیں یہ تو میرے محبوب محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فلان امتی کی جنت ہے۔ ابھی تو میں آپ کے غلاموں، نیاز مندوں، امتیوں کی جنت کی سیر کر رہا ہوں جو دوزخ شریف کی برکت سے قرب الہی سے نوازے گئے۔

☆ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام حضرت عیسیٰ بن مریم بنت عمران علیہم السلام ط

○ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھایا گیا آپ چوتھے آسمان پر پہنچے زندہ ہیں۔ قرب قیامت دنیا میں تشریف لائیں گے اور شریعت مطہرہ کا اجراء بحیثیت امتی کریں گے۔ پوری دنیا پر اسلام کا غلبہ ہوگا۔ اس لحاظ سے آپ نبی کی صفت سے مستصفا ہونے کے باوجود لاریب امتی بھی ہیں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا اجتہاد موافق اجتہاد امام اعظم ہوگا۔ اس وقت سیدنا امام محمد مکی علیہ السلام

علیہ السلام آپ کھاتے ہیں نہ پیتے اور نہ سوتے ہیں۔ باعث معرفت ہونے صحت والہ۔ ”انوار العیسیٰ فی تفسیر القرآن“

عہ آپ تارے زمین کی حکومت کے پانچویں بادشاہ امت محمدیہ سے ہوں گے۔ اسم گرامی سیدنا محمد امام مہدی اصب سے مشہور ہونگے کیجئے اللہ زاد شرف العظم کا عواطف کوستے ہوئے لوگ آپ کو پہچانیں گے اتحادیہ پاک میں دانائے غیوب، مخیر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت امام مہدی کا ظہور و تبلیغ نہیں پر دوزخ و آجران پر اللہ تعالیٰ تعالیٰ محمد و اہل محمد وارد کرے گا جس میں ان کا کھانا پینا ذکر ہوگا ۱۲ مرتبہ

صفحہ ۲۸۳ خلاصہ ہو

علی صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر چالیس سال تک حکومت کریں گے۔ اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مطابق عمل کریں گے۔ اصحاب کثرت معاونت کریں گے۔

☆ سیدنا الیاس بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ

○ آپ قیامت تک زندہ رہیں گے اور صُورِ اسرائیل پر آپ کو وحدۃ الہی کے مطابق موت آئے گی۔ آپ جنگوں میں خدمات سر انجام دیتے ہیں۔ زائرینِ حرمین شریفین کی خدمات بجا لاتے ہیں۔

☆ سیدنا ابو العباس خضر علیہ السلام اسم گرامی بیا بن مکان ۔

○ آپ زندہ نہیں۔ سکندر ذوالقمرین بادشاہ کے خالہ زاد بھائی ہیں جو تمام رومن زمین کے مسلمان بادشاہ تھے اور حضرت خضر علیہ السلام آپ کے صاحبِ لوا و وزیر۔ آپ چشمِ راستِ حیات تک بعیت خضر علیہ السلام پہنچے۔ خضر علیہ السلام نے چشمِ حیات کے پانی سے غسل کیا اور میرا رب ہو کر حیاتِ جاوداں پا گئے لیکن ذوالقمرین سکندر کے مقدر میں نہ تھا۔ نہ ہی سکے۔

تہذیبستان قسمت راجہ شود از رحیم کابل

کہ خضر از آب حیواں تشنه می آرد بکنند

☆ سیدنا خضر اور ایسا کہ علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ارشادات سنئے اور شریعتِ مطہرہ کی تبلیغ فرماتے۔ انھوں نے حضور ﷺ کو انصاف و عدل سے روایتِ حدیث کی کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درودِ شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے جسم اور قلب کو ایسا پاک اور صاف کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو۔ "قولہ ربی فی الصلوٰۃ علیٰ ربی شیخ"

علہ کسی راز دار واقف علیہ لائق، محرم اسرار نہائی و عرفانی نے کیا شہدہ کہا ہے۔ بزرگ ائمہ اہل بیت علیہم السلام

عَلَى رَحْمَتِكَ لَزَيْتُنَ بِوَقَاتِهِ

اَزْكَى سَلَامٍ حُطَّابٍ فِي اَرْسَالِهِ

گاہ جو اتر کر تہ (جہاں) کا قسطنطنیہ

فَعَلَيْهِ مِنِّي كُلُّمَا أَهَبْتُ الصَّبَا

ترجمہ۔ حتیٰ کہ قسم آپ زندہ ہیں اُن کی وفات کا دُعا ہی قائل ہو گا جو آپ کے نورِ جمال کا فیض نہ پاسکا۔

آپ پر میری طرف سے سلام ہو۔ حبیب کہ بابو عذابا چلے تو میرا شکر ادا کیا کیونکہ سلام پہنچا ہے۔

درحقیقت درود شریف آب حیات ہے۔ جو اس سے مشرب اور دوسرے آب کو وہ جہاں کی پاکیزہ زندگی پالیا۔ پینے والے کا صحت و کرم و درود شریف ہے جہاں سے حیات جاودانی ملتی ہے۔ ۱۲ منہ کان ابد اللہ علیہ السلام

دُرودِ خضریٰ: یہ دُرود شریفِ مختصر ترین دُرود شریف ہے جو درجات میں بلند تر
 زبان پر پہل اور مقامات میں جامع القنات ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام کا مقام عظیم
 شریف و عظیمین کو مضاف سے نوازتے ہیں اور دُرودِ خوان حضرات کو بلند درجہ
 میں مدد فرماتے اور زائرینِ شریف کی خدمات کرتے ہیں۔ ”دُرودِ شریفِ خضریٰ یہ ہے۔“
 صَلَّی اللہُ عَلَیْ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
 دُرودِ شریف کی عظمت اور فضیلت :- ”ماریج النبوت“

① رسولِ کریم ﷺ پر دُرود بھیجا اور دُرود بھیجنے میں جتنی کثرت و مقدار اور
 کیفیت میں مبالغہ کیا جائے اتنا ہی اُس پر ربُّ العزت کی بارگاہ سے فیضان و
 نزولِ رحمت زیادہ ہوگا۔ لیکن اس نوعیت کے مطالب ہوگا جتنا اُس کے حال
 کے لائق و مناسب ہے کمالِ انجی۔

② حضورِ نبیِ کریم ﷺ پر دُرود شریف بھیجا شیخِ انوار و برکات اور مفتاح
 الابواب خیرات و سعادت ہے۔ اہلِ سلوک اس باب میں بہت زیادہ شغف
 رکھنے کی بناء پر فتوحاتِ عظیمہ کے مستوجب اور عطیہِ رحمانیہ کے مستحق ہوتے ہیں۔
 ☆ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَ اَلْاَبْعَیْنِ اِلَیْہِمْ خَیْرَ اَلْاَبْعَیْنِ اِلَیْہِمْ خَیْرَ اَلْاَبْعَیْنِ اِلَیْہِمْ خَیْرَ اَلْاَبْعَیْنِ اِلَیْہِمْ
 ③ مشائخِ عظام شاذلیہ لکھتے ہیں۔ جب ایسا شیخِ کامل اور مُرشدِ کامل موجود نہ
 ہو۔ یا نہ ملے۔ جو اُس کی تربیت کر سکے تو اُسے چاہیے کہ رسولِ کریم ﷺ پر

کثرت سے دُرودِ شریف بھیجنے کو لازم کر لے یہ ایک ایسا طریقہ ہے جس سے
 طالبِ داخلِ حق ہو جاتا ہے اور یہی دُرود و سلام اور حضورِ سرورِ عالم ﷺ
 کی طرف توجہ کرنے سے حسنِ طریقہ سے آدابِ نبویہ اور اخلاقِ جمیلہ و عظیمہ کی پہلی
 الصلوٰۃ والسلام سے اُس کی تربیت ہوتی ہے اور کمالات کے بلند ترین مقامات
 اور قُربِ الہی سے فائز المرام کرتا اور قُربِ مصطفائی سے سرفراز فرماتا ہے۔

علہٰ صاحبِ ہر اس کتبہ عارف باللہ علامہ عبدالحق بن ابی نعیم دُرودِ خضریٰ کے عامل تھے۔ حضرت خضر
 علیہ السلام نے حضورِ کریم ﷺ پر ایسا نوازاکر آپ ﷺ کو مکتبہ اسلامیہ میں مابہر اور علم لدنی میں کامل ہوئے ہیں۔ ۱۲۰

① بندہ جب درود شریف میں اللہ صمد کہتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء الحسنیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ اور جب صلی علی سیدنا محمد کہتا ہے تو یہ سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے درجے رحمت میں گم ہو جاتا ہے۔ اُس کے بعد جب وَ عَلٰی آلِهِ وَ صَحْبِهِ کہتا ہے تو بندہ لامتناہی صفات کے دریاؤں میں شناوری کرتا ہوا کائنات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و تجلیات میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔

☆ شیخ ابن داکرم قطب و قریب عبد الوہاب دمشقی وَ فَجَّعَ اللہُ بِرِکَاةٍ صَلَواتِہُ فَرِیَاتِہِمْ -

② درود شریف پڑھتے وقت جاننا چاہیے کہ دریائے فضل و رحمت کے کون کون سے دریاؤں میں شناوری کر رہا ہوں اور کہاں کہاں غوطہ زن ہوں اور جب درود شریف پڑھتا ہے تو دریائے رحمت میں داخل ہو جاتا ہے اور جب تجھے شیخ محقق کو آپ نے مدینہ منورہ کے مبارک سفر کے لیے رخصت کیا تو فرمایا۔ یاد رکھنا کہ اس مبارک سفر میں بعد اولے فرض اور تلاوت کلام پاک کے حضور پر درود شریف بھیجنے سے بکثرت کوئی عبادت نہیں جب تعداد دریافت کی گئی تو فرمایا وہاں کوئی تعداد نہیں۔ جتنا ہو سکے پڑھو اور رطب اللسان ہو جاؤ۔ اخلاق محمدی اور سنت مسطوری منلوۃ اللہ و سلام علیہ کے رنگ میں رنگ جاؤ۔ ان صفات سے متصف ہو جاؤ۔ جو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا منشا ہے۔ اللہ رب العزت ان صفات کا خلعت

علہ زین سبب فرمود حق صلوات علیہ کہ محمد برحق بود محتاج ایہ صلوۃ
☆ ہم اللہ صمد سے عرض کرتے ہیں اے اللہ بھلائی تو ہماری طرف سے درود بھیج کیونکہ تیرے محبوب نور سے مبرا اور ہم گناہوں سے چورم اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے۔ شریک میں سے
چوں بنام مصطفیٰ انوارم درود از خجالت آب سے گرد و وجود

اللہ صمد کے اسم میں تمام اسماء و صفات الہیہ ضم نہیں جس کا مفہوم یہ ہے۔ یا اَللّٰہُ الَّذِیْ لَہُ
الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی طہرۃ اسم اعظم اللہ تعالیٰ سے بطور عجز و انکسار و اظہارِ عذمت عرض گذار میں
تو منی از مرد و عالم من فقیر روزِ عشرِ حذرِ ہائے من پذیر
و در صابم را تو بینی ناگزیر از نگاہِ مصطفیٰ نہاں بگیر

ظاہری باطنی اپنے محبوب صاحبِ لولاک ﷺ کا صدقہ عطا فرمائے۔
 دل کی ہر دھڑکن غایتِ نفس امارت کا کرم ایک دو ہوں تو گناہوں شمسِ احسانِ رسول
 ☆ قَوْلَكَ حَقٌّ يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَاكِرُهُ

○ اِنَّ اللہ بے شک اللہ و مَلِکَتُہ اور اُس کے فرشتے یُصَلُّوْنَ دُور بھیجتے
 ہیں علی الشیخ غیب بتائے والے "نبی" پر یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا تَوَلَّوْا
 اَیْمَانَ وَالْوَلَا تُمْ مَیْ صَلُّوا عَلَیْہِ (ترجمہ حق کا لہر دہائی ہے) آپ پر خوب دُور و فرشتے
 وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا اور سلام بھیجو۔ "کسر اللہ ابی ترجمہ القرآن"

☆ دُور و شریف و طیفہ خداوندی ہے ☆

☆ دُور و شریف مومن کے لیے تحفہ خداوندی ہے اور عطیہ محمدی ہے۔ "عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ"۔
 ☆ دُور و شریف اندھیری راتوں میں مانند گلوں، مایوسیوں اور تاریکیوں میں مینارِ نور ہے۔
 ☆ دُور و شریف عمرِ انسانی کے طویل اور عینِ سفر میں شفیق ترین رفیق ہے۔
 ☆ دُور و شریف سفرِ حیات میں خطرات، انقلابات و سوسائتِ ظلمی و فتنی کی اُصال ہے۔
 ☆ دُور و شریف دنیاوی دُشمنوں و قرضوں اور مالی پریشانیوں کا تیر بہدفِ نفع ہے۔
 ☆ دُور و شریف زندگی کی بیماریوں، مُشکلات، مایوسیوں اور نزع کی غمیں کا تریاق ہے۔
 ☆ دُور و شریف زندگی کی سنگلاخ وادیوں میں یارِ وفا و شوارِ گُزار گھاٹیوں میں یارِ غار ہے۔
 ☆ دُور و شریف محبوبِ حقیقی کا مغلوب، ملائکہِ نوری کا مقصود اور مومن کا محبوب و طیفہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ
 اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
 عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ

نوٹ :- دُعا کے اَدل آخر دُور و شریف پر سے وقتِ سَیِّدِنَا "مَرَدِ پڑھا کرو۔" از محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ط

روضۃ الاول

ب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَرْکُ الصَّلَاةِ عَلَى السَّبَبِ الْمَخْتَارِ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قرآن پاک : پ سورۃ النور آیت کریمہ ۶۳

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ | تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے
عَنْ أَمْرِ أَنْ يُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ | ہیں انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک
يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ | عذاب پہنچے۔

○ حقیقت یہ ہے رضائے رسول اللہ ﷺ رضاء الہی اور ناراضگی رسول اللہ ﷺ بسبب انکار اطاعت کفر ہے اور بجمہت ترک اطاعت فسق اور سبب ہے ناراضگی الہ کا۔ ہر مسلمان کو ناراضگی رسول اللہ ﷺ سے خوف کھانا چاہیے اس آیت کریمہ میں منافقین کی حالت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ منافقین مجتہد الباک کو مسجد شریف سے چپکے چپکے، آہستہ آہستہ کوئی آڑے کر ہرکتے ہرکتے باہر نکل جاتے۔ حضور کی مجلس میں بیٹھنا خطبہ شناس گراں گزرتا اور باہر آکر سبے شکی بانکتے اور جب ان سے کہا جاتا کہ آؤ رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے معافی چاہیں تو وہ اپنا سر ہموار انکار گھماتے اعراض کرتے مغلانہ اند اور مخالفانہ انداز اختیار کرتے تھے منافقین کا یہ طرز عمل قیامت تک اپنانے والوں کا حال یہی ہوگا اور یہ بات رسول اللہ ﷺ کے دربار پاک کی حاضری کے انکار کے مترادف ہے۔

★ رَأْسُ الْمُنَافِقِينَ ابْنِ اُبَى عَدِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ کو جب حضور کی بارگاہ کی طرف بلایا جاتا تو مخبرانہ انداز میں گردن جھٹک کر کہتا۔ تم نے کہا ایمان لائیں ایمان لایا۔ تم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کو مسجدہ کروں۔

”تَعُوذُ بِاللّٰهِ“ یہ کنارترا کفر اور نفاق کا مظاہرہ ہے زبان سے کفر تو ظاہر تھا ہی لیکن دل میں نفاق بھی پوشیدہ نہ رہ سکا۔ رب کریم خلق شانہ نے اپنے حبیب اکمل علیہ السلامؐ و السلامؐ الاکل پر وحی نازل فرما کر ہمیشہ درمیشہ اُن کے نفاق پر مہر ثبت کر دی۔
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْخِتَارِ
 لِمَرْضَاةِ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث الجکیب ”روایت حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ“

○ حضور نور الانوار صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے خطبہ کے لیے منبر پر چلوۃ السنہ فرماتے۔ پہلی بیڑھی پر قدم رنجہ فرمایا تو کہا آمین پھر دوسری بیڑھی پر چلوۃ نغم ہوئے تو فرمایا آمین پھر تیسری بیڑھی کو قدم رکھتے سے نوازا تو فرمایا آمین حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداءہ اُنی و اُمّی ان مقامات پر آمین فرمانے میں کیا حکمت ہے؟ فرمایا۔ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور منبر شریف کے قریب کھڑے ہو کر تین دعائیں مانگیں تو میں نے ہر دعا پر آمین کہی۔ اس دعائیں تارکین دُعا شریف کو رنجہ تو بیخ اور تنبیہ و تہدید فرمائی گئی ہے۔ ملاحظہ۔

☆ پہلی دُعا :- جو رمضان المبارک کا ہیمنہ پالے اور روزے نہ رکھے۔

☆ دوسری دُعا :- جو بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے اُن کو راضی نہ کر لے۔

☆ تیسری دُعا :- جو میرا نام اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے یا منے اور درود شریف

نہ پڑھے تو وہ ہلاک ہوگا اَلْبَيَاذُ بِاللّٰهِ ط رب کریم نے یہ دُعا میں قبول فرماتیں۔ دربار خداوندی

میں کیا شان مصطفائی ہے جو نام اقدس لے یا منے اور درود شریف نہ پڑھے تو اس

کا ایمان پر خاتمہ خطرہ میں ہوگا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا

جنتی ہونے کی نشانی ہے۔ ”رواہ عاکل فی التذکرۃ کما صحیح الاکانو“

حکمت :- ہم نیاز مندوں کے لیے درود و سلام کی عیدیں اور شکرین کے

لئے وعیدیں اپنا اپنا نصیب، لکھو دینے لکھو دینے ۛ

یا ادب یا نصیب مراد اکل و کلام بے ادب یا نصیب

”اُن ملکہ است بلاقت“ اہل باطن طہارت سے اصفا کا شہرہ اُمّی اُن کے نزدیک تمام صفوں میں شانیں کا نام ادب ہے

☆ سیدنا جبرائیل رُوح القدس عَلَیْہِ السَّلَام۔ سیدۃ الشہداء سے مدینہ منورہ زاد کا اللہ
تعالیٰ، پہنچ کر حضور کے منبر شریف کے پاس قریبِ رسول میں تعظیماً کھڑے ہو کر دُعا
مانگنے آئے۔ وہاں سیدۃ الشہداء پر ہی جو قریبِ الہی میں ہے دُعا کیوں نہ مانتی؟ اَوَّلًا
تاکہ اُمتِ ہمشیرہ کو معلوم ہو دُعا وہی مستجاب ہوتی ہے جس پر آئینِ مصطفیٰ کی مہر ہو۔ دُعا
سیدۃ النبیۃ کی ہو اور آئینِ سید الانبیاء کی۔ یقیناً لاریب یہ دُعائیں بارگاہِ محییۃ العزت
میں قبول ہیں حضور مدنی تاجدار احمد مختار ﷺ کے وسیلہِ جلیلہ سے تو اُمت کی
دُعائیں قبول ہوتیں ہیں۔ ثانیاً سیدۃ الملائکہ کا یہ ظاہر فرمانا مقصود تھا کہ مدینہ منورہ تمام
کارِ نباتِ ارضی، سماوی حتیٰ کہ عرشِ عظیم اور سیدۃ الشہداء کا مرکز اور حکومتِ الہیہ کا
دار السلطنت ہے۔ ثانیاً سیدنا جبرائیل رُوح القدس عَلَیْہِ السَّلَام

☆ سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ۱۸ بار آئے۔

☆ سیدنا نوح نبی اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس ۲۳ بار آئے۔

☆ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس ۴۰ بار آئے۔

☆ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس ۲۳ بار آئے۔

☆ سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس ۱۰ بار آئے۔

☆ سیدۃ الانبیاء ﷺ کے پاس ۲۴۲۲ بار آئے۔

☆ سیدنا اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہ عَنْہَا نے فرمایا۔

○ وحی الہی کا سلسلہ حضور ﷺ کے وصال مبارک پر ختم ہو گیا لیکن ملائکہ
مقررین اور جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام رب کی رحمتیں لے کر فرشتے پر اترتے ہیں۔ لیلۃ القدر
کو کعبہ مشرقِ عظیم میں اویلائے سلام اور مصافحہ فرماتے ہیں۔

☆ جو درود شریف کے تارک ہیں اور اُس پر نصیر اور مستزاد یہ کہ درود شریف
پڑھنے سے روکتے ہیں۔ وہ منافقین کی راہ پر چل رہے ہیں یہی حالت رہی تو

دُنیا میں ذلیل اور چہرے مُسَوِّد اَوْ هُوَ کَظِیم کی تصویر اور روزِ قیامت
سیدھے جہنم میں جا گریں گے اور یہ لوگ گناہِ کبیرہ کے مترتیب ہیں۔ کبیرہ گناہِ ساٹھ
ہے کہ لا اور اقدس ہے ہر ایک۔ سورۃ النبی ۵۸

خدا کی طرف سے ہر ایک کو دعا ہے کہ وہ اللہ کی رضا سے ہم آہنگ رہے

یہ۔ اُن میں سے ایک درود شریف نہ پڑھنا ہے۔

مسئلہ :- ثواب اور فضیلت جتنی بلند تر اور کامل تر ہو تو اتنی ہی اس کا انکار اور ترک قبیح اور مذموم تر ہوتا ہے اور اسی قدر صلوة و سلام کے ٹکڑے اور تارکین کے لئے احادیث پاک میں ثباحت اور مذمت کے ساتھ ساتھ عقاب اور عذاب کی وعیدیں مذکور ہیں۔ **فَاخْتِمْ بِذِیْکَ الْاَبْحَارِ ط**

☆ بروایت مولائے کائنات علی مرتضیٰ کریم اللہ تعالیٰ و جہہ الکریم ط

○ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا۔ وہ شخص جنت میں نہ جائے گا۔ وہ شخص جنت میں نہ جائے گا۔ عرض کیا ہذاہ رُوحی یا رسول اللہ ﷺ کیا رکھوں؟ فرمایا وہ جس کے سامنے میں ذکر کیا گیا اور اس نے درود شریف نہ پڑھا۔

○ کتب تصنیف کرتے وقت نام اقدس پر درود شریف نہ لکھنا اور نخل سے کاٹنا اور زبان سے بھی نہ پڑھنا یا وعظ کرتے وقت، درس قرآن و حدیث پاک کے وقت یا تبلیغ احکامات دین کے وقت درود شریف نہ پڑھنا جنت سے محرومی کا سبب ہے۔ صاحب ایمان پر لازم ہے درود شریف نہایت محبت و ادب سے پاکیزہ قلم، پاکیزہ خیال، پاکیزہ جسم سے لکھے۔ کافذ، وقت کی بچت کا خیال نہ رکھے سب کچھ تو حضور ﷺ کا صدقہ ہے اور دوسرے شیطان اور خیال نفسانی سے بچے۔ یہ علامات بدعت ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱

اُس نے جنت کی راہ بھلا دی۔

☆ جنت کی راہ وہی بھولے گا جو بطنِ آیتِ کریمہ **فَوَيْلٌ لِلْكَافِرِينَ** قُلُوبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللَّهِ **ط** کا مصداق ہوگا۔ جس کو ایمان کا نور نصیب نہ ہوگا۔ ایسا بانیہ اس سے بڑھ کر اور کیا نصیبی ہے۔

☆ حدیثِ قنادہ **رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** رسول اللہ **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** نے فرمایا۔

○ جس نے میرا نام طمٹھرتا اور دُرودِ شریف نہ پڑھا اُس نے مجھ پر غلم کیا۔

ایذا دینا بطنِ آیتِ کریمہ **وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ** لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ **ط** وہ عذاب کا مصداق اور مستحق ہے چہ جائیکہ ظلم اَعَادْنَا اللَّهُ مُتَبَعَاتِهِ وَتَعَالَى اللَّهُ بِرُدَائِهِ حضرت ابو سعید خدری **رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** نے فرمایا۔

○ ایک مجلس مٹھی اور پھر اٹھ گئی اور اُس نے میرا ذکر نہ کیا یعنی دُرودِ شریف نہ پڑھا یا فضائل و کمالات یا شجراتِ بیان نہ کئے۔ وہ ایسی ہے جیسے مردار سے گندی مجلس میں بیٹھے اور یہ روزِ قیامت حرکت اور محرومی کا باعث ہوں گی۔ ایسی مجالس نہایت قبیح، مبغوض اور منحوس ہیں۔ مجلس میں کثرتِ اثر و حامِ علامتِ قبولیت نہیں۔ مجلس کی قبولیت ذکر، شکر، مراقبہ، عبادت، دُعا اور صلوٰۃ و سلام سے ہے۔ تارکینِ دُرود و سلام اور مانعینِ صلوٰۃ و سلام کا کیا حال ہوگا وہ تو جنت کی ہوا کی بُوی نہ پاسکیں گے۔ بغیرِ لالہ بارگاہِ رسالت اور حسین بارگاہِ نبوت **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** کا تجربہ شدہ ہے۔ ہمیشگی کے ساتھ دُرودِ شریف پڑھنے والا۔ جان بوجھ کر یا کبھی تامل یا کسی اور وجہ سے دُرودِ شریف کا ناغہ کر دے تو وہ خواب میں بھٹکتا پھر تباہ ہے اور منزل کا راستہ بھولا ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک کی عملی تصویرِ خواب میں نظر آجاتی ہے۔

طہ پ سورۃ الزلزال **آیت شریفہ ۱۲** اُس جیسا ہو جانے کا جو تنگ دل ہے تو خرابی ہے اُن کی جن کے دل یادِ الہی کی طرف سے سخت ہو گئے۔

طہ پ سورۃ التوبہ **آیت کریمہ ۶۱** اور جو رسول اللہ **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** کو ایذا دیتے ہیں اُن کیلئے دردناک عذاب ہے

۲۔ نورِ حکمت: تعظیمِ رسول ﷺ عَلَیْہِ اَلْحُکْمُ صَلَوةٌ وَاَلْحُکْمُ سَلَامٌ فَمَنْ یَاْمَنُ بِهِ۔

☆ عقلِ جسم کے اعضاء پر حکمران ہے جو عالمِ فہم اور شعور کا سر ہے۔ سینہ: اہلباس، اہوان، ایمان اور انوار کا مومن ہے۔ بقولہ النور اذا دخل الضلّہ زلّ انفسہم ما نور جب سینہ میں آتا ہے تو گھٹاتا ہے قلبِ صغیری، مضمّن: قلبِ حقیقی کا آشیانہ ہے جو عالمِ امر سے ہے۔ اس کو حقیقتِ جامدہ بھی کہتے ہیں۔ قلبِ یکان تعلیم و توفیر اور محبت کا مستقر اور زبانِ اظہار کا آلہ ہے۔ مقطبِ عقوبت جَلّ شائتہ کا مقصود صلّوا علیہ وسلم لئلا اے غلبتِ رسول ہے حضور کی ادا دین اور آپ کی تصدیق ایمان ہے اور تعظیمِ یکان کا جزو اعظم ہے۔ و بِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَهُوَ التَّوْفِیْقُ بِالْحَقِیْقِیۃِ

۳۔ گلِ حکمت: اتباعِ تمام رسولانِ نام علیہ الصلوٰۃ والسلام کمالِ ایمان ہے۔

☆ حضور نورِ محمد ﷺ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلٰتُہٗ کے قلبِ اہلہ میں نور کا سمندر موجزن ہے۔ جس سے فوارہ کی طرح نور کی شعاعیں اور لہریں ہر ایک مومن کے قلب میں پہنچ رہی ہیں اور ایمان اس رشتہ قلبی سے قائم ہے۔ اس گُلستانِ نور کا ہر غنچہ و گل "مومن" پر نور اور ہر گونہ اور پودہ و شجرِ طور ہے۔ اشتیاقِ محبت سے جب غنچہ کی آنکھ کھلتی ہے تو گیلِ بارخِ رسالت کی زبانِ فُتُوح سے دُرودِ شریف کے انوار کے پھول کھلتے اور محبت کے نغمے چھوٹتے ہیں۔

سلا سے یا رسول اللہ سلا سے فرستادہ بدر گاہتِ پیامے
خدا رسوئے مشاقانِ نگاہے پیامے گر نباشد گاہے گاہے

۴۔ آیتِ حکمت: کُتِبَ عَلَیْ رَسُوْلِکَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلٰتُہٗ صریح کُتِبَ ہے۔

☆ ذاتِ مصطفیٰ عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ اِنِّیْ یَذِیْبُ التَّنَادِلَ سے عناد اور ذکرِ مصطفیٰ "دُرودِ شریف" سے اعراض اور اعتراض "اَلَا اِنَّ الْحَقِیْقَیۃَ" اپنے دل کے آئینہ میں دیکھ رہا ہے حقیقتِ گئی نے دُوس کر تیرا جانِ یکان سے رشتہ کاٹ دیا ہے قیصری زبانِ ذہنِ او عقلِ بے شعور اور دلِ اندھا ہے تو میں سالت تو میں اُوبیت کو مستموم ہے اور اُوفیٰ ہے ابوبی رسولِ عربی صریح کُتِبَ ہے۔ "تُفْتُ بر تو ہزار بار نُفْتُ"

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام جانوں کی روح ہیں ہر آن ہر زمان اور ہر مکان میں موجود "حاضرِ ماکر" جس حضور میں روحِ نہ وجودِ حضورِ مظلوم اور یکبارہ نہ کفارِ مرموہ ہے۔ وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُورًا فَکَیْفَ لَہٗ نُورٌ جہ اللہ نور نہ اس کے ہے نہ نور نہیں۔ روحِ مصطفیٰ کو کائناتِ عالم کی ہر شئی میں موجود دہانا پہچانا اور

○ فاتحہ پڑھا یا ولی آلہ اب ۲۔

☆ معزز قارئین! آئیں مٹانے میں توفیق و سلام پر زور دینا اور شیخ معتاب غائب کے چند ایک مہرت آموز واقعات تحریر کرنا جو کہ سلفی ائمہ کی حلیہ و سلیک و التکلم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

☆ صنعا میں ایک قاری قرآن جو اندھا، گولگا اور بھرہ ہو گیا تھا۔ اُس کی آواز بہت اچھی تھی اور قرآن پاک خوش الحانی سے پڑھا کرتا تھا اُس نے ایک روز جان بوجھ کر یُصَلِّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کی بجائے عَلَی النَّبِیِّ پڑھا تو اُسی وقت اُس کی حالت ہو گئی۔ پہلے بالکل وہ صحیح و سلامت تھا۔ "نہ ہرہ العجارس"

☆ ایک شخص بزبانہ حضور سید الکائنات "ﷺ" نام مبارک بے ادبی سے لیتا اور ازراہ تمسخر منہ ٹیرھا کر کے پڑھتا تھا۔ اللہ عز و جل اُن کو اپنے مجرب پاک کی بے ادبی اور گستاخی پسند نہ آئی اور اُس کا منہ ٹیرھا ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ گستاخانِ بارگاہِ حبیب "ﷺ" کے چہرے آخری عمر میں قبیح ہو جاتے ہیں۔ مرنے کے بعد اُن کے چہرے بھیانک ہو کر قابلِ نفیر بن جاتے ہیں۔

چوں خدا خواہ کہ پردہ کس درو سیدش اندر طعنے پا کاں زندہ "منہی تہی"

☆ ایک رئیسِ اعظم جو موطا امام مالک علیہ السلام مستند کتابِ مشطاب حدیثِ پاک سے بڑی محنت رکھتا تھا اُس نے ایک کاتب سے کہا مجھے موطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کر دے۔ اُس نے تحریر کر دیا لیکن جہاں حضور نبی کریم "ﷺ" کا اسم گرامی آتا وہاں وہ خیانت کرتے ہوئے درود شریف نہ لکھتا۔ حالانکہ موطا شریف میں لکھا ہوتا جب اُس نے رئیس کو وہ نسخہ مبارک پیش کیا اور انعام و اکرام لینا چاہا تو اچانک اُس کو کاتب کی خیانت کا پتہ چل گیا۔ اُس رئیس نے انعام کی بجائے اُسے دھتکار کر نکال دیا اور وہ کاتب کنگال ہو گیا اور لوگوں سے ہانکنا پھرتا اور اسی طرح فاقوں کی

بقیہ ص ۶۱

ماننا دل کے نور سے ہے مومن کو دل کا نور اور قرطبہ درود شریف سے ملتا ہے۔ لیکن جو دل ہی حضور نور سے کہنا
علیہ السلام سے ہے حضور نور ہو۔ وہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے خبر ملے۔ نور "اٹھا" ہو گا اور شاہینِ صفا
سید بہرہ الہیاء باطلہ "اور نہ توں اللہ ذلیہ بنوہی الصلوٰۃ والسلام علی سیدہ الامم علیہ الصلوٰۃ والسلام ط

حالت میں مر گیا۔ **مَا تَهُمُّوا قَبْلَ مَوْتِهِ** اور نہایت قریب موت مرا۔

☆ فقیر غفرلہ نے اپنے زمانہ میں کئی ایک ایسے حکماء سنا دیے ہیں جو حضور نور مجسم شفیع عظیم حضرت آدم و نوح علیہ السلام کے بعد پیدا ہوئے اور ان کی شان پاک میں اختلافی مسائل چھیڑ کر گستاخیاں بے باکیاں کیا کرتے وہ نہایت بڑی موت کے ایک شخص سرور کو زمین نبی الرحمن **صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** کی ذات پاک میں ایسے الفاظ کہتا جو پاکیزہ اللہ کہے اُس کا نکاح لوٹ جاتا ہے اور وہ کافر بنے۔ **اَلْیَاقُوذُ بِاللّٰہِ ط** لوگوں نے دیکھا کہ وہ آخری عمر میں پاگل ہو گیا اور گندگی کھاتا پھرتا تھا اسی حالت میں گستاخیوں کی سزا پائی کہ مر گیا۔ **اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ** کو اپنے محبوب رسول **صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** کی کوئی سی توجہ میں بھی گوارا نہیں ☆ اتحادِ مہار کی روشنی میں درود شریف کا ترک تو درکنار، مانعین اور مشحین کا کیا حال ہو گا اور گستاخیاں؟ **اَلْیَاقُوذُ بِاللّٰہِ ط** کیا وہ ان وعیدات کے حامل نہ بنیں گے؟ **اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ** کے غضب اور قہر سے بچ جائیں گے؟ انسان کا چہرہ اُس کے دل کا آئینہ ہوتا ہے۔ جب دل بغض اور عداوت کے غل سے بھرا ہو اور حبِ حبیبِ کبریا **صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** سے یکسر خالی ہو تو کیا اُن کے چہرے **اَسْوَدَتْ وَجْہُہٗمُ** کی تصویر نہ ہونگے؟ وہ حبیبِ پیارا تو عمر بھر کرے فیض و جود ہی سرسبز رہے کھائے تجھ کو تپ تفر سے دل میں کس سے بھالے

اُن کے دل " **فِی غُلُوْمٍ یُّہِیْضُ مَرَضَہٗ** سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان دلوں کا علاج تو توبہ اور درود شریف تھا۔ جس کے وہ منکر ہو گئے۔

☆ ایک شخص جب بھی محبوبِ ربِّ العالمین **صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** کا اسمِ پاک ذکر کیا سنا تو درود شریف میں نخل سے کام لیتا اور کنارہ کشی کرتا اور دوسروں کو بھی روکتا تو کتا تھا اُس کی سزا اُس کو یہ ملی کہ اُس کی زبان بند ہو گئی اور وہ اشارے سے بات بھی نہیں کر

۱۰۔ سہل سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۰ اُن کے دلوں میں بغض کی بیماری ہے اور اُن کے طرزِ عمل سے **اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ** مرض کو اور زیادہ کرتا ہے۔ منافق کا مقام، جہنم کی سب سے نچلی گائی ہو گا۔ منافق کی ایک قسم ملعون ہے جو تمام دینی تبلیغی اور امتدادی امور میں لگا ہوا ہے اور توحید و تفاق کی تصویر کا کسی رُخ ہے۔ ۱۲۔ منہ غفرلہ

سکتا تھا۔ پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خیر تھا۔ اور اسی حالت میں جہنم رسید ہو گیا۔

☆ ایک کاتب حبیب حدیث پاک کی کتابت کرتا تھا درود شریف لکھا چھوڑ دیتا۔ کاغذ یا وقت کی بچت کرتا۔ اس کے ہاتھ میں آکر ”چھوڑا“ نکل آیا۔ اور اسی کے درود سے تربتاً ہوا مر گیا اور دوسروں کے لئے عبرت بن گیا۔

☆ ایک منشی بوقت کتابت نام اقدس پر درود شریف صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے علاماتِ مہمل لکھ دیتا جو کہ شعاعِ تجزیہ، شد و تہ ہے۔ اُس کو دنیا میں سزایہ ملی کہ اُس کا ہاتھ کٹ گیا اور قیامت کی سزا تو وہ قہار و جبار ہی جانتا ہے کہ اُسے کیا ملے گی یا کیا مل رہی ہے۔ اللہ رب العزت محفوظ فرمائے۔۔۔ ”شفاء الکافی فی زیارۃ غیر اللکیم“

☆ ایک شخص کا انتقال ہو گیا اُس کی قبر کھودی گئی تو ایک کالا سانپ نکلا۔ لوگوں نے گہرا ہٹ میں قبر بند کر دی۔ دوسری جگہ کھودی تو وہی کالا سانپ موجود تھا اسی طرح ہوتا رہا۔ آخر کار سانپ نے زبانِ حال سے کہا تم جہاں کہیں بھی قبر کھودو گے میں وہاں موجود ہوں گا کیونکہ یہ سرکارِ مدینہ، سرورِ سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسمِ گرامی سنا تو درود شریف پڑھنے سے نکل کرتا تھا۔ اس کے نکل کا میں عالمِ بندخ میں شکلا سانپ ہوں۔

”شفاء القلوب“

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ بِقَدْرِ حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ وَكَمَالِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

○ ”صحیح احادیث مبارکہ سے“ نبی کریم ﷺ جہم صلی اللہ علیہ وسلم

کے اسمِ نکالوں پر تحریراً، تقریراً درود شریف لکھنا اور پڑھنا مومن پر لازمی الامر ہے۔ نخل، کنجوشی، کینکنی، دوسرے وقت، کاغذ کی بچت، درود شریف کی بجائے مہمل اشارات پر اتنا کر ناخوارِ ج کا طریق کار ہے۔ سب سے پہلے اس کی ابتداء بنو اُمیہ کے زمانہ میں ہوئی۔ نجدیہ نے اسے اپنایا اور وہابیہ نے پروان چڑھایا تا حال اُن کی یہ مجبوندی روش اُن کی تصانیف سے ظاہر ہے اور تاویلاتِ فارسیہ کا سہہ میں الجھ کر اب تک جاری رکھے ہوئے ہیں یہ علامات، بدعتِ کبیرہ ہیں۔ لطیف، پاکیزہ ذہن کے لئے مکروہ ہے یہ شخص فوتہ جزمین میں فساد کرتے اور اصلاح نہ چاہتے۔ سورۃ اہل ۸۴

تحریر کی حد تک قابلِ نظر نہیں۔ درود شریف جو ایک نہایت پاکیزہ اور جامع دعا ہے
 کلمہ ہے اور وہ زبان اور دہن مبارک ہے۔ جس سے درود شریف نکلتا ہے۔ اس
 کی پاکیزگی اور طہارت دیکھ کر کہتے ہیں کہ ملائکہ اپنے فوری پروں سے اُڑ کر آتے ہوئے آتے ہیں اور
 خوش ہو کر چومتے ہیں یہ مومن کا محبت سے حقِ علامی ادا کرنے کا ایک اعلیٰ ترین طریقہ
 ہے۔ ایسے مبارک اور پاکیزہ کلمات دعا ہے کہ مہمل اور بے معنی الفاظ سے بدلنا مومن کی شان
 سے بعید ہے اور یہ کالموں اور جابلوں کا طریق کار ہے اور مومن کی شان کے لائق نہیں کہ
 ربِّ کریم کے فیض کو لایعنی نشان سے بدل دے۔ **وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتْبَعَ الْاَهْلَی**
 سورۃ الاحزاب

☆ علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔
 ○ سب سے پہلے جس شخص نے درود پاک کو کلمہ مجلس لکھا تھا۔ اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا
 قانونِ قدرت بھی یہی تھا۔ کیوں نہ ہو جو چور مال کی چوری کرتا ہے اُس کے متعلق حکمِ خالق
 کا نثار یہ ہے **فَاَقْطَعُوْا اَیْدِیْہُمْ** پس کاٹ دو ان کے ہاتھ۔ اس بد نصیب
 نے مال تو نہیں مال سے گراں بھاری چیز، عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کی چوری کرنے کی سعی
 کی دنیا میں تو اُس کا ہاتھ بطور شراکت اور قیامت کی سزا اس پر مستعد، حالانکہ عند اللہ مال
 کی چوری سے عظمتِ مصطفیٰ، شانِ مرتضیٰ، کمالِ محبتِ ﷺ کی چوری کی سزا بہت
 زیادہ اور سخت ہے۔ **قَطَعَتْ دِرَیْئَتَہٗ وَلَمْ یَبْقَ وَہُمْ اَحَدًا** اُس کی نسل ہی منقطع ہو گئی۔
 ☆ امام محی الدین علیہ رحمۃ اللہ کتاب الاذکار میں فرماتے ہیں۔

یُحْمَرُ الرَّمْزُ بِالصَّلَوةِ وَالذِّقْرِ	درود شریف کو اشارہ کدہ سے لکھ کر وہ تحریر
بِالْکِتَابَةِ بَلْ یُکْتُبُ بِکَمَالِہٖ وَلَا	ہے بلکہ پورا درود شریف لکھے۔ کلمہ مجلس سے
یَسَامُ وَنَہُ الْاَحْرَمَ خَطًا عَظِیْمًا	درود شریف لکھ کر حرام گناہِ عظیم ہے۔

”مگر حفظِ مراتب نہ کئی زندگی“

○ ”الدِّیْنُ کُلُّہٗ اَدَبٌ“ کے تحت اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ مثلاً اسمِ گرامی
 محمد ﷺ پر عز و جل نہ لکھا جائے۔ لارنب حضور ﷺ بارگاہِ صمدیت
 میں عزیز بھی نہیں اور جلیل بھی لیکن یہ وصف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اسکا حصہ کے لئے
 ہے لہذا دینی میں داہن۔

خاص ہے۔ عز و جل، جل مجدہ، رب العزت، جل و علا، نقالے، مبارک، بھانڈا، عزائم، کھا جائے گا۔ جب بھی اسم پاک لکھے یا پڑھے تو لازمی طور پر مبارک القاب لکھے اور یہ آداب محبت سے ہے۔ اور صرف رب یا اللہ لکھنا اوجہ مانع ہے۔

قرآن پاک : پ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۱۸۰

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا
اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام تو اسے
بہا ص

○ معبود حقیقی تو ایک ہے اور اس کے اسماء مبارک بہت اور وہ سب تو حقیقی ہیں۔ حضور ﷺ سے سُنئے ہوئے اُن کے علاوہ کسی اور نام سے پکارنا منع ہے۔ اللہ بھانڈا کو اللہ سیاں کہنا یا لکھنا بالکل ہی خلاف شریعت مظہر ہے اور یہ جہلاد کا طریق ہے اور بعض علماء دور حاضر نے اللہ بھانڈا کو تکالی کو اللہ صاحب لکھا ہے یہ لکھنا ممنوع اور محسوب ہے۔ ایسی مروجہ اور قبیح عادات سے متصفین کو پچنا چاہیئے۔

حضور دانائے کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کے اسماء گرامی پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، صلی اللہ علیہ وسلم، علیہ الصلوٰۃ والسلام، علیہ التحیۃ والسلام، علیہ اعلیٰ الصلوٰۃ واحسن السلام کے مبارک القاب جو شایان شان ہیں لکھے اور شان اطہر سے گئے ہوئے الفاظ، اقاب ہرگز ہرگز نہ لکھے آنجناب انصورت، آنحضرت، آنسور کے الفاظ سے توہین کی برآتی ہے۔ اور یہ الفاظ شان نبوت کے لائق نہیں۔ فی زمانہ ان کا بہت رواج بڑھ گیا ہے۔ احتراز کرنا چاہیئے۔ پچا اولیٰ ہے اور جلد انبیاء و مرسلین کے سیکے علیہ السلام، سلام اللہ علیہ لکھے شلہ سیدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام لکھا جائے "ﷺ" نہ لکھا جائے۔ یا اولیٰ لکھا جائے ابوالانبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام و علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام انبیاء کے لیے علیہ

علیہ اللہ تعالیٰ جو آپ کے کو سخی نہ لکھے۔ اسم پاک خدا کی وجہ حجازیہ کہ برصغیر میں یہ نام اکثر اولیاء کا طریق، علماء و کاتبین نے اپنی اپنی تعصبات میں استعمال کیا ہے اس کے موافق اور دلیل نہ پائی۔ یہ مسئلہ فقہ فارسی ہے۔ چھوڑ دو اُن اسموں کو جو قیادی دشمن اور بے سنی اور سنیوں کے خلاف ہوں۔ ۱۲ منہ

السلام کا لفظ ہوگا۔ جو قرآن پاک و سلام علیٰ المرسلین سے ثابت ہے اور صلوة کا لفظ بغیر وسیلہ جلیلہ حضور ﷺ کے نہ لکھا جائے۔ اسی طرح ملائکہ مقربین اور ملائکہ رسل کے لیے بھی علیہ السلام لکھا جائے۔

علامات مکروہ :- اللہ تعالیٰ کی بجائے تم اور بنی شامہ کی بجائے ج لکھا منع ہے۔ ورو وشریف صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے ص، م، صلعم، صلے اور علیہ السلام کی بجائے م، عم اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے رض اور کرم اللہ وجہہ لہ کی بجائے ک اور بخشنے اللہ علیہ کی بجائے رح لکھا ناجائز ہے۔ "وَقَسَّ عَلَىٰ هَٰذَا

وَلَا اِسْمَ دَسُوْلِهِ يٰ اَن تَكْتَبَ عَلَيْهِ صَلَواتُكَ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک پر پورا صلی اللہ علیہ وسلم فقہ حجت عاۃ الخلفاء والشافعی ولا یختصرو کتابہما لغو صلعم م، ح، فان عاۃ الخلفاء وروین "تو جی حدیث یہ نام نہیں لکھا بدین ہر راقی علیہ الرحمۃ الباقی"

☆ صحابہ عظام، ازواج مطہرات، اہل بیت اطہار کے لیے علیہ السلام نہ لکھا جائے بلکہ ان سب کے لیے قرآنی آیت کریمہ سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم قطعیت کے ساتھ مختص ہے۔ اور تابعین اور اولیاء مقربین کے لیے جواز کی دلیل کہ رضی اللہ عنہ لکھا جائز ہے اور نہ لکھا جرح امتیاز فضل و اعلیٰ ہے۔ جملہ اولیاء رب کریم کی رضا کی راہ میں ہیں اور صحابہ کبار رضا کے تمام پر پہنچے ہوئے۔ رضا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بندہ کے حق میں کرامت، رحمت، فضل و کرم اور ارادہ ہدایت و ثواب ہے اور بندہ کی رضا کا مطلب یہ ہے کہ رضا دوسرا نام ہے اطاعت کاملہ اور اشباع نام کا اور یہ احوال سے ہے۔ تمام رضا پر صحابہ کرام کو

علیہ ارحمہم، مشایخ فخرام مسلمہ نے عالیہ برگزیدہ موتیہ شریفی اللہ تعالیٰ بالسرارہ العزیزہ پر لفظ ترضی بالاجماع بلا نزاع و بلا اختلاف منسوب و محبوب اور محبوب ہے۔ "استدلال اشارۃ النور والذین اتبعوہم یصلحان و یحقون انہم یرضوا عنہ" "قال النوری فی الذکار" "رضاء الہی کے واسطوں میں ہی وصول ہے۔ السلام سرہ شریف

جہ رب العزت نے اپنی رضا کا آج زمین ان کے سروں پر بکھایا۔ جنہوں نے اپنے رب کو راضی کر لیا۔ اور وہ بھی اپنے رب پر راضی ہو گئے۔ رضا ملزم وہی ہے۔ ذکر ارقم مکاسب اس تمام رضا سے اور کوئی تھا نہیں۔ جو جذبہ ملوک کے مقامات کی انتہا ہے۔ سبحان اللہ ان سروں پر رضا کا تاج لٹا بھابے ۱۰ منہ ہرگز

فائز اللہ کرام کر دیا گیا۔ ولایت کے سارے مدارج صحابہ کرام پر ختم ہو گئے جیسے نبوت و رسالت محبوب و محبوبہ پر ختم ہوئی۔ یہ مرتبہ رضا کتنا عظیم عطیہ خداوندی ہے۔

سیدنا علی مرتضیٰ، حسین کو مکیں کے لئے عَلَیْہِ السَّلَام لکھنا یا کہنا منع ہے اور یہ شانِ راضیہ ہے جس سے بچنا کوئی واجب نہیں ہے۔ اگرچہ معنی اس کا اطلاق السَّلَام عَلَیْہِمْ کی مانند صحیح ہے۔ اولیاءِ عظام، علیہ کرام ائمہ دین سلف و خلف اور مؤمنین متحقین کے لئے قَدَسَ سِرُّہُ الْعَزِیزُ، رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ، قُدَّسَ اللہُ مَرْقَدُہُ، طَابَ اللہُ ثَرَاؤُ، اَعطَ اللہُ تَرْبَہُہُ کے القاب رکھے جائیں۔ اکثر جہلاء کا طبقہ اپنا نام رکھتے وقت مثلاً محمد علی لکھتے ہیں۔ یہ علامات نہیں لکھنی چاہئیں اور نہ یہ نام لیتے وقت درود شریف پڑھا جائے۔ ہاں نام لیتے وقت ادب ضروری ہے۔ ٹیڑھے میٹھے توڑ موڑ کر نام سے نہ پکارے اور نہ لکھے۔ مثلاً محمد شفیع کو م ش نہیں لکھنا چاہیئے۔ انگریزی میں M یا MOHD نہ لکھے بلکہ پورے سبیلنگ کے ساتھ MOHAMMAD لکھنے نام کے اثرات سے شخصیت متاثر ہوتی ہے۔ لہذا سب سے افضل نام اللہ رب العزت اور نبی پاک ﷺ کے نام مبارک ہیں۔ محمد عبد اللہ، محمد عبد الکریم، محمد علی عثمان اللہ، محمد عبد الرحمن نام رکھے نہ کہ دشمنان اسلام کے نام رکھے مثلاً پرویز، یزید۔ عام مؤمنین کے انتقال کے بعد مرحوم، منصور کے الفاظ لکھنے جائز ہیں۔

تحقیق الفاظ :- عبد، غلام، وَلَد ”یعنی عربی الفاظ ہیں مؤنث“

○ عبد الرسول علیہ الصلوٰۃ یہ نام غلام رسول، غلام مصطفیٰ کے معنوں میں ہوں گے۔ اگر غلام کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اللہ کے اسم پاک کی عظمت اور عہدیت کاملہ کی وجہ سے معنی بندہ ہوگا نہ کہ نوکر۔ لہذا غلام اللہ بھی نام جائز ہے بمعنی عبد اللہ اور اگر یہاں معنی نوکر اللہ کا لیا جائے تو شانِ عظمت خداوندی کے خلاف ہے۔ اگر غلام کی نسبت

علیہ عظمت کبریا اور عزت مصطفیٰ رسول علیہ الصلوٰۃ ہو تو سائق و مخلوق، کان من خالق، لکھا جائے گا کہ نابینا کی کاغذ پر نہ رہے۔ اس معنی میں اگر غلام اللہ نام جائز ہے تو عبد المصطفیٰ کیوں جائز نہیں؟ یہاں معنی غلام مصطفیٰ ہوگا۔ عبد اللہ علی عبد المطلب، عبد الرسول یہ افضل ترین نام ہیں کہ غلامِ حال مصطفوی ﷺ ہیں۔ عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ

مخلوق کی طرف ہو تو معنیٰ لو کر اور غلام اور بیٹا بھی۔

قرآن پاک : پ ۱ سورہ کریم آیت ۱۹-۴

قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ	بِإِلَهِاتِكَ رَبِّ سَبْعُ مِائَةٍ
لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا	أَبْنَاءَ لَكَ

① یہاں ہر دو مقام پر غلام کا معنی بیٹا ہے لیکن اگر غلام کی نسبت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف ہو مثلاً غلام اللہ تو معنی بیٹا نہیں ہو گا یہ کفر اور شرک ہے بلکہ اللہ کا بندہ مراد ہو گا

قُلْ يُبَادِي الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ۚ فَسَرُّهُ زُرُّهُ

تم فرماؤ اے میرے وہ بندہ! جنہوں نے اپنی جانوں پر نیا دتی کی۔ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو

② ان آیات کریمہ میں رب کریم نے اپنے رسول کریم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ اپنے غلاموں کے فرماویں۔ اے میرے بندو!

یعنی جو کہہ کے ہم کو شہ کرنے اپنا بندہ کر لیا پھر تجھے کو کیا احادیث مبارکہ میں مولیٰ، غلام کے معنی میں بھی مستعمل ہے مثلاً سالم مولیٰ ابی حذیفہ، ابو رافع مولیٰ النبی ﷺ اور بھی کئی ایک معانی میں۔ محبوب، ملاک، قریب گہرا دوست۔ مددگار۔ سردار۔ بادشاہ۔ خداوند تعالیٰ۔ آزاد کردہ غلام وغیرہ

من کیتم کہ باتو دم دوستی زخم چنڈیں سگان کوتے تو یک کمتر میں مغم

☆ حقیقت میں عبد اللہ، وہ ہے جو عبد المصطفیٰ ہے جو عبد المصطفیٰ نہیں وہ عبد الطافوت ہے مولائے کائنات علی مرتضیٰ کریم ﷺ کا قول ہے

أَخْسَنُ مَقُولَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحَجَلِ اِنِّي لَكَيْدٌ مِنْ عِبِيدِ مُحَمَّدٍ

مغنی ذوق و شوق

گھٹم چہ گوئی ؟ گفتا جانِ دِل
گھٹم چہ خواہی ؟ گھٹتا غلامے

علہ کہتی اچھی بات سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے شانِ اکھبر ﷺ میں مندرجی کہ میں رسول اللہ ﷺ کے غلاموں سے ایک غلام ہوں۔ یہ فقیر ضعف العیذ عرض کائن ہے

تاب و ملت کا ریا کمال میں ازیشان نیستم ہوں نگاہم جائے وہ در سایہ دیوارِ خوش

تیرا کم آپ ہی میرے دل میں لگ گئے مجھ کو تو جو جتنی تیرا نقش پا ملے

☆ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "بیمیں سلم وندری شریف"

○ ایک سفر میں رسول اعظم ﷺ کے ساتھ تھا تو میں گنت عبادہ و خادماہ آپ کا غلام اور نوکر تھا۔ یہاں عبادہ سے مراد غلام اور خادم ہے۔

فَإِنْ بَنَى زِمَةً مِّنْهُ يَشْتَرِي حُرًّا وَهُوَ أَوفَى الْخَلْقِ بِاللِّمَمِ

"احمدیہ الزہد شریف" امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ

علم ہے شک اپنا نام محمد رکھ جانے کی بدولت حضور پاک ﷺ سے میرے لئے ایک جہد شرفا ہے اور آپ ﷺ "تو ساری مخلوق سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والے ہیں۔

☆ بروایت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روزی قیامت مٹا دی ندا کرے گا۔ جنوارا جس کا

نام محمد یا احمد ﷺ ہے وہ کھڑا ہو جائے

اور جنت میں داخل ہو جائے اور یہ اعزاز و کرامت

باسم پاک محمد ﷺ ہے۔

إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ نَادَىٰ مَنَادٌ إِلَّا يَشْفَعُ

مَنْ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ أَوْ أَحْمَدُ ﷺ

وَلَيْدٌ حُلَّ الْحَبَّةِ كِرَامَةً يُحْيِي ﷺ

لَمَّا قُضِيَ عَلَيْهِمْ نَوْمُهُ بِالْفَرَجِ

☆ ایک روایت میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے فرشتے پیدا فرمائے ہیں۔ جو تمام رُوسے زمین پر پھیر کر اس گھر کی زیارت کرتے ہیں جس میں کوئی محمد یا احمد نامی شخص ہوتا ہے۔ نیز حدیث قدسی میں فرمایا۔

اللہ حیا کرنا ہے کہ جہنم کا اسے عذاب ہے

جس کا نام میرے حبیب کے نام پر ہو۔

رَأَيْتُ خَلْقِي رَانَ عَذَابِ النَّارِ مِنْ اسْمِهِ اسْمُ

حَبِيبِي طَعْنُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

○ مطلب یہ کہ جس طرح اُس کا سنی حق تعالیٰ کو محبوب ہے۔ اسی طرح یہ اسم بھی بہت پیارا ہے۔

یہاں تک کہ واسطے کرامت محمد ﷺ کے داخل نہیں کرے گا جہنم میں گر ان کے تن کو مسخ کر کے

لیک مسخ دل بود اسے ذوالفضل

اندیں اُمت نباشد مسخ تن

بیتا اللہ تعالیٰ اور اُن کے فرشتے بخشش اور رحمت

کرتے ہیں اُس کے لیے جس کا نام محمد ﷺ احمد ﷺ ہے

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَمَلَائِكَتُهُ يَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ

اسْمُهُ مُحَمَّدٌ أَوْ أَحْمَدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

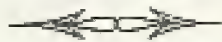
اسم محمد ﷺ سے مشتق ہے اللہ و ملائکہ بخشش کرتے ہیں۔ تو رات میں اسم پاک محمد اور انجیل میں احمد ہے۔ صَلَّوْا عَلَیْكَ وَنَعَمْ ط

"بلقیثیہ الخضریہ"

فرمایا میں نے اپنے ہاتھ سے کئی لاکھ احادیث مبارکہ لکھیں ہیں اور ہر حدیث پاک کے بیان میں **عَنِ النَّبِيِّ ﷺ** لکھا کرتا تھا۔ **اللَّهُ تَبَارَكَ تَعَالَى** نے مجھے درود شریف لکھنے کی برکت سے یہ شرف عطا فرمایا ہے۔

”شرح الصدور بشروح حال الموقر والعبود“

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
كَمَا تَحِبُّ وَتَرْضَاهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ



علہ حضرت سفیان بن عیینہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پاک لکھا جب وہ مر گیا تو میں نے اُسے خواب میں دیکھا کہ کوئی برقعہ پہنے بیٹھا ہے میں نے کہا یا رسول میرے دوست ہو سو یہ کیا ہے؟ فرمایا جب بھی اُمّی **ﷺ** ”اُمّ اُمّیں“ درود شریف پڑھتا ہے تو اس کا پورے کا پورے لکھا کرتا یہ غلطی ہوتی تھی اسی کے عوض رب کریم سے عطا ہوئی ہے۔ یہ ساداتِ موقر ”اہل بیت“ کے والدین ہیں ان کی عزت ہے۔ نیز فرمایا کہ ایک خوشنویس جو ہمیشہ کتابت کا کام ہاتھ کرتا۔ اُس کے پاس ایک بیاض تھی۔ جس پر وہ لکھنے سے پہلے درود شریف لکھتا اور پھر کتابت شروع کرتا۔ مرنے والے میں خوفِ خدا سے محنت گھبرا گیا اور کہنے لگا۔ میں صالح تو کوئی ہوں ہی نہیں دیکھنے میرے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا خیر ہو گا ہے۔ اُس کی اس حالت سے حسرتی میں ایک مجذوب عیب سے غما ہو کر اُسے اور کہنے لگے تو میں گھبرا گیا ہے؟ تجھے مبارک ہو کہ تیری وہ بیاض درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ رحمت میں پیش ہے اور اُس پر صابون رہے ہیں۔

علامہ احمد رضا علیہ الرحمۃ ”مراتب اللہ عزوجل علی شہادۃ الخیر“ میں تصریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

○ احادیثِ مکتوبہ و مکتوبہ حضور ﷺ کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں ہاں بالیقین آپ کے وسیلہ جلیلہ سے عبادتِ نبیاء و رسول۔ و اہل بیت اہلبیت اہلبار۔ یہاں تک کہ تمام اذواجِ شہادت و عبادت اور جمیع المؤمنین و المؤمنات غرضیکہ ہر امتی کے لئے جائز ہے۔ مثلاً

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ خَيْرَ خَلْقِهِ وَخَيْرِ عَرَضِهِ وَشَفِيعِهِ خَيْرُ شَفِيعَةٍ وَرَبِّهِ مَوْجِبُ لُطْفِهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ
وَرَبِّهِ سَيِّدُهُ وَخَيْرُ عَمَلِهِ وَخَيْرُ مَا تَعَمَّلُ عَلَيْهِ وَخَيْرُ مَا تَعَمَّلُ عَلَيْهِ وَخَيْرُ مَا تَعَمَّلُ عَلَيْهِ وَخَيْرُ مَا تَعَمَّلُ عَلَيْهِ
وَعَمَلُهُ أَصْحَابُهُ وَخَيْرُهُ وَأَمْرُهُ وَأَمْرُهُ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ



روضة الشافية

باب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

چالیس احادیث مبارکہ

فِي فَصْلِ الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

○ احادیث مبارکہ میں سید الکائنات افضل الصلوات واکمل الشیعات پر صلوة و سلام کے فضائل و فوائد لَا یُقَدُّ وَلَا یُخْصَى " اُن گنت" مذکور ہیں اور درود شریف پڑھنے والوں کی مدح و توصیف کے ساتھ وعدہ پر اجر عظیم کی بشارت اور تارکین، مانعین کے لیے عتاب عذاب الیم کی وعیدیں متدرج ہیں۔ یہ منتخب چالیس احادیث مبارکہ تحریر کیا جنوں اور اُمتِ مسلمہ کے لیے رب کریم سے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیجنے کی ہدایت و ترویج ملتا ہو تاکہ اللہ جل مجدہ الکریم درود شریف کے انوار سے ہمیں بھی ایمان افزوی اور الطیمان قلبی کا شہر عطا فرمائے آمین بجاو طہ و لیس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ "

☆ حدیث پاک : بروایت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما

فرمایا ہے شک رسول اللہ ﷺ - تشریف لائے ایک دن آپ کے چہرہ اقدس پر خوشی و مسرت ظاہر تھی اور فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ راضی نہیں اس سے کہ جو نعمتی آپ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو ایک سلام آپ پر

اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَابْشُرِي مَرِي فِي وَجْهِهِ فَقَالَ اِنَّهُ جَاءَ فِي جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي اَمَّا تَرْضَانِي يَا مُحَمَّدٌ ﷺ اَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ

۹

عرض کرے گا میں اس پر دس سلامتیاں نازل کروں گا۔

عشرًا ط

○ تشریح :- نبی کریم ﷺ کی رضا کے لئے اُمت مرحومہ کو یہ شرف عطا فرمایا کہ ایک درود شریف پڑھنے سے رب کریم دس رحمتیں نازل فرماتا ہے یہ شان کریمی ہے اور ایک سلام پر دس سلامتیاں نازل فرماتا یہ فضل الہی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلَّيْ عَلَيْهِ
وَعَدَدَ مَنْ لَمْ يَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک :- بروایت سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ "طہرائی"

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے زیادہ
قریب میرا وہ انتہی ہے جو سب سے زیادہ درود شریف
بھیجا اور اس پر فرشتے درود شریف بھیجتے ہیں
گئے۔ جب تک وہ درود شریف بھیجتا رہے
اب تک پڑھے یا زیادہ "

قَالَ ﷺ اِنَّ اَوْلٰى النَّاسِ بِى
اَكْثَرُهُمْ صَلَوةً وَمَنْ صَلَّيْ عَلٰى
صَلَّتْ عَلَيْهِ السَّلَامَةُ فَاَدَامَ لِيَصَلِّ
عَلَيْهِ فَلْيَقِلَّ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوْ لَا يَكُنْ

○ تشریح :- صلوة و سلام پڑھنے والوں کو اپنے قرب سے نوازا اور فرشتے اس
کے لئے حضرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک درود شریف پڑھتا رہے۔ رب کریم
کی رحمت اور فرشتوں کی دُعا سے حضرت کے لئے اتنی کو اختیار دیا ہے کہ وہ کم پڑھتا
ہے یا زیادہ۔ اور پورا دہائی بھی اس کے لئے مغفرت کی دُعا مانگتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ
وَعَفَّلَ عَنْ ذِكْرِ الْغَافِلُونَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک :- بروایت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ "دلائل الخیرات"

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمعۃ المبارک
کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کر
جو ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اس کے نامہ
احمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس برائیاں

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثَرُ مَا
الصلوة على يوم الجمعة ومن
صلى على من امر مرة واحدة
كتبت له عشر حسنة ونجيت

مٹا دی جائیں گی۔

عَنْ عَشْرِينَ ط "رواہ النہائی"

○ تشریح :- حضور ﷺ نے اُن سے جب ارشاد فرمایا تو آپ مکمل انور غفاری رضی اللہ عنہ میں تشریف فرما تھے اور اس حدیث پاک میں جمعۃ المبارک کو درود شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں اور دس برائیاں مٹتی ہیں اور اظہارِ تشکر و امتنان پر لیا تجدہ فرمایا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا أَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَأَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک :- روایت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ "دلائل الغزوات"

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص درود شریف لکھے فرشتے اُس کے گرد حلقہ باندھ کر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں جب تک وہ اس پاک کتاب میں لکھا رہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى فِي كِتَابٍ لَمْ تَقْرَأِ الْمَلَائِكَةُ تَصَلِّيَ عَلَيْهِ مَا دَامَ اسْمِي فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ ط "رواہ مسلم"

○ تشریح :- اس حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ جب تم کتاب دیوار یا چارٹ بورڈ پر اسم مبارک لکھو تو درود شریف لکھو اور پورا لکھا کر جب تک نام مبارک لکھا ہوا قائم رہے گا تجھے فرشتوں کے استغفار سے اجر اور مغفرت پہنچتی رہے گی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّمَالِ بِالْعُدُودِ وَالْأَصَالِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک :- روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ "دلائل الغزوات"

کہا ابو سیدان الانصاری نے کہ جو سوال کرے اللہ تعالیٰ اس کا جواب دے اور اس سے اپنی حاجت کا کثرت سے درود شریف پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے اور دُعا کے بعد بھی درود شریف پڑھے اور دُعا ختم کرے۔

قَالَ أَبُو سَيْدَانَ الدَّارِمِيُّ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُسْأَلَ اللَّهَ حَاجَةً فَلْيَكْثِرْ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَسْأَلِ اللَّهَ حَاجَتَهُ وَلْيَعْتَزَّ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ الصَّلَاتَيْنِ ط "رواہ النہائی"

سے اللہ تعالیٰ درود شریف اُقل اجر کو قبول فرماتا ہے

سے اللہ تعالیٰ درود شریف اُقل اجر کو قبول فرماتا ہے

هَذَا كَرَّمَ مِنْ أَنْ يَدْعَ مَا بَيْنَهُمَا

فرماتا ہے۔ وہ کریم ہے درمیان دُعا کو بھی قبول فرمائے گا۔

○ تشریح :- حدیث پاک سے مستنبط ہوتا ہے جو دُعا یا عبادت کے اوّل آخر و درمیان شریف پڑھے۔ درود شریف ہر صورت میں قبول ہے۔ وہ رو نہیں ہوتا تو رب کریم دونوں درودوں کے درمیان دُعا۔ عبادت کو بھی قبول فرمائے گا یہ اس کی شان رحمت سے بعید ہے کہ اوّل آخر کے کلمات قبول کرے اور بیچ رو کر دے۔ درود شریف اوّل آخر پندے کے پر کی مانند ہے۔ پندہ پروں سے اُڑتا ہے یعنی دُعا اور عبادت درود شریف کے پروں سے اُڑ کر عرش عظیم پر جا کر قبولیت پائے گی۔ فی زمانہ آخر مساجد کے لئے خصوصی عرض ہے کہ دُعا مانگتے وقت اوّل، آخر درود شریف پڑھا کریں اور مقتدیوں کو بھی ہدایت کریں تاکہ دعائیں قبول ہوں۔ درود شریف کی عادت بھی عبادت ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُؤَلَّى التَّحَمُّةِ
وَمُؤَلَّى الرَّحْمَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : بروایت عن ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط "وہ اُمّی مسلم"

قَالَ "رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ" أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى
عَلَى مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
عَشْرَ مَرَّاتٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَى عَشْرَ مَرَّاتٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَمَنْ صَلَّى
عَلَى وَائَةٍ مَرَّةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَلْفَ
مَرَّةٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَى أَلْفٍ مَرَّةٍ حَبَّرَ
اللَّهُ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ وَثَبَّتَهُ بِأَقْوَالِ
الَّتِي فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ وَأَمَحَلَهُ لِبَنَةِ وَجْهِهِ
صَلَاتُهُ عَلَى نَفْسِهِ لَمْ يَوْصَرِ الْقِيَمَةُ عَلَى

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو درود شریف پڑھے ایک بار اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں اور جو دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ ستر بار اور جو پڑھے ہزار بار تو اللہ تعالیٰ دس لاکھ حرام نسیا دیتا ہے اُس کے جسم پر اور ہر وقت نزع ثوابت رکھے گا کھر طیبہ پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں عالم برزخ میں " قبر کے سوال و جواب پر ثوابت قدم رکھے گا۔ درود شریف کا نور اُسی کا محمد و محمدان ہو گا سوال و جواب میں اور داخل ہو گا وہ جنت میں اور اُس کے درود شریف کا نور آئینہ کمال صراط پر جو پانچ سوال سے جو پڑھے ستر بار تو اللہ تعالیٰ ہزار بار

الصَّوْرَاطِ مَيِّمًا تَحْتِ مِائَةِ عَامٍ
وَأَعْطَاهُ اللَّهُ بِكُلِّ صَلَاةٍ صَلَافًا
قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ قَدْ ذَلِكْ أَوْ كَثُورًا

کی دُوری تک ہوگا اور اللہ تعالیٰ اُس کو ہر
دُور و شریف کے بدلے جنت میں محل عطا
فرمائے گا۔ اب اتنی کم پڑھے یا زیادہ

میں گئے مصلیٰ ہوں میری غفرتیں نہ پھو
نہ کلیم کا تصور نہ خیال طور سینا

مجھے دیکھ کر جہنم کو بھی آگیا پسینہ
میری شجہ محمدؐ میری آرزو مدینہ

○ تشریح : ثابت ہوا کہ دوزخ سے نجات، پھر صراط پر سلامتی اور عطیہ جنت
دُور و شریف سے ہے قبر عالم قیامت کا دروازہ اور پہلی منزل ہے۔ جو اس
منزل میں کامیاب ہوا وہ بفضلِ تعالیٰ اگلے سب مقامات حشر و نشر حساب و
کتاب، میزان و پل صراط پر کامیاب ہوگا اور جنت میں داخل ہو جائے گا۔
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَاشِفِ الْعُصَّةِ
وَمُجْلِي الظُّلُمَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : بروایت سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ و عنہ اکریم طہ۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى
عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِائَةً مَرَّةٍ حَبَّاءَ
يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَمَعَهُ قُرْآنٌ وَلَوْ قُرْآنُ
ذَلِكَ النَّوْرِ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
لَوَسِعَهُمْ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص جمعہ
کے دن سو بار مجھ پر درود شریف بھیجے۔ اور اُسے
گاہ قیامت کو تو اُس کے ساتھ نور ہوگا۔ اگر یہ نور
دُور و سلام کا تقسیم کیا جائے تمام مخلوق پر تو کافی
ہو سب کے لیے۔

ذَكَرَ فِي بَعْضِ الْأَخْبَارِ مَكْتُوبٌ عَلَى
سَاقِ الْعَرْشِ مَنْ اشْتَأَقَ إِلَيْ رَحْمَةٍ
مَنْ سَأَلَ بِيٍّ أَعْطِيَتْهُ وَمَنْ تَقَرَّبَ
إِلَى الصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ غُفِرَتْ
لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ رُبْدِ
الْبَحْرِ ط

بعض احادیث میں ذکر ہے۔ عرش کے ساق پر
لکھا ہے کہ جو شوق سے دُور و شریف پڑھے۔
اُس کی رحمت سے جو سوال کرے وہ عطا کرے
گا اور اگر تعزُّب چاہے حضور ﷺ کا
دُور و شریف سے تو اُس کے تمام گناہ مُعاف کر
دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاک برابر ہوں۔

۱۰ سات تین۔ جہنم بھیر، بھیر، سقر، ہوتی، جھک، نکلی۔ ۱۱ استودانِ مجاہد ربیعہ ط

○ تشریح : جمعۃ المبارک کے سوز و درد و شریف کی فضیلتیں بیان فرمائیں۔ درود شریف قیامت کے روز نور ہوگا۔ اللہ جل جلالہ کے عتاب و عذاب سے محفوظ و امنون فرمائے گا۔ ہر قسم کے گناہ خواہ کتنے بھی ہوں سب کی مغفرت کا مژدہ سنایا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الطَّاهِرِ الطُّهْرَى عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : بروایت زیندا ابو ذر و آء رضی اللہ عنہم اذ قالوا لعلنا نلذات

بعض صحابہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ "سنو وہ مجلس جس میں محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود شریف پڑھا گیا تو اس مجلس سے ایک خوشبودار ہوا اٹھے گی جو آسمان تک پہنچے گی اور اللہ کہیں گے کہ دنیا میں کوئی ایسی مجلس ہوئی ہے جس میں حضور ﷺ پر درود شریف پڑھا گیا یہ اس کی خوشبو ہے۔

رُوي عن بعض الصحابة رضي الله عنهم انه قال ما من مجلس يصلى فيه على محمد ﷺ الا قامت منه رائحة طيبة حتى تبلغ عنان السماء فتقول النكة هذا مجلس صلي فيه على محمد ﷺ

○ تشریح : جب درود شریف پڑھا جائے۔ تو رب کریم درود شریف کے نور سے ایک پاکیزہ خوشبو پیدا دیتا ہے۔ جس سے فرش تا عرش فضا خوشبو سے بھر جاتی ہے۔ زیندا امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی تفسیر اور سے حدیث پاک کا نور اور مشک کی خوشبو آتی ہے اور قطب الاقطاب بابا فرید الدین گنج شکر طاب ثراہ فرمایا کرتے کہ مجھے عربوں البلاد لاہور کی فضا میں جنت کی خوشبو آتی ہے۔ یعنی زمین مدینہ منورہ سے جو قدوم میمنت مجبلی سے نوازی گئی۔ ایک خاص قسم کی خوشبو ہے جنت میں کو آتی ہے۔ جس ذات ستودہ صفات پر درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ جہاں اور جس جگہ آرام فرما ہوں وہ مقام اسطیرو معجز کیوں نہ بن جائے۔

"درود خواں کے درود شریف کی خوشبو ہر ایک کے اپنے اپنے احوال کے مطابق ظاہر ہوتی ہے۔" مشک آنست کہ خود ہوید نہ کہ عطار گوید

طابَّتْ بِطَيْبِكَ طَيْبَةً وَتَرَاهَا ☆ مِنْ أَحْبَلِ ذَلِكَ طَيْبَةً مَنَاهَا

مَلَأَ الْوُجُودَ حَبِيرُ عَنَابٍ عَطَلَا ۖ
وَذَهَبَ لَوَامِعُ نُورٍ هَامِعٍ نُورِهِ ۖ
أَفَاؤُودُ ذِكْرٍ يَخْتَلِمُ الْأَنْبِيَا ۖ
جُنَّتْ إِلَيْنَا بِنَاعَةٌ قَدْ أَنْجَتْ ۖ
فَأَقْبِلْ بِبِنَاعَتِنَا وَلَا تَخْطَا ۖ
اللَّهُمَّ صَلِّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدٍ
بِنُوحِهِ وَنِيَّاهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک: برائیت رفیع بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَصَرَتْ
عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيَكْثِرْ بِالصَّلَاةِ عَلَى
فَاتِحَتَا تَكْوِيْنِ الْهَيْوَمِ وَالْعُصْمِ
وَالْكُرْوَبِ وَيَكْثِرْ الْأَرْشَاقَ
وَيَقْصِنْ الْحَوَائِجَ ۖ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ کثرت دُرد و شریف پڑھے کیونکہ دُرد و شریف حقول کو دُرد اور تکلیفات کو محو کرتا ہے اور درزق میں برکت اور حاجات پوری ہوتی ہیں۔

○ تشریح: دُرد و شریف سے الدُّنْيَا جَعَلَ الْفَوْنِ مومن کی زندگی میں الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً کی تصویر بن جاتی ہے۔ غم، الم، پریشانی و کرب سے نجات ملتی ہے اور درزق میں برکت اور قناعت کی دولت اور مومن کی زندگی جنت نصیب ہوتی ہے۔

بیہ زمرہ

- ۱۔ آپ ﷺ کی خوشبو سے میرے مُنہ کی مٹی خوشبودار ہو گئی۔ اس وجہ سے اُس کا نام طیبہ ہوا۔
- ۲۔ آپ ﷺ کی خوشبو پاک سے سارا بدن منورہ ہو گیا اور زمین خمیر اور تھوڑا عسیر بن گئی اور آفاق پر اُس کی خوشبو غالب آگئی اور سب کو طیب بنا دیا۔ اور غبارِ شک و شک ہو گیا۔
- ۳۔ آپ ﷺ کے نور سے کہیں نور کے گئیں اور باغوں کے پھولوں کو تروتازہ اور پہاڑوں کو منور کر دیا۔ جس سے چین اور پہاڑ کی دایاں ہمک گئیں۔ جس سے دماغ مضطرب ہو گئے۔
- ۴۔ اے صاحبِ ختم نبوت ﷺ، ہم آپ کے وفد ہیں۔ اپنی تمنا ہی کو لائے ہیں ہمیں غنی و مسرور بھیجئے۔ بے شک آپ کے ہاں سے عطا ہوتی ہے۔ جو آپ ہی کے نمایاں شان ہے۔
- ۵۔ ہم کھوئی ہوئی لائے ہیں۔ اس کو قبس مل فرمائیے۔ آپ پر کوئی پریشیدہ نہیں۔

بن جاتی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ مومن درود شریف سے ہی جنتی بنتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَلِّمْتَ الْغَمَّةَ
وَمُجَلِّي الظُّلَمَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک: بروایت زیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما "وَاللَّهِ لَإِنْ كُنْتُ

عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ " جو درود
شریف پڑھنے والے آپ کے غائب ہیں۔ یا بعد ازاں
میں ہوں گے ان کا حال فرمائیں۔ فرمایا میں اہل
جنت کے درود شریف کو خود مٹا ہوں اور ان
کو پہچانتا بھی ہوں اور اہل جنت کے علاوہ درود
شریف پڑھنے والوں کا درود شریف پیش کیا
جاتا ہے۔

قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ "أَزَأَنْتَ
صَلَاةَ الْمُصَلِّينَ عَلَيْكَ بِمَنْ غَابَ
عَنْكَ وَمَنْ يَأْتِي بِحَدِّكَ مَلَأَ لَهَا عَذَابَكَ
فَقَالَ أَسْمِعْ صَلَاةَ أَهْلِ مَجْتَبِي وَ
أَعْرِضْهُمْ وَتَقَرِّضْ عَلَى صَلَاةٍ
غَيْرِهِمْ عَرَضًا
" رواه البخاري "

○ تشریح: اس حدیث پاک میں آقا نے نامدار مدنی تاجدار احمد مختار رضی اللہ عنہما
نے اپنے غلام کو عجیب انداز سے نوازا "آقا کی عطا اور غلام کی ادا" غلام کا درود شریف
تو آقا پر نفس نہیں اپنے سمع مبارک سے سنتے ہیں۔ عرض کرنا آتا ہو تو عجیب یہاں
ہیں۔ اہل جنت کا بھی کیا عجیب تمام ہے۔

لب ہوں سکوتِ اشد دل میں خیالِ یار ہو
○ محبوبِ کردگار "مہر آن، ہر لحظہ، ہر گھڑی اور ہر دن اور ہر رات
اپنی پیاری امت کا درود و سلام بلا واسطہ دور و نزدیک سنتے ہیں اور جانتے اور پہچانتے
ہیں۔ "الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ"

زیادہ امتی جو کرے حالِ زار میں
اُنکے سوا رضا حامی نہیں جہاں
ممكن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو
گدرا کرے پس یہ پد کو خبر نہ ہو
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضَاكَ فَتُحِبُّكَ
وَرِزْقَهُ عَزَمَتِكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک :

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ مَشَهُودٌ تَشْرَبُ الْمَلَائِكَةُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَى الْإِبْلِغِيِّ حَوْثُهُ مِنْ حَيْثُ كَانَ قَالَ بَعْدَ وَقَائِكَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَزَمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَبْصَادَ الْأَنْبِيَاءِ ط

» رواه الباقی «

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے روز درود شریف کثرت سے پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ یوم مشہود ہے۔ ملائکہ قویٰ آسمان سے اُترتے ہیں۔ تم میں سے جو انہی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے۔ اُس کے درود شریف کی آواز سننا ہوں جہاں کہیں بھی ہو عرض کیا وصال کے بعد بھی؟ فرمایا بے شک اللہ نے زمین پر حکم فرما دیا ہے کہ نبی کے اجسام کو کھائے۔

☆ ایک روایت حدیث میں بدین الفاظ ارشاد فرمایا۔

فَقَبِلَ اللَّهُ حَيَّيْزُ نَهَقُ ط » رواہ ابی داؤد | اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق حبیبے جاتے ہیں۔

☆ ایک اور روایت مبارکہ میں یہ ارشاد ہوا۔

الْأَنْبِيَاءُ حَيٌّ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ ط | انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔

» غلامہ الانہام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام لابی حمزہ جوزی علیہ الرحمۃ ط

○ تشریح : ان احادیث پاک میں، فضیلت درود پاک بروز جمعہ المبارک کے

ساتھ ساتھ عقیدہ اُمت اہل سنت و جماعت حیات النبی بھی بیان فرمایا کہ جملہ انبیاء

علیہم السلام فی الواقعہ زندہ ہیں مانند ملائکہ قوی کے کہ وہ موجود ہیں لیکن نظر نہیں آتے۔

مگر جس ولی اللہ کو مولا نے کریم کرامت دکھلا دے تو وہ دیکھ لیتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام اپنی

اپنی قبور میں نمازیں پڑھتے سچ کرتے ہیں اور جنتین کے درود و سلام کو بے نفس نفیس سنتے

ہیں۔ شرق ہو یا غرب، شمال ہو یا جنوب، زندہ ہو یا ہند غفریک من حیث کان فرا کر قرب بعد

کے سب فاصلے اپنی ہر دو نسبت، «حیات و بعد الحیات» مساوی فرما دیئے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَسْتَعْمُرُ فِي هَذَا الدَّارِ

وَتِلْكَ الدَّارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

» یہی دُعا ہے کہ دنیا کی ہر دو حالتوں میں درود شریف۔

☆ حدیث پاک : عَنْ ابْنِ مَرْثُومَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ط " شَفَاعَةُ التَّائِبِينَ فِي زِيَارَةِ خَيْرِ الْأَنْبَاءِ "

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَجْعَلُوا
بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَصَلُّوا عَلَيَّ وَصَلُّوا
حَيْثُ كُنْتُمْ فَسَيَبْلُغَنِي سَلَامُكُمْ
وَصَلُّوْكُمْ ط " تَفَاهُ النَّسَائِي "

فرمایا نبی کریم ﷺ " نے اپنے گھروں کو
قبرستان نہ بناؤ۔ اُن میں صلوٰۃ و سلام پڑھو جہاں
بھی ہو تم تمہارے سلام اور درود شریف مجھے
پہنچتے ہیں ۔

○ تشریح : فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اور تم مردے نہ بنو۔ اس کی مفہوم
یہ ہے کہ اپنے گھروں میں نوافل اور درود شریف بکثرت پڑھا کرو۔ تمہارا تحفہ ہر صورت
بارگاہ رسالت میں پہنچا ہے۔ دل اور گھر نماز اور درود شریف سے متور اور آباد
ہوتے ہیں۔ " قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔ "

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَكَالُ رَحْمَةً
الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : بروایت عثمان بن یاسر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ط

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " إِنَّ اللَّهَ
أَعْطَانِي مَلِكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَقُومُ
عَلَيَّ قَبْرِي إِذَا قَامَتِ فَلَا يُصَلِّي
عَلَيَّ عَبْدٌ صَلَاةً إِلَّا قَالَ يَا أَحْمَدُ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ " فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ يُصَلِّي
عَلَيْكَ يُكْتَبُ لَهُ بِاسْمِهِ وَاسْمِ
أَبِيهِ فَيُصَلِّي اللَّهُ عَلَيْهِ مَكَدَرًا
عَشْرًا " فِي زَكَرَاةٍ " فَهُوَ قَائِمٌ
عَلَيَّ قَبْرِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ " اللہ سبحانہ نے
ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جب کوئی نبی
مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ عرض کرتا
ہے یا احمد " رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ " فُلَانِ بْنِ فُلَانِ ۔
" دادا ! تمک نام لے کر " نے درود شریف بھیجا
ہے تو رحمت بھیجتا ہے اللہ سبحانہ اُس پر اور اُس
کے باپ پر دس رحمتیں ،
ایک روایت میں ہے ۔

اور وہ فرشتہ قیامت تک میری قبر انور پر کھڑے
○ تشریح : اس سے بڑھ کر درود شریف پڑھنے والوں کے لیے اور کیا بشارت
اور سعادت ہوگی کہ ہم بے نوافل فقیروں کا نام معذرت اس بارگاہ میں لیا جائے
اور دادا تمک

طیبہ کے جانے والا کو چٹیاں میں جب جان
ہو نہ ہو آج کچھ مراد ذکر حضور میں ہوگا
ہمیں بھی یاد رکھنا ذکر جب دربار میں آئے
دو میری طرف خوشی دیکھ کے مسکائی کیوں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَقْتَضِيهِ مِنْ
تُغْوِيهِ الْأَنْفَارِ وَالْأَنْهَارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک: عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ تَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاتِي وَتُغْوِيهِ الْأَنْفَارِ وَالْأَنْهَارِ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے افضل ترین
دنوں سے قیامت کے روز وہ دن ہوگا۔ جس دن
میں نے مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجا کیونکہ
تمہارا درود شریف مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ پس
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کس طرح
اپنے درود شریف بھیجیں جبکہ آپ بوسیدہ ہو گئے
ہوں فرمایا بے شک اللہ بخوانے حرام کر دیا ہے
میری پرکھانا احباب انبیاء کا ہے

”رواہ ابی یوسف فی السنن والترمذی“

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
فَاكْتُبُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ هَذَا
صَلُّوْكُمْ مَعْرُوضَةً عَلَى ط
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
كَيْفَ نَعْرِضُ صَلَّوْنَا عَلَيْكَ وَقَدْ
أَرَمْتَ؟ قَالَ يَتَوَوَّنُ بِلَيْتٍ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ
تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ الْأَكْمَامِ

○ تشریح :- اس حدیث پاک سے ثابت ہوا حیات النبی ﷺ کا عقیدہ حق ہے جس کے
صدقہ میں غلاموں کو خلیوہ طیبہ کا مزدور ملا اور شہیدوں کے متعلق فرمایا گیا بَلِّغُوا أَعْيَانَهُمْ وَلَكِنْ
سورہ اہل ۹۷ سورہ بقرہ ۱۵۲

ملہ مٹی کی خامیت :- تیرہ جہنی اور پاک جسم کو پاک کر کے قابل نماز بناتا ہے۔ مٹی ہر قسم کی گندگی اور نجاست
کو پاک صاف کرتی ہے خواہ وہ گندگی ظاہری ہو یا باطنی، مردہ صافی ہو یا جملانی۔ چونکہ گناہ تمام غلامتوں سے زیادہ نجس
اور قبیح ہیں جس کی پاکیزگی کے لئے مٹی کی استیاج پڑی۔ یہی وجہ ہے کہ حرام انگاس کو ”جو گناہوں کی آلودگیوں
سے آلودہ تھے“ قبر کی مٹی نے انھیں کھالیا اور پاک صاف کر دیا۔ ”ہذا آیت“، اُمت مرحومہ کو غفور رحیم
گناہوں سے پاک کر کے قبر سے اٹھائے گا تاکہ وہ بھی معذور ہوں۔ بخلاف انبیاء و اولیاء و شہداء، کہ وہ گناہ
سے معذور اور معذور نہیں۔ اس لئے ان کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی۔ ”مَنْ مَاتَ وَهُوَ مُعْتَقِدٌ بِرَبِّهِ ط

لَا تَشْعُرُونَ ○ ملکہ محبوب پاک ﷺ کی زندگی پاک کا بیان نہ قلم میں طاقت کر لکھ سکے اور نہ عقل میں شعور کر سمجھ سکے آپ ﷺ کی زندگی سے اُمت کے قلوب زندہ ہیں۔ اجلا دلیکۃ کا ملین کے قبور بھی زندہ اور حقیقت نظیر ہیں۔

اللَّهُ مُوَصَّلٌ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِرَأْسِ مَتَّ
خَلْفَهُ كَمَا تَرَاهِي مِنْ أَمَامَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : بروایت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہوتے ہیں اور اللہ کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ تم میں سے کوئی جب مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو اللہ مجھ پر میری رُوح کو لٹا دیتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْآنَبِيَاءُ
أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ مَا
مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ
رُوحِي أَوْ حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

○ تشریح :- حافظ امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

اَوَّلُ :- بے شک رَدِّ اللہ رُوحِ نبوی ﷺ کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے بعد ازل اور دُفن کے بعد اپنی رُوح کو لٹا دیا۔ تاکہ سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دیں اور رُوح ہمیشہ رہتی ہے جسم اطہر میں کہ رُوح حیات کا مشترک قلبِ انسانی ہے۔

الْأَوَّلُ :- إِنَّ الْمَيِّتَ لَا قُدْرَةَ لَهُ
رُوحِي يَعْمَلُ بِلَا شَيْءٍ " ﷺ
بَعْدَ مَا مَاتَ وَدَفِنَ رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ
رُوحَهُ لِأَجْلِ سَلَامٍ مِنْ يُسَلِّمُ
عَلَيْهِ وَاسْتَمَرَّتْ ط

ثانی :- احتمال ، ردِ معنوی ہو۔ کہ رُوح شریف مشغول ہو رہے ہوں اور حضرت البریۃ میں اور ملائکہ اعلیٰ اُس عالم سے اور جب کوئی آپ پر درود شریف

وَالثَّانِي :- يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ رَدًّا
مَعْنَوِيًّا وَأَنْ يَكُونَ رُوحَهُ الشَّرِيفَةَ
مَشْغُولَةً بِشُغُورِ دَوَائِلِ الْحَضَرَةِ ط

عہ جو شہیدانِ خدا ہیں ان کو مردہ مست کہہ نہ لگے ان کی حُضرت فرماتا ہے لَا تَشْعُرُونَ
عہ حضور ﷺ کی رُوح پاک کی شہادت اور توجہ کے ساتھ سب اوقات اللہ جل شانہ کے جلال اور جلالِ جلال کے مشاہدہ میں مشغول رہتی ہے۔ جب کوئی درود و سلام عرض کرتا ہے تو آپ ﷺ کی رُوح اس کی طرف متوجہ ہو کر سلام کا جواب دیتی ہے تو اس روحانی توجہ و التفات کو درود رُوح سے تعبیر کیا گیا ہے۔ منہ فقیر

الْإِلَهِيَّةَ وَالْمَلَأَ الْأَعْلَى مِنْ هَذَا
الْإِسْلَامِ فَإِذَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ أَقْبَلَتْ
رُوحَهُ الشَّرِيفَةَ عَلَى هَذَا الْعَالَمِ
فَقِيلَ رَيْكَ سَلَامٌ مِمَّنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ
وَمُرِدُّ عَلَيْهِ

وَأَقْبَلَتْ :- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ "الْأَنْبِيَاءُ لَا يَمُوتُونَ
فِي قُبُورِهِمْ بَعْدَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً
وَالْكُتُبُ يَصْلُونَ بَيْنَ يَدَيْ
اللَّهِ حَتَّى يُنْفَخَ فِي الصُّورِ"

سلام بھیجتا ہے تو روح شریف اس عالم میں،
اور اک کر رہتی ہے تو اس شخص کو جانتی ہے جس
نے سلام عرض کیا یہاں تک سلام کا جواب
دیتی ہے۔

نمازِ ملائکہ ﷺ "انبیاء اپنی اپنی قبور
میں چالیس راتوں تک ٹھہرتے ہیں اور پھر حاضر
ہو جاتے ہیں اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں نماز پڑھتے
ہیں۔ حضور کے چھوٹے تک :-
"شفاۃ الریحام فی زیارة خیر الامم"

☆ امام علامہ ترمذی علی بن عبد اللہ کانفی سنی شافعی علیہ الرحمۃ الباری نے فرمایا۔

○ اللہ تعالیٰ نے دالۃ الموت کے اجراء سُنت اللہ کے بعد نبی کریم ﷺ
کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا اور رَدَّ اللہ کر سکتی کا یہ مطلب نہیں کہ وقت
سلام اُمتی روح واپس آتی ہے۔ بلکہ وہ توجہ سے سُنت اللہ کے بعد واپس آچکی تو
اس کا مطلب یہ ہوا کہ امیر الہی کُلُّ نَفْسٍ ذَا نَفْسٍ الْمُسَوِّتِ کے مطابق روح ایک
بار قبض کی گئی۔ پھر عالم برزخ میں حضور ﷺ کے جسم اطہر و اقدس میں روح
کر لٹا دیا گیا۔ کیونکہ روح کے لئے اعلیٰ علیین، عرش عظیم، جنت المصطفیٰ، کعبۃ اللہ
المشرقة اور کوئی بھی بلند تر مرتبہ کے لحاظ سے نہیں تھا سوائے جسم انور کے۔ بلکہ وہ
خاک پاک جو لحد مبارک میں جسم اطہر سے ملتی ہے وہ خاک پاک بھی ان سب
افضل، اطہر، اکرم، انور ہے۔
"شفاۃ الریحام فی زیارة خیر الامم"

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ خَيْرُهُ
وَبِحَمَّةِ الْعَالَمِينَ طَهِّرْهُ وَحَلِّ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک :- بروایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ صَلَّى عَلَى قَبْرِى رَدَّتْ عَلَيْهِ
وَمَنْ صَلَّى عَلَى فِى مَكَانٍ آخَرَ
بَلَّغُوا بِهِ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ: جو شخص درویش
پر دعا ہے میری قبر اور میں اس کا جواب دیتا ہوں۔
اور جو کسی دوسری جگہ سے درود شریف بھیجتا
ہے اُسے فرشتے پہنچاتے ہیں۔

○ تشریح: یہ حدیث اس آیت کریمہ **وَإِذَا أَحْبَبْتُ لِمَنْ بَحِثُوا**
بِأَحْسَنِ مَنَاسِكِهَا أَوْ رَدُّوْهَا كِىْ عَمَلِ تَفْسِيرِ ہے۔ حضور ﷺ کو کسی اپنے اہل بیت کے
سلام کا جواب از روئے کمال رحمت و شفقت مرحمت فرماتے ہیں۔ خواہ وہ قریب
ہو یا بعید اور سلام میں سبقت کرنا آپ کی عادت کریمہ ہے۔

اللَّهُ صَلَّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
☆ حدیث پاک: بڑی اہمیت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَا مِنْ عَبْدٍ يُسَلِّمُ عَنِّي عِنْدَ قَبْرِى
إِلَّا دَوَّجَلَ اللَّهُ بِهِمَا مِكَائِيلُ عَنِّي وَ
كَفَى أَجْرًا آخِرَتِهِمْ وَدُنْيَاهُ وَكَفَتْ
لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط

فرمایا رسول کریم ﷺ: جو بھی سلام میری
قبر اطہر پر حاضر ہو کہ سلام عرض کرے ہے ایک نوکل
فرشتہ مجھے وہ درود شریف پیش کرے کہ کفایت
کے گا اُس کا اجر قیامت کو یہ کہیں اس کا
خیر فیض اور گواہ ہوں گا۔

○ تشریح: اللہ تعالیٰ نے اُس فرشتہ کو ایسی قوت و ولایت فرمائی ہے۔
تمام مخلوق الہی کی زبان سے جو کچھ نکلے اُسے سننے کی طاقت رکھتا ہے چاہے آواز
کہیں سے ہو۔ دُور سے ہو یا نزدیک یا کسی بھی زبان میں ہو یہ مخلوق فرشتہ بارگاہ
عرش جہاں سلطانِ مطلق ﷺ کے کلماتِ علیہ السلام میں ہر وقت ایسا وہ اور حاضر رہتا ہے اور
زمین پر ایک ہی لمحہ اور ایک ہی آن میں شرعاً غائب یا شمالاً جنوباً تمام دُنیا والوں کے
دُرو و پاک کی آوازیں بلسانِ مخلوق سن کر اسمِ معہ ولایت پیش بارگاہ رسالت کرتا

حلقہ پ سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۱ اور سب قہیں کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر جواب دے دو یہی لفظ کہہ دو سلام مُستجاب ہے اور
جواب فرض ہے جب مومن نماز میں سلام عرض کرے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کے سلام کہتے اور جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

ہے۔ یہ شانِ غلام ہے جو خدمت بجا لاتا ہے جیسے تخت لانے میں حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ نے سیدنا یحییٰ بن جعفر کی خدمت کی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الشَّيْخِ يَوْمَ
الْعَرَضِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : بروایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ عنہ

فرمایا رسول کریم ﷺ جو میری قبر اطہر پر حاضر ہو کر درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی اسی سال کی خطائیں معاف کر دیتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً مَرَّةً غُفِرَتْ خَطِيئَتُهُ تَمَازِينَ سَنَةً

○ تشریح : اس حدیث پاک میں ثمانین ۸۰ سال فرما کر درحقیقت عمر بھر کے گناہ کی بخشش کا مژدہ سنایا گیا ہے۔ رب کریم نے محبوب ﷺ کی اُمت کو تین فضیلتیں عطا فرمائیں اولاً عمر کم دی تاکہ گناہ کم ہوں۔ ثانیاً سب اُمتوں سے آخر میں رکھا کہ قبروں کا قیام تھوڑا ہو۔ ثالثاً قیامت کے روز قبروں سے پاک صاف کر کے اُٹھانا۔ تاکہ حشر میں شرمندگی نہ ہو۔ یہ اللہ جل جلالہ کا دُعا و دعا پر فضلِ عظیم و کرمِ مستقیم ہے غفر

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الشَّيْخِ الْقَمِيِّ التَّكِيمِ
وَالْبَحْرِ الْخَطِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : رواہ الصحاحفظ التذری فی الکامل

فرمایا رسول اللہ ﷺ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو حید گاہ بناؤ۔ درود شریف پڑھو مجھ پر کیونکہ تمہارا درود شریف پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عَيْدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ مَا كُنْتُ

☆ ایک روایت میں فرمایا۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرا علم بعد وفات کے ایسا ہی جیسے علم حیات کا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ بَعْدَ بَيْتِي وَفَاقِي كَمَا لَمْ يَكُنْ فِي حَيَاتِي

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ بِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالسَّلَامُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ أَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ
لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ
قَالَ كَذَلِكَ ط رَاةً أَفْتَحَهُمْ صِلَ

فرمایا رسول اللہ ﷺ " جب داخل ہو
مسجد شریف میں پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ اور وَاَلْسَلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَغْفِرْ لٰی
ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ رَاہِ
کیا " اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

○ تشریح : مسجد میں داخلہ و خارجہ کی دعا کے ساتھ درود شریف لازمی ہے۔
فی زمانہ اس پر عمل کی شدید ضرورت ہے۔ اور اس سنت کو زندہ کرنے کا بہت ثواب ہے۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
بِالْعُدُوِّ وَالْاَصْحَابِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : بروایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و عنہما

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا
اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوا مِنْ
خَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَوْهٗ
عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَلَمْ يَقَامُوا
وَأَقَامُوا حَيَفَ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ " کوئی قوم جمع ہو
اور پھر منتشر ہو جائے اور نہ ذکر اللہ عز و جل کیے
اور نہ درود شریف پڑھے وہ ایک مجلسِ مُردار میں
بیٹھے اور چلے گئے۔
"فَالْإِنْسَانُ فِيْ سُلْبِهِ الْكَبِيرُ"

○ تشریح : مومن کی کوئی مجلس ذکرِ الہ و ذکرِ مصطفیٰ عز و جل ﷺ سے خالی
نہیں ہونی چاہیے ورنہ مجلسِ مُردار ہوگی اور قلبِ مُردہ اور وہ مُردار کی بدترین بدبو سے
بدترین مجلس میں بیٹھے قلب کی زندگی ذکرِ الہ و ذکرِ مصطفیٰ عز و جل ﷺ سے ہے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ
عَنْ ذِكْرِهٖ النَّاسُ فَلَوْ نَ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عن ابی رافع مولى النبی صلی اللہ علیہ وسلم " البقرة انی "

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا
فَرَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " جب کسی کے

کان یحس تو وہ میرا ذکر کرے اور مجھ پر درود شریف پڑھے اور اللہ کا ذکر کرے اور میرا ذکر فرمے ساتھ کرے۔

طَلَبْتُ أَذُنُ أَحَدِكُمْ فَلَيْدَ كُنْتُ
وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَلَمْ يُقُلْ ذِكْرَ اللَّهِ
مَنْ ذَكَرَنِي بِخَيْرٍ جَلَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

○ تشریح: اپنی پیاری اُمت پر رُوفِ جِسمِ نبی ﷺ نے کتنی رحمت رُفت فرمائی کہ کان بچنے اور آنکھ پھڑکنے اور ہاتھ پاؤں کے سُن ہونے کا علاج درود شریف فرمایا اُمتِ مُسلمہ کے آپ ﷺ جہاں اور روحانی طبیبِ کُل ہیں۔ آپ ﷺ کا ذکر پاک درود شریف و ثنا بخش ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا
ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک: بِرِغْنِ ابْنِ مُرَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَتُحْمَةُ د "نور جامع الترمذی"

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود شریف نہ پڑھے اور مر جائے تو آگ میں داخل ہوگا۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
ذَكَرْتُ عَنْدهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ
فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ

☆ آخر جہ: ابنِ حبان امام ترمذی رحمہ اللہ نے اتنا زیادہ کہا ہے۔

اُس کی ناک خاک آلودہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور درود شریف نہ پڑھے۔

رَغِمَ أَنْفُهُ مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ
وَلَمْ يُصَلِّ

اور حاکم نے حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے استدلال کیا ہے۔

وہ شقی ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور درود شریف نہ پڑھے۔

شَقِيٌّ عَبْدٌ ذَكَرْتُ عَنْدهُ وَلَمْ
يُصَلِّ عَلَيَّ

اور بروایت سیدنا حشیک رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرمایا گیا۔

وہ بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور درود شریف نہ پڑھے۔

الْبَخِيلُ مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ
يُصَلِّ عَلَيَّ

○ تشریح :- ان چار احادیثِ پاک کے مختلف راوی ہیں فرمایا جس نے میرا

نام اقدس اطہر میں کر درہ و شریف نہ پڑھا وہ منافق، جھٹھی، ذلیل، بخیل، شقی اور لیم ہے۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا بِجَاهِ طَهْ وَلَيْسَ عَلَيَّ لَيْتِي ۝

☆ **منافق** : خود درود شریف نہ پڑھنا، بلکہ پڑھنے والوں سے گھٹنے، جلنے والا عملی منافق ہے۔ ایسے منافق کا علاج دوزخ کی آگ ہے۔

☆ **جھٹھی** : حضور ﷺ کے کسی غلام سے درود شریف سن پاتے ہیں تو غیظ و غضب میں ڈوب جاتے ہیں۔ رب کریم فرماتا ہے۔ قُلْ مَوَدَّةُ بَيْنِكُمْ فِي عِطْفٍ وَغَضَبٍ مِّنْ جِلِّ مَرُوءٍ دُنْيَا مِثْلُ غِيظٍ كِىْ اَكْ اَوْرَقِيَا مِثْلُ كِىْ اَكْ

☆ **ذلیل** : جو انکارا درود شریف نہ پڑھے وہ ذلیل ہے۔ قرآن پاک نے مشرک اور منافق کو نجس اور ذلیل فرمایا ہے۔ یہ شرعی و فکری منافق ہیں۔

☆ **بخیل** : وہ جو نہ خود درود شریف پڑھے اور نہ دوسروں کو پڑھنے دے۔ یہ شاء مُصْطَفًى ﷺ کا بخیل اور لیم ہے ۝

☆ **شقی** : قَبِيْهُمُ شَقِيْیٌ وَ سَعِيْۃٌ ۝ | تو ان میں کوئی بخت ہے اور کوئی نیک بخت۔

○ فضائل و کمالات انوار و تجلیات اور معجزات یہ سب درود شریف میں شامل ہیں اور حضور درود شریف انکارا رکھ کر کون شقی اور کون لیم ہوئے کی علامت ہے۔ رب العزت محفوظ فرمائے۔ سعید الفطرت ہونے کی علامت درود شریف سے محبت اور اس پر موافقت ہے۔ وَ اَسَلِمُ عَلٰی مَنِ اشْبَحَ الْهَدٰی ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلَّی عَلَیْكَ وَعَدَدَ مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ **حدیث پاک** : عَنْ اَبْنِ اَبی اَرَْابَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ۝ "طہرانی"

علہ اسی حالت حمد سے مراد درود مطہر، مقبول و محبوب اور مغضوب بن گیا اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۝
 ہر تاجر ہی اسے سوا نہیں دیکھتا کہ از مشقت اور جزیرگ تو مال رست
 ہے کہ چنی بد بختی دینے بختی سے روئے ہو گیا اور اپنے فتنی و باطنی سیاسی سے نامہ اعمال یہ کر لیا۔ مزا کوئی فرق نہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى عَيْنِ يَصْبَحُ عَشْرًا وَحِينَ يَمُوتُ عَشْرًا أَدْرَكَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے فجر پر جمع دن تیرہ اور شام دن مرتبہ دو شریف پڑھا قیامت کے روز میری شفاعت پائے گا۔

○ تشریح :- اس حدیث پاک میں صبح و شام کو قلیل یا کثیر تعداد میں درود و شریف پڑھنے والوں کے لئے قیامت کے روز شفاعت کی خوشخبری ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْهُمْ جُزْءًا سَيِّدِ الْاَبْرَارِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الطُّهَّرِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّوْا عَلَیْهِ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے شک اللہ اور اُس کے ملائکہ کو امیر کرتے ہیں زمین میں وہ میرے اُمتی کا سلام پہنچاتے ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنَّ رَبَّهٖ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ اُمَّتِي السَّلَامَ ط

○ تشریح : اللہ رب العزت نے ملائکہ "سیر کرنے والے" مقرر کر دیئے ہیں۔ جہاں کہیں بھی کوئی غلام اپنے آقا پر درود و شریف پڑھتا ہے تو یہ اس مجلس مبارک میں شریک ہوتے ہیں اور صلوة و سلام کو بارگاہ رسالت میں نام بنام پہنچاتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الرَّسُوْلِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عَنْ انس بن مالک رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّوْا عَلَیْهِ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم کوئی چیز بھول جاؤ پس درود و شریف پڑھو مجھ پر انشاء اللہ یاد آجائے گی۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِذَا نَسِيتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوْا عَلٰی تَذْكُرُوْا وَالسَّلَامُ عَلَیْهِ ط

”رَوَاهُ الْبُخَارِي“

○ تشریح : نسیان اور ذہول ایک قسم کے نفسیاتی امراض ہیں۔ مرض کی شفا کے لئے یہ جو علاج ہے بکل جاسکتا ہے، مگر اچانک عائد ہوا ہو لیکن توجہ نہ ہو اور یہ دوا کو شفا نہیں دے۔

کے لیے درود شریف سے بڑھ کر اور کوئی علاج نہیں یہ حکمت نبوی کا نسخہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضَاكَ نَفْسِي
وَرِزْقَهُ عَرَشِيكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عَنْ أَبِي بَكْرٍ كَتَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُهُ عَنْهُ ط

قَالَ أَبُو بَكْرٍ كَتَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُهُ عَنْهُ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَكْثَرَ
الصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ
مِنْ صَلَوَاتِي قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ
الرُّبْعَ قَالَ مَا شِئْتَ وَإِنْ زِدْتَ
فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ
قَالَ مَا شِئْتَ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ
خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالْثُلُثُ قَالَ
مَا شِئْتَ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ
لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَوَاتِي
كُلِّمَا قَالَ إِذَا تَكَلَّمْتَ هَمَّكَ

حضرت ابی بکر کتب رضی اللہ عنہ و رسولہ عنہ سے
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ پر کتنی
درود شریف پڑھوں فرمایا جتنا تو چاہے عرض کیا
چوتھائی فرمایا جتنا تو چاہے اور اگر اس سے زیادہ کرے
تو بہتر ہے عرض کیا تمام وہاں تک کہ نصف فرمایا
جتنا تو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو تیسرے کے
بہتر ہے عرض کیا میں ہمہ وقت ہی درود شریف
پڑھا کروں گا۔ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ
نے پھر تیسرے ہر کام کے لیے درود شریف
کثایت کرے گا اور تیسرے ہر قسم کے گناہوں
بھول گئے۔

وَيَقُولُوا ذَنْبُكَ ط بحوالہ ترمذی و زاد المعاد فی الترغیب

○ تشریح : سیدنا ابی بکر رضی اللہ عنہ و رسولہ عنہ کو ہمہ وقت ہی درود شریف
کا ارشاد ہوا۔ یہ ذکر الہی ہے اور ذکر مصطفیٰ بھی اللہ رب العزت کا فعل اور ملائکہ
کرام کا اس کے حکم کے تحت حمل۔ بندہ کو چاہیے کہ رب سبحانہ سے استغاثہ کی تنہا
طلب کرے۔

عہد خیر خیر کہ کوئی انبیاء کا صلہ حرمین شریفین، ۱۳ رجب المرجب ۱۴۰۳ھ ہجری القمریہ بتوفیقہ تعالیٰ یہ
۱۴۰۲-۲۰۱۹ء
رہا کہ بیت اللہ شریف کا حواصت کرتے وقت دعاؤں کی جگہ درود شریف ہی پڑھا۔ یہی خیال پیش نظر
رہا کہ درود شریف سب دعاؤں سے افضل و مجاہد ہے اور اللہ سبحانہ کی خاص بارگاہ میں اس کے مجرب کے
رہنے ایک عظیم تحفہ بھی ہے۔ جو کبھی رو نہیں ہوتا۔ اور صحن کعبہ اللہ اور حرم شریف میں دلایل العزت
بجانب حواصت کے سب سے

کرے اور توفیق ارزانی کی دعا مانگے۔ یقیناً قبولیت ہوگی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا
أَنْ نَصَلِّيَ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : بروایت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "تقرآن مجید

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص بعد از ان
یہ دعا پڑھے اس کو قیامت کے روز میری شفاعت
نصیب ہوگی۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَأَنْزِلْهُ مَثَلُ الْغَرْبِ أَوْ الْمَقْعَدِ الْغَرِيبِ
بِعُنْدِكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَدَّيْتَ اللَّهُمَّ أُمَّتِ
سَيِّدَنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيَّ وَعِدَّتَهُ وَأَنْزَلْنَا
شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۝

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ
مَثَلُ الْغَرْبِ أَوْ الْمَقْعَدِ الْغَرِيبِ
عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَجَبَّتْ لَهُ
شَفَاعَتِي ۝ فی روایہ : اللَّهُمَّ أُمَّتِ
سَيِّدَنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيَّ وَعِدَّتَهُ
وَأَنْزَلْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۝

○ تشریح : اللہ رب العزت کے پیارے نبی پاک ﷺ نے اس
حدیث پاک میں اپنی پیاری اُمت کو یہ پیاری پیاری دعا سکھائی تاکہ اس دعا
سے میری اُمت شفاعت سے مستفیض ہو۔ وسیلہ، فیصلہ، درجہ رفیعہ، مقام محمود
کا تو رب کریم نے اپنے حبیب کریم ﷺ سے پہلے ہی وعدہ فرما رکھا ہے یہ
مقام محمود ہی مقام شفاعت ہے۔ اس دعا سے حضور ﷺ کو فائدہ پہنچانا نہیں
بلکہ خود فائدہ پانا مقتضی ہے حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے محتاج نہیں اور
کائنات ہر وقت آپ ﷺ کی محتاج ہے۔

جبرائیل

کا ختم بھی توفیق تعالیٰ اسی منت سے ہوا۔ رب کعبہ اپنے حبیب پاک صاحبِ دلالت ﷺ کا صلہ
کا صلہ۔ کعبۃ اللہ کے ازار و تحلیات سے فرازے اور ہمارے طواف، سعی، تلاوت، ذکر اور
دعا کو، درود شریف کی ہر گت قبول فرماتے۔ کہیۃ النبی : میں تمہیں رسالت کے شہنشاہ اکبر و نبوت کے تاجدار میں تعزیر
و تمہیں پروردگار تعالیٰ کے دربار میں ہر بار قلب پر ہادی، ہر اور تحفہ اکمل، ہر رضائے مہدویہ، جمعۃ البائک کے
تاج کی محبت میں حضور علیہ السلام کو یاد کرو حضور، جو زمین کی شہزادی سے بیکارگی، اہل الخیرات کا خیر ہوا، ۱۲ مرتبہ پڑھا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَجِبُ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عن عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ ﷺ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَا جَلَسَ قَوْمٌ
تَجَلَّيَا وَلَمْ يَدْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ
يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ
مَرَأَةٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَإِنْ شَاءَ عَذَابُهُمْ
وَإِنْ شَاءَ عَمَّرَهُمْ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک مجلس
میں قوم بھی ادا اس نے نہ اللہ سبحانہ کا ذکر کیا اور
نہ مجھ پر درود شریف پڑھا۔ قیامت کے روز
اُس پر حسرت ہوگی اور چاہے تو عذاب کرے
اُن کو یا معاف کرے اللہ تعالیٰ۔

○ تشریح : وہ مجلس قیامت کے روز باعثِ خسار ہوگی جس پر اللہ سبحانہ تعالیٰ
کی حمد و ثنا اور محبوب پاک ﷺ کی نعمت اور صلوة و سلام نہ ہوگا دنیا میں ہر
غضب مانعین اور تارکین صلوة و سلام کے لئے عذابِ عتاب۔ میتیں بہتاری
سے چاہے وہ عذاب دے یا شانِ بخاری سے معاف فرما دے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْكَ
وَمَنْ لَمْ يَصَلِّ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : امام ترمذی نے اپنی سنن میں نقل کیا۔

مُحَمَّدٌ ﷺ " ہمارے درمیان تشریف فرما

تھے۔ ایک آدمی داخل ہوا اور اُس نے کہا اے

اللہ میری مغفرت فرما اور رحم فرما تو فرمایا رسول اللہ

ﷺ " نے اُسے نمازی تو نے جلدی کی نماز

کے بعد نیچہ اور اللہ کی حمد کر جیسے اُس کا حق ہے۔

اور پھر درود شریف مجھ پر بھیج پھر دعا مانگ پس

اُس آدمی نے ایسا ہی کیا محمد باری تعالیٰ بیان کی او

درو شریف پڑھا تو فرمایا رسول اللہ ﷺ "

بَيْنَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا

إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

وَأَرْحَمِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عَجِلْتَ أَيُّهَا الصُّلِّيُّ ۖ فَا قَعُدْ

فَأُحْمِدَ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلَّى

عَلَيْ ثُمَّ أَدْعُهُ فَقَالَ هَلْ رَجُلٌ

أَمَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَصَلَّى

عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْآنَ

اب اے نمازی جو چاہے رکعت سے دعا مانگ
قبول ہوگی۔

اِنَّهَا الْمَصْبِيَّةُ اُدْعُهُ تَحِبُّ اَوَّلًا قَالَ
ما تَرَكْتُ شَرِّ شَيْءٍ مِنْ دَعَايَ النَّبِيِّ

○ تشریح : اس حدیث پاک میں صحابی کو نماز کا صحیح اور کامل طریقہ سکھایا کہ نماز
پڑھ کر موتی کریم کی حمد و ثنا کر اور پھر درود شریف پڑھ بعد ازاں بطلان حدیث پاک
ادْعُهُ تَحِبُّ دعا مانگ قبول ہوگی۔ بغیر ذکر الہ اور درود شریف نماز نہ مکمل ہوتی
ہے اور نہ قبول۔ اس طریقہ سنوئے پر عمل و عاجزہ کو عمل کرنا اور کرنا چاہیئے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَتَّبَعِي
الصَّلَاةَ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عن انس بن مالک رضی اللہ عنہما

فَرَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " تَعَزَّاهُ مَلَائِكَةُ
كُرْسِيِّ يَكُومُ مَجْهً سَعَى حَوْضٍ كَرَّزٍ بِقِيَامَةٍ
كَرَّزٍ أَوْ رَمْسٍ أَنْ كُوْبُكْرَتِ دُرُودِ شَرِيفِ
پہانوں گا۔ ادریں ان کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " أَنَّهُ قَالَ
لَبِئْسَ دَنْ عَلَى الْخَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَقْوَامٌ مَا أَعْرِفُهُمْ إِلَّا بِكَثْرَةِ الصَّلَاةِ
وَكُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا ط

○ تشریح : حضور شریف رب المشرق ﷺ درود شریف پڑھنے والے اپنے امتیوں
کو حوض کوثر پر درود پاک کے نور سے پہچانیں گے جو ان کی پیشانی پر چمک رہا ہو گا جبکہ
تا کہین تاہیں اس نور سے محروم ہوں گے۔ درود شریف کا نور چہرہ کی رونق دل کی
آبادی اور قبر میں روشنی ہے۔ انکھوں کے نور کی بقا درود شریف سے ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ
أَمَلَكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

فَرَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " تَعَزَّاهُ مَلَائِكَةُ
بِئْسَ دَنْ عَلَى الْخَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
تَوَاسَعُ جَاهِلِيَّةً " نے جو شخص چاہتا
ہے۔ اللہ رب العزت خوشی سے کلامات کہے
تو اسے چاہیئے کہ وہ بکثرت درود شریف پڑھے۔

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
سَرَّهُ أَنْ يُلْقَى اللَّهَ رَاضِيًا فَلْيَكْثِرْ
الصَّلَاةَ عَلَى نَبِيِّهِ

○ تشریح :- سیدہ اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اللہ رب العزت اس سے راضی ہوتا ہے جو درود شریف پڑھتا ہے اور درود شریف پڑھنے والا بھی اللہ سبحانہ پر راضی جس نے اپنے کمال و فضل سے اس کو درود شریف کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ
وَقَرِّصْهُ لَكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

”دلائل الزکرت شریف“

☆ حدیث پاک :

ذَكَرَ فِي بَعْضِ الْأَخْبَارِ أَنَّ الْعَبْدَ
الْمُؤْمِنَ أَوِ الْأَمَّةَ الْمُؤْمِنَةَ إِذَا بَدَأَ
بِالصَّلَاةِ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ
فُتِّحَتْ لَهُ أَبْوَابُ النَّعْمَةِ وَالْغُرُودِ
حَتَّى رَأَى الْعَرْشَ فَلَا يَبْقَى
مَلَكٌ فِي السَّمَوَاتِ إِلَّا أَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ
وَلَيَنْتَفِرُ وَنَ لِيَذَلِكَ الْعَبْدُ
أَوِ الْأَمَّةَ مَا شَاءَ اللَّهُ ط

بے شک مومن مرد یا مومنہ عورت رسول اللہ ﷺ پر درود شریف بھیجتے ہیں تو ان کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں دروازے آسمانوں کے اور کھڑکیاں عرشِ عظیم تک ہیں کوئی درشتہ بھی ایسا نہیں جو درود شریف پڑھنے والوں کے لیے رستہ کریم سے محضرت نہ طلب کر رہا ہو۔ جب تک اللہ سبحانہ و تعالیٰ چاہے۔

○ تشریح :- اللہ تعالیٰ جتنے شائق فرشتے اور تمام اہل الارض و السماء حتیٰ اگر حیوانیات یوں ہیں، پھیلیاں دریاؤں، میں اور پرندے اپنے گھونسلوں میں اس کے لیے استغفار کرتے ہیں جو بحرِ رحمت درود شریف پڑھتا ہے اور وہ اس وقت تک بخشش طلب کرتے رہتے ہیں جب تک فضلِ رحمانی اور تائیدِ ایزدی شامل حال ہوتا آنکہ وہ جنت میں داخل ہو جائے یا جب تک اللہ سبحانہ چاہے۔ ہر روایت ایک فرشتہ اس کی قبر پر قیام قیامت کھڑا رہتا ہے اور مغفرت طلب کرتا رہتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الشَّيْخِ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک :- عن عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

” از مشرق و مغرب صحابہ “

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا مُحَمَّدُ
حَبِيبِ نِيلٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَا مُحَمَّدُ
وَلَا تَكُنْ لَكَ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ
مِنَ امْتِكَ إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ
أَلْفَ مَلَكٍ وَمِنْ صَلَّاتٍ عَلَيْهِ
الْمَلَائِكَةُ كَأَن مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے میرے پاس
جبرائیل علیہ السلام اور عرض کی اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نہیں بھیجا آپ پر اُمت سے دُور شریف
مگر یہ کہ اُس پر فرشتے ستر ہزار رحمت بھیجے ہیں
اور جس پر فرشتے رحمت بھیجیں وہ اہل جنت
سے ہے۔

○ تشریح :- حضور ﷺ کا اتنی دُور و شریف پر ڈھنے والا جب تک حجت
میں داخل نہ ہو جائے گا ملائکہ کرام اُس کی مغفرت کی دعا مانگتے رہیں گے۔ عالم برزخ
کی زندگی میں یہ ملائکہ کرام کی دعا قائم تمام صدقہ جاریہ سے بڑھ کر ہوگی اور قبر پر رحمتوں
کا نزول ہوتا رہے گا اور اُس کی قبر حجت کی کیاری بن جائے گی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْعَالِمِ
مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : عن عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہما "قول یٰٰہی"

قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ
الْبَارِكَةَ عَجَبًا رَأَيْتُ رَجُلًا مِّنْ
أُمَّتِي يَرْجِعُ عَلَى الصِّرَاطِ مَرَّةً
وَيَجْبُوا مَرَّةً وَيَتَقَلُّ مَرَّةً
فَجَاءَتْ صَلَواتُهُ عَلَيَّ فَلَاخَذَتْ
بِيَدِي فَأَقَامَتُهُ عَلَى الصِّرَاطِ طَوَّعًا
جَاوَزًا

فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ "ہمارے
پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے ایک عجیب
واقعہ دیکھا ہے۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو
میری اُمت سے ہے پُل صراط سے گزرنے لگا۔
پھر سنبھلا پھر گرنے لگا تو اُس کے پاس دُور شریف
آیا جو اُس نے پُچھا تھا اور فرمایا کہ تھما اور پُل صراط
سے گزاردیا۔

جَاوَزًا

○ تشریح :- دُور و شریف کا ٹور پُل صراط پر اُس کی محاورت اور مدد کرے گا اور
وہ سلامتی سے پُل صراط عبور کرے گا۔ سیدنا جبرائیل علیہ السلام کے یہ بھیانک کی روایت
۹

بھی ملتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ورسولہ ﷺ

پہل سے گزار دکر رہ گذر کو خبر نہ ہو جبریلؑ پر پچھائیں تو یہ کو خبر نہ ہو

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : بروایت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَبَّى الصَّلَاةَ
عَلَى فَقَدْ أَخْطَأَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ إِنَّمَا أَرَادَ
بِالْيَتِيَانِ التَّوَكُّلَ وَإِذَا كَانَ التَّوَكُّلُ
يَخْطِئُ طَرِيقَ الْجَنَّةِ كَانَ الْمُصْطَلِ
عَلَيْهِ مَالِكًا إِلَى الْجَنَّةِ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص درود شریف
پڑھنا بھول گیا تو اس نے جنت کے راستہ کو بھٹلا
دیا۔ یگانہ کا معنی ترک ہے اور جب بھٹا چھوٹنے
والا درود شریف کا بھٹولنے والا جنت کی راہ کا۔
تو بھٹا درود شریف بھیجے والا آپ پر چلنے والا
جنت کی راہ کا۔

”الفرقان فی التہم“

○ تشریح : اس حدیث پاک میں ارشاد ہوا۔ جو شخص درود شریف پڑھنا ترک کر
دے وہ صراطِ مستقیم اور جنت کے راستہ سے بھٹک گیا۔ جنت کے راستہ پر گامزن ہونا
درود شریف کی برکت سے ہے اور درود شریف جنت میں سیدھا لے جائے گا۔ یعنی
درود شریف جنتی بناتا ہے اور جنت کا راستہ دکھاتا اور اس پر قائم رکھتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَجَنَّتِكَ الْمُصْطَلِ

وَرَسُولِكَ الْمُحِبِّ وَعَلَى آلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ وَسَلِّمْ

”شوارق الاذکار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی النذر“

☆ حدیث پاک :

عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب
قَالَ مِنْ بَعْضِ الصَّالِحِينَ مَا مَثَلُ
حَبَّارٍ شَاعَ فِرَاقُهُ فِي النَّاسِ قُلْتُ
مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ فَقَالَ غُرِلْتُ
فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ قَالَ كُنْتُ إِذَا كُنْتُ

عبد اللہ بن عمر قراری یہ فرماتے ہیں۔ بعض صالحین
نے بیان کیا ہمارا ایک ہماری تھا میں نے اسے
خواب میں دیکھا تو کہا تیرے ساتھ اللہ بخانا نے
کیا کیا۔ اس نے کہا کہ مجھے بخش دیا۔ پھر میں نے
کہا۔ وجہ کیا جب میں اس پر کہ ”اللہ علیہ وسلم“

إِسْمُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي كِتَابِ صَلَاتِهِ
عَلَيْهِ فَأَعْطَانِي رَقِيٍّ مَا لَأَعَيْنُ رَأَتْ
وَلَا أُدْنُ سَمِعَتْ وَلَا خَطَطَ فِي قَلْبٍ
بَشَرٍ ۝

لکھتا تو درود شریف بھی کتاب میں لکھا تھا۔ اس
کے اجر میں رب کریم نے مجھے وہ کچھ عطا فرمایا نہ
کسی کی آنکھ نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی
بندے کے دل میں گزرا۔

○ تشریح : ایک علاج کے مرنے کے بعد اُس کی عالم برزخ کی زندگی میں بخشش
کا ذکر فرمایا اور اُس کو ایسا انعام ملا انسان کا دم و گمان بھی وہاں نہیں پہنچتا جو فیضِ
فیضِ درود شریف نے عطا کیا بخطوطِ ہویا کتبِ جہاں بھی اسمِ پاک آئے درود شریف
لکھنے کی بہت بڑی سعادت اور فیضیت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُجَّتِهِ
وَجَمَالِهِ وَكَمَالِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
☆ حدیثِ پاک :- بروایت سیدنا ابوالدرداء رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَبُّهُ لَهُ عَمَلٌ ۝

قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَتَى أَكُونُ
مُؤْمِنًا قَالَ إِذَا أَحْبَبْتَ اللَّهَ طَفِقْتَ
مَعَ أَحِبِّ اللَّهِ قَالَ إِذَا أَحْبَبْتَ
رَسُولَهُ فَقِيلَ وَمَتَى أَحِبُّ رَسُولَهُ
قَالَ إِذَا أَتَيْتَ طَرِيقَهُ وَاسْتَعْمَلْتَ
سُنَّتَهُ وَأَحْبَبْتَ حُجَّتَهُ وَأَبْغَضْتَ بَغْضَهُ
وَدَاوَيْتَ بَدَنَهُ وَعَادَيْتَ بَعْدَ أَوْتِهِ
وَسَقَاوْتَ النَّاسَ فِي الْإِيمَانِ عَلَى
قَدْرِ تَقَاوُرِهِمْ فِي حُبِّي وَسَقَاوَتِهِمْ
فِي الْكُفْرِ عَلَى قَدْرِ تَقَاوُرِهِمْ فِي بُغْضِي
أَلَا لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ ط
أَلَا لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ ط

عرض کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیسے مومن
ہوں گا فرمایا جب اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔ مومن
کیا۔ میری کیسے محبت ہوگی اللہ تعالیٰ سے فرمایا
جب تو محبت کرے اُس کے رسول سے عرض کیا گیا
میری رسول سے کیسے محبت ہوگی۔ فرمایا جب تو
آپ کے طریقہ کی اتباع کرے اور آپ کی سنت
پر عمل کرے اور خدا آپ کے محبت کرنے والے سے
محبت کرے اور خداوت کرنے والوں سے سعادت
اُن کی محبت اللہ کی محبت سے اور اُن کا بغض اللہ
سے بغض کی وجہ سے ہے اور دوستی اللہ کی دوستی
کی وجہ سے اور خداوت، اللہ سے خداوت کی وجہ
سے ہے۔ منافات ہوتے ہیں لوگ ایمان میں

سے بروایت سیدنا قتادہ

الَّا لَا اِيْمَانُ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ ط | تودہ تبصیر میں بھی مستحکمت ہیں۔

خبردار اُس کا کوئی ایمان نہیں جس کو اللہ رسول سے محبت نہیں ۳۱۰ فرمایا

○ تشریح : مومن کی علامت بیان کی گئی ہے کہ مومن کون ہے۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ اللہ سبحانہ اور اُس کے محبوب سے محبت رکھے۔ محبت کی نشانی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اتباع پر صحیح طور پر عامل ہونا ہے جو اللہ سبحانہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے اُس سے محبت کرے اور جو عداوت رکھے اُس سے عداوت رکھے اور فرمایا خبردار اُس کا کوئی ایمان نہیں جس کو محبت نہیں۔ یہ کلمات طہیات میں ترتیب دہرائے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
مِائَةَ أَلْفٍ مَرَّةٍ وَقَوْلِي آمِينَ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک :- بروایت سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَلْ
مُحَمَّدَ الَّذِي أَمَرْنَا بِحُبِّهِ وَكَرَاهِيَتِهِ
وَالْبُغْضِ بِهِمْ فَقَالَ أَهْلُ الصَّفَاءِ
وَالْوَفَاءِ مَنْ آمَنَ بِي وَأَخْلَصَ قَبِيلَ
لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
وَمَا عَلَّمَاكُمْ فَقَالَ إِيَّاهُ وَحُبِّي
عَلَى كُلِّ مَحْبُوبٍ وَابْتِغَالِ الْبَاطِلِ
يَذْكُرِي بَعْدَ ذِكْرِ اللَّهِ ط "اوکا کال"

عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آل محمد
"صلی اللہ علیہ وسلم" کو کون کون جن کی محبت و
اکرام کا ہم حکم دینے گئے ہیں۔ فرمایا وہ اہل صفا اور
اہل وفا ہیں جو ایمان لائے اور خاص ہوئے۔ پس
عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن
کی علامات کیا ہیں۔ فرمایا ایثار محبت اپنی محبوب
شئی پر اور باطن کا شغل میرا ذکر "دُودِ شریعت"
اللہ سبحانہ کے ذکر کے بعد۔

"شواہد الغرابی ذکر الصلوٰۃ والصلوٰۃ الخ"

ایک اور روایت میں فرمایا۔

إِيمَانُ الْإِكْتِسَابِ مِنَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ | کثرتِ صلوٰۃ و سلام پر بھیجی

○ تشریح : تفسیر کیرامام فخر الدین رازی رحمہ اللہ ط آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون
ہیں؟ فرمایا جو ایمان لائے غلوئس کے ساتھ اور محبت رکھے اور اکرام و احترام کرے اور
میشہ درمیشہ اُس کا اشتغال باطن محبت کے ساتھ دُودِ شریعت کثرت کے ساتھ

ہو تو وہ اہل سنت و جماعت ہے۔ مومن۔ مکمل ایمان۔ شہید اور جنتی ہے۔

تحقیق لفظ آل : لغوی معنی : اولاد پاک سیدہ الانبیاء سیدۃ النساء آل عباس آل ہاشم۔ بنو مطلب آل جعفر و عقیل و علی۔ اولاد بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم "تغیر نہیں" جن پر صدقہ و زکوٰۃ حرام ہے۔ سادات کرام، بنو ہاشم و بنو النبی صلی اللہ علیہ وسلم "شرعی معنی"۔

☆ کُلُّ یَقِیٍّ وَ یَقِیٌّ فَهُوَ آلٌ ط

ہر گاہ سے بچنے والا اور خدا سے ڈرنے والا وہ میری آل ہے۔

☆ مَن سَلَكَ عَلَى طَرِیقَتِیْ فَهُوَ

آلٌ ط

جو میرے طریقہ سنت پر چلا پس وہ میری آل ہے۔

○ جو ہر علمائے اہل سنت و جماعت شیخ کلمۃ اللہ سے مل سکے ہیں۔ لفظ آل و اہل دونوں ایک لفظ ہی ہیں۔ بدلیل آل کی تصغیر اُھیل ہے۔ اس معنی میں وصحت ہے۔

☆ اہل البیت اہل ہاتھ میں مقیم ہیں۔ "اہل البیت الجہاد" داخل البیت پاک۔ "اہل البیت شریف"۔

قرآن پاک : پت سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۳۳

اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ لِیَذْہَبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا

اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اسے نبی کے گھر والوں سے ہر نا پاکی و دھڑ فراموش اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف تمہارا کر دے۔

○ اس آیت تطہیر کے مصداقِ اول "اھل" ازواج مطہرات ہیں اور تبعاً اولاد پاک علیہ

علہ ازواج مطہرات کا ایمان اور طہری جنتی ہونا ثابت ہوا جیسے صحابہ عسکرہ مبشرہ۔

علہ سیدنا علی مرتضیٰ سیدہ فاطمہ الزہراء کی اولاد سیدہ کہدانیہ آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ہے نہ کہ آلِ حسنی۔

☆ قیامت تک آپ کی آل پاک کسی بھی گناہ کار کیوں نہ ہو بالآخر ان کو توبہ نصیب ہے گی اور خدا تعالیٰ ان پر ہوگا۔

علامہ ذیل شریف جواری سید الدار صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا وانی ہے جو کسی حدت زائل نہیں ہوتا وہ حسین خاتمہ اور مغفرت آپ

چچا کے شرف ذاتی خزانہ نبوت اہمیت نبوت سے کوئی بھی شخص دنیا سے انتقال اس وقت تک نہ کرے

گا جب تک نجاست بخونگی سے پاک نہ ہوئے گا خواہ اس کا سبب طوبی مرض ہو یا مصعب لہر بھولہ تھا

رحمیں بہ کفر و فسادات۔ از کتاب حرمان، ارادہ و سعیت، خصالِ مکررہ۔ ملکاتِ مذمومہ اور عاداتِ نفسانہ

مردا ہیں اور احادیث پاک کی رو سے سیدۃ النساء سیدۃ الاولیاء سیدۃ الشہداء اور اہل بیت میں داخل ہیں۔ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نَبِیْ کریم ﷺ نے ان چاروں کو اپنی چادریں لپیٹ کر دعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ هُوَلَاہِ اَهْلِ بَیْتِیْ قَطِیْعَتٌ تَطْرُقُ شَیْطَانُ اَیْمَتِ کَرَمِیْہِ اور یہ دعا اہل بیت کی تطہیر شان اور پاکیزگی کی مبینہ دلیل ہے۔

☆ اَللّٰہُمَّ اِنَّمَا اَنْتَ اَبْنُ اَبْنِیْہِ عَلَیْہِ تَوَقَّظْ فَرَمَیْہِ میں حضرت لُوحِ عَلَیْہِ السَّلَام سے شرف نسب کی حورائے کینس مِنْ اَهْلِکَ سے نفی کی گئی ہے وہ اَنِّہُ یَعْمَلُ عَنِّیْ وَصَالِحِ کی بنا پر ہے کہ وہ منافق تھا اور اپنا کفر چھپاتا تھا۔ اور کفر نسب کے شرف کو مٹا دیتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ نسب قرابت سے دینی قرابت افضل ہے اور قوی۔ لیکن اگر فضل ربی سے نسب قرابت کے ساتھ دینی قرابت بھی ہو تو یہ سبب افضل اور قوی ہے یعنی سید بھی ہو اور متقی بھی، قریشی بھی ہو اور متقی بھی۔ فضیلت میں یہی کافی ہے کہ امامت اور خلافت کے لئے قریشی ہونا شرط ہے۔ بدیں و خبیثین شمال کما دور خلافت راشدہ کا رکن تھی بعد ازاں خلافت ناقضہ، اللہ رب العزت نے اپنے محبوب پاک شاء فوالاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلیت پاک کو یہ شرف عطا فرمایا ہے۔

مسئلہ : سیدہ کا نکاح غیر سید سے اگرچہ عالم دین ہی کیوں نہ ہو ادا نہ کرے اور ایک بے پرہیز صالح عالم دین غیر سید سے حرمت و شرف میں زیادہ ہے "ہَذَا مِنْ عِبَادِیْ وَعَلٰیہٗ تَقَالٰی اَعْلَہٗ وَاَقَمَ" یہ شرف اور فضیلت نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب کی بنا پر ہے کاشکہ سادات کرام اپنی وراثت علمی عملی سے افر حصہ لیں۔

حدیث الحکیم علیہ السلام ہَا اَذٰکِی الصَّلٰوۃُ وَاَذٰکِی السَّلَامُ ط

کُلُّ حَبِیْبٍ وَفَسِیْبٍ یَنْقَطِعُ الْاَحْسَبِی | قیامت کے روز ہر حبیب نسب منقطع ہو جائے
وَفَسِیْحٌ "اَوْ کَا ثَمَانٍ" | گناہ گریر احسب نسب۔

○ حسب صفاتی کمالات اور نسب "خونی رشتہ" ذاتی شرف کو کہا جاتا ہے۔
☆ علامہ رشیدی علیہ الرحمہ نے شرح مکرر اللہ تعالیٰ میں باحادیث صحیحہ ثابت کیا ہے کہ جناب سیدۃ النساء بنت سید الانبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل پاک شرک اور کفر سے یہ قوی ہے قوی نہیں کو قبیح اور شرمی لحاظ سے نکاح جائز ہے۔ (۱)

مؤمن اور محفوظ کر دی گئی ہے۔ سیدنا فاروق اعظم کا سیدۃ النساء الجنتہ کی بیٹی اُم کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح قرابت نسب کی بنا پر تھا اور سیدنا عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دو صاحبزادیاں سیدہ زینبہ و سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہما تھیں تو ذو النورین کا خطاب پایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے وقت آل پاک کو بھی شامل کرنا چاہیے۔ بغیر ذکر آل پاک درود پاک مقطوع اور بغیر لفظ سلام ناقص ہے اور آل میں ازواج مطہرات صحابہ عظام سب شامل ہیں۔

☆ محدث جلیل ابو محمد اللہ حاکم علیہ الرحمۃ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اگر کوئی شخص تمام ابراہیم خاندان، در کعبۃ اللہ اور عظیم شریف میں روزہ رکھ کر نمازیں پڑھتا ہے مگر اہل بیت اطہار سے بغض رکھے اور اسی پر مر جائے وہ جہنمی ہے۔

☆ الشيخ الکبیری الذین ابن عربی قدس سرہ الاطہر فرماتے ہیں کہ میں آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم بجا لاتا ہوں خواہ ان کے اعمال کیسے ہی ہوں کیونکہ بڑے اعمال سے شرف نسب میں کمی نہیں آتی۔ اور نہ بڑے اعمال سے نسب منقطع ہوتا ہے۔ ہاں کفر اور شرک سے قرآن پاک کی رو سے نسب منقطع ہو جاتا ہے۔ لیکن کلمہ تعالیٰ صحیح العقیدہ سنی سادات کو اس سے محفوظ و مامون کر دیا گیا ہے۔

گوہر اگر در خطاب افتد ہماں گوہر است
نخبہ اگر بر آسمان رود ہماں نخبہ است

قرآن پاک : پے سرۃ النجرات آیت کریمہ ۱۳

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ | بے شک اللہ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا

وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

○ اس آیت کریمہ میں نسب کی فضیلت کا انکار نہیں پایا جاتا۔ اس کا مطلب ہے کہے باشند سید ہر یا غیر سید، قریشی ہو یا ہاشمی، کالا ہو یا گورا، تقویٰ ہی باعث اکرام ہے۔ اگر سید قریشی ہے تو وہ نسبتاً دوسرے غیر سید قریشی سے بہر حال افضل ہے۔ خوشیہ جعفی کی مسند سید السادات صلوات اللہ وسلامہ علیہ و آلہ کی آل پاک کے لیے بھی مختص ہے۔ اور قریب قیامت سیدنا امام محمد مہدی موجود اس مقام پر فائز المرام ہوں گے۔

سہ عجیب القریب سید امام حسن مجتبیٰ کی اولاد و ہمام و ائمہ و ائمتہ مطہرات و ائمتہ علیہم السلام و ائمتہ علیہم السلام و ائمتہ علیہم السلام

اُن کی پاکی کا خدا نے پاک کرتا ہے بیان آئینہ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت
اُنکے گھر میں بے اجازت جبرئیل بھی آتے نہیں قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلبیت

اہلبیت پاک سے بیاباکیاں گشتیاں

لَعَنَهُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ دُشمنانِ اہلبیت

☆ اہل بیت اطہار میں حصوں میں منقسم ہیں۔ اہلبیتِ ولادت، نسب، نسبی، منجی،

آل: فضیلتِ آل میں ہر وہ شخص شامل ہے جو نسب، حسب اور نسبت،
محبت، قرب، قریب یا بعیدہ سے منصف ہو۔ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہر سہ مدارج سے دافرحصہ پایا اس میں اہمتِ مسلمہ کے منشی لوگ بھی اعزاز و اکران شامل
ہیں۔ اہل بیت، عزت اور قدریت ہم معنی ہیں۔ اہل بیت کے تینوں اقسام اس فضیلت
آل میں شامل ہیں اور بعض کو بعض پر فضیلت جزوی ثابت ہے۔

حدیث پاک: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

يَا بَنِيَّ اَمَّا تَرْضَيْنَ اِنَّكَ سَيِّدَةُ النَّبَاِ
الْعَالَمِيْنَ فِي الدُّنْيَا لَقَدْ نَزَّ وَجَّكَ سَيِّدًا
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ط

اے میری پاری بیٹی کیا تو راضی نہیں اس سے کہ
تو دنیا کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرا شوہر دنیا و
آخرت میں سب سردار۔

☆ حنین کریم رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا۔

اِنَّهُمْ سَيِّدَا قُبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ط | دولوں میرے بیٹے اہل جنت کے سردار ہیں۔

☆ سیدۃ النساء سیداتِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پاک بعد رسول
اور سید کہلاتی یہ صرف خاندانِ نبویہ کے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب ہے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون اور خمیر کی طہارت و لطافت بہت بڑا شرف ہے۔

يَا اَهْلَ كَيْفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حُبُّكُمْ

فَرَضَ مِنَ اللّٰهِ فِي الْقُرْآنِ اَنْزَلَ

كَمَا كُمْ مِنْ عَظْمِ الْقَدْرِ اِنَّكُمْ

مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكُمْ لَا صَلَوةَ لَهُ

حلہ اے اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری محبت اللہ تعالیٰ نے فرض کی اور قرآن گواہ ہے۔ اے اہلبیت تمہاری
عظمت و شان کے لیے جو کافر جو کہ جو تم پر دُور و شریف نہ پڑے۔ اُس کی نماز نہیں۔ "خدا پاک اہلبیت پاک سزاوار ہے"

☆ بناتِ مطہرات اور ان کی اولاد پاک بھی اس میں شامل ہے۔

دُعائے مصطفیٰ ﷺ تھانی علیہ وسلم ط برداشت حضرت امامین زید علیہ السلام و محمد علیہ السلام
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَجْبَهُمَا فَاجِبْهُمَا وَ اَجْبَ
 مَنْ یُّجِبْهُمَا ط
 لئے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے
 محبت فرما اور ان سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت

سیدہ زہراؓ، طہیبا، طاہرہ
 پارہ اے صفت، خجہ اے قدس
 جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
 اہل بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

اصطلاح پنجتن پاک :- لِقَیْ حَمِیْمَۃً اَطْفَلَ بِهَا حَرَّ النَّوْبَاءِ الْحَاطِیَةِ
 ☆☆☆☆ المصطفیٰ وَالْمُتَّقِیْنَ وَالْبَاطِلِیْنَ وَالْفَاطِیَةِ

○ لفظ پنجتن پاک شرعی نہیں بھی ہے اور اس کو صرف ان چار میں حصر کرنا بھی
 چنداں صحیح نہیں کہ ان نفوسِ قدسیہ کے علاوہ کوئی اور پاک نہیں حضور ﷺ تمام
 مطہرین اور مطہرات کے رسول اور مژگنی ہیں اور وہیں تکسیم کی صفت سے کماحقہ
 مستحق آپ کے طبقہ اراوت اور عقیدت میں جو بھی آگیا وہ ظاہر، باطن پاک ہو گیا۔
 اور جس کو اپنے قدمِ بیست سے نوازا اُس کو پاک سے پاک تر کر دیا۔ لہذا قرآن پاک اور
 احوالِ پاک کی رو سے چار یار پاک، پنجتن پاک، عشرہ مبشرہ پاک، صحابہؓ، مہاجرین
 پاک، انصار پاک اور اہل بیت پاک اور ازواج پاک، صحابہؓ، بیباں پاک، خوش پاک، امم پاک
 تا آنکہ مومن بھی پاک ہیں۔ ان سب کی پاکیزگی اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے ہے۔

☆ اَوَّلَ اللّٰهِ بُخَارَہُ نے وَ یُطَہِّرُکُمْ قَطِیْعَۃً بِرَاقِہِ سے ازواجِ مطہرات کو نوازا۔
 ☆ ثَمَّ اِنَّمَا دُعَاۃً قَطِیْعَۃً تَطْہِرُہَا سے ان چاروں کو بھی چادرِ تطہیر میں شامل فرما دیا گیا۔
 ☆ ثَمَّ اِنَّمَا دُعَاۃً یُحِبُّ اللّٰهُ وَرِضَیْہُ اللّٰہُ سے صحابہؓ کو طہارت اور نظافت سے سرفراز فرمایا۔
 ☆ ایک روایت حدیث میں سیدۃ الارض و السماۃ صَلَواتُ اللّٰہِ عَلَیْہَا وَاٰلِہَا وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمایا۔

○ میں فرشِ عرش والوں کا رسول ہوں میرے دو وزیر فرش پر ہیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق
 اکبر اور سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا و رِضَیْہُمَا اللّٰہُ اور دو عرش پر سیدنا جبرائیل امین،
 سیدنا میکائیل علیہما السلام لہذا حضور سرورِ دو عالم ﷺ جب ان چاروں کے

سے فرمودہ، مشورہ۔

☆ گھر میں جلوہ گر ہوں تو سیدۃ النساء، سیدۃ الاولیاء، سیدۃ الشہداء، یہ پنجتن پاک
 ☆ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہوں تو صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی رضی یہ پنجتن پاک
 ☆ عرش پر رونق افروز ہوں تو جبریل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل یہ پنجتن پاک
 ☆ انبیاء و رسل میں جلوہ گر ہوں تو آدم، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ یہ پنجتن پاک
 ☆ آخر طریقت میں توفیق حاصل ہوں تو نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی یہ پنجتن پاک
 ☆ آخر مجتہدین میں جلوہ افروز ہوں تو امام عظم، امام باک، امام شافعی، امام احمد یہ پنجتن پاک
 ☆ نور کا ظہور اربعہ عناصر میں ہو تو خاک، آب، باد، آگ یہ بھی پاک
 ☆ "عَلَى نَبِيِّكَ صَلَواتُكَ وَ السَّلَامُ" یہ سب اپنے مقام اور درجات کے لحاظ سے ظہار، انکشاف و شرافت
 سے شریعت میں لیکن درجہ و مقامات میں امتیازات ہیں۔ پہلے معنی میں اُمتِ مرحومہ سے
 پنجتن پاک کی افضلیت نسبی لحاظ سے ثابت ہے اور ہمارا ایمان اور ترجیح یہ پہلا معنی منظور

○ حضرت ابو ذرؓ بھی بن معاذ رازیؓ فرماتے ہیں کہ کسی عکوی نے پوچھا: تم اہلبیت اطہار
 کے حق میں کیسا خیال رکھتے ہو تو فرمایا میں بھلا کیا، عرض کروں کہ جو وحی کے پانی سے سیراب
 ہو اور اس سے بھر مشک، ہارٹ اور خوشبوئے طہارت کے کیا سونگھا جاسکتا ہے تو عکوی
 نے اُس کی قدر دانی کرتے ہوئے فرمایا۔

اگر تمہاری زیارت کہ تو یہ تیری فضیلت
 ہے اور اگر تم تیری زیارت کریں تو یہ بھی تیری
 فضیلت ہے۔ "ناز ہو یا مژدہ"

اِنْ زُرْتَنَا فَتُضِلْ وَلَوْ زُرْتَنَا كَ
 فَتُضِلْ خَلَّتِ الْفَضْلُ زَالِيَةً اَوْ
 مُرَوِّحًا "خبر شریف ہو کہ مژدہ جانیہ"

○ اُمتِ مسلمہ میں عوام و خواص، اصناف و اکار، علماء و مشائخ اور محلہ مومنین سلواتِ کرام
 کی حسبِ سبب اور سیادت کی بناء پر تعظیم و اکرام کرنا جزو ایمان سمجھتے ہیں۔

علہ شرف و نوالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدہ خدیجہؓ، سیدہ زینبؓ، حضرت جعفرؓ، زید بن حارثہؓ،
 مہاجر بن رواحہؓ، حضرت ام المومنین خیرہؓ، حضرت عثمانؓ نے دی اور زید جعفرؓ اپنے نورانی ہاتھوں سے اُڑھتے ہیں جابہ بیک
 اور چپے چپے اپنی حارثہؓ، ابن رواحہؓ، حضرت خیرہؓ، خیال کیا جہاں میں جابہ بیک اور جعفرؓ کے آگے چمکتے دار و دیوار آتی
 ہو رہے ہیں انھیں دیکھ جعفرؓ کا خون آپ کے خون سے بہا ہے۔ "رواہ حاکم مستدرک" بیس ایش ۱۷۰

روضة الباری

پایه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آداب الصلوة والسلام

سحری کو چمن میں جو گرتی ہے شبنم تاکہ پتہ پتہ کرے بانہو باد تیری

☆ با وضو پڑھناے وضو کے فضائل

احادیث مبارکہ۔ رسولِ مطہر ﷺ نے فرمایا۔

○ دَمٌ عَلَى الْوُضُوءِ يُجِبُّكَ حَافِظًا ظَهْرَهُ بِأَيْمَانِهِ وَتَحَارِيرُهُمْ رُسْتٌ مَكْهُومَةٌ - رواه الشيخ

☆ الْوُضُوءُ سِرٌّ مِّنْ أَسْرَارِ اللَّهِ

الْوَضْعُ شَطْرُ الْإِيمَانِ ط

﴿ اَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ نَفْسٌ مِّنْ نَّفْسٍ لَّوْ تَوَدَّ اَنْ يُسَلِّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْفِتْنَةَ فَذُنَّ عَنِهَا مُرْدِفًا ۚ ﴾

الْأَرْضُ وَمِمَّا رُفِعَ الْجَنَّةُ

موضوعی میں کا مختصر دشمنان

[illegible]

میں نے ڈھال اور ایمان کا قلعہ بنے۔

۱۔ اے حضور و مرشد شریف ٹھکانا ادب کے خلاف ہے۔ سلطان محمد حسن غزنوی آپ روزانہ قصیدہ پڑھ کر شریف

[illegible]

کہ مجھ کو اس کے دل سے اٹھوا، تو فرمایا اقصیٰ، ہر مرد و شریف کا حق ہر مرد و شریف کا ہے، اور آخر شرفا کی رو سے آپ نے اس

الذی یحیی الموتى و یعلم ما فی الباطن من الامور

[illegible][illegible]

اس پر عمل نہ کرنا ہے۔ آپ ذاتِ نبوت سے اہلیت کا یہ عام حکم لے کر یہاں نہیں لے سکتے۔

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على من لا نبي بعده

☆ لَا يَحَافِظُ الْوُضُوءَ إِلَّا مُؤْمِنٌ

☆ إِنَّ أُمَّتِي عَزَّ الْمُحْسِنِينَ مِنْ

أَنْوَاعِ الْوُضُوءِ ط

☆ تَبْلُغُ الْحَلِيَّةُ مِنَ الْمَوْتِ حَيْثُ

تَبْلُغُ الْوُضُوءُ ط

☆ مَنْ قَوَّضًا فَاحْشَنَ الْوُضُوءَ

خَفَّ حَتَّ حَطَايَا مِنْ جَبَدِهِ

حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ الْأَخْطَارِ

☆ وضو سے ظاہر و باطن کی پاکیزگی اور تزکیہ فیض نصیب ہوتا ہے۔

☆ وضو کرتے وقت لاکھ ٹور کی چادر ملتے ہیں اور وہ ٹور علی ٹور بن جاتا ہے۔

☆ وضو سواک سے سکرش الموت میں آسانی، نزع میں زبان پر کھڑکی، اور کھل سواک پر نور ہو گا۔

○ طَبَقَةُ الْخَوَالِكُمْ بِالسَّوَالِ وَتُؤْتِي سِرَّكَ مَسْجِدَ كَرْتِ قَتِ وَتَرْتِ بِحَصَا الْأَعْلَاجِ وَتَمْلِكُ لَمْ يَخْلُجَ بَعْدُ

☆ ایک روایت الحدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ثَوَلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَا مَرَدُّهُمْ

بِالسَّوَالِ عِنْدَ كُلِّ صَلَوةٍ ط

○ وضو نعمت غیر مقررہ ہے اور مومن کے اعضاء کی توبہ ہے "تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ"

پھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے رونا میرا وضو جو نالہ مری دغا ہو

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَتُورَتْ مِنْ

السَّاجِ الْوُضُوءُ فِيهِ الْوُجُوهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

علی اللہ تعالیٰ حضرت نبی علیہ السلام کو ہمیشہ با وضو رہنے کا فرمایا کہ مصیبت و حادثہ سے حفاظت میں رہو گے

وضو پر وضو نور علی نور ہے اس کے فائدہ و انوار دنیا و آخرت دونوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ تحفہ خداوندی ہے۔

☆ وضو پر نسبت اور محافظت مومن کے ایمان کی علامت اور اذکار اللہ کا شتا ہے۔ اچھا اور برا یہ نظام کا معمول

ہے کہ کھانا، کم سنا اور کم پڑنا اور ہمیشہ با وضو رہنا، تیمم وضو کا اتم البذل ہے اور فضائل عظیمہ کا حامل ہے۔ ۱۷ منہ

☆ **الْاَحْسَالُ بِالْاِيْمَانِ** کے تحت محض رضاء خدا اور رضاء مصطفیٰ ہو۔ عز و جل کی تاکید ہے۔
 ☆ زبان سے آہستہ آہستہ بعد ذوق و شوق اور حضور قلب سے پڑھنا۔
 ☆ حواسِ ظاہر پر نہ اور باطنیہ کو دنیاوی خیالات سے پاک رکھنا۔
 ☆ محض اقبال لا کر اللہ اور محبتِ رسول اللہ ﷺ کے خیال سے پڑھنا۔
 ☆ پاکیزہ جگہ اور پاکیزہ لباس ہو۔
 ☆ رقتِ قلب کے ساتھ حقِ غلامی ادا کرنے اور شفاعت کی امید سے پڑھنا۔
 ☆ خشوع و خضوع کے ساتھ بارگاہِ مصطفویٰ ﷺ کی عظمتِ شان کا خیال رکھنا۔
 ☆ آپ ﷺ کو حاضر ناظر جان کر پڑھے تاکہ دل آپ کی محبت پر کھڑے اور تصورِ محبت
 کہ میں روضۂ اطہر پر بیٹھا درود شریف پڑھ رہا ہوں اور آپ ﷺ میرا
 درود شریف بنفس نفیس سماعت فرما رہے ہیں۔

☆ قبلہ رو، دوزانو پیش کر پوری توجہ اور انتہاک سے پڑھے اور ادب کا خاص خیال رکھے۔
 ” ادب تا صیت از فضلِ الہی بنہ بر سر بردہ ہر جا کہ خواہی “
 از خدا خواہم توفیقِ ادب بے ادب محروم ماند از فضلِ رب
 ” بلکہ عشرتِ کامیاب “

دُرود شریف پڑھنے کے مقامات

ہزار بار بشیوم دہن بنگلاب و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بجا دہی است
نیت :- اللَّهُمَّ اِنِّي قَوَيْتُ بِصَلَاتِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اِمْتِنَانًا لَا
 لَمْ يَكُنْ وَتَصَدَّقْتَ بِالنَّبِيِّ سَيِّدًا مُحَمَّدًا ﷺ وَرَحْمَةً رَفِيقَةً وَكَفَرًا
 اِلَيْهِ وَتَغْلِيظًا لِقُدْرِهِ مُقْبِلًا مَارِحًا بِفَضْلِكَ يَا رَافِيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ بِجَاهِ
 طه' وَلَيْسَ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ط

علہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا الْاَحْسَالُ بِالْاِيْمَانِ وَ اِنَّمَا يَنْبَغِي اَمْرِي شَاوِعًا “ میں اللہ کی
 عے پر درود گاہِ عالم نے دُرود شریف کا حکم، عالمِ مخلوق، عالمِ مطلق، مغرب و محرم، شمال و جنوب، شرق و غرب، بحر و بر،
 خشک تر و ترش و ترش و ترش استغفری اور شریف اقلام میں نشر فرمایا ہے۔ اس ہفت کثرت میں ہر جگہ اور
 ” ماوراء النہر تا ماوراء القطر “

يُصْنَعُ عَلَيْكَ اللَّهُ مُجَلَّ جَلَالُهُ بِهَذَا أَبَوُ الْإِلَهَائِينَ كَمَالُهُ

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

۱۔ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلٰی قَاحِیْنَا
صَلُّوْا عَلٰی

○ یعنی آہستہ آہستہ۔ صحت لفظی اور حضور قلب کے ساتھ باادب پڑھنا، حسنِ صلوٰۃ ہے یہ مقامات اجابت ہیں۔ جس دُعا کے ساتھ درود شریف پڑھا جائے وہ بے شکہ تعالیٰ کبھی رو نہیں ہوتی اور ہمیشہ شریف قبولیت پاتی ہے۔

۲۔ مرشدِ کامل کی نیابت پر ۳۔ آذان سے قبل اور بعد میں

۴۔ مسجد میں داخلہ اور خارجہ کے وقت

۶۔ "وَضُكْرَتِهِ وَقْتُ لَا وَضُوعٍ لِيَنَّ لَمْ يُصَلِّ عَلَىَّ سَ كَابِلٌ وَضُكْرُهُ دُجْبَةٌ۔"

۷۔ تنظیم کرتے وقت ۔

۹۔ تجویز پہنچنے وقت

(۱) نماز کی نیت سے پہلے ۱۲۔ بروز جمعہ المبارک ۱۲؎ بِالْعَدُوِّ وَالْأَصْلِ ۱۳؎

۱۳۔ نمازِ پنجگانہ تہتہ میں ۱۴۔ دُعا کے اقول، احمد

337

جس وقت "کوئی لمحہ خالی نہیں جاتا" دُرُودِ شریف پڑھا جا رہا ہے۔ اور یہ ہے "وَمَا تَقْنَأْكَ فَوْشَكَ" ۞

کی تفسیر فرمایا محبوب جَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِّنْ ذِکْرِ حُطٰی میں نے تجھے اپنا ذکر بنایا۔ محبوب تیرا ذکر امیرا ذکر۔

علیٰ ہر سعید کومن کے ساتھ درج مصطفیٰ ^{صلی اللہ علیہ وسلم} ہوتی ہے۔ جس کی توجہ سے وہ بالاستقامتہ درج و مرتبہ

پڑھنا اور عمل حاصل کرنا ہے ہر محتلم پر ضرورت و مزد و مشریت پڑھنا خلائی کا ہیوت ہے۔ تاہم چند ایک مقامات

خصوصی بیان رکھے ہیں تاکہ ان مقامات ٹیچر پر غفلت میں نہ رہے اور شعل در در شریعت کی دل کو مصطفیٰ اور محقق

کوئے اور حضور ﷺ کی یاد کو تازہ رکھے۔ دُرُوشرف کا پڑھنا ہی قبولیت کی علامت ہے۔

عقۃ افضل طریقہ یہ ہے۔ دُور و شریف پڑھ کر ذرا سا توقف کرے بعد ازاں کلماتِ آزادانہ پکارے کہ

فی زماننا معاشرین نے اس مسئلہ کو مختلف فرمایا دیا ہے۔ جو محض اعتراض اور نقیض پر مبنی ہے۔ ۱۰۔ منہ عظیمہ

عہد خلافتِ طویلِ فخرِ علوی، آفتابِ احوال عصرِ مغربِ آفتاب۔ یہ قبولیت کی گھڑی در در شریف کیلئے موزون تر ہے۔

۱۵۔ چنگا نہ نماز کی ادائیگی کے بعد نماز سے پہلے

۱۷۔ نماز جنازہ میں

۱۹۔ ذکر و فکر تسبیح تہلیل اور تکبیر کے وقت

۲۱۔ کھانا کھاتے پانی پیتے وقت

۲۳۔ حفظ قرآن پاک کے وقت

۲۵۔ محفل میلاد میں نعت سے پہلے

۲۷۔ روزہ کی سحری اور افطاری کے وقت

۲۹۔ زکوٰۃ دیتے۔ لیتے وقت

۳۱۔ چاند۔ سورج گرہن کے وقت

۳۳۔ وصیت لکھتے وقت

۳۵۔ ایصال ثواب کے وقت دُعا و دلچ پڑھے

۳۷۔ قرضہ کی ادائیگی کے لیے

۳۹۔ کامیابی اور کامرانی کے وقت

۴۱۔ حادثہ کے وقت

۴۳۔ کوئی حاجت پیش ہو

۴۵۔ کسی چیز کے گم ہونے پر

۴۷۔ روحانی قیسی قبض کے لیے

۴۹۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت کیلئے

۵۱۔ جنگل میں رستہ بھول جائے تو

۵۳۔ عام وباء یا طاعون کے وقت

۵۵۔ اچانک مکیبست پڑنے پر

۵۷۔ لاعلاج مرض کے لیے خصوصاً یرقان

۵۹۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے لیے

۶۱۔ وصیت الہیہ، سبب بجا فرمانے کا

۱۶۔ خطبہ میں

۱۸۔ تلاوت کے وقت

۲۰۔ علی الصبح علی النساء والعشاء

۲۲۔ تعلیم و تعلم کے وقت

۲۴۔ درس قرآن پاک اور حدیث پاک کے وقت

۲۶۔ چاند نظر آنے پر

۲۸۔ کھجور اور پھل کھاتے وقت

۳۰۔ سفر اور حضر میں

۳۲۔ دوا کھاتے وقت۔

۳۴۔ میت کو قبر میں رکھتے وقت

۳۶۔ فتویٰ نویسی کے وقت

۳۸۔ کسی چیز کے عطا ہونے پر

۴۰۔ میت کے سر پر کلمہ طیبہ کے بعد

۴۲۔ خوف طوفان یا زلزلہ کے وقت

۴۴۔ غصے اور غمی سے نجات کے لیے

۴۶۔ انشراح صدہ اور فتوح قلبی کے لیے

۴۸۔ رزق محبت، ادب کے لیے

۵۰۔ پیر کابل کی تلاش کے لیے

۵۲۔ تہات اور ظلم سے بچنے کے لیے

۵۴۔ درجہ قبولیت اور قطبیت کے لیے

۵۶۔ شدت کی پیاس پر

۵۸۔ بھول جانے کے وقت

۶۰۔ کتب کی تالیف و تصنیف کے لیے اور پڑھے

- ۶۱۔ حجِ عُمّی کی ادائیگی کے لئے
۶۲۔ ہنگامی حالات میں
۶۳۔ جنگ کے وقت اور حادثہ غیرت کے وقت اچانک مُصیبت میں گرفتار ہونے پر پڑے۔
۶۴۔ لڑائی جھگڑا کے وقت
۶۵۔ غصّہ کے وقت
۶۶۔ ملاقات میں خصّانہ اور مخالفت کے وقت
۶۷۔ ناکاہ ہنگامہ خیرِ خبر پر
۶۸۔ مُسرت اور خوشی کی اچانک خبر پر
۶۹۔ پاؤں سُک ہونے پر
۷۰۔ کان بچنے پر
۷۱۔ آنکھ پھٹنے کے پر۔
۷۲۔ پریشانی کے وقت
۷۳۔ آثارِ نبوی کی زیارت پر
۷۴۔ کعبۃ اللہ پر پہلی نظر پڑنے پر
۷۵۔ منظرِ روضہ اطہر دیکھنے کے وقت
۷۶۔ آسمانِ پاک مُٹنے اور پڑھنے پر
۷۷۔ حجرِ اسود کا بوسہ یا استلام کے وقت
۷۸۔ طواف میں
۷۹۔ سعیِ صفا، مزدہ کے وقت
۸۰۔ آبِ زم زم پینے کے وقت
۸۱۔ عمرہ و حج پر خصوصاً طواف میں
۸۲۔ مشعرِ الحرام میں تحکیرات کے بعد
۸۳۔ بلدِ الامین میں داخل اور خارج پر
۸۴۔ حطیم، مکہ حرم بابِ کعبہ پر
۸۵۔ جلیلِ حمت، نور، ابوقیس پر
۸۶۔ میزِ اسبِ حمت، نرگسِ مانی پر
۸۷۔ جَنّتُ البقیع، جَنّتُ النّعلیٰ اور جَنّتُ القباء میں حاضری کے وقت بالالتزام پڑے۔
۸۸۔ مدینہ منورہ کے داخلہ، خارجہ کے وقت اور شہرِ مبارک کے آثارِ مبارکہ کی زیارت پر پڑے۔
۸۹۔ روضہ اطہر پر نظر پڑے
۹۰۔ ریاض الجنّۃ میں
۹۱۔ مسجدِ نبوی بابِ السلام سے داخلہ کے وقت
۹۲۔ منبرِ مُنیف، محرابِ شریف کے پاس
۹۳۔ مواجہہ شریف افضل ترین مقامات سے ہے۔ یہاں صیغہ مخاطب سے بعد آداب پڑے۔
۹۴۔ مقاماتِ مُقدّسہ، مساجد، باغات، پہاڑ پر نظر پڑے
۹۵۔ بابِ جبریل میں مخلوقِ باری کھڑے ہو کر۔ یہ مقام خصوصی درودِ تاجِ شریف کا ہے
۹۶۔ اَشْرَفُ الْمَوَاقِفِ صَلَّوْا الْحَبِیْبَ طُوُوْا وَهَبِیْوْا اور درودِ شریف چڑھو
۹۷۔ گھر میں داخل ہو تو صَلَّوْا وَسَلَّامًا عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پڑھے کہ اِنْ رُوْحَیْ
اور گھر میں کوئی نہ ہو۔

خاصہ صرف بیعت التوہید میں ملے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام وصحبہ
۹۹۔ گلاب کا پھول دیکھتے، شوکتے وقت اور خوشبو لگاتے وقت درود شریف پڑھتے
کہ حضور طیب طاهر ﷺ کا پسینہ جہاں گرا وہاں گلاب کا پودا اُچھوٹا تھا۔

☆ ایک روایت الحلیب علیہ الطیب الثجر والشہداء میں فرمایا۔

○ سفید گلاب کا پھول میرے پسینے اور سرخ گلاب جبرائیل علیہ السلام کے پسینے سے
اور زرد رنگ کے گلاب کا پھول "چمپا" براق کے پسینے سے پیدا ہوا۔ بدیں وجہ مندرجہ
گلاب کے پھول میں میرے پسینے کی خوشبو ہے۔ تو یہ سارے پھولوں کا سرور کہلایا۔

☆ ابی بنی عبد اللہ احمد بن مرزوق علیہ الرحمۃ "از احاطہ مشائخ دیار مغرب" سے مروی ہے۔

○ ہم بحر ہند میں سفر کر رہے تھے تیز ہوائیں چلنے لگیں اور سمندر میں موجیں اُبھرنے
لگیں۔ ہم ایک جزیرہ میں ٹھہر گئے تو وہاں ہم نے ایک نفیس ترین گلاب کا پھول دیکھا جس
کی تیز بھینی بھینی خوشبو تھی اس پر خط سفید سے لکھا تھا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "ابو بکر الصدیق، عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما
میرے دل میں خیال گزرا کسی نے خود نہ لکھ دیا ہو تو ہم نے ایک پھول اور دیکھا جو ابھی
پورا نہ کھلا تھا اور نہ پھیلا تھا۔ تو اس میں بھی اسی طرح سے لکھا ہوا پایا۔

☆ ابو البشر سیدنا آدم رضی اللہ علیہ السلام جب جنت سے زمین پر آئے تو آپ روتے
ہے۔ آپ کے آنسو جہاں جہاں زمین پر گئے تو وہاں مکمل، عطر، رطوبت پیدا ہوا۔
اور آدم البشر سیدہ حوا علیہما السلام کی آنسوؤں سے لوہے کی خوشبو پھیل گئی۔ یہ سب خوشبوئیں حضور
ﷺ سے ہیں اور ہر کسی میں اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے ظہور پذیر ہوئیں
جیسے ہرن سے مشک نافتہ۔ اور پھول میں خوشبو۔ "دلائل البرزات"

○ ہجر کے لمحات میں عاشقوں کے دل گلاب کے پھول کو دیکھ کر اور شوگے کر تسلی پاتے
ہیں کہ اس میں محبوب کی خوشبو ہے۔ گلاب کے پھول نے محبوب "ﷺ" کے پسینے کو اپنی
رنگ پتھوں میں نہایت لطیف انداز سے اپنے اندر بٹا رکھا ہے۔

☆ شیخ محمد بن اسماعیل بن علی بن ابی حمزہ ثمالی (یعنی حاشیہ) لکھتے ہیں کہ صفحہ پر لکھا ہوا

☆ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تو اس وقت آپ ذکر محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ میں رطب اللسان تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر ادب سے گلاب پھول پیش کیا اور عرض کیا حاضر کیا بارگاہ کے ارادہ سے آ رہا ہوں۔ میں ایک عالی شان بارخ "جنت" کو دیکھا تو گلاب کے پھول عجیب بہار میں تھے۔ تحفہ کے طور پر ایک پھول لے آیا۔ جب آپ نے دیکھا تو مجرب ﷺ کے پسینہ کی خوشبو نے ہجر کو تیز کر دیا اور اسی حالت میں پھول کو منگتے ہی زور و شوق سے پھول کی خوشبو سے پرور کر کے جنت الفردوس میں چلی گئی یہ ایک گلتا بن ابراہیم کے پھول ﷺ کی خوشبو تھی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

بقیہ جانشینہ

تعمیر کث اهل الإسلام بالانحياز بان محمد استراة عليه وسلم لا يخلو منه زمان ولا مكان طے کس لا یخلو منه زمان ولا مکان۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے شروع انعام میں بڑا بیت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ذکر کیا ہے۔ حضور ﷺ کی روح سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے گھر سے نکل کر حضرت محمد ﷺ کے گھر پہنچا۔ جس نے جب حضور ﷺ کو دیکھا تو فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کے گھر سے نکل کر حضرت محمد ﷺ کے گھر پہنچا۔ رسول کی بارگاہ میں اقدس کی عنایت بے غایت ہے۔ "الکبر العظیم مولانا محمد بن عبد اللہ علیہ السلام"۔

علاہ گلاب کے پھول کی نرم و نازک گھڑیاں شہنشاہ کی کھلی سے مزاج سرور کھینچیں۔ یاد ہے کہ غنیمت کی بارگاہ میں ہے اور نور غنیمت اور نور ہے حضور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا گلاب مبارک ہر طرف شمع کی طرح شعلہ تھا۔ اور آپ ﷺ کا ذکر و درود شیعہ بھی شعلہ ہے جس میں ہوس کے پتے آگھوں کی شعلہ اور نور دکھایا گیا ہے۔ سورہ سحر "سورہ سحر" کے نام اقدس اور آگھوں کو چوم کر درد شریف چھو کر نور عینی پاک یا رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم سے آگھوں کی شعلہ دکھائی ہے۔ کلمہ الحکمت علیہ السلام نے حضرت حمید بنکدہ کی عظیم تر کر ایک بیب بیشت کا لاکر منگھایا تو اس کی خوشبو سے ان کی کچھ عینک سے آواز ہو کر اللہ اللہ کرتی حضور الہی میں چلی گئی۔ بڑے گل دانہ کو جو ہم اور گلاب۔ ۱۲ منہ سحر و شمع

روضۃ القاری



باب

قسم ذاتِ مصطفیٰ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے کلام الہی میں شمس و چاند تیرے چہرہ نور خدا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف و دامن کی قسم
وہ خدا نے بے ترس تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا

کہ کلام محبوب نے کھائی شہادت تیرے شہر و کلام و دعا کی قسم

① اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے کلامِ معجزہ میں اپنے محبوب پاک شاد و لالہ "ﷺ" کی ذات پاک کی قسمیں بیان کیں۔ آپ کی مثل محبوب رسول نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ دائرہ امکان میں کہ ایسا محبوب کوئی اور پیدا ہو۔ رب کریم نے اپنے رسول کریم کی سیرت کا ہی قرآن پاک میں تذکرہ نہیں کیا بلکہ جا بجا قرآن عظیم کی ہر صورت پاک نے نجانجا محبوب کی صورت پاک کا بھی نقشہ کش دیا ہے اور دونوں سیرت اور صورت کی قسمیں اٹھائیں اور یہ مرتبہ محض آپ "ﷺ" ہی کے لیے ہے۔

② معبودِ حقیقی نے کہیں محبوب کے نور کی کھڑے کی قسم اٹھائی اور کہیں گیسوئے عنبریں کی اور کہیں ویر رسول اور بلد رسول کی قسم اور کہیں زبان کی قسم، دامن کی قسم، مکان کی قسم بیان فرمائی اور سب بڑھ کر یہ کہ اُس خاک پاکی قسم جو گذر گاہ محبوب بنی۔ در کی قسم، دیوار کی قسم اور پہاڑ کی قسم، گلی و بازار کی قسم عشرِ شہادت کی قسم یعنی سانس کا ہر لفظ ہر لفظ ہر سیکندہ اور روز و شب، ماہ و سال کی قسم بیان فرمائی۔ ایسے عظیم رسول پر درود ہو سلام ہو۔

قرآن پاک : پٹ سورۃ النور آیت کریمہ ۴۵

فَلَا وَرَبِّكَ | تو اے محبوب تہا رے رب کی قسم

اپنے رب سے کہ قسم اٹھائی تو محبوب کی نسبت سے۔
یہ نسبت حقیقی ہے۔ باقی اسب عرض اداں کہ جو غیر ذلک کی طرف رب کی نسبت فرمائی وہ نسبت ہے۔

قرآن پاک : پٹ سورۃ النحل آیت کریمہ ۱

لَيْسَ ۚ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝

قسم ہے حکمت والے قرآن کی بے شک تم رسول
ہو۔

☆ رب کریم نے قسم اٹھا کر فرمایا اے سید کائنات! مجھے قرآن کی قسم کہ تم میرے رسول ہو

قرآن پاک : پٹ سورۃ النحل آیت کریمہ ۲۰۱

وَالصُّحُفِ ۚ وَالَّذِينَ إِذَا سَجَىٰ ۝ | چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے

☆ وَالصُّحُفِ ۚ چہرہ نور جمال مصطفیٰ، وَالَّذِينَ ۚ کیا رہے گیسوئے سحرین کی قسم، صلہ

وخصت کشمکش مذہبیں دل بے قرار را یک دشمن زیادہ کن گیسوئے تابدار را

قرآن پاک : پٹ سورۃ النحل آیت کریمہ ۲۰۱

وَالْفَجْرِ ۚ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ | اُس صبح کی قسم اور دس راتوں کی

☆ شب لمحہ و شارب ہے نوح روشن ان گیسوئے دوشب قدر و برات مومنین

نیز گاہ کی صحن چار ہیں اور دو ابرو وَالْفَجْرِ ۚ کے پہلو میں وَلَيَالٍ عَشْرٍ

قرآن پاک : پٹ سورۃ النحل آیت کریمہ ۲۰۲

لَا أَقْسَمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ۚ وَأَنْتَ ۝ | مجھے اُس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اُس شہر میں

تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ کی قسم اور اس تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ کی قسم اور اس

کی اولاد کی قسم ہو۔

☆ حضور ﷺ کے مسکن و مکان، در و دیوار، محلہ و بازار، گلی اور شہر کی قسم۔ اور

سے مزار و مینار عالم ﷺ اور مَا وَلَدَ سے مراد اُمّت۔ "تفسیر حسینی"

قرآن پاک : پٹ سورۃ النحل آیت کریمہ ۱

گیو وہ دلام الفت کو دو بلا متحیرت لاکے تیغ لاقم پہ کر ڈوڑوں در دو

عہ دو گیسو پاک نامہ حجت ال کے میں اور لفظ آہ کے دل میں دو لہم پیدا ہونے سے اسم اللہ بن جانا ہے

اللہ تعالیٰ کی محبت و حق میں جب عاشق کی آہ کجی اللہ سے اپنا سر گزارتی رہے تو سر پھٹتا ہے تو وہ قائم تمام آہ ہے۔

یاو گیسو ذکر حق ہے آہ کر دل میں، لہم پیدا ہو ہی جائے گا

سہ یہ سنانی اشارۃ النہض، ولازۃ النہض، آفتۃ النہض اور صبارۃ النہض کے الفاظ سے تحریر کے لئے ہیں۔ ۱۲ مزار

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ | قلم اور اس کے لکھنے کی قسم

☆ ن سے مراد وہی مُصْطَفٰی، قلم سے زبان مُصْطَفٰی، وَمَا يَسْطُرُونَ سیدِ مُصْطَفٰی کی قسم

قرآن پاک : پٹ سورۃ القصص آیت کریمہ ۱

وَالْعَصْرِ ۝ | اس زمانہ محبوب کی قسم "عصر" سے

☆ تمام زمانوں سے فضیلت والہ خیر القرون قرنی کے نورانی زمانہ کی قسم۔ حرمتِ کربلا و

شعب ماہ و سال کی قسم اور زندگی پاک کے ایک ایک لمحہ کی قسم بیان ہوئی۔

قرآن پاک : پٹ سورۃ النجم آیت کریمہ ۱

وَالْخُبْرَ إِذَا هُوَ ۝ | اُس پیارے جتنے نامے تھے اُن کی قسم "خبر" سے

☆ نجم سے مراد ذاتِ گرامی سید الانبیاء محمد مُصْطَفٰی "تفسیر خازن" "تفسیر خازن"

قرآن پاک : پٹ سورۃ الحجر آیت کریمہ ۷۲

لَعَنَكَ ۝ | اُسے محبوبِ نبوی جان کی قسم

☆ محبوب کی جان پاک سے بڑھ کر کوئی اور جان عزت و حرمت میں بڑھ کر نہیں۔

قرآن پاک : پٹ سورۃ الزمر آیت کریمہ ۸۸

وَقِيلَ لَكَ يٰرَبِّ ۝ | تو مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم

☆ محبوب کی گفتگو، قول اور کلام۔ دُعَا وَالتَّجَا كُنَّا اكرام واعزاز ہے۔ کی قسم۔

وہ آیات کریمہ جن میں ربُّ العزت نے اپنے ناموں سے حضور ﷺ کو روم فرمایا

قرآن پاک : پٹ سورۃ النور آیت کریمہ ۳۵ ، پٹ سورۃ المائدہ آیت کریمہ ۱۵

اللَّهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝ | اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ ۝ | جسے شک تھوڑے پاس اللہ کی طرف سے ایک

کتاب مبینہ ۝ نور آیا اور روشن کتاب۔

☆ ان آیات کریمہ میں اپنا اسم مبارک نور، محبوب کو عطا کیا۔ یہ محالِ عظمت ہے۔

قرآن پاک : پٹ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۳۲ ، پٹ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۱۲۸

إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَعَرُوفٌ ۝ | جسے شک اللہ آدمیوں پر مہربان مہر والا ہے۔

بِالْمَوْحِيَّتِ رُفُوفٌ رَحِيمٌ ۝ مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان ۔

☆ ان آیات کریمہ میں اللہ سبحانہ نے اپنے نام نوروزہ رُفُوفٌ رَحِيمٌ سے محبوب کو یاد فرمایا
مزید برآں جن اسماء و صفات کے زیر سے محبوب کے جمال و کمال کو چمکایا۔ اُن میں اوّل۔ آخر
ظاہر۔ باطن۔ محی۔ جمیب۔ عفو۔ حق۔ قوی۔ کریم۔ مؤمن۔ ہادی۔ ولی۔ مُطاع۔ رحمت۔ مختار۔
کاف۔ عزیز۔ شہید۔ عظیم۔ حکیم ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ بِاَسْمَائِکَ الَّتِیْ لَیْسَ بِکَ

○ معنی نہ رہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ کے اسماء و صفات ذاتی اور قدیمی ہیں اور محبوب برحق کے
اسماء و صفات عطائی اور فریبی ہیں۔ علم خالق ذاتی اور حضورؐ کی۔ علم مخلوق عطائی اور حصولی ہے۔
وہ واجب یُمکن، وہ قدیم یہ حادث، وہ نامقدور یہ تقدور، وہ لاتناہی اور یہ تناسی۔ وہ
واجب البقاء یہ جائز البقاء، وہ مُستع الشیخ یہ یُمکن القتل۔ اتنے بین فرق سے شرک اور
شائبہ شرک کا خیال و سوء شیطانی ہے۔ مزید برآں حضورؐ کے اسماء تخلیقی اور رب
حضورؐ عزوجل کے اسماء و صفات توقیفی اور اپنی اپنی شان کے لائق اُن کا ظہور ہے۔

۱۔ حضورؐ عالم ۝ اَمْرٌ لِّیْ وَکَوْنٌ لِّیْ یا اے تعالیٰ مختار ہیں۔ ۱۔ سُبْحَانَکَ اَسْلَمَ اللّٰهُ بِکَ اور جو دلی میں سے
حلیٰ تھے لِیْ اللّٰهُ اَعْلٰی پر نگارشی حرام کر دیا۔ ۲۔ بقول الشہادۃ حضرت ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہما کی شہادت
دو کے برابر کا قرار دیا۔ ۳۔ حضرت ربیع بن کعب سلمیٰ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ حاشیہ کے الفاظ مختار لگے پھر
دلیل ہیں۔ ۴۔ جلیل القدر صحابی حضرت سراقہ بن ابی بکر رحمہ اللہ کا کافی رضی اللہ عنہما اَسْلَمَ سے حج کی فرضیت پر
باد عرض کیا لَا یُحِلُّ عَلَیَّ اَنْ یَّزِیْرَکَ اللّٰهُ حَتّٰی تَزِیْرَکَ تو آپ حاضر میں سے بعد ازاں فرمایا لَا تو میرا آپ کھاتے ہوئے اپنی
خاموشی کی حکمت یہ بیان فرمائی کہ اَللّٰهُ اَعْلٰی پر کو لَقَدْ اَرَمَ اَنْ کہہ دینا کو حَبِیْتُ تو حج پر سال فرض ہو جاتا۔ وہ
استحفظتم اور تم طاقت نہ رکھتے اور شفقت میں پڑ جاتے۔ ۵۔ سید ابیوسف رضی اللہ عنہما لَقَدْ اَرَمَ اَنْ کے معنی آدمیوں نے جن میں میں یوسف
اور ابی بکرؓ ہیں کہ اگر خواب کی تفسیر صحیحی تو آپ نے ہماری بقدرہ وہ استہزاء کہنے لگے ہم کو تو خواب ہی نہیں آیا۔ فقہی الزام
الذی فیہ تشکیک ۝ ۶۔ عالم بلائیت میں فرمایا تمہیں خواب آیا ہے یا نہیں ہماری زبان سے جو نکل گیا وہ ہو کر رہے گا
مزید نظر رکھیں میں میں لَیْسَ بِکَ بالنظر ایمان شتمہ طے

ملہ عظیم۔ فَاِنْ مِنْ جُودِکَ الدُّنْیَا وَخَصْرَکَہَا وَمِنْ مَلُوکِکَ حِلْمٌ اللّٰہُ وَالْفَلَحُ ۝ مَلُوکِکَ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت آپ کے سرخواران جود و رحم سے ایک لگوا دیں۔ کنزبات روح اور ملفوظات شمس کے طور
"بقیہ ما فیہ فی صفحہ ۱۱۹"

☆ قرآن عظیم میں حضور ﷺ کے اعضاء شریفہ عظیمہ کریمہ کا تذکرہ جلیلہ ہے :-

- ۱) قلبِ انور ————— مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى ۝
 - ۲) زبانِ فیضِ ترجمان ————— وَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝
 - ۳) آنکھِ نورِی ————— مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ ۝
 - ۴) چہرہٴ انور ————— قَدْ ذَرَىٰ قَلْبُكَ وَجِبْرِكَ فِي السَّمَاءِ ۝
 - ۵) سینہٴ گنجینہ ————— اَلَمْ تَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝
 - ۶) ہاتھ مبارک ————— وَلَا تَحْجِلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ ۝
 - ۷) پشت مبارک ————— وَوَضَعَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝
 - ۸) کان مبارک ————— قُلْ أَذُنٌ خَيْرٌ لَّكَ مِمَّا يَشْنُوْنَ بِاللّٰهِ
- اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ كُلِّ عَصْرٍ مِنْ حُسْنِهِ
الْأَنْبِيَاءِ الْأَعْطَرِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ الْمَعْطَرِ ۝

یعنی بارش

معلوم ہوا کہ ان تمام باتوں کی آپ کے عظیم شریف کا ایک جزو ہیں یعنی جس عظمت و اتکاد و انتہا کے تمام علوم علمِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک سطر میں اور علومِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم علمی مسندوں میں سے ایک نمبر یا سہ یا اس علمی موجوں میں سے ایک لہر ہیں۔ لیکن ہاں یہ علم ہائے محمدیہ علیٰ صاحبہا اَلْفَ اَلْفَ صَلَوةٍ وَسَلَامٍ وَتَحِيَّۃٍ، اپنے عظیم و بزرگ خالق و مالک عز و شہ کے امتداد میں علمی مسندوں میں سے ایک قطرہ ہیں۔ لیکن یہ قطرہ علمِ انبیاء و صلوات علیہم و آلہم و سلم اور اس کے استقامت اور مضبوطی کے مدد سے عرازل، شیطان، کے علمی غمبوسے لاکھوں مسندوں سے بڑھ کر ہے۔ لہذا اَمَلًا يَتَذَكَّرُونَ ۝

- ۱۔ پتہ سورۃ الفہم آیت کریمہ ۱۱ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔
- ۲۔ پتہ سورۃ الفہم آیت کریمہ ۲ وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔
- ۳۔ پتہ سورۃ الفہم آیت کریمہ ۱۴ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔
- ۴۔ پتہ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۲۲ ہم دیکھ رہے ہیں تمہارا آسمان پر چہرہ بار بار کرنا۔
- ۵۔ پتہ سورۃ الفہم تشریح آیت کریمہ ۱۱ کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔
- ۶۔ پتہ سورۃ الفہم آیت کریمہ ۲۹ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ۔
- ۷۔ پتہ سورۃ الفہم تشریح آیت کریمہ ۲۰ اور تم سے تمہارا وہ لہجہ آتا رہا جس نے تمہاری پشت پر ٹوڑ دی۔
- ۸۔ پتہ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۶ تم تمہارا و تمہارے بھلے کے لیے کان نہیں۔



☆ اَللّٰهُ اَكْبَرُ شَانِ مَجْبُوْبِيْ! لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ كَمَا اَشْكَيْتَ عَلَيَّ فَهَيْلَكَ بطور انجمن عرض

کیا۔ تو رب العزت نے اپنے محبوب پاک کو درو شریف کے عظیم انعام سے نوازا۔ مدعا یہ کہ محبوب پاک صاحب
لَوْ لَا كُنَّ عَيْنَاكَ لَكُنَّ عَيْنَاكَ حَسْبُ الْعَالَمِينَ کے جسم اطہر کے ایک ایک اعضاء شریفہ کو میرے اور روئے روئے پرست
کریم نے رحمتوں کے پھول "درو شریف" چھپا کر رکھے اور کر رہا ہے اور کر رہا ہے گا۔
وَمَا يَعْنُوْهُ جُنُوْدٌ وَّيَا لَكَ اَلَا هُوَ طَعْمُ نُوْرِيْ لَشَكَرُ كَوْحِيْ اُسے ساتھ شامل کر لیا اور
نور ایمان والوں کو بھی حکم دے دیا کہ اے ایمان والو! تم بھی میرے محبوب اور اپنے پھول
کے لیے تجھے اور ہدیے درو شریف بھیجو۔ وَاللّٰهُ اَمْرُوْنَا دَهْلُوْنَا اء

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقُدْرَتِكَ حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ
وَكَمَالِهِ بِعَدَدِ اَسْمَاءِ لَيْلِ الْحُسْنٰى وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

علیٰ علیہ سورۃ النور آیت کریمہ ۳۱ — تمہارے رب کے حکم کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔
عہدہ اعظم حضرت شاہ احمد رضا قدس سرہ العزیز نے محفوز شاد کو "عین العارفین" کے ایک ایک اعضاء شریفہ
پر اپنے مخصوص انداز محبت سے خالق کائنات کا ترجمان بن کر اپنی زبان میں مکتوب و سلام عرض کیا اور قرآن پاک کے
ان الفاظ مبارکہ کو مستعار کر کے اپنے شعروں میں بیروں اور گیمینوں کی طرح جیسے محبت کے انداز ٹھیک جانتے ہیں
کہ وہ چشم محبت سے سیراب ہو کر گلستانِ نبوت سے تشبیہات کے خوش رنگ خوشما پھول چلن چلن کر لے
اور گلزارِ ستہ خلوت و سلام میں اشاروں، کلاموں، تعلیمات، تصریحات کی طرزِ اداء، صنائعِ بدائعِ لغوی و معنوی
سے اپنے قلبی نازک جذبات کو کمالِ ادب سے پیش کیا۔ واقعی رضا کی زبان آپ کو ترسے دھلی ہوئی تو
تھی ہی ان کے کلام پر آپ ربیبِ میل کے نورانی شبنم کے قطرات کا ترشح بھی پایا گیا اور بارگاہِ محبوب سے ایسا
شرفِ قبولیت ملا کہ اس مکتوب و سلام سے ملک ملکوت شہر و جبل کو سچ لکھے "خلوت و سلام ملاحظہ ہو"۔

وہ زبان جس کو سب گنت کی گنجی کہیں	اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
لَیْلَةُ الْقَدْرِ مِیْنِ مَخْلِقِ الْقَضْرِ حَقِّ	لگب کی امتحانِ امت پہ لاکھوں سلام
سَمْعِیْ قَدْ رَاٰی مَقْصِدَ مَا طَعْنِ	زُکُنْ بَارِعِ قُدْرَتِیْ پَر لاکھوں سلام
شَرِیْعِ بَرَمِ دَنَاهُو مِیْنِ کَمِ کُنْ اَنَا	شرحِ متعینِ برکتِ پَر لاکھوں سلام



روضة الشانیه

باب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عظمت صفاتِ مصطفیٰ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرآن مجید پتہ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۴۵ - ۴۶

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۚ وَدَلِيلًا لِّى
اللَّهُ يَذِيقُهُ وَيَرَا جُا مَنِيْرًا ۝
لے عیب کی خبریں بتانے والے "نہی" دیکھ
ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دینا۔ ڈر
سننا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے جلتا اور چکا
ہونے والا آفتاب ۔

○ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ کا خطاب کتنا دلکش پیارا اور محبت کا مظہر ہے۔ اللہ تعالیٰ
نے اپنے محبوب ﷺ کو شہید، مubشیر، نذیر، داعی الی اللہ یا ذوقہ اور سرارج منیر
بنا کر مبعوث فرمایا اور اَرْسَلْنَاكَ سے اشارہ ہے یہ صفات خمسہ بلا محنت بلا طلب
کے حتیٰ سُبْحَانہ نے محض اپنے فضل سے ابطور عطیہ عنایت کیں اور ایمان والوں کو وَ
بَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَن لَّهُمْ مِنْ اللَّهِ فَضْلًا کَبِيرًا ۝ کا مژدہ سنایا اور مومنوں کو
شہاد اور بشارت سے نوازا کہ تمہیں ایسا جامع الصفات عظیم نبی عطا فرمایا ۔

۱۔ مشاہدہ : لغوی معنی ۱۔ گواہ ۲۔ نگہبان ۔ " شرعی معنی حاضر ہر جگہ کا
اور ناظر ہر شئی کا ۔ شاید صفات فعلیت سے ہے اور اس صیغہ کے ہر لفظ کے معنی میں
" حضور " ہے ۔ ۲۔ محبوب یہ ان چاروں معنوں میں مستعمل ہے ۔ کلام پاک میں ،
اللہ پاک نے محبوب کو مشہود بھی فرمایا وَمَشَاهِدٌ وَمَشْهُودٌ ۝ شاید " شہید " اور
سورۃ النور

۱۔ " تَمَرُّنَ الْعِلْمُ " بِمَنْزِلِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَيْفَ يَمْنَعُ وَيُحْذَرُ مَا بَيْنَ عِلْمِهِ وَتَوَكُّلِهِ كَمَا سَمِعْتُمْ ۔ لَمْ
اور ایمان والوں کو خوش خبری دو کہ ان کے لئے اللہ کا بڑا فضل ہے ۔

۲۔ شاید سے مراد اقدار کرم اور کمالات نبیہ الہیہ فلیکون علیہم صلوة والسلام ۳۔ یکے اور جمعیت اربابہ " ۱۳۰ منہ



کی نورِ نبوت کے لحاظ سے ہر جگہ جلوہ گرئی ہے اور ذات کے لحاظ سے ایک مقام پر جلوہ افروز، اس معنی میں نبی کریم ﷺ کو حاضر ناظر ماننا، جاننا اور کہنا نہ کفر ہے نہ شرک اور یہی عقیدہ ہے اہل سنت و جماعت کا۔ ”فانہم“

☆ البیہقی راف باللہ اہل محل عبد الوہاب شمرانی رحمہ اللہ نے ”تواریخ الاخوان بطبقات الاختار“ میں فرمایا: ”حاضر ناظر کا مسئلہ شکوک کی دو سو منزلیں طے کرنے کے بعد سمجھ آتا ہے“

○ مَبَشِّرًا “ بشارت دینے والا ظاہری صورت میں ایمان والوں کو جنت الفردوس اور نعمتوں کی اور باطنی صورت میں مومن کے ایمانی احوال کی ترقی اور حجاب کے دور بخشنے کی صورت میں عالمِ دُویا میں بشارت دینا۔ ”هَذَا هُوَ الْمُرَادُ“ ط

قرآن پاک : پٹ سورۃ الشفٰ آیت کریمہ ۶

وَمُبَشِّرًا لِّمَنْ سَوَّلَ لِيَّ مِنْ بَعْدِي
اَنَّمَا كَا مِيرے بعد اُس کا ہم نامی احمد ہوگا جسکی نصیب

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہیں۔ حضور ﷺ کے اور آپ ﷺ کے ”میرے“ میں اپنے رب کے اور باقیہ تعالیٰ اپنی اُمت کے ”عشرہ مبشرہ کو جنت کی بشارت“

○ نَذِيرًا “ ڈر دینے والا۔ اُمت کو خوفِ خدا دلانا اور کفار کو عذاب کا۔

○ ذَالِمًا اِلَى اللّٰهِ يَاقُومُ “ اللہ جل شانہ کی طرف بلانے والے اُس کے اذن سے اپنے یاد دہن کا تعلق ان پانچوں صفات سے ہے اور یہ امر تصدقی آپ کے عنصری وجود میں رکھ دیا گیا اور آپ کو ان صفات سے کما حقہ مشفق فرمایا گیا اور مومنوں کو بشارت دی کہ تم پر اللہ سبحانہ کا بڑا فضل ہے کہ ایسا با تصدق نبی عطا فرمایا۔ جن کا تصرف یاد دہن عالمِ دُویا عالمِ برزخ میں اب بھی اللہ تعالیٰ کا لگان جاری و ساری ہے اور قیامت کے روز تمام اہل

عالمِ برزخ تمام عالمِ کائنات کے قدر و قدرہ میں سرکارِ رسولِ اکرم ﷺ کی جلوہ گری ہے کہ وہ سب آپ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ کوئی شخص آپ سے دور نہیں۔ حاضر ناظر بھجبت نورانیت اور روحانیت ہے اور کاف عالم میں یہ نامانائے بشریت حقہ جس کے لحاظ سے ہے اور اس کا انکار بسبب ارجحیت ہوگا۔ منہ

عالمِ برزخ سرکارِ عرض و قارِ سیدالارباب علیہ السلام صرف دور و شریف ہی نہیں بلکہ اُمت کے تمام احوال و امور

ان اختیارات اور تصرفات کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کریں گے سیدنا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف پانچ چیزوں کا اذن عطا فرمایا گیا اور ان کے سوا اور کسی قسم کا اذن نہیں دیا گیا اور نہ ہی ان کے علاوہ آپ کے کوئی کرشمہ یا منحصر و خاصہ ہوا۔ اُن کی نبوت کا دائرہ مخصوص اور محدود تھا اور اپنے محبوب میری الذکر والابریکس و محی الموقی علیہ السلام کو مطلقاً باذنیہ و بنا کر آپ کے اختیارات اور تصرفات کو لا محدود کر دیا۔ بناء بریں آپ کے دربار منحصرات ظہور پذیر ہوئے۔ اور جب چاہیں۔ حق تعالیٰ کی تمام کائنات میں اپنے اختیار سے تصرف فرمائیں۔ آپ ﷺ ہر دو امور تشریعی اور امور حکومتی میں مختار ہیں۔ کہ پہا ذنبہ آپ کے ضمیر میں گونج رہا تھا۔

○ میرا اجا تمین ہوتا علیہ السلام حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اور شمس کو میرا اجا قرھا جاتا علیہ السلام رسول اعظم ہونے کے لئے دلائل و براہین چراغ علیہ السلام ہرگز اعظم سورۃ الشہادۃ میں مذکور ہے ۱۳

اعمال حسنہ و شریعت کا دائرہ و وقت متعینہ فرمان اور ان کے اچھے اعمال پر راجعی اور گناہوں سے تعصرت چاہنا اور امت کے لئے دعائیں کرنا۔ عالم ادراج میں اپنی امت کا متعینہ فرمان اور عالم ہندخ میں عالم حکومت اور اعتبار زمین میں برکت کے لئے تشریف لے جانا حاصل امت کے وصال پر ان کو زیارت کر کے بشارت عظیم ہے اور ان کے جنازوں میں شرکت فرمان۔ یہ عالم ہندخ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اشغال مبارکہ مختصر افعال کے لئے گئے۔ ورنہ ممکنہ تصرفات تک بھی کس کی رسائی ہے۔ جہان کر کے۔ کجا متعت و صفت راہبوز آغا نے بنیم علیہ السلام اللہ رب العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیہ خواص کو لفظ کئی سے تعریف کر عطا فرمایا ہے لیکن وہ تصرفات میں اذبا علیہ السلام بقا و التعلق علیہ السلام کن کہنے میں حیا کرتے ہیں۔ وہ بجائے کن کے بنیم اللہ کہہ دیتے ہیں تو اُس چیز کا خور ہو جاتا ہے۔ تاکہ امور حکومتی میں ظاہری نسبت بھی اذبا متعینہ ہی کی طرف رہے جیسا کہ باطل ہے۔ "فخرج الغیب الام عبد الوکاب شلانی علیہ الرحمۃ الرکان"

آگے مختار کل صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث پاک میں یہ ثابت ہے۔ کئی آیا ذی علیہ السلام کئی کذا لک علیہ السلام یہ مقامات نادرک ہیں یہاں لب کشائی مؤاد ہے۔ امور تشریعی ہوں یا امور حکومتی علیہ السلام باعث علیہ السلام فہم عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں اور ان پر آپ کو دسترس حاصل ہے۔ فانہم

حضور میرا اجا قرھا جاتا علیہ السلام نہایت چمکا شمع میں ہونے سے گمراہی ہے اور پھر تارے جگمگاتے ہیں اور پھر تارے جگمگاتے ہیں علیہ السلام سے اپنے نور سے مجاہد کو شکر کیا۔ اُسے چرخ سے اویلائے چراغ روشن کئے اور یہ مسند قیامت جاری ساز دیا

لہذا سورج "شمس" کو حضور شمس النبوت قمر الزمان ﷺ سے ایک گونہ نسبت ہے۔ سورج کی روشنی ضیاء اور قمر کی روشنی نور ہے۔

○ فَبِأَنۡ مَّحَمَّدٌ مِّنۡ جِبۡرِئِلَ فَصَلَّوْا۟ عَلَیْہِ کَثِیۡرًا ۖ

☆ شمس چرخ آسمان ہے اور حضور ﷺ "چرخ زمین و آسمان

☆ شمس چرخ دنیا ہے اور حضور ﷺ "چرخ دین و ایمان

☆ شمس چرخ بروج ہے اور حضور ﷺ "چرخ محفل و مجالس

☆ شمس چرخ اجسام ہے اور حضور ﷺ "چرخ ایمان و عرفان

○ اس آسمانی چرخ شمس الثبوت سے انسان غیب سے بیدار ہوتے ہیں اور شمس النبوت ﷺ سے لوگ حکم سے وجود، نیست سے ہست میں آتے ہیں۔ حضور ﷺ کی ولادت کو "مخیر" اور رہائش المذیبة النور میں اور قیام ہر مومن کے سینہ کبیتہ

میں جیسے سورج رہتا چوتھے آسمان پر ہے اور چمکتا تمام جہاں پر سورج کا فیض، نور، روشنی ہر جگہ ہے لیکن خاص فیض خاص جگہ کھیتوں میں دانہ اگاتا ہے اور چمن میں پھول، باغوں میں پھل اور بستان کے پہاڑوں میں لعل و یاقوت اور زمین میں حقیق یعنی حضور ﷺ جو ہر سپہر اصطفاء اور ماہِ شہرِ اعتبار میں۔ آپ کا عام فیض ہر ایک مومن کو پہنچتا ہے اور خاص فیض محابہ کو پہنچتا ہے۔ سورج پودوں کو اگاتا اور بڑھاتا ہے جس سے ٹہنیاں شاخیں پتے پھول کی نمونہ ہوتی ہے اور چاند مقام شمس پھولوں کو رنگت لبا اور پھلوں کو خلوات اور شرمی دیتا ہے شمس الثبوت کے فیض سے مومن کے قلب میں نور ایمان اور قمر الزمان کے درود و تحوان کو انوارِ شفقت کی رنگینی ملتی ہے۔

ضیاء، مزار، حشر جہاں ہیں حضور ہیں ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

○ حضور ﷺ کے دصال سے آپ کی ولادت کا زمانہ ختم ہو گیا۔ لیکن جلوہ گری ختم نہیں ہوتی آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آگئے۔ جیسے سورج کے غروب ہونے سے اس کا ظہر خورشید ہو جاتا ہے وجود نہیں۔ اَفَلَا یَتَذَكَّرُونَ ۚ اَلَا یَعْلَمُ اَنَّ اللہَ مَعَنَا وَہُوَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۚ دن کو انہی سے روشنی شب کو انہی سے چاندنی سچ تو یہ ہے کہ شمس و قمر بھی ہے قمر بھی ہے

۱۔ پس تشریف لائے محمدؐ میرا تئیرا ۲۔ پس درود و تحوتم آپ پر کہتے کہتے "مَلِكًا دَائِمًا"

اسلام لے آئے ذات پاک اور کائنات حاضر و ناظر بود در ہر زمان و ہر مکان

ہیئت حیات البقی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط

① جہو علماء و محققین اہل سنت و جماعت کا متفقہ عقیدہ ہے حضور ﷺ حیات البقی ہیں جس حیات سے آپ وصال سے پہلے حیات تھے۔ آپ ﷺ اب بھی اس حیات اور مزید برزخی حیات سے حیات ہیں آپ حیات کے محتاج نہیں بلکہ حیات آپ کی محتاج ہے اولیاء نقشبند نے اس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے۔ جو تصرفات اور اختیارات حضور ﷺ کو بحین حیات بدن میں تھے وہ اب روح مبارک سے بدستور جاری ہیں اور روح پر فتوح سے ہمیشہ اُمت کی پرورش فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے سینہ فیض گنبد سے نور کی نہریں اور قوارے شرقاً و غرباً، شمالاً و جنوباً ہمہ وقت جاری ہیں۔ اور روح مبارک کی پرورش سے ہزار ہا غوث قطب ابدال و مجدد اور اولیاء اُھیاء ہوتے ہیں اور علماء کرام قال اللہ و قال الرسول کے چرچے کہ تبلیغ دین اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اور یہ سب روحانی تصرفات سے ہے۔ "مخلص خضر یہ کرم"

② حضور ﷺ اپنے جسم اور روح کے ساتھ علم، سمع، بصر اور ادراک سے علی الدوام و علی الاتمسار حیات ہیں اور اپنی اُسی ہیئت پر ہیں جس پر وفات سے پہلے تھے اُس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن حضور ﷺ ہماری آنکھوں سے اس طرح پوشیدہ ہیں جس طرح نور کی لاکھاپنے اجساد سے زندہ ہونے کے باوجود ہمیں آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے اُسے دکھا دیتے ہیں۔

ہیئت خواجہ نیک شاہ نقشبندی علیہ الرحمۃ و آلہ السلام ذکر خیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

○ سابقین انبیاء و رسل علیہم السلام پر حقیقت محمدیہ صلب وارد ہوئی تھی جس کے سبب اُن کی نبوت سے ارشاد و ہدایت کا ظہور ہوتا اور جب ان کا وصال ہو جاتا تو اس حقیقت محمدیہ کا تعلق اُن کے بدن سے ٹوٹ جاتا۔ اسی وجہ سے اُن کی اُمتیں اپنے ہی دین کو بدل دیتیں چونکہ حقیقت محمدیہ کا تعلق جس طرح ذات رسول ﷺ سے ہے بعینہ وہی تعلق اب بعد وصال عالم برزخ میں بھی بدستور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دین اسلام غیر تبدیل ہے اسی تمام حقیقتوں کے جامع

وجہ سے قطبِ عرشِ ابدال اور اُتار اُکھایا، اُنست میں ہوتے ہیں اور اب کسی دوسری است میں نہیں۔ ان سب اُکھایا کا تعلق اسی حقیقتِ محمدیہ کے ساتھ ہوتا ہے اور اُکھایا سے بھی بطفیل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ، وہی تصرفات جاری ہوتے ہیں تبھی ان کی بقور زندہ ہیں۔ فیض و برکات کا منبع ہیں اور دین اسلام کے چشمے ہیں۔

☆ عقیدہ حیاتِ النبی اور ختمِ النبوت ﷺ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

① یہ دونوں جزو لاینفک ہیں۔ کسی ایک کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ حضور ﷺ حیاتِ جسمانی حقیقی اور حیاتِ برزخی سے متصف ہیں یعنی آپ ﷺ بالذات حیات سے متصف ہیں اور قیامت تک آپ ﷺ کا زمانہ ہے۔ سہ پہلے انہی کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار و نہ تھے عالم نہ تھا گردہ نہ ہوں عالم نہیں غنچے کا اوجھلے کے جو چککے دلی کے باغ میں کبیل بدو تک ان کی بوسے بھی محرم نہیں ② جو شخص دل سے محبت کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے اُس کے درود شریف کو جہری یا سہری ہو چکی یا رخی ہو لسانی یا قلبی ہو قریب سے یا بعید مسافت سے ہو، آپ ﷺ اپنے کانوں سے شخص نفیس سنتے ہیں۔ اُس کو جانتے اور پہچانتے ہیں کثیر اخبارِ آثار، اُکھایا کرام کے مشاہدات اور مومنین کے مشیرات سے روز روشن کی طرح واضح ہے جس میں اب کسی قسم کا ابہام یا اخفاء نہیں۔ لَعَنَ اللہُ شَرَّ الْفَعْدِ وَیْلَہُ

☆ سیدی اجل مرشدی اکمل شمس المعارفین سرالکین السید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی مجددی قدسی بنو البکر نے اپنی کتابِ مستطاب الانسان فی القرآن میں ارقام فرمایا۔

○ اب غور و فکر سے بفرمان ایزد متعال کا مطالعہ باعثِ رشد و ہدایت ہوگا۔ مولیٰ کریم نے آپ ﷺ کو یسر اجا منیر یعنی منور کر دینے والا آفتاب فرمایا ہے۔ اور مومنوں کی مثال کن ترچہ اُخْرِجَ سِطْرًا یعنی نبات سے فرمائی۔ جس طرح عالم دنیا میں جہانیت کا زہر شمس کو منور فرمایا ہے اسی طرح روحانیت میں حضور ﷺ کو یسر اجا منیر سے نامزد فرمایا ہے۔ ہر چند یہ دونوں سورج مخلوق کے سردار اور قیاض ہیں۔ تا قیامت ان کا تصرف جاری و ساری ہے گا۔ یسر اجا منیر جو لغت میں اسم فاعل ہے ایک منیر اسم ہے لہذا منور ہو گا۔

ہے تو موافق ارشاد سیدنا ابوالقاسم علیہ السلام "وَاللّٰهُ مُعْطٍ وَرَافِعٌ اَنَا قَاسِمٌ وَرَافِعٌ
 اللہ بخیر عطا کرنے والا اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ تاہم ط للملک یحییٰ بن علی الملقب بـ
 ☆ **سَرَّاجًا مُنِيرًا** کے معنی منور کر دینے والے ہیں تو نص قطعی سے ثابت ہوا آپ
 باذنہ تعالیٰ مومنوں کے ضمیر کو منور کرنے والے ہیں۔ اور اُس فاعل حقیقی نے اپنے فعل کا اجراء
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمیر میں جاری کر دیا یا صحیح معنوں میں فاعل کی رُو سے مختار کر
 دیے اور اس کے خلاف خیال کرنا سراسر انکار کلام اللہ اور شہادت ایزد و متعال پر اعتراض
 ہے جو سراسر کفر پر مبنی ہے۔ مختصر طور پر اتنا کافی ہے کہ مطابق قرآن پاک تمام خیر و برکات
 ثواب و رحمت، توفیق و اطاعت اور وہائیت من اللہ ہی ہے اور اُس کی سبیل و
 صراط مستقیم ہادی و راہنما اپنی سُنّت کے مطابق حضرت مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
 کو بتایا اور سَرَّاجًا مُنِيرًا کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ یعنی منور کر دینے والا سورج جس طرح وَالنَّیْنِ
 اَمْنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ کے ضمن میں یُحِبُّہُمْ و یُحِبُّوْنَہٗ کو اپنی نسبت سے منسوب
 ہے شہادتیں کو اُس نے قائم سے وہاں اشارہ کیا۔ جہاں علمی الفاظ پہنچنے سے قاصر ہوں۔ بحوالہ "

عَلِیُّ اللّٰہُ سَرَّاجًا مُنِيرًا ہے اور عطا کرنے والا اور تقسیم کرنے والے مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہاں دونوں
 جملوں میں مطلق تسمیہ ہے یعنی جو چیز جس کو اللہ سَرَّاجًا مُنِيرًا نے عطا کی اُس کے تقسیم کرنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہیں جو جس کو عطا فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ ایزد مطلق سے ایلا الابد تک ظاہر و باطن مدوح و مجسم مفرش و عرش پر
 اور ارض و سما، ایمان و ایمان و ایمان، نور و آخرت اور حضرت مجتبیٰ یعنی جو کچھ جس جس کو عطا حضور
صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے دستِ کرم سے ہوا کہ کیا قیام اللہ سَرَّاجًا مُنِيرًا کی ذات ہے اور دستِ رحمت سے تقسیم کرنے
 والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم " ہیں۔ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ وَبِالْحَقِّ اُخْرُوْا، اَحْسِنُ بِالْقَبُوْلِ وَكَوْكَرَةِ الْجَهَنَّمِ ط
 کہ اللہ کی عزت سے جاہلیت اپنے دونوں منوں ارَادُ الطَّرِیْقَ بِالِصِّالِ اِلَى الطَّلُوْبِ کا اللہ سَرَّاجًا مُنِيرًا کو توفیق دے
ہُدًی کہ جسے سَرَّاجًا مُنِيرًا بنا کر سمجھوت فرمایا اور اس کے لَا تَقْبُوْلُ حٰی مَنَ اَحْبَبْتَ میں سورۃ القصص ۲۸ جاہلیت
 کی نفی ہے جبکہ توفیق جاہلیت اللہ تعالیٰ ہی سے ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاطلاق ہادی اور کھدی ہیں۔
 کہ سُورَةُ الْبَقَرَةِ اٰیٰتِ ۱۰۵ اور وہ لوگ جو ایمان لائے شدید جنت "حق" کہتے ہیں اللہ سَرَّاجًا مُنِيرًا سے۔
 کہ سُورَةُ الْاٰیٰتِ اٰیٰتِ ۵ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا۔



کیا لیکن صراطِ مستقیم اور صحتِ حال کی روش سے اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي عَلٰی
پر انحصار رکھا۔ اسی طرح نور و ہدایت کو اپنی طرف منسوب کیا۔ لیکن طریقت کے لحاظ سے
سزا کا نتیجہ کو رہنا بنایا اور یہ سلسلہ سینہ بسینہ جاری ہے اور تاقیامت جاری و ساری
رہے گا۔
”انتہی سلم استید قریں سرہانہ“

قرآن پاک : پے سورۃ النور آیت کریمہ ۴۱

فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ
بِشَهِیدٍ وَجِئْنَا بِکَ عَلٰی ہٰذَا
شَہِیدًا
تو کیسے ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں
گے اور اے مجرب تمہیں سب پر گواہ اور مجربان
بنائیں گے۔

○ روز قیامت ہر نبی اپنی اپنی امت کے ایمان کفر، نفاق پر گواہی دیں گے تو اے محبوب چونکہ
تم نبی الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ہو اور سارے انبیاء آپ کی امت تو حضور پر نور
”جبرائیل علیہ السلام“ اُن پر گواہی کے درست ہونے کی شہادت دیں گے۔

حدیث پاک : بروایت شیخ الفراء ابی بن کعب رضی اللہ عنہما

○ فرماتے ہیں: مجھ پر بنی نظریں حضور صاحب القرآن ﷺ تشریف فرما تھے کہ مجھے فرمایا قرآن
من آؤیں نے تلاوت شروع کی جب جبہ بالا آیت کریمہ کو پڑھ چکا تو اچانک میری نظر حضور ﷺ
کے چہرہ اقدس پر پڑی تو دیکھا کہ حضور کی مائذ البصر ویاطی والی دو چشمیں مبارک سے آنسو
موتی کی لڑیوں کی طرح جاری ہیں۔ یہ انہما ترشکروا امتان الہی سے تھا اور بطور تحدیثِ نعمت فرمایا
گیا۔ اَدُمَ وَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لِوَاٰحِی ”اس عظمت کا ظہور روز قیامت ہوگا۔ تمام انبیاء و
رسل اور نسبت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پانے والے نوادہ النور کے سایہ میں ہوں گے اور یہ
نسبت صرف درود شریف سے ملتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ الشَّہِیدِ
الشَّہِیدِ الشُّہُودِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

○ پے سورۃ النور آیت کریمہ ۴۱ المعجب تم فرمود کہ نوادہ النور کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ
○ پے سورۃ النور آیت کریمہ ۴۱ آٹھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے برصی یعنی جس نور کا دیدار مقصود تھا اُس
سے بہرہ مند نہ تھے۔ دین بائیں کی طرف تھکت نہ ہوئے اور نہ مستحق دید سے آٹھ پھری اور نہ بے کوشش ہوئے۔

باب

روضة انوار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عظمتِ مصطفیٰ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم

① تعظیمِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم

قرآن پاک : پت سورۃ الفتح آیت کریمہ ۸ - ۹

ہے شک ہم نے نہیں سمجھا مگر ناظر اور خوشی اور
دُرُستاً تاکو تم اے لوگو! اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور
رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور مُسَبِّحِ شام اللہ کی پاکیزگی
بولو۔ "عزرائیل العرفان"

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِّتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ
وَتُحِقُّ حُقُوقَهُ وَتُوقِرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ
بُحْرَةً وَأَصِيلًا ۝

☆ تَعِزُّهُ مُؤَدُّ : عزت کرو آپ ﷺ کی۔ اس کا تعلق ظاہری ارکان اجسام
"سُرا تھ جسم" سے ہے اور ضمیرہ راجع ہے نبی اللہ کس "ﷺ" کی طرف ،
☆ تَوْقِرُوهُ : توقیر تعظیم کرو آپ ﷺ کی۔ اس کا تعلق باطن قلب سے ہے
☆ وَتُسَبِّحُوهُ : اور تسبیح پر حضور اللہ سبحانہ کی صُبح و شام یہاں ضمیرہ راجع ہے۔
اللہ وحدہ کی طرف اور بقولِ مُبررہ ، تَوْقِرُوهُ وَتُعِزُّوهُ اَنْفِ سُبَّانِ الْعَوَالِمِ فِي تَعْظِيمِهِ
تعظیم میں جہانہ کرو تَعِزُّهُ مُؤَدُّ : کی ضمیرہ راجع ہے نبی الہیہ ﷺ کی طرف یعنی
نبی الہیہ ﷺ کے صُبح و شام فضائل و کمالات بیان کرو۔ اور دُرُودِ شریف پڑھو۔
○ حضور ﷺ "عالم کائنات میں جمال و کمال، علم و معرفت، تعظیم و توقیر، شہادت
فضائل اور فضائل میں سب افضل و اعلیٰ ہیں اور کارخانہ قدرت میں سب سے زیادہ واجب
التعظیم اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے بیشعین مستحق تعظیم ٹھہرے لہ

عہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم فرض میں ہے جو محبتِ ادواب کے بغیر ناممکن ہے۔ توقیر و توقیر ہے جس کا سبب
ادب براد تعظیم وہی تعظیم ہے جس کا سبب محبت ہو۔ محبت ادواب کمال ہے اور ادب ایمان۔ مگر غفرلہ

فَمَعَا الَّذِي مَعَ مَعَاةٍ وَصُورَةٍ
فَإِنْ فَضَّلَ رَسُولُ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ
حَدٌّ يَحْتَرِبُ عَنْهُ فَاطْلُقْ فِيهِمْ
"قصيدة بركة شريعت"

① تعظیم کے لیے قیام سنت ہے۔

☆ سید القاسم الغلین فاطمہ الزکریا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا شُکْل و شَمَائِل عَادَات و اَعْوَار
اور حسن کردار میں سید عالم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سب سے زیادہ مشابہتیں۔ نبی اکرم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی
تشریف آوری پر آپ قیام فرماتیں اور حضور اقدس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کاشانہ اقدس میں حاضر
ہوئیں تو آپ کھڑے ہو کر اکرام اور شفقت فرماتے اور سر کو بوسہ دیتے۔

☆ ایک مقام پر حضور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اکرام فرماتے
ہوئے فرمایا: قُمْ مَوَالِیْتُکُمْ اَوْ حَتَّیْ رُکْمَیْکُمْ لَیْسَ لَیْسَ سِرْدَارِیَا اِنِّیْ سَیِّدُکُمْ اِنْ سَیِّدُکُمْ سَیِّدُکُمْ
کھڑے ہو جاؤ۔ یہ قول، فعلی سنت ہے۔
"صحیح البخاری"

○ اپنے بزرگوں، علماء و مشائخ کے لیے قیام آداب سنت سے ہے اور جو قیام
سے تعظیم کا تعلق باطن قلب سے ہے۔ اور اعضاء جسمانی سے اس کا ظہور ہوتا ہے۔ "مغرب تحفہ مشکوٰۃ"

عہد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذات اقدس کے تجاہری باطنی کمالات سیرت اور صورت و درجہ کمال تک پہنچنے
ہوئے ہیں پھر خالق کائنات نے آپ کو بگزیہ کہ کے حبیب چن لیا۔ بے شک رسول اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے
فضل اور فیصلت کی کوئی حد نہیں کہ بولنے والا زبان فصاحت و بلاغت سے کچھ بیان کر سکے۔

☆ اس کے کسی بھی ماسب فیصلت کی آمد پر کھڑا ہونے کا احتیاب معلوم ہوتا ہے اور یہ قیام صرف کھڑا ہونا یا
اٹھنے کے معنی میں ہے اور وہ قیام جس سے شج کیا گیا ہے وہ قیام کھڑے رہنے کے معنی میں ہے۔ یہاں اگر مقصود تعظیم
ذہنی یا بوجہ نقابت حکم ہوتا تو فرمایا جاتا: قُمْ مَوَالِیْتُکُمْ پھر سواری سے اُتارنے کے لیے ایک دو آدمی کافی تھے نہ
کہ سب کو گھوم قیام ہوتا۔ معذرت حضور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کئی مقامات پر یہ قیام ثابت ہے۔ فتح مکہ
پر حضرت حکمران بن ابی جہل کے لیے قیام فرمایا اور حضرت عذی بن حاتم غازی جب بھی حاضر حضور رہتے تو قیام سے
عزت افزائی فرماتے اور حضرت زید بن حارثہ، سیدہ ام البنین علیہا السلام اور حضرت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے
قیام ثابت ہے۔ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے باری شرم و آل فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ
کے لیے سنت قبلہ کو ان کے لیے قیام کا حکم صادر فرمایا۔
"عبد العزیز شامی مشکوٰۃ المصابیح" ۹

"جلیل القدر موصیائی مری القاسم سید الاولوس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بجا ہر عید شہادت دیا"

حاکم یا بادشاہ کے لئے ہوتا ہے کہ وہ تخت یا کرسی پر بیٹھا ہے اور نوکر چاکر خدمت میں ہاتھ باندھے ہمہ وقت ایسا وہ نہیں۔ ایسا طریق شاہانِ عالم اور افضیاء کا ہے جو سراسر مذہبِ موم اور خلافِ سنت ہے۔ ایسے قیام سے روکا گیا ہے۔

جلالہ شیخ الاسلام تاج الدین شمس الدین علی بن علی شوافع سے ہیں۔ ایک مجلس میں ذکر پاک سن کر تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے ان کی متابعت میں سب لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ قیادۃً قُمْنَا قِیَامًا تَعْظِیْمًا یہ قیام ذکرِ حبیب پر تھا اور تعظیم کے اس انداز سے مجلس پر ایک عجیب سرور اور نور چھا گیا۔ اور مابعد والوں کے لئے راۃِ ہدایت کی روشنی بکھیر گئے۔

جلالہ علامہ شہر فیضیہ المہتمم البیت محمد امین ابن علی بن شامی نے فتاویٰ شامی میں ارقام فرمایا۔
جرت عَادَةً کَثِیْرًا مِّنَ الذُّحٰی بِنِ اِذَا
تَمِیْمُوْا بِذِکْرِ وِلَادَتِہٖ "عَلَّیْہِ السَّلَامُ"
اَنْ تَعْتَمُوْمْ تَعْظِیْمًا قَدْ اَسْتَحْسَنَ الْقِیَامُ
عِنْدَ ذِکْرِ مَوْلٰیہٖ وَ الشَّرِیْفَةُ
مجلس میں یہ عادت کثرت سے جاری ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر مبارک جب سنتے ہیں تو تعظیماً کھڑے ہو جاتے ہیں اور مولود شریف میں قیام کر رہتے ہیں اور اسے مستحسن جانتے ہیں۔

○ اہلِ محبت و صاحبانِ ذوق و شوق "سَیِّدُنَا کَرِیْمٌ" صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھتے ہوئے قیام کرتے تو عجیب قلبی مسرت و روحی فرحت کا ظہور ہوتا۔ فَضْلًا لِّہُمَا لَا یُحْتَاجُ اِلَی الْبَیْکَانِ اس کے فضائل بیان کی حد سے باہر ہیں۔

فتویٰ از آئمہ اربعہ مجتہدین: وَفَعَّلَنَا اللّٰهُ مَا لَیْ بَرَاکَاۃٌ عَلَیْہِمْ
☆ سرخ الفضلاء عبد الرحمن سرخ مفتی حنفیہ ☆ سید العلماء احمد و کمال مفتی شافعیہ
☆ اشرف العلماء مولانا محمد اشرف مفتی مالکیہ ☆ حسن العلماء سید حسن مفتی حنبلیہ

○ نیز فتاویٰ علماء الدین الموزرہ آفاض علینا اَنْوَاہِمْ فِیْ مَوْضِعِہُمْ سے ذکر مولد النبی الاعظم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تعظیماً قیام مستحسن اور مستحب ہے۔ وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ وَ بِہٖ نَسْتَعِیْنُ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ
☆ چشمہ زمزم، وہ مقدس چشمہ ہے جو سیدنا اسمعیل فریح اللہ علی نبینا وعلینہ الصلوٰۃ والسلام کی ایدہ میں سے پھوٹا۔ اس پانی نے آپ کے قدم مبارک جوڑے اور صوفیہ سہ جنوں نے اولادِ کرامت اللہ شمس رسول اللہ و اجماع و قیاس سے مسائل استنباط و استخراج کے وقت کی راہ ہر ایک کی۔



اور عشاء اپنے اندر سویا۔ جس سے وہ مقدس ترین بن گیا۔ تاہم زمزم کی فضیلت ہے کہ ہر وقت اُس کا ذائقہ بدلتا رہتا ہے کسی وقت کھارا، کبھی بھارا کسی وقت نہایت شیریں اور آدھی رات کے بعد گائے کے تازہ دودھ کی طرح اور جس کسی کے پاس زمزم ہو اُسے نہ کسی غذا کی ضرورت ہے اور نہ دوا کی۔ اب زمزم کھانے کی جگہ کھانا اور پیئنے کی جگہ پینا اور ہر مرض کے لیے دوا شفا ہے اور جو کوئی جس نیت سے پیئے وہ مراد پوری ہو۔

☆ **سیدنا عمر فاروق اعظم** "مراد رسول" **صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** ایک پیالہ پانی سے کہا کہ بھر کر حاضر حضور ہو گئے۔ عرض کیا یا رسول اللہ **صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** آپ کو گواہ بنا کر اب زمزم اس لیے پیا ہوں کہ قیامت کے روز مجھے پیاس نہ لگے اور پھر درود پاک پڑھ کر پی گئے۔ ساتی کوثر **رَضِیَ اللہُ عَنْہُ** نے فرمایا قیامت کے روز میرا عمر "رضی اللہ عنہ" پیاس سے محفوظ ہوگا۔ اب زمزم اور وضو کا بچا ہوا پانی تعظیماً کھڑے ہو کر پینا سُنَّت ہے۔ اور یہ قیام پانی کی تعظیم کے لیے ہے۔ مومن اب زمزم پیٹ بھر کر پیتا اور بطور شکر درود شریف پڑھتا ہے ○ جس چیز کی نسبت اللہ سبحانہ کے مقبولان بارگاہ سے ہوا اُس کی تعظیم واجب ہے یہ ایک صاف شفاف چشمہ، سیدنا ابوبکر علیہ السلام کے قدموں کی ایڑیوں سے چھوٹا، اللہ سبحانہ کی طرف سے یہ صبر کا پھل تھا جس سے آپ نے پیا اور غسل کیا تو شفا پائی۔ سیدنا مریم پاک کے لیے **قَدْ جَعَلَ رَبِّکَ تَحْتِکَ سُرَّةَیَا** چشمہ جاری ہوا یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ایڑی مارنے سے چھوٹا۔ جس کا پانی نہایت شیریں تھا۔

○ وہ کنجاہ بارک اور پاکیزہ چشمہ ہے۔ جس چشمہ کی نسبت اللہ سبحانہ کے پیاروں سے ہر گئی جس سے یہ فضیلت پایا اور اگر غیر اللہ عزوجل کی طرف نسبت ہو تو اُس کی نہ کوئی عزت ہے اور نہ توقیر و تعظیم جیسے گنگا کا پانی۔ ان کی تعظیم بوجہ شبیہ کفار اور نسبت مومنوں اللہ حرام ہے۔ لیکن اس کا استعمال پینا، غسل کرنا وغیرہ جائز ہے۔

☆ حضرت سیدنا اسماعیل، سیدنا ابوبکر، سیدنا مریم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو یہ چشمہ نہایت

۱۔ سوتہ مریم آیت کریمہ ہے شک تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہا دی ہے۔
عنه یہاں غیر اللہ سے مراد مومن و مؤمن اللہ یعنی اللہ سبحانہ کے مخالف، مقابل بت طاغوت کافر ہیں۔ "ما فیہ من ماء"

محنت و مشقت اور شدید ابتلاء کے بعد عطا ہوئے اور سید الانسب سید المرسلین علیہ السلام
الصلوات و الکریم التعلیمات کو بھی رب کریم نے ایک چشمہ عطا فرمایا۔

قرآن پاک : پت سورۃ الکثر آیت کریمہ ۱

اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝
اے محبوب! بے شک ہم نے تجھیں بے شمار خوبیاں
عطا فرمائیں۔

○ کوثر سے مراد خیر کثیر ہے حد و حساب فضائل و کمالات، عجوبات و معجزات و محاسن عطا
فرمائے۔ یا امت کثیرہ یا حوض کوثر مراد ہے اور یہ حوض کوثر تو بے طلب بے مانگے بہ محنت
مالکِ مُعَالَ نے مقیطے کریم کو عطا فرما کر مالکِ کوثر و تسنیم "اَللّٰهُمَّ فَضِّلْنِيْ وَ زَيِّدْنِيْ عَلٰی مَا
مِنْ تَوَالُكُ هٰی کہوں گا کہ ہوا کے عجیب ^{عجیب} یعنی عجوبتِ محسوس میں جہیں ہے میرا تیرا
☆ تفسیر روح البیان میں علامہ اشعریؒ نے فرماتے ہیں۔

○ حوض کوثر جنت میں ہے۔ عرشِ عظیم پر لکھا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
پستہ کی تم سے پانی کا چشمہ، اللہ کی تم سے دودھ کا چشمہ، الرحمن کی تم سے شرابا طہیر
کا چشمہ اور الرحمن کی تم سے شہد کا چشمہ جاری ہے اور پھر چاروں میں کر حوض کوثر
میں آگرتے ہیں اور یہ حوض کوثر، قیامت کے روز مؤمنین کی پیاس بجھانے کے لیے جنت
سے میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔ اور پھر جنت میں مقتول کر دیا جائے گا اور وروند شریف
پڑھنے والے اس سے سیراب ہوں گے اور زمزم کا منہ جس چشمہ تا قیام قیامت کعبۃ اللہ کے
صحن میں نمونین کو سیراب کرتا رہے گا اور حوض کوثر ابداً آباد رہے گا۔

اس میں تم زم ہے کہ تم صم اس میں تم جبہ کیش کثرت کوثر میں زم زم کی طرح کم نہیں
ان کو بے مانگے ملے ان کو رگڑ کر ایڑیاں صاحبِ کوثر کے مہر صاحبِ زم زم نہیں
☆ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ تالیفی تفسیر کریم میں فرماتے ہیں۔ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ
فَانْقَطِعْ اَنْتَ الْكَوْثَرُ ط پیارے ہم نے آپ کو بہت کچھ دیا اور آپ بھی اپنوں کو
بہت کچھ دیا کریں۔ یہ آپ ہی کی شان کے لائق ہے۔ "روضة البقیۃ ص ۲۱۰"

☆ شہید العصر السید عبد الغنی نالیسی رحمۃ اللہ علیہ حوالہ اولیاء کرام سے ہیں۔ جب بھی حضور
ہو کوا الشریۃ لکنا فی القریۃ قول عندنا فی منہ منہ لکنا منہ منہ لکنا

فرماتے تو وضو کا بقیہ پانی تعظیماً کھڑے ہو کر پیتے اور اس سے شفا چاہتے۔ تو رب کریم
شفا عطا فرمادیتا۔ ﴿قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَعْلَمُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ﴾

☆ امام ربانی سرکار محمد اعظم الشیخ احمد نقشبندی قدس سرہ الفریزہ کا کمال تقویٰ :-

آپ کے دوران سفر وضو کے لئے پانی طلب فرمایا۔ کسی نے دریائے گنگا کا پانی پیش کر دیا تو آپ
نے فرمایا وضو کرنے اور پینے میں ایک قسم کے پانی کی تعظیم ہے چونکہ کفرستان ہند کے بڑے پست
اس دریا کو مستبرک سمجھتے ہیں۔ لہذا ہم اس پانی سے استنجا کریں گے۔ وضو نہیں۔

☆ احادیث پاک : عمامہ سُنَّتْ لِذِمْرٍ ذَائِمَةٍ اور مُرَكَّدَةٍ ہے۔

☆ سُدَّتِ الْعَمَامَةُ فَإِنَّ الْعَمَامَةَ
مِنْهَا هُمْ الْإِسْلَامُ ط

عمامہ باندھا کر یہ اسلام کی نشانی ہے۔ اور اس
کی زینت۔

☆ الْعَمَامَةُ تَبْجَانُ الْمُسْلِمِينَ ط

عمامہ مسلمانوں کی عزت کے تاج ہیں۔

☆ مُطَاعِلِي قَارِي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ الْبَارِي نے شرح مشکوٰۃ الصّالحین میں فرمایا۔

لَمْ يَرَوْا رَأْيَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَيْسَ قُلُوبُهُمْ بِغَيْرِ الْعَمَامَةِ ط

کسی نے نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ کو
عمامہ کے ٹوپی پہنی ہو۔

○ اصلاً مروی نہ ہوا کہ حضور ﷺ نے کبھی بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی ہی پہنی ہو۔
عمامہ کا سُنت ہونا سُنت متواتر سے ہے اور اس کا استحضاف از کفر ہے۔

☆ رستہ تاجراہل میں علیہ السلام عمامہ باندھ کر حضور ﷺ کے پاس تشریف لاتے تھے عمامہ
سفید۔ کالا اور سبز رنگ میں اہل احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں۔ فتح مکہ معظمہ پر کالا عمامہ تھا
اور قیامت کے روز مقام حضور پر سبز عمامہ ہوگا اور جمیعہ الباریک کو سفید عمامہ باندھتے اور رضیہ
عمامہ آپ کو پسند تھا۔ جبکہ حضور ﷺ کو سفید لباس مرغوب اور محبوب تھا۔

تحفے : ☆ سفید عمامہ ۱۱۱۱ یہ سُنتِ مُرَكَّدَةٍ ہے اس کے باندھتے وقت

علیہ السلام ہر شعارِ شیعہ متروک ہے۔ اولیاء نقشبندیہ مسنون طریقہ کے مطابق بیچ کلی ٹوپی پر سفید دھار
باندھتے ہیں۔ بیچ کلی کی نسبت بیچ تن پاک سے ہے اُس کی گرلائی کی نسبت سبز گلاب اور نیچے کی چچی کا نبات مالہ کے
حصار سے تیسرے۔ یہ بیچ کلی ٹوپی فقہ فخر ہے۔ اس پر دستار باندھا سُنت ہے۔ ۱۲ منہ

کھڑا ہونا یہ عظام کی تعظیم ہے۔ جب سے خلقِ ظواہر فی زمانہ نے اس سُنتِ مبارکہ کو ترک کیا۔ اُن کی عزت جاتی رہی اُن کے لئے قرأت کی ٹوپیاں عقل پر حجاب بن کر رہ گئیں۔

☆ سفید داڑھی ہے۔ یہ دو تھکے شبِ معراج کو ربِّ العزت نے اپنے محبوبِ پاک شاہِ لولاک رحمۃ اللہ علیہ کو اُمت کے لیے خطا فرمائے۔

○ حضرت یحییٰ بن اکثم رحمۃ اللہ علیہ ایک علیل القدر محدث گزرے ہیں۔ وصال کے بعد اپنے ایک محرمِ راز دوست کو خواب میں ملے تو اُس نے پوچھا کہ تجھی ساری زندگی تم نے قال اللہ وقال الرسول عز و جل لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ میں گزار دی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تیرا کیا حال ہے۔ کہا جب میں بارگاہِ کبریٰ میں پہنچا تو حکم ہوا۔ اے یحییٰ! مجھے بھی میرے محبوب کی کوئی حدیث سناؤ۔ عرض کیا اے کریم! تیرا فرمان "حدیثِ قدسی" ہے۔ "جس کی ڈاہڑی کے بال سفید ہوں گے میں اُسے روزِ قیامت عذاب نہیں دوں گا۔" ربِّ کریم نے فرمایا میرے محبوب نے سچ فرمایا۔ جا۔ میں نے تجھے بخش دیا اور میرے جنتِ النعیم میں داخل ہو جائے۔ رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ۔

علیہ سفید بالوں کی اللہ ربِّ العزت کے ہاں بڑی عزت ہے۔ مظلوم! بعض نام نہاد مفتی عظام و فضائل "حَضَاب کو جائز قرار دینے والوں نے" نور کو ظلمت سے اور وجاہت کو قباحت سے اور سفید داڑھی کو کالے رنگ سے کیوں بل دیا۔ یہ کتنا جھوٹا اور قبیح فعل ہے۔ کالے حَضَاب کو کس طریق سے بڑھیم اور مشرور قرار دے کر عجیب تاویلات کا دروازہ کھول دیا۔ حالانکہ یہ حرام ہے۔ جس کو مَعَاد اللہ سُنتِ مک تلبس کرنے میں خوفِ خدا نہیں کرتے۔ اگر غور کریں تو بڑھاپے میں چہرے پر چھریاں اور نوجوانوں کی طرح کالی سیاہ رنگت کی گئی داڑھی یہ کتنا عجیب تماشا لگتا ہے۔ "يَا لَعَجَبًا" اور طرزِ یہ کہ خلافِ سُنتِ داڑھی کے کٹانے سے تقویٰ کے انوار مضمود ہو جاتے ہیں۔ چہرہ قابلِ زیارت وہی ہوتا ہے۔ جس پر انوار سُنتِ برس رہے ہوں۔ وَاتْلُوهُمْ مَعْلَىٰ مِنَ التَّيْبَعِ اَللّٰهُمَّ لَا

"کَلَامُ عِبَادِ فِي تَرْجُمَةِ التَّيْبَعِ"

حکم اولیاد ابدال نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ تم نے جنتِ بائنی میں اپنے مرتبہ سے بڑھ کر بھی کسی کو پایا ہے فرمایا ہاں ایک مرتبہ مجھے نوکی شریف میں المحدث عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے درسِ حدیث میں شریک تھا۔ انوارِ حدیث برس رہے تھے۔ اپنا کمر ہی نظر ایک آدمی پر پڑی۔ جو سرورِ انبیاء رحمۃ اللہ علیہ کے حضور با اوجبِ دو زانو بیٹھا و نمود شریف پر جلوہ راف تھا۔ میں اُس کے پاس گیا اور کہا کہ کتنا پیارا درسِ جود ہے۔ تم مجھے

یہ حاشیہ لکھ کر فرماؤ



☆ نعت خوانی: صحابہ کرام حضرت عبداللہ بن رواحہؓ، زکریا بن ثابتؓ، کعب بن زہیرؓ، حنان بن ثابتؓ، انس بن مالکؓ، رضی اللہ عنہم عہد رسالت سے قیامت تک آنے والے نعت خواناں۔ نعت گویاں کے امام ہیں۔ حضور ﷺ کی زندگی میں اُن کے لئے مسجد نبوی میں منبر بچایا جاتا۔ جس پر آپ کھڑے ہو کر بارگاہ رسالت میں ہدیہ محبت نعت پیش کرتے اور آپ کھڑے ہو کر تعظیماً صفات رسالت بیان کرتے۔ جن کی تائید سیدنا جبرائیل علیہ السلام فرماتے اور حضور ﷺ آپ کو عطا فرماتے اور دعا میں بیٹے یہ قیام عظمت نعت مبارک کے لئے ہے جو سنت سے ثابت ہے۔

ایک طرف اپنے نعتیہ کلام میں فضائل و خصائص بیان فرماتے اور دوسری طرف کفار کے لایعنی اعتراضات الزامات کا بڑی شد و مد سے دندان شکن جواب دیتے۔ کتنے مبارک اشعار ہیں جو آج چودہ سو سال کے بعد بھی ایمان افروز اور سرور بخش ہیں۔ عظیم شاعر رسول کے لیے عظیم دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اَيَّدْهُ حَسَنًا بِرُوحِ الْقُدُسِ	اے اللہ! تجاؤ تائید فرما میرے حنان ابن ثابت
مَا دَامَ يُنَاقِحُ مَعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ	کی سان جبرائیلؑ جب تک وہ تیرے رسول
حَلَّلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رُتَبًا ط	کی مدح میں اور دشمنوں کے مضیقہ میں رہیں۔

○ وہ مبارک تعین جن کی تائید رب کریم نے دربار مصطفیٰ ﷺ میں رُوح القدس سے کی وہ کتنی عظیم ہیں۔ اَعَزَّ اللّٰهُ الْمَزِيْنَةَ لِهَيْدَرِ الدَّائِرِيْنَ وَجَدَّاهُ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ط

وَاحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرْقُطْ عَيْنِيْ	وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسْلَةَ
خُلِقْتَ مُبَرَّرًا مِنْ كُلِّ عَيْبٍ	كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا نَشَاءُ

بقیہ جاہتہ

چل کر صبر پاک منور کئے گام جانہ بار عبدالرزاق سے حدیث شریفہ حدیث حدیث والوں سے سن رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ اُس کی دلیل۔ فرمایا میرا نور فرامست کہا ہے تم حضور علیہ السلام ہو۔ لہذا میں جان گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ بعض ولی ایسے بھی ہیں جن کے حق و مرتبہ کو میں نہ جاسکا لیکن وہ مجھے پہچانتے ہیں۔

وَصَوْنًا بِيْ كَرِيْمٍ صَدْرُ قِيَامَتِ كَيْ سَپَايِ	وہ کہیں کو سٹے جو تیرے دامن میں چھپا ہو
اللّٰهُ يَرْوِيْهِ عُمَرُ كَرُّ جَانِيْ سَكَاكِ	خبرم ہو وہ پاک پہ اورد ہاتھ اٹھا ہو

☆ درس قرآن پاک اور حدیث پاک :-

○ سیدنا ابومریمہؑ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں۔ بعد از نماز فجر یا قبل از نماز مغرب حضور نبیؐ اُمّیؑ، خدا پائی و اُمّیؑ "عَلَيْكُمْ بِالتَّحْقِيقِ" مسجد نبوی شریف میں درس ارشاد فرمایا کرتے۔ بعد ازاں جب تشریف لے جاتے تو ہم تعظیماً، اوباً آپ کے ساتھ کھڑے ہو جاتے تا آنکہ آپ حجرہ منظرہ کے اندر داخل ہو جاتے۔ تو پھر ہم کسی دوسری طرف متوجہ ہوتے۔

☆ سلطان عثمان ترکی خاقان اول بانی خلافت عثمانیہ علیہ السلام رحمۃ اللہ علیہ ط

○ ایک دفعہ دوران سفر جنگل میں ایک جھونپڑی میں پناہ گزین ہوئے اور جب سونے لگے تو اچانک دیکھا کہ ایک طرف حائل شریف لٹکی ہوئی ہے۔ قرآن پاک کے ادب میں ساری رات کھڑے کھڑے گزار دی اور اس طرف پاؤں کرنا گوارہ نہ کیا تو بات غیب سے آواز آئی۔ اے عثمان! ہم نے تمہیں سارے عالم اسلام کی سلطنت عطا کی اسی طرح اس پر عمل کرنا۔ خلافت عثمانیہ میں شروکوں نے جو حسین شریض کی خدمات سرانجام دیں اور تعظیم ادب و احترام کو ملحوظ رکھا اور حضور ﷺ کے آثار مبارکہ اور تبرکات کی حفاظت اور درود و شریف پر موافقت کی یہ انہی کا حصہ تھا۔

"رَبَّنَا كَذَلِكِ عَشْرَةٌ كَوْنُهَا"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِهِ
وَجَمَالِهِ وَكَمَالِهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

② توقیر مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلِّمْ ط

☆ سیدنا امام بابک رضی اللہ عنہ جو مشہور محدث اور ائمہ مجتہدین سے ہیں۔ آپ حدیث رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و بالغہ کی حد تک کرتے تھے۔ اول غسل فرماتے اور پھر فرش بچھا یا جاتا اور سند ٹھیک ہوتی۔ لوہان خوشبو شگفتی پھر منبر شریف پر بیٹھ کر کمال تعظیم و ادب سے حدیث پاک بیان فرماتے۔ کسی نے پوچھا۔ جناب! اتنا اہتمام کیوں کرتے تھے تو فرمایا تَعْظِیْمًا قَدْ اَذْبَابًا لِحَدِیْثِ ط

☆ بعض اوقات آپ مدینۃ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گلیوں میں نوافل ادا فرماتے کسی نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا ان متعدد گلیوں میں اس لئے نوافل پڑھتا ہوں



درسِ حدیثِ پاک بیان فرما رہے تھے یکدم آپ کا رنگ متغیر ہو گیا مگر آپ تسلسلِ حدیثِ پاک بدستور جاری رکھا۔ اور بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ جب درسِ حدیث مبارک ختم ہوا تو دھماکا لگی گئی تو میرے استفسار پر ارشاد فرمایا۔ آج مجھے پچھونے سولہ مرتبہ ڈنگ مارا ہے۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کی حدیثِ پاک کی عزت و عظمت، اجلال و اکرام، ادبِ احترام کے باعث صبر کیا۔

○ ادب کا یہ عالم تھا ساری زندگی مدینہ منورہ میں گزار دی لیکن کبھی سواری نہیں کی فرماتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے۔ میں اس سرزمین میں گھوڑے پر سواری کروں۔ جس زمین پاک میں حضور اللہ کے محبوب ﷺ استراحت فرما رہے ہوں اور مدینہ منورہ سے محبت کا یہ عالم تھا۔ ساری زندگی صرف ایک دفعہ فریضہ حج کے لیے مکہ معظمہ گئے۔ ساری زندگی یہیں گزار دی کہ کہیں موت مدینہ منورہ سے باہر نہ آجائے اور محبوبِ بیتِ کریم "عز و جل" ﷺ کی آپ پر وہ نظر عنایت تھی کہ کبھی آپ اپنے مشاہدہ جمالِ جہاں آرا سے انہیں محروم نہیں رکھا خود ارشاد فرماتے ہیں۔

مَا بَشَئْتُ لَيْلَةً إِلَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

کئی رات ایسی تھیں گزرتی جس میں رسولِ کریم، ﷺ کی زیارت سے مستغنی نہ ہوتا ہوں۔

حدیثِ پاک: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

يُوشِكُ النَّاسُ أَنْ يَنْصَرِفُوا إِلَى الْإِيمِلِ فِي حَلَبٍ أَيْلَافٍ فَلَا يَبْقَى مِنْ عَالِمٍ أَعْلَمَ مِنْ عَالِمٍ أَلْبَسَهُ

عنقریب لوگ طلبِ علم کے لیے لیا سفر کرتے ہوئے اونٹوں پر ان کے شفقت کی وجہ ان کے جگر گھل جائیں گے لیکن انہیں مدینہ منورہ کے عالم سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں ملے گا۔

○ مشہور بزرگ ابو عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ "سُنْتُ خَيْرَ النَّاسِ"

○ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا حضور رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی شریف میں جلوہ افروز ہیں اور امام مالک رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہیں اور بہت سے لوگوں کا جھوم ہے۔ اور جمع کی کثرت کا کوئی شمار نہیں۔ یہ سون کا خواب، جنت کے فیضان کا حصہ ہے۔

عالم علوم اعلیٰ و اشریں رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کستوری رکھی ہوئی ہے۔ آپ مٹھی بھر بھر کر سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کو دے رہے ہیں اور آپ اس کستوری کو لوگوں میں تقسیم کر دیتے ہیں لوگ کستوری سے اپنی اپنی جھولیاں بھر رہے ہیں اور کستوری کی خوشبو سے مسجد نبوی اور دور دور سے آنے والے لوگوں سے خوشبو کی لہریں آرہی ہیں فَأَوَّلُكَ ذَٰلِكَ الْعِلْمُ وَ اِتِّبَاعُ السُّنَنِ میں نے اس خواب کی تعبیر علم حدیث پاک اور اتباع سنت سے کی یہ عظیم کمال تھا آپ ذرا جلال کی کیفیت بھی ان نفوس قدسیہ کی ملاحظہ ہو۔

ایک دن قاضی القضاۃ امام ابو یوسف شاکر و رشید سیدنا امام عظیم رحمہما اللہ کی مجلس میں ذکر ہوا کہ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کدو بہت پسند تھا۔ ایک شخص نے کہا مَا أَنَا أُحِبُّهُ مِجھے تو پسند نہیں۔ آپ غیض و غضب سے آگ بولہ ہو گئے اور غولار سونت لی اور فرمایا جِدِّدِ الْإِيمَانَ وَلَا تَقْتُلْكَ ابھی تجدید ایمان کرو ورنہ تجھے قتل کر دوں گا۔ یہ غیرت ایمانی اور جذبہ عشق تھا۔ جو جلال سے ظاہر فرمایا۔

ایک سنی اللہ نے کدو شریف کھلایا۔ لیکن پیٹ میں گڈ بڑ ہو گئی تو فرمایا میرا معدہ خبیث ہو گیا ہے جو سنت رسول کو قبول نہیں کرتا۔ یہ نہیں فرمایا کہ کدو شریف خراب ہے۔ اَعَاذَنَا اللَّهُ فَقَالَ عَن ذَٰلِكَ ط

خواجہ خواجگان سید معین الدین امیر سیاحین رحمۃ اللہ علیہ فرماتا تھا لیکن میں فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے جب بھی دابہ نے جانب نظر پڑتی تو ساتھ ہی تعظیماً کھڑے ہو جاتے۔ اسی طرح آپ دوران وعظ کئی مرتبہ کھڑے ہوئے بعد از اختتام مجلس کسی نے پوچھا تو فرمایا میری نظر جب بھی دربار مرشد پاک خواجہ خواجگان حضرت عثمان ہرکونی قدس سرہ الرحمانی کے روضہ پاک پر پڑتی تو ادب بجالاتے ہوئے تعظیماً کھڑا ہو جاتا تھا۔ کیونکہ مرشد کامل حیات و ممات میں واجب الشکر و تعظیم ہے بلکہ بعد از ممات زیادہ شکر و تعظیم ہوتے ہیں اذلیاء کا ملین نے میدان محبت میں مرشد کے شہر کے کتوں کا بھی ادب کیا ہے۔ مرشد کا ادب و رجاء ولایت کی پہلی سطحی ہے۔

نہی صد دستہ ریحان پیش بلبل
نخوا اور خاطر شش جز نہ کہت گل

سہ سہ کی بے کد بعد از سال تپ کی پیشانی پر لٹری اظفار سے لکھا تھا امتداد کات یحییٰ اللہ فی حب اللہ ط

☆ محبوب الہی الیہ نظام الدین اولیا چشتی دہلوی "برائوتی" فرماتے ہیں کہ:

○ ایک مرتبہ آپ شمع مریدین دہلی کی شاہراہ سے گزر رہے تھے اچانک سامنے ایک گناظر آیا تو آپ ایک طرف ہٹ کر ادبا کھڑے ہو گئے۔ اُس کے چلے جانے کے بعد جب واپس اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو کسی نے عرض کیا۔ سرکار وہاں ادبا کھڑا ہونا چہ حکمت دارو؟ فرمایا ایک نکتہ نظر آیا۔ ایسا کثرت ایک مرتبہ میں نے پاکپتن شریف کی گلی میں دیکھا تھا۔

اگر آپ نے سگ سے بوسہ لے کر صبح مزین طعنہ کو من چنناں کبوترے آشائے شیدہ ام اور

☆ صلوٰۃ و سلام حضور سید الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

○ مدینہ منورہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً بارگاہِ رحمۃ الغلین میں ملاحظہ فرمائیے کہ سامنے غلامانہ انداز محبت میں ناز کی طرح ہاتھ باندھ کر اور تعظیماً کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کیا جاتا ہے۔ تمام اُمت کا اس پر اجماع ہے۔ بعد شیعین کہ عین بیحدینا صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے یہ سلسلہ تاقیامت جاری و ساری رہے گا۔ عیضہ کہ سلام عرض کرنا قریشیہ تعظیم کے خلاف ہے۔

"بَلَّكَ أَحَدُ عَشْرَةَ كَنْبًا"

الْأَمُّمَ صَلَّى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ
الطَّيِّبِ الطَّيِّبِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ



سے سلطان الشیخ ابی محمد نظام الدین اولیا محبوب الہی، قطب الاقطاب بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: دہلی کے محبوب غنیف تھے۔ دہلی میں آپ کے زمانہ میں مات بادشاہ گورے جو مولے ایک کے سب عقیدت مند تھے۔ آپ کے لاکھوں مرید صادق اور سیکڑوں غفاد تھے جو ولایت میں اکل تھے۔ آپ کے طوٹوٹات مبارکہ پر دو مجھے فرماتے تھے: "امیر حسن بھٹائی اور افضل القادری میرے خیر و خیر علیہما السلام تھے۔ آپ کے چہیتے مرید اور غنیف تھے جن کے متعلق آپ کا مشہور قول ہے کہ: روز قیامت مجھ سے رب تعالیٰ پوچھے گا کہ مجھ کو کون سے مریدوں کو پیش کر دوں گا۔ چشتیہ فقیرانہ سلسلہ آپ کی طرف منسوب ہے۔ دہلی شریف میں آپ کا مزار صدیقین مزین عوام و خواص ہے۔ "دولت انوار" آپ روزِ آخر ختم فرمایا کرتے جس سے مرتبہ محبوبی پایا۔ اور آپ نے خلیفہ اور مریدین کو ولایتِ شریعت کی اجازتیں عطا فرمائی کہ آپ اولادِ شریعت نے اور شریف سے اہل بہشت کا لقب بارگاہِ محبوب متعلق اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پایا۔ ۱۴۰۰ مہر کاہن شرف

روضة الشاہ

باب



تَقْبِيلِ اسْمِ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

☆ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے انشاء شریفِ حَقُّوقِ الْمُصْطَفٰیؐ میں فرمایا۔

○ جہاں اسمِ محمد علیہ الف الف ضلوٰۃ و الف الف سلام چارٹ، کتبہ، کھڑی، دیواری یا کاغذ پر لکھا ہو وہاں ملائکہ کرام چاروں طرف اتر کر حلقہ باندھ کر دُود و شریف پڑھتے ہیں جب تک نامِ اقدس کی لکھائی کا نشان قائم ہے۔ چومتے ہیں اور اسم پاک کے ارد گرد طواف کرتے رہتے ہیں اور اظہارِ مُسْتَرْت کرتے ہیں۔

نامِ اقدس پر بوسہ :- آذان یا محفلِ ذکر میں نامِ اقدس سن کر جھومنا۔ اظہارِ مُسْتَرْت سے چومنا۔ بوسہ لینا یہ توفیر و تعظیم میں شامل ہے اور محبت کی دلیل، ایمان کی علامت ہے۔ بوسہ تین قسم ہے :-

۱۔ بوسہ شَفَقَت ۲۔ بوسہ اظہارِ محبت ۳۔ بوسہ عَظَمَت
حرفِ عام میں پیشانی اور سر کو چومنا بوسہ شَفَقَت اور محبت ہے۔ ہاتھ اور پاؤں کو چومنا بوسہ عَظَمَت ہے۔ بوسہ اظہارِ حقیقت کا ایک انداز ہوتا ہے۔
☆ بوسہ شَفَقَت مَنَلِیْ کُنْ فَکَانَ مَقَطْعَ مَرَسَلٍ ﷺ جب سفر سے مدینہ منورہ میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے اپنی پیاری بیٹی خاتونِ جنت سیدہ رضی اللہ عنہا کو استقبال کرتے اور سب سے پہلے اپنی پیاری بیٹی کی پیشانی کو چومتے۔

○ سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ جب حبشہ سے مدینہ منورہ فتح بدر کے بعد پہنچے تو حضور ﷺ کو استقبال کرنے کے لیے آئے اور ان کا اکرام کھڑے ہو کر کیا اور انتہائی خوشی اور مُسْتَرْت کا

انہار کرتے ہوئے فرمایا اللہ اعلم! مجھے فتح بدر کی خوشی زیادہ ہے یا جعفر رضی اللہ عنہ کی موت کی
کی اور حضور ﷺ نے اُن کی پیشانی کو آنکھوں کے درمیان بار بار چومنا۔

☆ بوسۂ محبت: سیدہ الحبرہ بن حضور ﷺ اپنے فراسوں کو کبھی کندھوں پر بٹھاتے اور کبھی گود لیتے اور کبھی اُن کو کھلاتے اور اُچھالتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فراسوں کے رخسار کو چومتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ حنین کو عین کو ٹوٹتے اور فراتے مجھراں سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔ حق بے حین کر عین باغ مصطفوی کے دو جنتی خوشبودار پھول ہیں ران کلیوں اور پھولوں کی بہکت اور خوشبو سے سارا باغ قدرت تہک رہا ہے اور اس تہک سے عین کے دماغ معطر ہیں۔

جنت ہے اُن کے غلو سے جو پائے رنگت بو لے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سوال گل
عین ادھر شمار، غنی و علی اُدھر، حنیف ہے لبوں کا عین و شمال گل
اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میر پھول میں ہے کیجئے رضا کو حشر میں خداں مثال گل
ہماری جنتاں فی الجنة حنین کر عین میر سے جنت کے دو پھول ہیں "ادب اکبر"
وہ حنین حنین ابن علی جن کی یاد سے کھلتی ہے دل کی کلی،
جب چومتے ہوں گے اُن کو پیارے نبی اس پیار کا عالم کیا ہوگا

○ بروایت سیدنا انس بن مالک: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ أَحَبَّنَا فَقَدْ أَحَبَّنِي | جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت
وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ ط | کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سبحانہ سے محبت کی۔

○ دعاء حبیب صلی اللہ علیہ وسلم لے اللہ! جو ان سے محبت کرے تو اُن سے محبت فرما۔
سر تا قدم تین سلطان زمیں پھول | لب پھول دہن پھول دقن پھول بدن پھول
دندان و لب و زلف مریخ شہ کے فدائی | ہیں دُرُ عذرا، لب لعل عین، مشک ختم پھول
دل اپنا بھی شیدائی ہے اُس ناخن پا کا | اتنا بھی مٹر تو ہے، نہ اے چرخ کہن پھول
کیا بات رضا اس چستان رسالت کی ہے
زہرا ہے کلی جس میں حنین اور حسن پھول

چشمہ بوسہ عظمت : سید المعظمین، نبی اکبر و اکرم ﷺ کے اسم گرامی کو سُنسن کر انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگانا اور درود شریف بھیجنا۔ محبت والوں کا نذرانہ اور تعظیم و ادب کا ایک انداز ہے۔ ابتداء میں سیدنا ابو البشر آدم صلی اللہ علیہ السلام اور صحابہ میں سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے۔

سیدنا ابوخیرہ انصاری رضی اللہ عنہ سُنوْا وَعَنْہَا حاضریار کا و رسالت ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ آپ کی چین مبارک کو چوم رہا ہوں تو مرکزِ محبت ﷺ نے بسمِ قرآن پڑھتے ہوئے فرمایا اُذْ آکر اپنے خواب کی تعبیر پوری کر لو تو وہ فرطِ شوق اور جذبیہ محبت سے بخود ہو گئے اور والہانہ انداز میں سید الکائنات محبوبِ کردار احمد نقیض ﷺ کی پیشانی کو چوم لیا۔ دیکھنے والوں نے عجیب منظر دیکھا اور کھنے والوں نے محبت و ادب سے کھا اور ماننے والوں نے تسلیمِ خم کر کے مانا۔ جب وفدِ انیس المذنبین المذنبین المذنبین حاضریار تو وہ جلدی جلدی اپنی ساریوں سے اتر کر رسولِ کریم ﷺ کے ہاتھوں کو بوسے دیتے اور کبھی پاؤں مبارک کو چومتے تھے۔ یہ خوشی اور شہرت کے جذبات کا اظہار اور عظمت کے بوسے تھے۔

حافظ الحدیث ابودرعہ رضی اللہ عنہ سُنوْا وَعَنْہَا فرماتے ہیں صحابہ کبار جب المذنبین المذنبین کو واپس آتے تو وہ جلد از جلد اپنی ساریوں سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں کو بوسے دیتے اور چومتے تھے اور اپنے ہاتھ چہروں پر پھیرتے۔ "سُنْ اَوْدَاوْ" ہر وہ چیز جو آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس سے مُس ہو گئی۔ آنکھوں سے لگانا اور اس محبت کرنا۔ طغری شریف کو گھر میں آویزاں کرنا اور ہاتھوں کو مُس کر کے چہرہ پر مٹا چومنا اور درود شریف پڑھنا آدابِ عزت و عظمت کے رُمرہ میں آتا ہے۔

حضرت آدم صلی اللہ علیہ السلام سے لعزش ہوئی تو آپ نے تین سو سال تک برجِ سیا آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا اور آپ کے آنسو تمام زمین و آسمان کے آنسوؤں سے نیا وہ ہیں۔ اگرچہ حضرت داؤد علیہ السلام کثیر البکاء تھے۔ رب کریم نے رحم فرمایا۔

قرآن پاک : پ ۱ سورۃ النورہ آیت ۲۷

مقبول شام و صبح کی شہادت دے کے بزرگِ دی گئی۔ ۱۳۷۱ ع ۱۳۷۱ ع ۱۳۷۱ ع



خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ رَّبِّهِ فَكَتَبَ عَلٰی رِجْلَيْهِ وَاِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○

پہ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۲۳

قَالَ رَبِّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَانْ لَّهٗ تَنْفِرْنَا وَتَرْحَمْنَا وَتَكُوْنُنَا مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

○ پہلی آیت کریمہ میں دو الفاظ کی طرف اشارہ ہے۔ ایک الفاظ مندرجہ بالا دوسرا الفاظ مندرجہ ذیل دوجی حقیقت ہے کہ تو آپ نے ان الفاظ سے دُعا مانگی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَنْفِرَ لِحَبْطِ خَطِيْئَتِیْ بِاسْمِ مُحَمَّدٍ ﷺ
"یعنی اللہ کی دعا کہ تم میری گنہگاروں کی تلافی فرمادے۔"

تو بارگاہِ محیوبِ الدعوات سے حکم ہوا تم نے محمد ﷺ کو کس طرح پہچانا۔ ابھی تو آپ کا جوہر روحانی، صدفِ جسمانی میں بھی نہیں آیا۔ عرض کیا اے ربِّ کریم حبيب نے مجھے پیدا فرمایا تو میرے جسم میں رُوحِ علوی کو چھوڑا تو میں نے سابق عرش پر لکھا کہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

تو میں نے جان لیا یہ تیرا ایک بندہ ہے۔ جو ساری کائنات میں محبوب اور مقرب ترین ہے۔ حکم ہوا تو میری بارگاہِ کہیں میں وسیلہ میرے محبوب رسول کریم ﷺ کا رہا۔ لہذا میں نے تیری تعریفِ شرافت کی اور فرمایا اے ابراہیمؑ آدم صلی اللہ علیہ وسلم کہ

مَا خَلَقْتُكَ اِلاَّ اَنْتَ اِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَخْبَوْنَكَ فَخَفَا عَلَى الْاَلْبَابِ

☆ شیخ الاسلام تاج الدین سبکی علیہ الرحمۃ نے طبقات الشافعیہ الکبریٰ میں فرمایا۔

○ حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا۔ اے مولا نے کریم مجھے اپنے پیارے محبوب

مہر سیکر سے آدم سے اپنے رب سے کچھ کھے تو آدم نے اس کی قرب قبول کی بے شک وہی ہے تو بدتر کر کے والا مہربان۔

دونوں نے عرض کیا اے رب ہمارے ہم نے غلو کیا اپنی جانوں پر اور اگر بخش نہ فرمائے گا تو اور نہ رحم فرمائے گا ہم پر تو یقیناً ہم ضرور نقصان والوں سے ہوں گے

○ ایک الفاظ مندرجہ بالا دوسرا الفاظ مندرجہ ذیل دوجی حقیقت ہے کہ تو آپ نے ان الفاظ سے دُعا مانگی۔

اے اللہ میں تجھ سے اپنی لغزش کی معذرت طلب کرتا ہوں تیرے محبوب کے اسم پاک "محمد ﷺ" کا صدقہ۔

تو بارگاہِ محیوبِ الدعوات سے حکم ہوا تم نے محمد ﷺ کو کس طرح پہچانا۔ ابھی تو آپ کا جوہر روحانی، صدفِ جسمانی میں بھی نہیں آیا۔ عرض کیا اے ربِّ کریم حبيب نے مجھے پیدا فرمایا تو میرے جسم میں رُوحِ علوی کو چھوڑا تو میں نے سابق عرش پر لکھا کہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

تو میں نے جان لیا یہ تیرا ایک بندہ ہے۔ جو ساری کائنات میں محبوب اور مقرب ترین ہے۔ حکم ہوا تو میری بارگاہِ کہیں میں وسیلہ میرے محبوب رسول کریم ﷺ کا رہا۔ لہذا میں نے تیری تعریفِ شرافت کی اور فرمایا اے ابراہیمؑ آدم صلی اللہ علیہ وسلم کہ

مَا خَلَقْتُكَ اِلاَّ اَنْتَ اِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَخْبَوْنَكَ فَخَفَا عَلَى الْاَلْبَابِ

☆ شیخ الاسلام تاج الدین سبکی علیہ الرحمۃ نے طبقات الشافعیہ الکبریٰ میں فرمایا۔

○ حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا۔ اے مولا نے کریم مجھے اپنے پیارے محبوب

علہ کرامتہ کے دو عزیز ہیں۔ ۱۔ کلزہ وحید۔ اس کے برکات قبر سے ملتے ہیں۔ ۲۔ کلزہ رسالت۔ اس کے انوارِ رب

میں حبيب کے دو وراثت ہیں ساتھ فرما جانے کہ کلزہ حبیب کی دستارِ قرب اور لباسِ دو وراثت ہے۔ یہ تیرے قرآن کی برکات کے سر کا تاج ہے۔ اور میرا آدم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دو وراثت سے دُعا کرتے رہے۔



کی زیارت سے مستفیض فرما تو رب کریم نے جو ان کی پیشانی میں نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام جلوہ گر تھا ہاتھ کے انگوٹھوں کے ناخن میں منقش فرمایا تو حضرت آدم علیہ السلام نے چوم کر اپنی آنکھوں پر لگایا اور کہا قرۃ عینی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حکمت نور تیرے۔ سیدنا آدم علیہ السلام کا لباس طیعت جنت میں ہی تھا۔ جب دنیا میں تشریف لائے تو یہ لباس اُتار دیا گیا اور نشانی کے طور پر انگلیوں پر باقی رکھا تاکہ لباس کی یاد رہے اس جنتی لباس میں نور محمدی ﷺ کو منقش فرمایا تو آپ نے دودھ شریف پر طرہ کر محبت سے بوسہ دیا ہم نبی پاک ﷺ کے نام اقدس کو جنتی خلاق میں چومتے ہیں۔ جیسے کعبۃ اللہ میں زائر جنتی حجر اسود کو چومتے ہیں اور باقی تمام کعبۃ اللہ کو نہیں چوما جاتا۔ حجر اسود کعبۃ اللہ میں نسب ہے اور ناخن جنتی لباس کی یادگار ہر مومن کے پاس ہے۔ حجر اسود جنتی ناخن لباس جنتی اور حجرہ نقالی یہ مومن بھی جنتی ہے۔ "روح البیان"

☆ سند البقرہ دس کی حدیث پاک بروایت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و رسولہ رحمۃ اللہ علیہ۔
○ آپ نے آذان میں نام اقدس سن کر انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر پھیرا تو رسول اللہ ﷺ نے دیکھ کر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا۔

مَنْ فَتَلَ مِثْلَ مَا فَتَلَ حَبِيبِي
فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي
○ جامع امور و کثر العباد میں ہے۔

حَبَابَةُ ﷺ يَكُونُ لَهُ قَلَامُهَا
فِي الْجَنَّةِ
○ جو ایسا کرے رسول اللہ ﷺ اس کو جنت میں ماتھے جائیں گے۔

○ علامہ مہرستانی شرح المکیہ میں بحوالہ کثر العباد از ابن عیینہ رفع اللہ ذبحۃ فرمایا۔
○ حضرت رسول پاک ﷺ در آمد و ابوبکر رضی اللہ عنہ ظہر ابابہ بن جہشم خود اسح کرد و گفت قرۃ عینی یا رسول اللہ و چون بلال رضی اللہ عنہ از آذان علی اللہ تعالیٰ نکات و اذکار و سلمات

فرانچے روئے نمود حضرت رسول اللہ
 "عَلَيْهِ السَّلَامُ" فرمود کہ ایاکرم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ
 ہرچہ بگوید آنچہ تو گفتی اور از روئے شوق
 بقاء من و بکند آنچہ تو کردی خدائے ذوالجلال
 در گذرگاہاں دیرانچہ باشد نو کہنت ، خطا ،
 عمدہ ، مہاں ، آشکارا و مضمرات بریں وجہ
 نقل کردہ ۔

جلال رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ نے آذان سے فراغت پائی
 آپ نے اُن کی طرف مُنہ کر کے فرمایا جو کچھ اچوکر
 رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ نے کیا ہے اور پڑھئے درود شریف
 میری تقاضا کے شوق میں جو کوئی ایسا کرے ربّ ذوالجلال
 اُس کے تمام گناہ مٹے پڑائے حمداً ، تحویلاً ، غلامیہ
 پوشیدہ سب معاف فرمائے گا ۔
 "شرح الکیہ بحوالہ کثر النیاد"

☆ ایک روایت میں ہے ۔

مَنْ سَمِعَ اِسْمِي فِي الْاَذَانِ فَقَبِلَ
 ظَهْرِي اِنْهَا مَيْتٌ مَسَّحَ عَلٰى عَيْنَيْهِ
 لَمْ يَحْزَنْ وَمَدَام

جس نے میرا اسم پاک آذان میں سنا اور آنکھوں
 کے ناخنوں کو چوم کر اپنی آنکھوں سے مس کیا ۔ اور
 درود شریف پڑھا ۔ وہ کبھی اندھا نہ ہوگا ۔

☆ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین عمر سہروردی : بانی سلسلۃ السیہ شہر درویش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ کی

عند نے "حواریت المعارف شریف میں مسئلہ تفسیر الایمان کی تصدیق فرمائی ہے ۔

☆ ایک روایت حدیث الحبیب "رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ" میں ہے ۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ خُلَفَائِ
 الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّدِينَ وَعَصُوا
 عَلَيَّ كُمْ بِالْاَسْوَاحِ

تم پر لازم ہے کہ میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت
 کی سنت اور تم پر لازم ہے اُسے مضبوطی سے پکڑو ۔

○ ایسا عمل آنکھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں پر لگانے سے آنکھوں میں نور قلب

میں سرور پیدا کرتا ہے ۔ درود شریف کا اثر جسم اور رُوح دونوں پر ہوتا ہے ۔ جسم محفوظ رہتا
 ہے اور رُوح سرور ، اور اس مبارک عمل کا نور چہرہ پر ظاہر ہوتا ہے ۔

☆ اَعَانَةُ الطَّالِبِينَ "رفقہ شافعی" میں فرمایا ۔

مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ هَوْرَ الْمُؤَذِّنِ
 اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ
 تَقْبِلُ الْاِيْمَانِ اُولَیْمَ اَلْقَبِيْلَةِ تَرْتَدُّ رَجُلًا مَسْرُورًا

"میر العینی فی حکم تفسیر الایمان" میں ہے ۔
 جو شخص مؤذن کے اعلان اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا
 رَسُوْلُ اللّٰهِ "عَلَيْهِ السَّلَامُ" سنے اور آنکھوں
 سے تفسیر الایمان اُولَیْمَ اَلْقَبِيْلَةِ تَرْتَدُّ رَجُلًا مَسْرُورًا

مَرْحَبًا بِحَبِيبِي وَ قُرَّةَ عَيْنِي مُحَمَّدٍ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ " وَقُرَّةَ عَيْنِي ثُمَّ يَقُولُ
أَبَاهُمَا مَعَهُ وَيَجْعَلُهُمَا عَلَى عَيْنَيْهِ
لَوْ يَكُونُ وَلَوْ يَرْمَدُ ط

کر انگوٹوں پر لگائے اور پڑھے قُرَّةَ عَيْنِي بَلَد
يَا رَسُولَ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ " وَقُرَّةَ عَيْنِي ط
قرنہ وہ اندھا ہوگا اور نہ ہی کوئی بیماری انگوٹوں کو
لگے گی۔

احادیث پاک : بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ وروایت حضرت

سیدنا ابوبکر الصديق اکبر رضی اللہ عنہ وروایت حضرت انگلیوں کو جوڑ کر انگوٹوں سے لگاتے
قر پڑھتے۔ (یہ دعا انگلیوں کو انگوٹوں سے اٹھاتے ہوئے پڑھے۔ مؤلف)

میں راضی ہوں کہ اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین
اور قرآن میرا امام اور سیدنا محمد " وَقُرَّةَ عَيْنِي ط
میرے نبی ہیں۔

رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا
وَ بِالْقُرْآنِ إِمَامًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط

ایک اور روایت میں ہے۔ " نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا "

ایمان کا ذائقہ اس نے چکھا۔ جو اللہ کے رب
ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا۔

ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ
رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ
رَسُولًا " صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط

اور جو شخص آذان سن کر یہ دعا پڑھے تو اس کی زندگی کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

ایک روایت میں ہے۔ سیدنا ابوالخیر اس حضرت نبی اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

مَرْحَبًا بِحَبِيبِي وَ قُرَّةَ عَيْنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
☆ بروایت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کہ یوں کہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُرَّةَ عَيْنِي بَلَد يَا رَسُولَ اللَّهِ مَسْعُوحِي بِالنَّبِيِّ
وَ الْبَصِيرِ ط (وَالرُّدْجِ وَ الْجَسَدِ کے الفاظ بھی کہے۔ مؤلف)
☆ ایک روایت میں یوں کہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ
يَا حَبِيبَ قَلْبِي وَ يَا مُؤْتِي الْبَصَرِ وَ يَا قُرَّةَ عَيْنِي ط صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَ سَلِّمْ ط
- غیر یقین فی تکمیل النجاشی کا مطالعہ کریں۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ الْخَفِيفُ الْخَفِيّ وَتَوَهَّجْ بِرُكْبَةٍ حَقَّقَتْ مَسْكَةً وَشَوَّلَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
○ تَقْبِيلُ الْاَيْدِيَّامَيْنِ مَجْبُوبِ مُتَحَسِّنٍ اور مُنْتَهِي مُتَجَبِّئَةٍ ہے۔

☆ اس عمل میں مومن کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھی۔ اللہ عزوجل کی اطاعت اور اُس کی ذات سے دُعا بھی۔ ذکر رُوحِ عبادت ہے اور دُعا مغزِ عبادت اور درود شریف مومن کا ایمان اور ایمان کی جان اور جان کی رُوح ہے مومن اس عمل مبارک سے مجبُوب بن جاتا ہے۔
"نہج السلاسل امام احمد رضا"

☆ "تحلیہ" میں حافظ ابو نعیم علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ایک مسطح نامی یہودی نے تورات پاک میں اسم پاک محمد ﷺ دیکھا اور تعریف پر بھی تو عقیدت و محبت سے چوم لیا جب وہ فوت ہوا تو رب کریم نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی اُس کی جا کر تجہیز و تکفین کر کے جنازہ خود پڑھائیں عرض کیا اے اللہ الخلائق! وہ تو ایسا ایسا تھا یعنی فاروقِ فاجر تھا فرمایا اے میرے پیارے موسیٰ علیہ السلام اُس نے تورات شریف میں میرے مجبُوب کا نام پاک دیکھا تو جنتِ اُوب سے چرما اور اکھوں سے لگا کر درود شریف پڑھا اُس کی یہ ادا مجھے پسند آگئی تو میں نے اُس کے سارے گناہ مُصاف کر دیئے اور ایمان کی دولت عطا کر دی اب جنتِ عدن اُس کا مقام ہے۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے رب رحیم کے حکم پر ایسا ہی کیا۔

☆ حضور ﷺ کا اسم پاک محمد ﷺ کو انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام نے چرما اور اکھوں سے لگایا اور درود شریف کو اپنا وسیلہ بنایا اور اُمتِ ناس نام مبارک سے اپنے قلوب کو تسکین دی اور بیماریوں سے شفا چاہی اور ملی۔ اور یہ بوسہ عظمتِ جنتی ہونے کی علامت ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ

☆ تَقْبِيلُ الْاَيْدِيَّامَيْنِ کے اس مبارک عمل کا انکار کرتے ہوئے بعض مجبُوبین غَدَّ اَہْمُ اللّٰہ نے اپنی کتاب نامعلوم میں رد "منتر" لکھا ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰہ عَنْ ذٰلِكَ الرَّهَقَاتِ وَالْخَرَقَاتِ ط اعلیٰ حضرت اُس کا تعاقب کرتے ہوئے منہ سے پوچھتے ہیں کہ کوئی اپنی اکھوں کا علاج جالینوسس کا سیاف اور این سینا کی سلائی سے کرتا ہے۔ اور ایک مسلمان سے عقل استدلال مرایا اعتدال اور عقل کا مظاہرہ



اسم الہی "نور" اور مخلوق نور "درو شریف" سے کہتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہیں ؟

○ فی حُجَّتِ النَّبِیِّ کَفَرَطُ تَوَدُّہٗ مَبْہُوتٌ ہُوکِرَہُ گیا۔ پھر اُس کا جواب بھی خود ہی

دیتے ہیں کہ کہاں جالیئوس اور این سینا ؟ کہاں کلام اللہ کا نور انہادی اور اسماء الہی کے توکل سے شفا ؟ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ مَا فَرَدُوْکِیَا اندھا اور بینا برابر ہیں ؟

★ نہیۃ بعد اٰیۃ مبارکہ قَوْلِہٖ مَا قَوْلٰی وَ نَضْلِہٖ جِہَنَّمُ و سَاعَتُ مَصِیْرًا طہ کی طبعی شطابقت اور عتیر سبیل المؤمنین علیہ کی بناء پر واصل جہنم ہو گیا اور جہنم بہت بڑا مکان ہے۔ ہَذَا کُوْلُ الْحَقِّ وَالْحَقُّ اَقْدَرُ الْحَقِّ بِالْقَبُولِ وَلَوْ کَرِہَ الْاَجْمَعُونَ طہ امام اکبر ابو کریم دروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قَدْ اَشْفَقَ الْمَلٰٓئِکَةُ عَلٰی جَوَانِی الْعَمَلِ بِالْحَدِیْثِ الضَّعِیْفِ فِی فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ طہ تحقیق علماء کا اس بات پر اتفاق ہے نضال اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل جائز ہے۔

مہمور محدث فقیر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

مَا رَاَ الْمُؤْمِنُونَ حَاقًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ طہ توبہ النبی طہ فَکَفُوْا بِاٰیٰتِ مَنَعُوْا حُجَّةً وَّ اَمَّا مَا رَیٰہِیَ اللّٰهُ عَلٰہِ علامہ احمد ابن حنبل شافعی رحمۃ اللہ علیہ جوہر منظم فی زیارات قبر النبی المکرم میں فرماتے ہیں۔

تَعْلِیْمُ النَّبِیِّ ﷺ بِجَمِیْعِ الْأَنْوَاعِ التَّعْلِیْمِ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْہَا مَشَارَکَۃُ اللّٰهِ تَعَالٰی فِی الْأَلُوْہِیَّۃِ اَمَرٌ مُّتَحَسِّنٌ عِنْدَ مَنْ قُوْرَ اللّٰهُ اِنْصَارَہُمْ ؕ تعظیم نبی ﷺ بجمع انواع تعظیم وہ جس میں مشارکت فی الالوہیہ نہ ہو، امر متحسن ہے اس شخص کے نزدیک جس کی آنکھوں کو اللہ بھگا نہ سنے نور بخشا۔

سہ سورۃ النباء آیت کریمہ ۵۵ ہم اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُس کو دوزخ میں داخل کریں گے کیا ہی بڑی جگہ ملے گی۔ سہ جو مسلمانوں کی راہ سے جدا چلے۔

سہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و تحريم میں ضرورتاً اور طلب دیں ہے اسکے بغیر ایمان نہیں، اسلام اسلام نہیں سہ و ہَمَّا اَعْمَلْنَا لَعْنَتَہٗ فِیْ ذٰلِکَ جَمِیْعٌ وَاَعْمَلْنَا لَعْنَتَہٗ عَلٰی حَاقٍ وَاَعْمَلْنَا لَعْنَتَہٗ

☆ فقیر غیر ذرا المولیٰ القدر کہتا ہے۔

○ تفسیر اللہ باری کے مسئلہ میں صرف انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا ہی کافی نہیں بلکہ زبان سے درود شریف پڑھے یہ ایک مبارک عمل ہے جو اس پر بلا و مست کرے گا وہ اندھا۔ چنبا اور ہر قسم کے آشوب چشم سے محفوظ ہوگا۔ یہاں درود شریف وہی کام کرتا ہے جو قمیص بیدنا یوسفؑ نے دیدار بیدنا یعقوبؑ کے لیے کیا تھا۔ وہاں محبوبؑ یوسفؑ کریمؑ تھے اور یہاں محبوبؑ کریمؑ مصطفیٰؐ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وسلم تھے۔ وہاں نور آنکھوں میں آیا یہاں نور قلبی نظر میں۔ اَللّٰهُمَّ قُوْنَا قُلُوْبَنَا وَجُوْدَنَا بِحَبِيْبِكَ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قمیص کا نور محبوبؑ مصطفیٰؐ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وسلم کے نور کا جلوہ تھا۔ "مَرْبِ تَحْتَهُ الصَّلَاةُ" ☆ علامہ الشیخ علی الضعیدی قدس سرہ کا عمل مبارک۔

○ شیخ القرآن نور الدین خراسانی فرماتے ہیں کہ میں آذان کے وقت آپؐ بلا تو انہوں نے کلمہ شہادت میں اسم پاک محمدؐ سنا تو دونوں انگوٹھوں کے ناخن چوم کر آنکھوں سے لگائے تو میں نے دریافت کیا تو فرمایا میں یہ عمل مبارک کیا کرتا تھا۔ پھر چھوڑ دیا تو میری دونوں آنکھیں خراب ہو گئیں۔ تو میں ایک دن خواب میں رسول اللہؐ کے جمال جہاں آباد سے مشرف ہوا تو آپؐ نے فرمایا آذان میں میرے اسم مبارک پر انگلیوں کو چوم کر آنکھوں سے لگانا اور درود شریف پڑھنا کیوں چھوڑ دیا ہے۔ جب بیدار ہوا تو میں نے وہی عمل محبت کیا تو فی الفور میری آنکھیں تندرست ہو گئیں۔

قَدْ شَكَرْتُ الْغَيْثَ هَوْنَهُ الشَّمْسُ مِنْ ذَمِّهِ
وَإِنْ شَكَرْتُ الْغَيْثَ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِهِ
إِذَا مَا مَضَيْتَ وَصَدْتُ فَكُنْ حَيًّا
مَرَاتٍ مِنْ تَعَالَى أَيْ تَرَابِ

علامہ عرب شریف میں مصری یعنی اردو بخاری جب آپؐ میں ملتے ہیں تو مصافحہ کے بعد آپؐ میں گزروں اور رضاؤں پر بوسوں کا تبادلہ کرتے دکھایا گیا ہے۔ یہ اظہار محبت کا ایک طریق ہے۔ علامہ تحقیق حیا رکھ کر شہرہ کی روشنی اچھی نہیں لگتی اور بیمار آدمی کو پانی کا ذائقہ کڑوا محسوس ہوتا ہے۔ میرے نعل، آنکھ کے ذیل میں زردا آشوب چشم ہوا تو اس کا سر مراؤ تراب کے نعلین کی خاک ہے۔

حجر اسود :- حجر اسود کو کعبۃ اللہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دست مبارک سے نصب فرمایا تھا طواف کی ابتداء یہیں سے ہوتی ہے۔ یہ ایک قیمتی پتھر ہے جو کہ حضرت آدم جی علیہ السلام جنت سے لائے اور اُس کے نور سے حرم پاک روشن رہتا۔ حجر اسود کو بوسہ دینے کے کثیر فضائل احادیث پاک کی کتب میں موجود ہیں۔ اگر کثرتِ ارواح کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو اسلام کافی ہے۔ اسلام ہو یا بوسہ ہر دو صورتوں میں جب مومن کے ہوش اُس سے مَس ہوتے ہیں۔ تو وہ اس کی زندگی کے تمام گناہوں کو یسارے اور ایسا پاک صاف کر دیتا ہے جیسا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ صحابہ کرام کی کثیر جماعت نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود کا بوسہ لیتے دیکھا اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرماتے سنا کہ حجر اسود، دودھ کی طرح سفید تھا۔ ابن آدم کے گناہوں نے اسے کالا کر دیا اسی وجہ سے حجر اسود کے نام سے موسوم ہو گیا۔ بوسہ کے وقت یہ دُرود شریف پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

○ قاضی ثناء اللہ نقشبندی مجددی "پانی پتی" علیہ الرحمۃ تفسیر نظہری میں فرماتے ہیں۔ جب سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ آپ کو لے کر کعبۃ اللہ میں آئیں تو تمام نبیوں نے تعظیماً جھکا دیئے۔ اور کعبۃ مشرقہ بھی تعظیم کے لیے جھک جاتا تھا۔

جاءت به الى الحجر الاسود
لتنقله فخرج من مكانه حتى
التصق بوجهه الكريم ط

اور جب وہ سید عالم ﷺ کو گود میں اٹھا کر حجر اسود کے پاس آئیں تو حجر اسود نے آگے بڑھ کر اکرام کیا اور آپ کے چہرہ انور کو چوم لیا۔

سہ حجر اسود کی بجز مٹی کرنے والے قرابہ مانند اور سہ آشرم نہایت بڑی موت مرے۔ تاریخ مذکورہ نظر ط

علہ ہاتھ بالاضعی سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے ہاتھ بالاضعی کو چومنا اسلام ہے۔ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت پر کعبۃ اللہ کا آپ ﷺ کے گھر کی سمت تعظیماً جھکا اور سجدہ کرنا باطلہ منجورہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ مولود کعبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پاک پر مکرر مانی سے کعبۃ اللہ کا چومنا اور سیدہ والدہ ماجدہ کا داخل ہونا ثابت ہے۔ ۱۲ مرتبہ دُرود پڑھ کر دے

روزی اقل اگر و اح سے حریفانق " اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قُلْنَا لَوْ اَجَلِي اِذَا كَانَا كَمَا تَقَالُ - وَهُ عَمْدُ نَامِ
بطور امانت اُس میں رکھ دیا گیا اور اس حجر اسود کے انوار قلب مومن میں رکھے گئے تھے مومن
اُن انوار سے کچھ چلا آتا ہے اور پروانہ وار قربان ہوتا اور چمکتا ہے۔

☆ محدث حلیل ابو عبد اللہ حاکم علیہ الرحمۃ کی ایک روایت ہے۔ " مستدرک "

○ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے طواف کرتے وقت حجر اسود کو مخاطب ہو کر فرمایا اے حجر اسود میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ نہ تو نفع دے سکتا ہے اور نہ
نقصان اگر تجھے رسول اللہ ﷺ کو چومنے سے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے ہرگز نہ چومتا۔ حضرت علی
رضی اللہ عنہ نے طواف کی حالت میں سنا تو فرمایا اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ
میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہایت نفع بھی اور ضرر بھی۔ قیامت کے
روز اللہ تبارک تعالیٰ اس کو دو آنکھیں اور زبان عطا فرمائے گا اور وہ عیشین جہنم میں اسے
کوا بیان اور خلاص کے ساتھ چرما۔ یہ اُن کو شہادت اور شفاعت سے نوازے گا۔

☆ اَعَدَّ لِلْاَصْحَابِ مُزْنٌ مِنَ النَّفِيرِ الْحَرَابِ سَيَدَا عُمَرُ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لَا اَبْقَا فِي اللَّهِ بِأَرْضٍ لَتَّ فِيهَا | اللہ تعالیٰ مجھے اس سرزمین میں نہ رکھے جہاں آپ
یا اَبَا لَسَن ط | اے ابراہیم نہ ہوں۔

○ حجر اسود جو شعائر اللہ سے ہے اس کی تعظیم اللہ سبحانہ کی تعظیم ہے۔ حرم عبد اللہ الشریفہ
میں رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کو بوسہ دے کر اس کے شرف کو بڑھا دیا اور اس کی
فضیلت کو ظاہر کر دیا اور اُمتِ حضورہ کو اپنے عمل سے بتا دیا یہ ایک محض پتھر نہیں بلکہ
یہ جنتی یا قوت ہے جو اس ظاہری بُباد میں آیا اور اُمت کو دعوتِ بوسہ دی۔ حیرت کعبہ شریفہ
کا وہ پتھر ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے چوما اور وہ مدینہ منورہ حرم نبوی کے پتھر ہیں۔

جہنم میں حضور ﷺ کے قدموں کو چوما اور قدم بوسی سے شرف پایا اور سلامی دی۔
کہاں ایسے نصیب اللہ اکبر حجر اسود کے یہاں کے پتھر میں نے پاؤں چمکے ہیں محمد کے ﷺ

☆ یاد رہے! پوجنا اور ہوتا ہے اور چومنا اور فرق بین ہے۔ پوجنا عبادت ہے اور چومنا
تعظیم اور غیر اللہ کی عبادت مطلقاً حرام ہے اور کفر ہے۔ اور ہم حجر اسود اور نام اقدس کو چومتے
ہے اِنَّ الْاَقْدُسَ لَمَّا كَانَ عَرُطًا وَلَدَيْتُ الْاِسْبَاكَ " رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوسابہ علیہ السلام "۔ " منہ عطر کرنا "

یہیں ٹوہ جتے نہیں۔ ہم تبرکات کی زیارت کرتے ہیں عبادت نہیں۔ زیارت اور پُوجنا سُنّتِ صحابہ ہے۔ اور حجابہ کی سُنّت اُسُنّتِ مُستعملہ ہے۔

☆ کعبۃ اللہ الشرفہ کے صحنِ حرم میں جتنا جوہم حجرِ اسود کے پاس ہوتا ہے اتنا کہیں نہیں ہوتا یہ حجرِ اسود کی عظمتِ شان کی دلیل ہے۔ مقامِ ابراہیم بھی ایک خُشعی تھا کہ ہے۔ جہاں جوہم رست کی کو سجدے کرتا ہے۔ یہ نقشِ قدمِ خلیلِ کافض ہے کہ اس مقام پر کوئی نہیں کی پیشانیوں میں سجھے چلتے ہیں اور وہ سجدہ کے لئے تڑپتے ہیں اور نوازل ادا کرتے رہتے ہیں۔

کبھی تو اسے حقیقتِ مُتغیر نظر آلباس میں حجاز میں ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبینِ نیانے

☆ عبادت کرنا اور چیز ہے زیارت کرنا اور چیز۔ زیارت عبادت نہیں ہوتی عبادت معبودِ حقیقی کی غایتِ تعظیم ہے اور اللہ وحدۃ لا شریک کے سوا کوئی مُستحقِ عبادت نہیں وہ ہی مُستحقِ جمیع صفاتِ کمالیہ ازلیہ ابدیہ ہے بظاہر حجرِ اسود ایک پتھر ہے لیکن حقیقت میں وہ جتنی یاقوت ہے جو اس لباس میں آیا۔ یعنی خُصیلتِ آبِ سرورِ کائناتِ مُحَمَّدِ مُصطفیٰ بھی بشری لباس میں جلوہ افروز ہوئے لیکن حقیقت میں اللہ کا نور ہیں۔

مُحَمَّدٌ بَشَرٌ لَا کَالْبَشَرِ یَا حُوثٌ حَبِیرٌ لَا کَالْحَبِیرِ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزِّ

☆ امام شمرانی نے الشیخ ابوالکلام شب شافعی اعلیٰ اللہ درجہ کے متعلق فرمایا۔

○ آپ ایک مرتبہ مجلسِ وعظ میں تہائیت اعلیٰ اور نورِ انداز میں یہ شعر پڑھا اور ساری مجلس نے پرجوش انداز میں داودی اور تائید کی اور سامعین سرور ہو کر نعرہ فیکیر و تحمیں بلند کرتے رہے تو فرماتے ہیں خواب میں حضور ﷺ کی زیارت سے مُشرقت ہوا تو آپ نے فرمایا اے شافعی! اللہ تعالیٰ نے تجھے اور جتنے آدمی اس قول کی تائید میں تیرے ہم زبان تھے سب کو بخش دیا۔ آپ ساری زندگی مرتے دم تک اپنی ہر مجلس میں یہی مُوقف دہرایا کرتے تھے۔

اور اپنی عبادت پر سجدہ و شکر کا لاتے۔ "ہر گشتِ بے پروا شرحِ اقصیٰ البرۃ"

یَا رُبَّ صَبَیٍّ وَسُکْرَةٍ اِنْهَا اَبْدًا عَلٰی حَبِیرِکَ مَنْ رَاکَ بِہِ الْعَصْرُ

علہ فیصلت کب مُتغیر ہے "بشری لیکن بشریوں کی مثل نہیں یا رُبَّ پتھر ہے لیکن پتھروں کا مانند نہیں۔ علہ لے کر رہے رہے ہمیشہ درمیانِ طرۃ و سلام ہوا تیرے جلیب واکہ پر ہیں کی دولتِ رُش نے سُر گئے۔



روئے الثالث تعلینِ مقدس

ب

اعظم ہدیۃ "تخلی فی المذنبۃ النورۃ"

عَلَى رَأْسِ هَذَا الْكَوْنِ نَقَلَ مُحَمَّدٌ
إِلَى خِدْمَتِ مِثَالِ نِقَالِ الْمُصْطَفَى
لَدُنَى الطُّورِ بِمَنْزِلَةِ الْوَدَى إِخْلَامُ أَخَذَ
نَقْلًا بَيْنَ مَسْجُودٍ بِمَنْزِلَةِ نَقْلِهِ
عَلَى فَجْوَيْعِ الْخَلْقِ تَحْتَ ظِلَالِهِ
لَا عَيْشَ فِي الدَّارَيْنِ تَحْتَ ظِلَالِهِ
عَلَى الْعَرْشِ لَمْ يُوَدَّنْ مَخْلُوعٌ بِغَالِهِ
وَإِنَّا التَّعَدُّ بِخِدْمَتِي بِشَالِهِ
مِثَالِ التَّعَلُّ الْمُصْطَفَى مَا لَهُ مِثَالُ

لَوْ رَجَعِي بِهِ رَاخَ لَعَيَّنِي كَحُكْمِ

هَذَا مِثَالِ نِعَالِهِ صَلَّى صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سیدنا ابومریہ جلیل القدر محدث فی الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وصیت کے مطابق
تعلین شریفین کو تبرکاً قبر میں آپ کے سینہ مبارک پر رکھ کر دفن کیا گیا۔

امام تطلانی ابوالاسحاق ابراہیم بن الحلق سے نقل ہے کہ اُن کے شیخ شیخ ابوالقاسم بن
محمد علیہم الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ نقشہ متبرک کہ جس کے پاس ہو وہ ظلم عالمین شر شیاطین
اور چشم زخم حاسدین سے محفوظ رہے گا اور نگاہ خلق میں معزز ہو۔ "بدائع الزمان فی تہذیب الآثار"

○ علماء کرام نے اس تعلینِ مقدس کے دوسری آداب بتائے ہیں جو اصل کے لئے ثابت ہیں۔
"نوٹ: نقش کا عکس اہل محبت کے لئے مثل اصل ہے۔ اللہ"

- ۱۔ کوئین کمریہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے تعلین پاک میں اور تمامی مخلوق اُس کے سایہ میں ہے۔
- ۲۔ میں خدمت گار محمد مصطفیٰ ﷺ کے تعلین پاک کے طعنے شریف کا۔
- ۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر حکم ہوا اٹھا جو آواز آ رہا اور عرش پر ثواب کو فرمایا گیا جزا سمیت آؤ۔
- ۴۔ میں محمد بن محمد رضی اللہ عنہما آپ کے تعلین پاک کا خادم ہوں اور اس خدمت سے سعید ہوں۔
- ۵۔ مصطفیٰ ﷺ کے تعلین پاک کے نقش کی مثل نہیں میری روح اُس پر فدا ہو کہ میری آنکھوں کا شرم ہے۔
- ۶۔ یہ حضور ﷺ کے تعلین شریف کی تحریر ہے اُس کی زیارت پر حضور ﷺ اور آپ کی آل
پاک پر درود شریف پڑھو۔ اللہ مقرب صلی و سلم و بارک علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ ط

جو سر پہ رکھتے کو مل جائے نعل پاک حضور -
تو پھر کہیں گے کہ "ہاں" تاجدار ہم بھی ہیں -

☆ امام العلامة الشہاب احمد علیہ الرحمۃ نے "فتح المتعالم فی شرح النحال" میں فرمایا۔

○ حضور ﷺ کے نقشہ نعلین شریف کی زیارت پر عشاق کے ہونٹوں پر درود شریف کے نغمے چھوٹتے ہیں اور قلب، الوار، تبرکات سے سیری پاتے ہیں اور یہ نقشہ مبارک کہ جس کے پاس ہر وہ ہر قسم کی بلا و وبال سے محفوظ ہو گا یہ کائنات کی سب سے اعظم، افضل، بلند و بالا، بہتر و برتر اور عظیم البرکت نعمت ہے۔ اُسے خواب میں زیارت سراپا طہار، جمال جہاں آراء، کی ہو اور اس کو کچھ نہ تعالیٰ نے زیارت روضہ مقدسہ کے لئے بلایا جائے گا۔ یہ اولیاء عظام کا تیرہ بکرت آزمودہ نسخہ ہے۔ نقشہ نعلین مبارک کا ادب ملحوظ رہے۔ اور درود شریف پڑھے۔

« شفاء الولد فی مؤخر الجیب و نفاذہ »

« اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ رُفَوِّ جَمَالِ حَبِيبِكَ الْمُكْرَمِ وَرَوْضَةِ

الْفُحِّمِ »

☆ الشيخ صالح الفوزان رحمہ اللہ صاحب درج و تقویٰ علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

○ اگر کسی پر ایسی آفتا و پڑے جس کا حل ممکن نہ ہو تو رات کی تاریکی میں نفل پڑھ کر چوڑے

اور ننگے سر پر نقش مبارک رکھ کر دُعا مانگے تو فی الفور قبولیت ہو۔ اور اگر درد کی جگہ پر رکھے تو

فَسَّخَاَهَا اللَّهُ لِلْحَنِينِ بِبَرَكَاتِ النَّبِيِّ ﷺ شَرِّحًا وَكَرَّمًا خُصُوصًا

اپنے گھر کے دروازہ کے اوپر لٹکائے تاکہ ہر کوئی گزرتے والا فقیر ہو یا بادشاہ نعلین شریف

کے نیچے جھک کر گزرسے اور دو جہاں کی سعادت سے بہرہ مند ہو اور ہر قسم کے

خیرات و برکات کا حامل ہو۔ وَفِيهِ الْفَوَائِدُ كَثِيرَةٌ الَّتِي لَا تُحْصَى

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ النُّعْلَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ

تَقَبَّلَتْ مِنْ تَوْبَةِ الْأَذْهَابِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

سے فقر نے اپنے گھر کے ہر دروازے پر یہ نقش آویزاں کر رکھے ہیں جس کے گفت فوائد دیکھے۔ العن

روضۃ الشریف

باب

چشمہ

اتباع رسول

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرآن پاک پہ سورۃ ال عمران آیت کریمہ ۳۱

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

اے محبوب تم فرما دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اور تمہیں اللہ دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

○ اللہ سبحانہ محفوظ ہے ذات رسول اللہ ﷺ کا اور کلام اللہ محفوظ ہے شان رسول کا اور اللہ سبحانہ سے محبت کے دعویٰ کی دلیل حاشیہ بنی سے متابعت مصطفیٰ ﷺ تشریحی جو قاضائے محبت ہے۔ اگر اتباع سنت نہیں تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ مقام اطاعت اور اتباع کو قرآن پاک نے مجملہ و تفضیل بیان فرمایا اور اتباع کا مفہوم واضح کیا ہے۔ جو مقصود قرآن و مطلوب صاحب قرآن ﷺ ہے۔

○ اطاعت کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ نہیں رسول کریم ﷺ عطا کریں وہ لے لو اور جس سے منع کریں رک جاؤ۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے یہی مفہوم ہے "خُذْ مَا صَفَا" "قَدْ مَكَدَنِي" کا۔ محمد الہی اور درود رسالت پناہی شہادت الہیہ و سلام علیہ سے مجمل اتباع ہے اور مزا عات سنت و آداب عمل کی قبولیت ہے اور اسی پر اجر اور ثور کے دے ہیں۔ شریعت مصطفویٰ اور سنت نبوی علیہ السلام و السلام کا دامن کسی حالت میں بھی نہ چھوڑے اور آپ ﷺ کے قدموں کی خاک پاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائے اتباع اور عمل صالح کی منزل پر دو چیزیں اکل حلال اور صدق مقال کا خاص خیال رکھے۔ اُن کے بغیر عمل تو ہوگا لیکن صالح نہیں ہوگا۔ خلاف پیغمبر کے راگزیدہ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید۔

○ اتباع سنت سنت اور اجتناب بدعت مزہرفتنہ۔

☆ سید الطائفہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلًا يَطِيرُ فِي السَّمَاءِ
أَوْ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ أَوْ يَأْكُلُ النَّارَ
وَتَرَكَ سُتَّةً مِنْ سُنَنِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَاصْبِرْ بِهِ يَا تَغْلِبُ
فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ وَمَا صَدَرَتْ مِنْهُ
وَهُوَ مَكْرٌ وَإِسْتِزَاجٌ ط

جو کسی مرد کو دیکھے وہ ہوا میں اُڑتا اور پانی پر چلتا
اور آگ کو کھاتا ہے اور وہ حضور ﷺ کی کسی ایک سنت کا تارک ہو تو اسے جوڑنے
مار۔ وہ شیطان ہے اور جو اس سے صادر ہوگا
وہ کرا اور استدرج ہے۔

استدرج = سحر۔ مکر۔ نرم۔ شیعہ بازی۔

○ توفیق تعالیٰ غلام کا کام شریعتِ عظیمہ کے معیار پر اُترے تو یہ اتباع ہے، رخصت
کی بجائے عزیمت پر عمل ہو اور فتویٰ کی بجائے تعلویٰ پر حلقہ اور اولیاء اہل طریقت کی اس
میں استقامت ہی سب کرامتوں سے اعظم کرامت ہے اس سے بڑھ کر کیا کرامت ہوگی
کہ سنتِ بیضا سے حصہ مل گیا۔ سنت :- "قَالَ صُفِيٌّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى الْإِسْلَامِ بِسُنَنِ النَّبِيِّ ﷺ"

○ مکتبہ :- جملہ انبیاء و مرسلین کا محور ذات محمد ﷺ

جملہ ستر اکویان کا تکرار	دین اسلام
جملہ کتب الہیہ و صحائف شریفہ	قرآن پاک
جملہ عبادات کا خلاصہ	نماز اور حج
جملہ اُوراد کا جامع و طیفہ	ذکر اللہ۔ درود شریف

علم "اُورادِ لسانی سے یہ الفاظ کہتے وقت اپنے پر نعرہ بازی تو شرم سے آنسو نکل آئے کہ کھو گیا رہا ہے اور
تیری اپنی حالت کیا؟ تو ہی انصوریہ الفاظ بھی شہداء لسانی قدس سرہ اللہی کی کرامت اور نفسِ لگاؤ سے نظر گئے
تو کچھ اطمینان ہوا :- "گرچہ میں ناپاک ہستم دل بہ پا کاں بستہ ام"

کسی نے کیا علم کہا ہے جزَا لَ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْحَسَنَاتِ فِي الذَّكَرِ حَتَّى لَا يَ
بارگاہِ کریم سے مجھ کو کرم کی ہے انجید آپ کا کلمہ گو تو جوں انا کہ شفی نہیں
حق نمازِ پنجگانہ اللہ عزوجل کی وہ نعمت عظمیٰ ہے جو اس نے اپنے کرمِ عظیم سے ہم کو عطا فرمائی ہم سے
پہلے کسی امت کی نہی۔ نمازِ پنجگانہ میں کوئی نماز نہیں ہے تو ترجیحاً قول یہ ہے فجر سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا ادریس علیہ السلام، مغرب سیدنا یعقوب اور عشاء سیدنا یونس اور پانچ نمازیں حضور سیدنا محمد ﷺ

☆ اتباع رسول ﷺ کا حاصل :-

○ اتباع نام سے حضرت کی کثارت اور تزکیہ باطن اور تصفیہ قلب ہے تو پھر ولایت کبریٰ کے فیضان سے حصہ نصیب ہوتا ہے۔ محبت ایمان کی جڑ ہے۔ عمل صالح اس کے انوار و اجرات۔ آداب ایمان کے برگ و بار اور فیضات ثمرات ہیں۔ تقویٰ ابتدائی زمین ہے ولایت کا اور مقام مطابقت استہانی مقام۔ جس پر کلمہ اولیاء اور صحابہ عظام توفیق الہی اور فضل ربی سے فائز الزام ہیں۔ مقام مطابقت کی مثالیں :-

☆ ایک مرتبہ حضور ﷺ کے سر مبارک میں سخت درد تھا۔ اسی عالم میں حجرہ مطہرہ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ محبہ محبوب رب العالی عنہا بکمال فطرت و کرم نے اپنا سر بھی شدید درد سے باندھ رکھا تھا اور کولہ اساء و اساء کہہ رہی تھیں۔

☆ ایک مرتبہ یمن خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہما جب حضور ﷺ کا دانت مبارک غزوہ احد میں شہید ہوا تو آپ کو وہ دانت خود بخود اٹھ کر گر گیا۔ یہ مقام مطابقت ہے۔ مطابق ایک قول کہ آپ نے از خود سارے دانت نکال دیئے تھے۔ یہ روایت صحیح نہیں اس میں شریعہ مقدسہ کے خلاف کیوں ہے۔

بیتِ حجاب

مرسلین علی امتنا علیکم السلام وعلیکم کو عطا ہوئیں اور نماز شیعہ خاص حضور ﷺ کو ملی۔

علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو دو جہتوں میں منقسم کر رکھا ہے۔ صفات جلالیہ اور صفات بحالیہ سے تربیت فرماتا ہے۔ ایک گروہ کو غم و اندھ کی راہ سے اور ایک گروہ کو خوشی اور شادمانی کی راہ سے طاف فرماتا ہے۔ اہلبیت علیہم السلام سے حضرت آدم علیہ السلام تین سو سال تک رہے اور آپ کے آنسو تمام کائنات کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں اگرچہ حضرت یحییٰ علیہ السلام بھی کثیر الکلام تھے یہ غنیمتِ صفات جلالیہ سے ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق تو فرمایا یا نوح الی کون متزوج اور غنیمتِ صفات بحالیہ خوشی اور شادمانی کی راہ پر حضرت یونس اور حضرت یوسف علیہم السلام کو ایوانِ امت میں دو گروہ ہیں۔ غیر محض کے الفاظ سے کوئی مفہوم مخالفت نہ نکالے کہ خوفِ الہی کی نفی ہے۔ حالانکہ بین الخوف والرجاء ایمان ہے

عالم شباب میں خوفِ الہی کا غلبہ ہو اور بچپن میں عمل کی راہ سے رجاء کا غلبہ ہو۔

بصالحان مادہ صحت پروردگار ما ایں را نہا نیست نہ ایں را نہایتے گرامی



○ اس کے بدلہ میں رب کریم نے جنت سے جنتی پھل کیلہ بھیجا اور اس نے دنیا میں فرار کر لیا اور یہ پھل ہر موسم میں جوتا ہے۔ یہ تحفہ انعام محبت ہے جو محبوب و حق نے عطا فرمایا اور خزانہ بزرگ محبوب رحمت سے پایا۔

☆ رینڈنا یونس نبی اللہ علیہ السلام کو بارہ رتی چھلکی نے اپنے پیٹ سے تین روز بعد اگلا تو اس وقت آپ کے جسم اطہر کی جلد مبارک نرم ہو چکی تھی اور آپ کے جسم اطہر کی حفاظت کے لیے رب کریم نے کدو کی بیل پیدا فرمادی جس نے آپ کے سارے جسم اطہر کو ڈھانپ لیا۔ سارے بھی مل گیا اور کھتی مچھڑے اس بھی اور خوراک کے لیے رب قدوس نے ہرنی کو بھیجا جا میرے پیارے کو دودھ پلا۔ ہرنی ہر روز حاضر ہو کر زیارت بھی کرتی اور دودھ بھی پلاتی اور کدو کی بیل موزی حشرات الارض سے حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتی فطرتی اور قدرتی طور پر کدو کی بیل پر کھتی نہیں بیٹھتی۔ اللہ! اللہ! محبوب کی پسندیدہ چیز پر بھی کندی کھتی نہیں بیٹھ سکتی۔ اللہ صلی وسلم و آلہ وصحبہ

☆ حضرت آدم علیہ السلام کو کھجور، حضرت یونس علیہ السلام کو کدو اور حضرت اوسین جسی اللہ عنہ کو کیلا۔ حضور ﷺ کو کھجور۔ شہد اور کدو برکت پسند تھا آپ کھانا تناول فرماتے وقت کدو مبارک کی کاٹیں سالن سے نکال نکال کر کھاتے۔

○ فقیر عجز نے مدینہ طیبہ زاد اللہ تعالیٰ کی حاضر میں تبرک کھجور، کدو اور کیلا بڑی رغبت اور جاہست سے کھایا۔ ان کی برکت سے جسم و جان میں طاقت اور ہر قسم کی دباہت ختم ہو رہی۔ مدینہ طیبہ کے پاک پھلوں کا ذکر کرنا ضروری ہے جو ذکر محبت ہے اور اللہ سبحانہ کو پسند مکنی مدینہ منورہ کے گلی و بازار میں رہزیوں پر سبزی بیچتے ہیں اور بڑی محبت سے ان پر پانی چھڑکتے وقت بلند آواز اور دلکش انداز سے کہتے ہیں۔ یا ابرمکۃ النبی تعالیٰ انزلنا شمع لا تقو تعجلی لے نبی ﷺ کی برکت۔ آجا اور برحق پھر واپس نہ جا کھجوروں پھلوں، سبزیوں میں اس دعا سے عجیب خلل و دت، برکت اور شفا ہے۔

یہاں دو چیزیں بیان فرمیں۔ ۱۔ اخلاص، فقر و ہدایت ۲۔ اتباع ثمرہ محبت
 ایک زمانہ باتبار مصطفیٰ بہت از سلطانی ارض و سما
 سہ بناب حضرت زکریاؑ اللہ تعالیٰ فرمادہ میں اللہ تعالیٰ بخودی بخیر

اخلاص

- ۱۔ اسلام ہے اور نظامی ارکان سے متعلق ہے
- ۲۔ اخلاص حکم کی تعمیل کرنا ہے
- ۳۔ اخلاص میں بیگانگی ہے
- ۴۔ اخلاص اعمال سے متعلق ہے

اتباع

- ۱۔ ایمان۔ قلب اور روح سے متعلق ہے۔
- ۲۔ اتباع قدم بقدم چلنا ہے۔
- ۳۔ اتباع میں یگانگت ہے۔
- ۴۔ اتباع اعمال معہ عقائد ملے

○ اخلاص کی تکمیل، اتباع ہے۔ اور اتباع سنت مطہرہ کو کہتے ہیں۔ نیز اخلاص اور اتباع وہی معتبر ہے جو عشق رسول ﷺ کا نتیجہ ہو ورنہ محض فریب نفس ہے۔ اتباع سے جسم پر سنت کا رنگ چڑھتا ہے اور محبت سے قلب و روح پر ۵

”اصل سنت جز محبت ہی نیست“

اتباع میں مجاہدہ شرط ہے۔ رب العزت جلالت شانہ نے فرمایا وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ إِنَّهُمْ لَمُحْجِدُونَ۔ دنیا میں مجاہدہ دعا، صفا اور آخرت میں رضا اور رضا سے نوازا جائے گا۔ اتباع میں اگر بالمعروف اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامزن ہونا مجاہدہ ہے اور مجاہدہ سے ہدایت کے راستے کھلتے ہیں۔ تکمیل دین و تمام نعمت اور دین اسلام پر رضا کا اظہار حضور ﷺ پر بھرا۔ اسلام ظاہری ارکان کا نام ہے اور ایمان باطنی اعتقادات کا اور دین دونوں کا مجموعہ ہے۔ دین اسلام کے دو رکن ہیں تعظیم مصطفیٰ اور اتباع مصطفیٰ۔ ”مابندہ عشقتم و گریہم نے دانیم“ مومن کی تو شریعت میں اتباع اور عشق کا بیج رکھ دیا گیا ہے ۵

مصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
گر بہ اوز سیدی تمام، کو ایسی مست “علامہ ربیع

۵۔ عمل صالح مومن کے ایمان کی علامت ہے صحیحہ لایات کے لیے رحمت اور نجات کیلئے منجبرہ دلیل ہے۔ بغیر اعمال ایمان کامل نہیں۔ ایمان ”اقرار باللسان، تصدیق بالقلب اور عمل بالارکان کے مجموعہ کا نام ہے۔ خلافتِ نبویہ ۲

۶۔ اتباع کا معنی اسے پیچھے کرنا نہ جانی بن کر برابر چلنا اور نہ باواہن کرنا بلکہ غلام بن کر قدم بقدم چلنا۔

۷۔ سورہ النکرات آیت کریمہ ۶۹ اور جنوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انھیں اپنے راستے دکھائیں گے۔

۸۔ تکمیل اتباع عشقِ نبویہ، مکمل، اجتنابِ بدعت نامرغبت سے تمام غیر نبویت ملتا ہے۔ ۵

مکتوبہ: غزوہ النہدیٰ انجمن شریفی خواجہ محمد معصوم کا جو مرقع الشریعہ خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ
 رحمہ اللہ نے نقل کیا الحمد للہ سلم فیصلی علیہ والہ وسلم اصطفیٰ تہجد سعادت دارین، متابعت سید الکونین
 علیہ السلام سے وابستہ ہے دوزخ سے نجات اور ازل العزیز جنت کا داخلہ سید الابرار، قدوة الاخیار علیہ
 الصلوٰۃ والسلام کی اتباع پر موقوف ہے۔ نیز رضا پروردگار، پیروی رسول مختار علیہ السلام
 کے ساتھ مشروط ہے تو یہ زہد توکل اور بیکل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری کے بغیر
 نامقبول اور آذکار و افکار اشراق و اذواق بے توشل مگر دو عالم علیہ السلام غیر معمول ہے۔
 اولیٰ اللہ اقلے نامدار علیہ السلام کے بھرپے پایاں فیض کے ایک جرعمہ سے مستفیض انبیاء انکے
 سرچرہ آب حیات کے ایک قدح سے سیراب ہیں۔ فرشتہ ان کا طفیلی، فلک ان کی حویلی، زمین
 وجود انھیں کے وجود سے متصل۔ سلسلہ ایجاد انھیں سے مربوط ہے۔ جملہ کائنات ان کی
 تابعدار اور تمام عالم کے بادشاہ ان کی رضا کے طلب گاریں اور یہ اتباع میں خاک گردنی کی
 دولت و روضہ شریف کی ہمیشگی سے مستراتی ہے۔

خاک شو خاک تبار وید گل کہ بجز خاک نیست مظہر گل
 در بہاران کے شود سر سبز رنگ خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ

علہ الامم ربانی محمد و آتہ شریفی اشعاع علیہ الرحمۃ کے فرزند شریف ہیں۔ فرمایا میرے اس عزیز زندگی و لاوت باسکات
 میرے لئے نہایت مبارک اور محدث ثابت ہوئی کو خواجہ بزرگ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس میں پہنچا اور دولت
 لدہانی سے نالامال ہوا۔ آپ آیہ امتین آیت اللہ تھے۔ علم و توجہ شریعتیہ اشعاع محمد طایر زندگی مدنیہ الرحمۃ سے بھی حاصل
 کیا۔ پھر اپنے والد کے فیض کو عالم فیک کے پیر پیر تک پہنچایا۔ آپ کے لئے لاکھ مرید تھے اور سات ہزار خفقہ جو امرار
 غریب حکومت مدینہ معقول و متحول میں تجدید تھے۔ سلطنت مغلیہ کے تین بادشاہ جہانگیر، شاہ جہاں اور گنگ زیب اور
 اراکین سلطنت امرار، وزیر و مرید تھے۔ آپ کے چھ صاحبزادے تھے جو شریعت اور طریقت میں باکمال تھے۔
 بہشتیہ سال کی عمر شریف میں اس کو گناہے فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما کر جنت البقرہ و سس میں جاگزیں ہوئے۔
 مزار پر انوار سرحد شریف میں ہے۔ انکے لفظ فقیر کی حاضری ہوئی۔ فیض جلالی اور نگاہ جلالی ہے۔ ثم الحمد للہ

خاک ہوا خاک اگر چھوٹا گل کہ خاک ہی مظہر گل ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس حد پاک کی خاک ہو گئے
 پتھر ہوا کے زلے میں بھی کب سر سبز ہوا ہے۔ خاک ہوا تا کہ رنگ رنگ کے پھول کھلیں
 قطب انقلاب، غوث غوثی، انبیا، خواجہ خواجگان، مرثیہ اشعاع علیہ السلام، مرثیہ اشعاع علیہ السلام، مرثیہ اشعاع علیہ السلام

○ **مُحِبَّتِ الْجَنَّةِ** : محبت دو قسم ہے ۔ ۱۔ محبت لذاتِ جہلہ ۲۔ محبت بغیرِ جہلہ
 ۱۔ محبت لذاتہ : اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک سے محبت یہ ذاتی شان سے ہے اور اپنے
 خاص الخاص بندوں کو عطا فرماتا ہے اور اُن کا منشا دیدارِ الہی اور تقرب الی اللہ کے سوا کچھ
 نہیں ہوتا۔ دنیاوی اسباب اور ماسواۃ اللہ سے مکمل اعراض ہوتا ہے۔
 سیدہ رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ حالتِ جذبت میں ایک ہاتھ میں پانی کا
 پیالہ اور دوسرے ہاتھ میں آگ لے کر باہر نکلیں اور فرما لیں گیں۔

میں چاہتی ہوں اس آگ سے جنت کو بجلا دوں اور پانی سے جہنم کو بجھا دوں
 تاکہ جو لوگ جنت کے طمع سے یا جہنم کے ڈر سے عبادت کرتے ہیں۔ وہ اللہ سبحانہ کی
 خاص محبت اور رضا کے لیے عبادت کریں نہ طمع جنت جو نہ ڈر جہنم کا ہو، یہ اکیسکا
 سترہویں کا مقام ہے۔ جن کے درجات ہمارے علم و فہم سے بلند تر ہیں۔

علم اے اللہ! جو تونے میرے لیے دنیا سے حصہ رکھا ہے وہ اپنے دشمنوں کو دے دے اور جو تونے میرے لیے
 آخرت سے حصہ رکھا ہے وہ اپنے دوستوں کو دے دے۔ میرے لیے توڑی کافی ہے۔ ”تَنْقِذًا وَابْعِثْ لِي نَارُجًا“
 حصہ بغیر سے مراد عالمِ ماسواۃ اللہ ہے اللہ سبحانہ کے سوا ہر عالم میں ماسواۃ اور خیر ہے اور وہ مخلوق ہے اور
 پھر اس عالمِ ماسواۃ میں دو گروہ ہیں۔ ۱۔ حزبِ اللہ۔ اللہ والوں کا گروہ اس میں نبی سہیل اللہ یا ذی اللہ
 والے انبیاء و اولیاء مومنین شامل ہیں۔ ۲۔ حزبِ الشیطان۔ اس میں کفار، بت، طاغوت، شیاطین
 یہ دونوں اللہ کے شامل ہیں۔ خوارج نہ من دون اللہ والی آیاتِ پیمائت انبیاء، اولیاء اور مومنین پر
 چپکا کر دیں اور گمراہی کے گڑھے میں گر گئے جہاں سے نکلا نکال ہے۔ حالانکہ من دون اللہ قابلِ محبت ہیں
 اور نہ لائقِ شفاعت اور نہ ہی ان کی محبت اللہ سبحانہ کو تعالیٰ کی محبت ہے۔ انبیاء و اولیاء جو اللہ سبحانہ
 کی بارگاہِ رحمت میں یا ذی اللہ، نبی سہیل اللہ کے رُمرہ میں ہیں اُن کو مَعَاذَ اللہ مَعَاذَ اللہ من دون اللہ نہیں
 اور طاغوت میں شمار کرنا یا اُن سے تشبیہ دینا گمراہوں کا طریق ہے اور یہ مبارک گروہ تو وَحْشٌ اَوْ لَیْطٌ
 رَافِقًا ہے جو اپنے اپنے منزل، متاع میں زندہ ہیں مسکے۔ دیکھتے اور دُعا سے حاجت براری کرتے ہیں
 اور من دون اللہ والے عالمِ برزخ میں گرفتار اور وہ اپنی اپنی برزخی حالت میں بے جس بکا دھیل بت ہیں۔ یہ حیدرہ
 جہنم کے منیل اور ہند کے حقی کا ہے جو یاس منیل میں جکی اور بکا دھیل منیل میں جکتی ہیں۔ العیاذ باللہ
 یہ واقعہ حالتِ سکلت ہے درجہِ نبوت کی تہا اور دوزخ سے بچنے کے لیے عبادتِ مشروع ہے۔



۲۔ محبتِ بغیرہ :- اللہ سبحانہ کے ماسوائے محبت ہو لیکن اُس کے لئے معنی اُس کی عطا سے محبت بغیرہ ہے۔ عبادتِ امیدِ حقیقت اور خوفِ موزخ سے ہو تو یہ مقام ابرار کا ہے۔ کیونکہ مومن کی تیس سے جنت میں باغ کھلتا ہے۔ جنتِ درود شریعت سے محبوبی اور خوشی ہوتی ہے اگر کوئی مومن جنت کی دعا کرتا ہے تو جنت بھی اُس کو چاہتی ہے اور رُحبت سے دعا کرتی ہے یہ بندہ مجھے عطا فرما۔

☆ سیدنا امام حسن مجتبیٰ نے اپنے والدِ مریدِ نا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے پوچھا اے ابا جان! آپ کے دل میں میری محبت ہے فرمایا ہاں عرض کیا چھوٹے بھائی کی؟ فرمایا ہاں۔ عرض کیا میرے نانا جان کی۔ تو فرمایا اسی بھی عرض کیا ابا جان یہ دل ہے یا سرا ہے جس میں سب کی محبت ساگنی۔ سبحان اللہ! الولد یسر لایسہ آسنی چھوٹی سی عمر شریف اور یہ کلام معرفت، فرمایا سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما بٹا ان سب کی محبت اللہ کے بیٹے ہے۔

☆ ایک روایتِ خبر واحد میں ہے

عربوں سے محبت کرو کہ اُس عربی ہو قرآن عربی اور تجتیر کی زبان عربی ہے۔

☆ عربوں سے محبت نہ کہ تجدیوں، سوزیوں، بریدیوں سے۔

أَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ أَنَا عَرَبِيٌّ
وَقُرْآنٌ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُ أَهْلِ الْجَنَّةِ
عَرَبِيٌّ ط

☆ الحبُّ لِلّٰہ کے تحت ان سب سے محبت درحقیقت اللہ سبحانہ سے محبت ہے معیارِ محبت : ربِّ کریم کسی کو عطیہ عطا فرمائے۔ اگر وہ اس عطیہ میں مشغول ہو کر معطی کو بھول جائے تو یہ مقامِ محبوبین کا ہے۔ اور اگر عطیہ کے ملنے پر معطی کی طرف توجہ اور ہو جائے اور اُس کے حمد و شکر میں لگ جائے تو یہ مقامِ محبتین کا ہے۔ عطا تو معطی کی یاد دلاتی ہے۔ بھلائی نہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ محبوبِ لذاتہ ہے اور اُس کی عطا محبوبِ بغیرہ ہم میں کی عطا سے اس لیے محبت کرتے ہیں کہ محبوب کی عطا ہے اور یہ بھی محبتِ لذاتہ میں داخل ہے اور یہ مقامِ صالحین، مؤمنین کا ہے۔

○ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جس کو محبوب بنالیتا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام سے پہلے آسمانوں میں اور پھر زمین میں منادی کرتا ہے کہ سب اس کو محبوب رکھیں۔ مؤمنین صالحین اور سب سے بڑا عطیہ، ذکرِ الہی، ذکرِ درود و رسالت پناہی ہے۔

اویلیا کا میں کی مقبولیت عامہ اُن کی محبوبیت کی دلیل ہے اور اویلیا کرام سے محبت کرنا انسان کی اپنی نیک نیتی کی نشانی ہے۔ محبوب کے ذکر گرامی پر دل نہ دھڑکے۔ سید پر سوز اور آنکھیں نم آؤ وہ نہ ہوں تو نہ ایمان، ایمان کامل اور نہ اسلام، اسلام کامل ہے۔

شمار اہل محبت :- کثرت ذکر محبوب، آزمائش پر صبر، انقطاع از ماضی و الماضی، یہ شرائط طے کرنے کے بعد تمام محبت پاتا ہے یہ سب اتباع کے نتیجے سے ہے۔

○ حصول فیض محبت دو طرح ہے۔ اولاً نگاہ سے جب موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے محبت و پیغمبری سے نوازا تو وہ جس طرف نگاہ کرتے وہ دل سے محبت کرتا تھا نیا لک سے۔ یہ دونوں انداز محبت ہیں جسے جس سے چاہیں نواز دیں۔ اس میدان محبت میں کوئی اویس ترقی بنا اور کوئی بوعلی قلندر، کوئی عزیز نواز بنا اور کوئی دستگیر بنا کوئی گنج بخش، اور گنجگر بنا اور کوئی نوشہ گنج بخش یہ سب محبت کے کرشمے ہیں۔ رب کریم نے محبوب کے چشمہ محبت سے اُمت کو سیراب کرایا اور چشمہ ہائے فیضان محبوب سے دامن حنہ صاف فرمائے۔ اُمت مسلمہ میں دُود و شریف سے مرتبہ محبوب پا گئے۔

- ☆ محبوب بھائی، سید اویلیا، غوث اعظم الشیخ محمد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الرحمٰن
 - ☆ محبوب صدیقی، جامع البحرین، مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاضل دہلوی قدس سرہ الرحمٰن
 - ☆ محبوب یزدانی، سید الکاملین، اسید محمد اشرف جہانگیر سمانی قدس سرہ الرحمٰن
 - ☆ محبوب الہی، سلطان الشیخ، اسید محمد انصاری قدس سرہ الرحمٰن
- محبوب رب العالمین عز و جل ﷺ کے چشمہ محبت سے مستفیض ہو کر اویلیا عظام اشد حبا لله کے جام عشق سے سرشار ہو اور اللہ رب العزت جلالت شانہ کو بھی اُن سے محبت یہی میسر ہوگی۔

قرآن پاک : پ سورہ البقرہ آیت ۱۷۸

صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنْ
لِلَّهِ صِبْغَةً ۚ وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ ○ ہم اللہ کا رنگ چرھاتے ہیں اور کس کا رنگ خوبتر ہو
○ جس طرح رنگ پڑے کو ظاہر و باطن میں نفوذ کرتا ہے اسی طرح اللہ کا رنگ

کمال شایع اقوال، اعمال اور اقوال سے درجہ محبوب مٹا ہے۔

”اعتقادِ حقیقہ“ ہمارے دُک و پے میں سما گئے ہمارا ظاہر ”قاریب“ اور باطن ”قلب“ اُس کے رنگ میں رنگے گئے اور رنگ چڑھانا ہو تو اللہ سبحانہ کا رنگ چڑھاؤ۔ جو نہ پانی سے دھلے اور نہ دھوپ سے اُٹھے اور جو نہ وقت گزرنے پر پھیکا پڑے۔ اللہ سبحانہ کا رنگ وہی ہے جو رنگِ مصطفائی ہے جس سے دل ایمان اور محبت کے رنگ سے رنگے گئے۔ یعنی مومن کی زندگی حضور ﷺ کی سیرتِ طیبہ کا نمونہ نقشہ، لباس، خوراک، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا غرضیکہ ہر افعال میں گفتار میں کردار میں توحید کا رنگ اور سُنتِ مطہرہ کا نقشہ ہو یعنی صورت ہو نمونہ سُنتِ مطہرہ کا اور زبان تر ہو ذکرِ مصطفیٰ ﷺ درودِ شریف سے۔

”صِبْغَةُ اللَّهِ“ کا رنگ ظاہری جسم پر چڑھتا ہے تو سُنتِ عزاء کا نمونہ بن جاتا ہے اور درودِ شریف کا رنگ باطنِ قلب پر چڑھتا ہے تو تمام کائناتِ عالم میں اللہ پاک کا محبوب بن جاتا ہے اور سُنتِ مطہرہ پر عمل کی راہ سے انہیں اُلواری دلائل ملتے۔
سے اَلْبَيْتِ مِنْ اَفْضَلِ مِنْ اَوْلَادِهِ لَا نَبُوتَ، دُرُوت سے پیر جیت، پیر و جبرائیل، اَلْکَلِّ وَالْمَظْهَمِ ہے۔

علم جنہوں نے ولایت کو نبوت سے افضل کہا وہ اپنی اس استدلالِ منطقی کی راہ سے بھٹک گئے کہ نبی رجوع الی الخلق اور ولی رجوع الی اللہ ہوتا ہے۔ حالانکہ نبی اللہ سبحانہ کے ہاں تکمیل پا کر منزلِ مقصود پر فائز ہو کر اُس کے حکم سے خلق کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوتا ہے۔ اور ولی رجوع الی اللہ ہونے میں ابھی اپنی منزل کی راہ میں ہے اور مقصود کو پا نے والا ”نبی“ نہیں بھی ہوتا ہے اور ولی بھی۔ یعنی رجوع الی الخلق اور رجوع الی اللہ دونوں پر مقصود کو پا نے ہوئے۔ نبی کی نبوت نبی کی اپنی ولایت سے بھی افضل ہوتی ہے۔ ”لَا خِلَافَ بَيْنَهُمَا“ دلائل کی ولایت نبی سے افضل ہو؟ نبی معصوم اور ولی معصوم ہے۔ معصوم وہ ہوتا ہے جس میں گناہ کی طاقت ہی نہ ہو اور معصوم وہ جس میں گناہ کی طاقت تو ہو لیکن حفاظتِ الہی شامل حال ہو۔ ولی ولایت میں کتابی برکتی کرے اور غیر معصوم کو نہیں پاسکتا۔ اور بندہ بہر حال بندہ ہے وہ کسی حال و مقام میں بندگی سے باہر نہیں ہو سکتا اور مضافی میں داخل اور غریب ہو سکتا ہے۔ ”بندہ بندگی سے بندہ ہے درگندہ“ ”بندگی بے بندگی شرمناک ہے۔“

امام علی بن ابی کریمؑ نے ”معارفِ الہدیہ“ میں فرمایا ولی کا تمام امور میں شجاعت و کمال۔ ظاہر و باطن احوال و مروت و عافیت۔ عبادت و عبادتِ کامل و تاجِ سُنت و اجتناب از پستیت میں مضمر ہے۔

اَلشَّيْءُ الَّذِي فِيهِ الْحَقُّ وَالْحَقُّ فِيهِ الْحَقُّ شَرِيعَتِ دُرُوت ہے اور حقیقتِ معرفتِ قرأت میں۔ کتابتِ معصوم



چشم انبیاء عظام، اودیا کر آم کا درو و شریف سے رطبُ اللسان ہو کر انوار اور مرتب پانا۔

○ درو و شریف میں ملائکہ کرام اللہ تعالیٰ کے ساتھ فصلتوں کی مثال ہیں۔ اور صلوات علیہ وسلم و صلواتہ
تعلیاتیہ کے مخاطب آئیں۔ جو درو و شریف کے انوار کے پردہ ہیں۔ روزِ ازل انبیاء عظام کا نور
نبوت پر تو نور محمدی سے چمکا اور درو و شریف کے وظیفے سے فضیلتیں پائے۔ حتیٰ انیت اوصیٰ حضرت الصلوٰۃ والسلام

علہ و درود خوان انبیاء عظام۔ اول بشر حضرت آدم علیہ السلام کو حکیم اکل درو و شریف کا پتھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پتھر
پدر و نر لارک وحییت کے مطابق ہمیشہ درو و شریف و درود و ابراہیمی علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کو درو و
شریف اعظم بنی اسرائیل ہے حضرت حضرت علیہ السلام نے صاحبِ صلوات و السلام علیہ وسلم کی تلمذ سے درو و شریف کی اجازت
پاہن اودیا کی ملائکہ قوی عتبر ازل حضرت علیہ السلام میں الایمان ملائکہ کا پتھر درو و شریف و ارض صحابہ کبار چار بار خصوصاً حضرت
ابن کعب رضی اللہ عنہ کا ہر وقت درو و شریف وظیفہ رہا۔ آخر اہلسنت المبارک از بارہ امام کبھی الرجال و جمع الانضال امام حضرت
اکتاف و "نسبت صدیق نبی معلوی" رضی اللہ تعالیٰ عنہما و صحابہ علیہ السلام سے خصوصاً اولیاء نقشبند و دیگر سلاسل شرف قادریہ سہروردیہ
چشتیہ درو و شریف "چشت الیہ بہشت" ہے۔ محمد بن کرام نے ہمیشہ درو و شریف کھا پڑھا اور پڑھایا۔ آخر محمد بن امام
ابن عسکریہ اذکرہ اللہ تعالیٰ عنہما کی درو و شریف تھے۔ اولیاء نقشبندی خواجہ امیر غفری مہدی نور اللہ روحہ اغوث الاولیاء بائینہ قطبی
قدس سرہ اشاہی کو بکثرت درو و شریف معتققات کی رہا۔ اولیاء مرقم غفری قطب العالم السید الشریف الشہید علیہ السلام و حیلانی قطبی شہنشاہ
بند و علیہ الرحمہ کو درو و شریف سے مرتبہ محبوب بنی اللہ۔ اولیاء کاطین حلقہ اولیہ شاذلیہ صاحبِ صلوات و السلام سے ماند صاحبین
کرمہ اور فضائل درو و شریف کے مسائل پوچھتے نیز اولیاء نقشبندی و اہل درو و شریف ہیں۔ کاشف الاسرار و اصف الابرار
سید محمد حبیب الدین نقشبند بیکاری قدس سرہ الباری اپنے قیام مدینہ کھڑے ہو کر روزانہ سچے ہیں ہزار درو و شریف پڑھتے
اور شہنشاہ نقشبند کا لقب پایا۔ فقیر اذل محبوب محمد بن محمد بن اصف ثانی الشیخ احمد حسینی آقا شریف الشیخ کا ہر وقت ہماری
پانچ ہزار درو و شریف اور دلائل الخیرات کا معمول رہا۔ دارالعلیہ علیہ السلام الشیخ شہید علیہ السلام کتاب اللہ و مکان شریف کا وظیفہ درو و شریف
ہر دم تھا فقیر کے طریقت میں جہاں تدارک الابرار و ذوالابیان و میاں شہید علیہ السلام کا زمانہ درو و شریف پانچ ہزار سیدنی محل شریفی
عل السید نور الحسنی بیکاری علیہ الرحمہ آبادی وقت ہماری تیس چوبیس ہزار اور کچھ کی گطیسوں، شماروں پہلے شمار درو و شریف پڑھا
جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سلطان المریدین محمود علی۔ سلطان محمد غفری کا ایک ملائکہ درو و شریف وظیفہ تھا شاہان نقشبندیہ درو و شریف کے
غیر یافتہ تھے۔ بفضلہ تعالیٰ فیہ تحقیق کا بھی محبوب وظیفہ درو و شریف ہے۔ ۱۲ منہ

عشدم خاک و لیکن زبوتے تربت ما قواں شناخت کز نری خاک فقیرے صحنہ
"الکلمۃ صلی علی سیدنا محمد و آلہ الطیبین الطہارین صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و صحبہ وسلم و علیہم السلام"

روحِ قادریہ



اطاعت رسول

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم

قرآن پاک پٹ سورۃ النساء آیت کریمہ ۶۹

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ
مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ
النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ وَالشُّهَدَاءِ
وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ
رِجْقًا

اور جو اطاعت کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے
کی وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ
نے انعام فرمایا۔ انبیاء، صدیقین، شہداء
صالحین اور کیا ہی اچھے ہیں ساتھی

شانِ نزول : حضرت ثوبان حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ
رکھتے تھے۔ ایک دن اس قدر غمیگین اور رنجیدہ حاضر خدمت ہوئے کہ چہرہ کا رنگ
ہو چکا تھا اور پریشان حالی ظاہر ہو رہی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا آج رنگ
بدلا ہوا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نہ کوئی بیماری ہے اور نہ درد
اس کے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے نظر نہیں آتے تو انتہا درجہ گھبراہٹ
پریشانی ہو جاتی ہے اور جب آخرت کو یاد کرتا ہوں، تو یہ اندیشہ ہوتا ہے۔ وہاں
دیدار پاسکوں گا۔ آپ اعلیٰ ترین درجات و مقامات پر ہوں گے اور اگر اللہ سبحانہ
اپنے فضل سے مجھے جنت دے بھی دی تو اس مقام عالی تک رسائی کہاں؟ اس
آیت کریمہ نازل ہوئی اور آپ کو آخرت میں معیت مصطفوی کا مشورہ سنایا گیا اور
ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ سے اُمت کا نصیبہ کھل گیا اور دل تسلی پا گئے۔ اس
ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیرے فیض سے ہم تالافتوں کے لیے تسلی ہے۔ کہ
ذُنَا فَتَعَالٰی کے کہیں اور کہاں ہم کہیں ”چہ نسبت خاکِ عالم پاک“
آنا حسبِ بلندی جنت کا کس لئے دیکھا نہیں کہ پچھک کس اُونچے درجے
سے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرا حق، میں، دامنِ تھوہ پر ثوبان۔ اللہ

حدیث پاک : بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

○ مجھ سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو بعد میں آنے والے ہیں۔ اُن میں ہر کوئی خواہش کرے گا۔ کاشکہ! مجھے ایک نظر جمال پاک پر ڈالنے کی سعادت ملے اور اُس کے مقابلے میں مجھ سے سیرا مال و مثال دولت و ثروت لے لیئے جائیں اور مجھے دیدار محبوب رب العالمین عَزَّ وَجَلَّ حاصل ہو جاتا اور یہ دیدار کی متنا حضور ﷺ سے اظہار محبت ہے۔

”رواہ الذہبی“ بحوالہ دلائل الخیرات

رسول کے مبعوث فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم سے آپ کی اطلاع ملے گی اور اپنی بوجہ نفس کو اُس کے تحت کیا جائے جو وہ لائے ایک مقام پر رب کریم نے انسان کی حالت کو بیان فرمایا۔ اَخْرَجَتْ مِنِّي الشَّجْوَةَ الْهَوَايَةَ آیا تم نے اُسے نہیں دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا۔ تخلیق انسانی کا مقصد و منشا یہ ہے کہ وہ اپنے قلبی و ذہنی خیال کو متابعت رسول اللہ ﷺ کرے اور ہولے نفس کو چھوڑ کر رضا و الہی تک پہنچائے۔ لیکن حیران کن بات یہ کہ انسان نے تو اپنی خواہشات کو یعنی اپنے آپ کو ”اپنا خدا“ بنا رکھا ہے۔

○ تعجب ہے انسان پر خالق کمال کی کوئی سے کوئی مخلوق چڑھتی تو نہ بنا سکا۔ لیکن خدا سَعَادَ اللہ، کئی بنائے جو تھے ہیں۔ اللہُمَّ احْفَظْ مِنْ ذَلِكَ طَائِفَةً مِّنْهُمْ نفس کے کرشمے ہیں۔ بندہ کو جناب کبرائی میں اس امر کا ہمیشہ قیمتی رہنا چاہیے کہ حق سبحانہ کو تعالیٰ اپنے کرم سے شر شیطان، شر نفس اور خصوصاً ہولے نفس سے بچائے رکھے۔

انوار فیضان نبوت : ایک روایت الحدیث میں فرمایا۔

خَيْرُ الْمُتَّقِينَ قُرْبَى شَوْ الدِّينِ | بہترین زمانہ میرا ہے پھر وہ جو اُس سے ملا ہو اللہ
يَكُونُ مَعَهُم شَمَّ الدِّينِ يَكُونُ مَعَهُمْ ط | پھر وہ جو اُس سے ملا ہو اللہ۔ ”صحیح البخاری“

طبقات اولیٰ :- حوالہ ابن کثیر کا مصداق ہے۔ خَيْرُ الْمُتَّقِينَ قُرْبَى شَوْ الدِّينِ صد اول کہلایا۔

طبقات ثانی :- ورنہ رائی سرائی میں جنہوں نے کسی ایک صحابی کو دیکھا۔ ”نشاة ثانیہ“

علیٰ بن ابی طالبؑ کے تمام طوائف صید و تدبیر خَزَّ اللہ کے زوایہ مکائد کے عقائد بنائے نفس ہیں۔ ”الکفر

☆ طبقہ شامشہ: تبع تابعین جنہوں نے تابعین کی زیارت کی۔ یہ تینوں زمرے رخصت، روایت اور کرامت میں قرطب کی بناء پر خیر میں شامل ہیں۔

گل حکمت :- قرآن عظیم میں رب العرش العظیم نے وَالْعَصْرِ سے جس کی قسم اٹھائی وہ ترقی ہے۔ قی صدیق، رع عمر، رع عثمان، رع علی اور یہ سب آپس میں باہم میں مشترک ہے مثلاً رع عقیق، رع عمر، رع عثمان، رع علی اور یہ سب آپس میں باہم یکدیگر عین ہیں۔ جو ان عین کو عین جانے بخدا اس کی عین ”اکلمہ“ میں عین ”پردہ“ ہے۔

☆ شیخ ابو الفضل محمد بن الحسن الخلی قُدس سرہ اللہ تعالیٰ فرجہ کا مقولہ ہے :-

الدُّنْيَا يَوْمٌ وَلَيْتَا فِيهَا صَوْمٌ | دُنْيَا ہے ایک یوم، ہمارے اس میں صوم،
الدُّنْيَا مَاعَلَّه فَاَجْعَلْهَا طَاعَةً | دُنْيَا ہے ایک ساعت، ہم اس میں کریں اطاعت

☆ حضور ﷺ طماع ہیں اور آپ کی اطاعت، اطاعت الہی ہے۔ اطاعت کے صحیح مفہوم کو وہ کیا جانے جو آپ ﷺ کی ذات و صفات سے محبوب اور نافرست ہو۔ حقیقتہً اللہ سبحانہ کا اطاعت گزار وہی ہو گا جو سنت اللہ کے مطابق آپ پر درود و سلام بھیجے گا اور سنت نبوی پر عمل کرے گا۔ حضور رب البشر علیہ السلام ﷺ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اَبُو الْاَصْفٰى وَ اَسَلِّمْ عَلٰى اَبُو الْاَكْبَرِ ط نے اپنی نورانی رحمت جگر سے فرمایا یا خالق اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا اَكْتَسَبْتَ وَلَا تَعْلَمُ مَا اَكْتَسَبْتَ اَعْمَلِيْ غَيْرِيْ اَعْمَلِيْ طیبیٰ روز جزاء تجھ سے کسب پوچھا جائے گا نہ کہ نسب ”عمل کرنا عمل“۔ قرآن میں رسولؐ نہ کہ رسولؐ جگر کو شیر رسولؐ ہونے کے باوجود مَبَشَّرَةٌ لِّكَيْفَ تَدْرِي الْاِنْسَانُ فِي الْبَشَرَةِ ط ہیں اور آپ پر درود شریف پڑھنا جزو ایمان ہے۔ جنہوں نے اس راہ عمل سے درود شریف کو اپنا دُور درود شریف کی رنگ میں رنگے گئے۔ اُن پر درود شریف کے اُتار سے وہی اثرات ظاہر ہوں گے جو حضور ﷺ کے جسم و جان سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

☆ ولادت پر کائنات آ ذات اور ذات پناہ جزاء۔ زندگی میں آ ذات ہے۔ جتنا آ ذات اور نماز کا وقت۔ دُور کیا نہ تھیں ہزار سال کا جو عند اللہ ایک دن ہے۔ تناظر میں چار چار مومن درود خوان کے لئے غلغلا اُٹھیں ہو گا۔

☆ ایک دلی شامی روایت پر صحیحنا سائل فرماتے اور اسے نکالی کہتے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے فرمانہ

سے نسبت تازی کے زیادہ قریب ہے۔ امام علی حکیم ترمذی رحمہ اللہ میں دُرُودُ لَدُنَّ عِبَادَتِ نِبَاتِے جزو جانی میں تھی۔ یہ لَدُنَّ عِبَادَتِ اور نکالی کا شرف اور فضیلت قریب زمانی سرکار مکی ﷺ کی بناء پر تھی۔ اسے مقرر



☆ **السید موسیٰ الخواجه** جانی فی اللہ باقی باللہ نقشبندی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

○ **حضور ﷺ** کے فیضان سے مستفیض، انوار یافتہ اولیاء کرام کے جسم پر کبھی نہ چھتی کیونکہ حضور ﷺ کے جسم اطہر پر کبھی نہیں چھتی۔ ”بحجم پاک پیر غس نہ نش و نقب“ ملے

☆ **خواجہ خواجگان السید محمد مبارک الملکت والذین نقشبند بخاری قدس سرہ الباری** بانی مانی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ”ملفوظات“ میں ارقام فرماتے ہیں۔

○ میں نے مقام قرن ملک میں حضور ﷺ کے خرقہ، جبہ مبارک کی زیارت کی جو نبی اکرم ﷺ نے خواجہ انیس قرنی کو عطا فرمایا تھا۔ جبہ شریف کو چڑھا اور کمال محبت سے آنکھوں پر لگایا اور سر پر برکت کے لئے رکھا تو میرا سایہ بھی نہ رہا۔ یہ فیضان بے متعلقات تہوی، تبرکات مصطفوی کا۔ انوار محمدی ﷺ جو اولیاء کرام کے قلوب پر برستے ہیں اور ان انوار فیضان سے آپ کا بھی سایہ نہ رہا۔

☆ **سید غوث علی شاہ پانی پتی قدس سرہ الحقی** تذکرہ غوثیہ میں فرماتے ہیں۔

○ مقام قرن، زبیدہ میں جبہ مبارک کی زیارت ہوئی تو مادے شوق کے جبہ شریف کو میں نے سر پر رکھ لیا۔ اس وقت جبہ مبارک کا سایہ تو درکنار ہمارا سایہ بھی نہاد روح گشتان میں جا کر بھی گل کو دیکھا تیری ہی سی زنگت تیری ہی سی بو ہے

○ عالم شہادۃ میں شئی کا سایہ شئی سے لطیف تر ہوتا ہے۔ جب حضور ﷺ سے کوئی جہان میں زیادہ لطیف ہے ہی نہیں تو آپ کے بدن شریف، منہر لطیف کے لئے سایہ کیسے ہو؟ اولیاء اللہ کی بارگاہیں حضور ﷺ کی ہی بارگاہیں ہیں۔ حضور ہی کی نقش بیداری سے ہی وہ اولیاء ہونے اور واسطہ اور وسیلہ بنے حتیٰ کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام بھی حضور ﷺ کے طیشی اور عطا فیض میں حضور کے نائب ہیں۔

تقویٰ ہر۔ ان اولیاء الا المبتقون اولیاء اللہ تقویٰ کے مبالغہ اور ذکر ہیں۔

علاء محمد نے منجد الوفا سے لکھا کہ اسم پاک اللہ علی شاہ کی طرہ اسم پاک محمد ﷺ علیہ السلام میں بھی کوئی حرف متغیر نہیں رکھا کہ اللہ شاہ کبھی ہے۔ اللہ پاک نے محبوب کے اسم پاک کو اس منہر سے بھی پاک رکھا ہیں ”جو شئی کے“ جسم اور لباس ”پر گندی کبھی نہیں چھتی۔ اولیاء اللہ کو بھی گندی نہیں چھتی۔ حضور کو دیا گیا ہے ”نجان تیری قدرت“۔ ”محضر“ لا مل تباری علیہ الرحمۃ والرضوان تذکرہ غوثیہ

○ وَالْبَيْعُ سَبِيلٌ مِّنْ آثَابِ الْإِنِّ سَے تقویٰ ملتا ہے۔ یہی مقصود ہے جو شرع ہے، اتباع کا۔ ولایت کی یہ پہلی منزل ہے۔ تقویٰ کا معنی ہے "باز آنا تقی" اور "ڈرنا تقی" ہے۔ جس میں یہ دونوں پہنچنے والے ہیں وہ تقی ہے۔ غیر تقی، فاسق، معلن، تارکِ سنت اور صغیر و گناہ پر اصرار کرنے والوں کی نہیں ہو سکتا۔

☆ سیدنا یزید رضا میجرؑ اللہ علیہ کے عہد میں ایک شخص نے اپنے آپ کو ولی مشہور کر رکھا تھا آپ اس کی ملاقات کو چل دیئے جب وہاں پہنچے تو وہ مسجد میں داخل ہو رہا تھا اس دوران اُس نے مسجد میں قبلہ رخ تھوکا آپ نے جب دیکھا تو بغیر ملاقات کئے واپس چلے آئے۔ اُسے سلام کرنا بھی گوارہ نہ کیا اور فرمایا۔

یہ شخص شریعت کے آداب میں سے ایک ایک کو لاپرواہ نہیں کرتا۔ اسرار الہیہ کا کیوں کر امین ہوگا۔

هَذَا رَجُلٌ عَتِيْرُ مَا مَوْجِبُ عَلَىٰ آدَابٍ
مِّنْ آدَابِ الشَّرِيعَةِ فَكَيْفَ يَكُوْنُ
أَمِيْنًا عَلَى اسرار الحق

"نفقات الاثر"

☆ خلافت پیغمبر کے راگزید کہ ہرگز بمنزل نخواستہ رسید
آپ کے نزدیک شریعت مظہرہ کی اتباع ہی سب سے بڑی کرامت ہے۔ آپ کے پاس کرامت کا خواہاں ایک شخص آیا اور ایک سال ٹھہرا جب بد دل ہو کر واپس جانے لگا تو اپنے جگر پوچھی تو کہنے لگا اے عرصہ میں آپ کی کرامت نہیں دیکھی فرمایا اچھا یہ تو بتا کہ مجھے کبھی کوئی کام خلافتِ مظہرہ کرتے دیکھا ہے کہنے لگا نہیں یہ سن کر آپ نے فرمایا پھر جا اس سے بڑھ کر اور کیا کرامت ہوگی اور فرمایا طریقت کی روح شریعت ہے۔ اَلَا سِتْقَامَةُ حَقِّ الْكَرَامَةِ شَرِيعَةُ مُظْهَرَةٍ پر استقامت ہی سب سے بڑی کرامت ہے اور ہم تو کریم کے چاہنے والے ہیں کرامت کے نہیں ۛ

علم طریقت، پھر مسک، علم شریعت، پھر شیر

کے بود بے شیر مسک کے بود بے پیر

☆ کَرَمِيَّةٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دعویٰ ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ اس کی دلیل
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ اور کَرَمِيَّةٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حقیقت ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَاتُكَ
ۛ اور اس کی راہ چل کر ہی طریقت و روح الایا۔

شریعت اور حقیقی الٰہی شافعی مثلی نصیبندی، قادیانی پرچستی، سہروردی سابلک کے لئے یہ سب مجبوراً دیکھنے کے لئے ہیں، نشان منزل ہیں، منزل نہیں۔ منزل مقصود تو حضور ﷺ کی "سب سے بڑی راہ" "مبتدئہ حقیقی" کی معرفت، قرب الہی رضا ہے۔ یقین دامن دین عالم لامبتدئہ الآخر ولا موجود فی المکرمین لامقصود الآخر اصل دین شریعت مطہرہ پر عمل ہے۔

☆ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کو ایک شخص کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ سے قائم اللیل اور صائم النہار ہے تو آپ نے فرمایا اُس نے اپنے اندر عجیبہ سے صفات ملائکہ پیدا کر لیں ہیں اور یہ کوئی مقام نہیں اور نہ یہ ولایت اور فرمایا کمال ولایت یہ ہے اپنے اندر صفات محمدی ﷺ پیدا کرے یعنی اپنی زندگی کے ہر اوقات اپنے قیام و صیام کلام و طعام اور تمام کو سنتِ مطہرہ کے مطابق کرے۔

○ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین عمر سہروردی "علیہ الرحمۃ" بانی سلسلہ عالیہ سہروردیہ نے اپنی کتاب مستطاب حواری المعارف شریعت میں فرمایا۔

کُلِّ حَقِيقَةٍ رَدَّتْهُ الشَّرِيعَةُ حَقُّوْ | ہر وہ حقیقت جس کو رد کرے شریعت وہ بُدلیتہ
زَمْدِ یَقِیۃٌ ط | ہے۔ زندیق ہر میندار، بیابن میدان بدعتہ

☆ کی طرح سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں شریعت کے بغیر طریقت کا دعویٰ سراسر باطل ہے۔ شریعت اور طریقت میں جسم و جان، جسد و روح، ظاہر و باطن، الفاظ و معنی، پوست اور مغز کی نسبت ہے یعنی ایک قالب دو جان ہیں۔ شریعت کو چھوڑ کر دعویٰ ولایت کرے اور فقر کرے پاک ہوتا ہے۔ حضور ﷺ کو چھوڑ کر توحید، توحید کرنا یہ توحید رحمانی نہیں توحید شیطانی

علہ خیرہ دینی حل اللہ ما فی قلبی خیر اللہ | فَوَدَّ یَحْسُدُ عَلَی اللّٰہِ اَکْذَرُ اِلَہِ اِلَّا اللّٰہُ یُؤْمِنُ بِحَقِيقَتِہٖ۔
عہ اسے تجلیسید اگر کوئی میرے مجرب ہے "کی شہاد کی تو یہ عالم رنگ دلو کیا چیز ہے۔ ہم تیرے ہیں۔ لوح قلم تیرے ہیں پھر لوح مجبوراً قلم بانی جو تقدیریں کہتی ہے۔ تجھے عطا کر دوں گا۔ اپنی مرضی سے اپنی تقدیر آپ کھتا تو منہ کان اللہ کان اللہ لہ" کا تفسیرین جاؤ گے یہ شریعت کریم خاتمہ نبی کا ترجمہ ہے۔ جو حضور ﷺ اور آلہ صلوات اللہ علیہم اجمعین کی عظمت اور اہمیت کا ثبوت ہے۔

ہے۔ توحید اصل دین ہے۔ وہ حضور ﷺ کے واسطے واجب رہ کر ہی ملتی ہے۔

☆ خواجہ عبید اللہ المعروف خواجہ خرد و ابن خواجہ باقی باللہ بزرگ علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں۔

○ جاننا چاہیئے۔ شریعت، صورت حقیقت ہے اور حقیقت معنی شریعت، صورت معنی سے اور معنی صورت سے جدا نہیں۔ معنی تک پہنچنا ہے توسط صورت تحصیل بحال ہے اور محض صورت پر اکتفا کرنا اور معنی سے جو کہ مقصود ہے غافل ہونا صریح نقصان کی بات ہے۔ اس سے زیادہ کیا کھانا جائے۔ "تذکرہ خواجہ بزرگ حضرت باقی باللہ مرتبہ نسیم احمد مدنی فریدی کھٹہ۔"

☆ امام ربانی سرکار مجدد الکشف ثانی قدس سرہ النورانی نے مکیداً و معاد میں فرمایا۔

○ من عبادت خدا بایں طور کہ دم کہ میں اللہ سبحانہ کی عبادت اس وجہ سے کرتا ہوں کہ اور بت محمد جمل و عروۃ و علیہ السلام است۔ وہ محمد کا رب ہے عروۃ جمل و علی اللہ علیہ السلام رحمہم

بدلیل جلیل، کلام اللہ میں رب جلیل نے فرمایا قَالُوا اَمَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ○ رَبِّ مُوسٰی وَ هَارُونَ ○ حضرت نبی کے واس میں کو چھوڑ کر رب کے کو ماننا یہ ایمان نہیں جاوہر گوں نے سجدہ میں اَمَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ کہا چاہیئے تھا تکمیل ایمان ہو جاتی اور جب انھوں نے رَبِّ مُوسٰی وَ هَارُونَ کہا تو اب ایمان صحیح ہوا اور عند اللہ وہ مومنین اور جنتی ہوئے۔

☆ حضور و انا گنج بخش ﷺ، غوث الانامی سیدنا، بایزید بسطامی قدس سرہ النورانی کا واقعہ کھ کر اکتشاف فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب کعبۃ اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو وہاں گھر دیکھا گھر والا نظر نہ آیا پس میں سمجھا کہ میرا حج قبول نہیں۔ دوسری مرتبہ کعبۃ اللہ گئے تو گھر بھی دیکھا اور گھر والا بھی لیکن جب تیسری مرتبہ حاضر ہوا تو گھر والے کا خوب متشابہہ کیا اور گھر نظر نہیں آیا اور یہ کمال فناء فی اللہ کی دلیل ملے ہے۔ "کشف المحجۃ شریعت۔"

○ ایک مسلمان جب مکہ متعلقہ فریضہ حج ادا کرتا ہے تو جلال الہیہ کی تائید میں کامشاہدہ

علیہ ایک شخص کعبۃ اللہ گیا۔ عشق الہی سے سرشار، زور زور سے آہ فزاری کرتا تھا عالم دارنگ میں درگاہ کو کھٹکانے لگا۔ کسی نے کہا کیسے مانے تو اوپر اشارہ کر کے کہتے لگا۔ اُس کو خدا ہے جس کا اوپر نام کھاتا ہے۔ اتنا کہا تھا کہ گرا اور داخل حق ہو گیا کہ گھر والے نے لئے اپنے پاس بلایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ○ "ہرگز کائن اللہ نہ ہے ہرگز خدا شوقی جہاں ذات را دوست مشیر چمن موجودات را

کہا ہے تو یہی جذبہ اسے کشاں کشاں مدینہ منورہ در رسول ﷺ پر سے جاتا ہے۔ جہاں جمال محمدی ﷺ کی ایمان افروز تابانیاں ہیں۔ مگر معطرہ کے بعد زیارت مدینہ منورہ اپنی جگہ درست لیکن عشق و محبت کی دنیا کی منزل کے راہی کا کچھ اور ہی مقام ہے۔ مگر معطرہ کے بعد آپ مدینہ منورہ نہیں گئے واپس وطن آ گئے اور یہاں وطن سے یہ نیت حاضری بارگاہ رسالت ﷺ مستقل کر کے گئے تھے۔

اَذْكُبُوا النَّفْسَ اَيْهَا الْأَصْحَابُ فَالطَّرِيقُ إِلَيْكَ الْعِشْقُ كُلُّهَا آدَابُ

اور فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حاضری مدینہ پاک کو مگر معطرہ کے تحت کر لوں اور حبیب باگاہ محبوب رب العالمین عز وجل ﷺ کی حاضری ہوتی تو دیر تک روتے رہے۔ اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے رہے قیام مدینہ طیبہ میں درود شریف ہی پڑھتے رہے۔ اولیاء عظام نے جو کچھ مارج و ولایت سے حشر پایا۔ اسی درود شریف سے پایا۔ حضرت البصیر علیہ الرحمۃ کے سامنے بازید بطنی علیہ الرحمۃ کا یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ بِهَذَا إِلَهِي نَالَ مَا نَالَ ط بازید نے جو کچھ پایا اسی استقامت ہمت اور درود شریف سے پایا۔ شریعت مطہرہ کا ادب روح اور محبت جان ہے یہ ہیں وہ لوگ جن کے متعلق فرمایا۔ حدیث قدسی :- کَلَامُ اللَّهِ بُرْيَانُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ حَلَّ مَسْكَنُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَنَحْمُ

اَنْ جَلِيْسًا مِنْ ذَكَرْنِي وَهُوَ جَلَسَ اِلَيْهِ	میں اس کا ہم نشین نہیں جو میرا ذکر کرتا ہے اور وہ اولیاء اللہ رب العزت کے مجلس ہیں۔
هُوَ قَوْمٌ لَا يَشْقَى جَلِيْسُهُمْ وَهُمْ يَمْطُرُونَ وَهُمْ مُزَحَّزُونَ	ان کی مجلس میں بیٹھنے والا بد محنت نہیں رہتا اور انہیں کی برکت سے بارش برتی ہے اور رزق دیا ہے بہتر از صد سالہ بودن با اتقاء
يَكُ زَمَانُهُ حُبَّتْ بَا اُولِيَاءِ اللَّهِ كَا ذِكْرِ آبِ حَيَاتٍ اَوْ دُرِّ دُرِّ شَرِيفٍ عَظَمَ عَرَفَانِ سَيِّدِ - ان چشموں سے ایلہ کی سیراب ہوتے ہیں۔	آب خواہ از بوجو خواہ از سبجو کایں سبورا ہم مدد باشد ز بوجو

عنه اسے لوگا اپنے آپ کو ادب سکھاؤ کہ عشق کے انداز سارے کے سارے ادب پر منحصر ہیں۔ حضرت علیہ السلام کا شکم سے قلب اور سے دماغ نہیں اور چشمے جاری ہیں جس سے نور کی شعائیں نکل کر فیض پہنچاتی ہیں جس سے وہ عرفان کا منزلیں ملے کہ سبکو حقیقی تک پہنچتے ہیں ۱۲۰۰ بدر بخیرہ ذکر الہیہ

ذکر اسم ذات پر مجاہدہ سے مشاہدہ تک پہنچا جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ذکر کرو اور ذکرِ شریعت پر صو اور حالتِ ذکر میں وہ تمہارا ہم نشین ہو گا اور ذکرِ دُرد و شریعت میں ایسے رہو کہ آپ ﷺ "حالتِ حیات میں تمہارے سامنے ہیں اور تم آپ کو دیکھ رہے ہو ادب، اجال و اکرام، تعظیم اور حیا سے رہو اور یقین جانو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہیں دیکھتے اور سنتے ہیں تمہارے کلام کو اور تمہارے اعمال و احوال پر نگاہ ہے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام صفاتِ الہی سے موصوف ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ایک وصف یہ ہے کہ میں اپنے ذاکر کا ہم نشین ہوتا ہوں۔ اور یہ باطنی خزانے کھولنے کی کنجی ہے۔ "مدارج النبوت"

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا اور نشینہ در حضور اولیاء

اقوال حکمت ۱۔ مقولہ اَلَا مَرُ حَقِّ اَلَا ذَبَّحْ اور اَلَا ذَبَّحْ حَقِّ الْاَمْرِ

اپنے اپنے مدارج اور مقام کے لحاظ سے ہے۔ پہلا مقام مبتدی شریعت اور دوسرا مقام مستحبی طریقت کا ہے۔ مخفی نہ رہے ادب میں خطابِ الہی کے صواب سے افضل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنْكَ حُسْنَ الْاَدَبِ يَا وَلِيَّائِكَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوءِ

الْاَدَبِ يَا صَفِيَّائِكَ بِحَبَّوْ طَهْ وَلَيْسَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۔ اولیاء اللہ، مقامِ فناء میں، از خود رفتہ، اَنَا الْحَقُّ کہہ دیتے ہیں۔ جیسے شاہ منضر

حکاج فرماتے اَنَا الْحَقُّ کہہ لیکن خدائی الرسول کی منزل میں۔ اَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ کسی

نے نہیں کہا اور نہ آئندہ کوئی کہے گا۔ وہ مقام نیاز یہ مقام ناز ہے مقام محراب ہے

بَا خُذْ دِلْوَانِ وَبَا مُصْطَفٰی ہُم شیار باش "عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ"

☆ محبوبِ صوفی شہباز دلا مکانی کشف اسرار بیعت شانی بجز ملاحج ہمدانی شیخ بزم عرفانی معتقد لوار باب

علی مرتبہ اولیاء امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل کی تکمیل کے بعد حاصل ہوتا ہے اور تیسرے مرتبہ میں ناسوت

یعنی اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ میں شرط رکھنے سے پہلے تیسرے اور چوتھے لمحے مشرکین نے اعتراض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ

نے شن کر فرمایا اے علی! سبحی اللہ عنہ، قلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ابن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ دو

معرض کیا اَلَا اَنْتُمْ اَبْدَا تَحِبُّوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ نے خود اپنے ہاتھ مبارک سے تلخ کر دیا یہ مثال ہے ادبِ اکرام

بلکہ مرتبہ ہے۔ ایسی کنی شائیں موجود ہیں جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

معانی امارت کی حضرت مجدد الف ثانی (شیخ احمد فاروقی سرحدی نقشبندی مجددی سواتی و سواتی) نے فرمایا۔
 ○ فتا کے یہ معنی نہیں کہ وجود حضری زائل ہو جائے اور نہ ہی بقا کے یہ معنی ہیں کہ ممکن
 سے امکان بالکل زائل ہو جائے اور اس کو وجوب حاصل ہو جائے یہ محال ہے اور اس
 کے قائل ہونے سے کفر لازم آتا ہے بلکہ اس امکانیت کے باقی رہنے کے باوجود خلق اور
 بکس کے یہ معنی نہیں صفات بشریہ سے نکلنا اور صفات الہیہ اور انوار احمدیہ سے مشصف ہونا۔
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُحَمَّدٍ الْمُسْتَجَبِ
 الْأَمْنِيِّ الطَّيِّبِ الْمُطَهَّبِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ

آپے عدم نازک و میرے کندھوں پر رکھ کر ثبوت کو گرا دیں۔ فرمایا ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اتم باریز ثبوت نہیں اٹھا سکتے تو
 استئال للبر رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: فدش مبارک پر کھڑے ہو کر ٹوں کو گرایا۔ جب
 نیچے آنے اور عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو عرض غلام کیا مبنی ہی پایا تھا فرمایا ہے علی رضی اللہ عنہ: اتم باریز ثبوت نہیں اٹھا سکتے تو
 وائے غم و غصہ " ﷺ اور انارنے والے جبرائیل علیہ السلام تھے۔ یہ مثال انکار قوی الادب کی ہے۔

☆ ایک آدمی کا دوران سفر اونٹ چھوٹ گیا جس پر زاد سفر کا اپنا تھا۔ شدید گرمی و وسیع و عریض دیکھنا اور ٹھنک
 بیابان و عالم پریشانی میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گیا۔ اچانک آنکھ لگ گئی جاگا تو دیکھا کہ اونٹ مرٹنے لگا رہا ہے۔ انڈیا
 کی حمد و شکر کے لیے اسی عالم بخودی میں بے ساختہ ٹکارا اٹھا آنت عین دکان کا رنگ "تو میرا بندہ میرا تیرا رب" یہ نہیں
 بیان فرما کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اَخْطَا مِنْ يَشَاءُ فِي الْفَرْجِ طَيِّبُ الْفَاظِ خَطَايَايَ۔ لیکن حالت
 محبت کے اس عالم وادنی و شیفگی میں رب وود اُس کے ان الفاظ پر راضی ہو گیا۔ مقررین کی خطا بھی ہمارے
 صواب سے افضل ہوتی ہے۔ یہ بدلہ بھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا اس دوسروں کے حق سے افضل قرین ہے۔
 براشیدہ او خندہ زند اسیر ہوا ۴ "رضی اللہ تعالیٰ عنہما" ۵

☆ شاد مشغور سے کسی نے پوچھا تھا کہ اس منزل پر تم نے یہ کمر کیسے تیراں سے نکالا۔ ارشاد فرمایا ہے
 میں نے گویم انا الحق: یا رب سے گوئید مگر
 پتوں نے گویم عمر و دلدار سے گوئید مگر
 میں اپنے ارادہ سے انا الحق نہیں کہتا بلکہ میرا دوست مجھے کہتا کہ ایسا کہو۔ جب میرا یہ ایسی کہنے کا حکم ہے تو
 میں کیسے نہ کہوں کیا جان کی خاطر دوست کا کہنا زمانوں۔ یہ ایک جان کیا؟ ہزاروں جانیں اس دوست حق پر
 قربان ہو جائیں۔ یہ شیطانیات از حالت نکرت ہے۔ شاہ شمس منصور حلاج الاملو مقبول اگلیا آوے تھے۔ ۱۲ مشہ

روندہ اندیشہ اہل سنت و جماعت  شیعہ ثلاثہ امت اجنبیہ المہینۃ ب

○ مثلاً اہل الترمذی کی ایک روایت کے مطابق اُمتِ مسلمہ میں بہتر فرقوں سے صرف ایک ناجی ہے وہ شریعہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ”وَمَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي“ سے اُضح کر دیا ہے وہ نجات دہندہ اور جنتی گردہ کہ جس پر میں اور میرے صحابہ میں یہی صراطِ مستقیم ہے۔ مزید ولایت اہل السنۃ والجماعۃ کے لئے سُنَّۃُ النَّبِیِّ وَالْاَہْلِ وَالْاَوَّلِیِّ وَالْاَخْلَیِّ وَالْاَوَّلِیِّ کے نصیب میں روزِ ازل سے لکھا جا چکا ہے۔

حدیث الحذیک علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط ”مُسْکُوۃُ الْمَصَابِیحِ کِتَابُ الْاِیْمَانِ“
 لازم کیا میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کہیں میں
 کی سنت کو اور دانتوں سے مضبوط تمام ہو۔

☆ اس حدیث پاک کی رو سے اُمتِ مسلمہ قطعی حضرت حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی اور اہلِ نبیت ہی اہلِ سنت و جماعت ہیں کہ محبتِ الہی کا شریعتِ بیضا اور سنتِ عکرا کے سوا کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں جو مقصودِ کمال ہے اور اہلِ طریقت کے جملہ امور مشاہدات، تمیزات اور ظہورات باحوال و کیفیات، معارف اور مواجید کی حقیقتِ البست کے میں مطابقت ہو تو ولایت ہے درہِ استراج، سنتِ رسول پاک اور سنتِ قطار پاک ہی دینِ نبوی ہے۔
 ○ مشرک الخواطر والایمان خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار نقشبندی قدس سرہ الشفاء فرماتے ہیں۔

منقول است کہ اگر تمام مواجید و احوال را بما
 دہندہ، حقیقت مارا بقا اہل سنت و جماعت
 متجلی نہ سازند جز خرابی یہی ہے دائم و اگر
 تمام خرابیاں را بر جمع کنند حقیقت مارا
 بقا اہل سنت و جماعت بنوا زندہ هیچ
 با کے مداریم ”مکتوبات خواجہ ۱۹۲“
 اگر تمام مواجید و احوال میں دے دیں اور ہماری حقیقت
 کو بقا اہل سنت و جماعت کے ساتھ منسلک نہ کریں
 تو سوائے خرابی کے ہم کچھ نہیں جانتے اور اگر تمام
 خرابیوں کو ہم پر جمع کر دیں، لیکن ہماری حقیقت کو
 اہل سنت و جماعت کے عقائد سے نواز دیں تو پھر
 کچھ خوف نہیں۔

حدیث پاک میں ہے۔ اَشْفَقُوا اسَواءَ الْاَعْظَمِ مَنْ شَدَّ شَدَّ فِي الشَّيْءِ بِرُءُوسِ كُرُوۡحٍ یُّرَوُّ كُرُوۡحًا
 را۔ وہ اکیلے دوزخ میں گیا اَعْلٰیٰ تَا کُلُّ الدَّنَبِ الْعَاصِیَةِ بھیڑ یا اُسی کو کھاتے ہو جو گڑے سے مصلحہ ہو۔ وہ جو ک
 ہو گیا۔ فی زمانہ مسکب مہذبہ جمعہ اہل سنت و جماعت کا کہا وہ کسی فرقہ کے ساتھ نہ آؤں گے اور اہلِ ذوالنہج
 عَنِ التَّلَوِّعِ کے جملہ فرق باطلہ کسی کا تعلق خوارج سے کسی کا نامیہ سے اور کوئی مفسر لڑ سے جا غائب ہے اور کسی
 بقیشائے حق

☆ ایک حدیث الزمخول رحمۃ اللہ علیہ میں ارشاد فرمایا گیا۔

اَسْتَمِعُوا سَوَادَ الْأَعْظَمِ حَمَنَ | تابعداری کرو "اہل سنت و جماعت" کی جو
شَدَّ شَدَّ فِي الْمَنَارِ | اُن سے علیحدہ ہوا وہ جہنم میں گر گیا۔

○ سواد اعظم، اہل سنت و جماعت سے خارج ہو کر وہ اہل التار و الشتر میں اپنا نام لکھا
لیا۔ اللہ کا کوئی ولی کسی دوسرے مسلک میں نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔

ترجمہ: حضرت زمان السید عبدالعزیز دباغ شافعی اَنَا اللہ بڑھانے فرماتے ہیں۔

○ ایک بار فرمایا بندہ کو فتح نصیب نہیں ہوتی جب تک اہل سنت و جماعت کے
عقیدہ پر نہ ہو۔ اگر فتح کے وقت کسی دوسرے عقیدہ پر تھا تو اُس کو پہلے تو بہ نصیب ہوتی
ہے اور پھر فتح۔ یعنی وہ فوراً اہل سنت جماعت کی طرف رجوع کرتا ہے۔ میں نے آپ کو
ہمیشہ اہل سنت جماعت کی مدح و ثنا کرتے سنا اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اہل سنت جماعت
سے بہت محبت ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس عقیدہ پر موت نصیب ہو۔

☆ علامہ ربیع الدین زکریا علیہ الرحمۃ نے جمع الجوامع میں اہل سنت جماعت کی توصیف فرمائی
کہ صراط مستقیم پر صرف اہل سنت و جماعت ہیں۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے نفحات الانس

میں لکھا کہ سیدنا بایزید طبعیور بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے وفات کے بعد کسی اہل اللہ نے
آپ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا اے بایزید! تم نے ساری زندگی مسلک اہل سنت اور اتباع
سنت مصطفوی میں گزار دی تو بتاؤ اللہ بخائے نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ فرمایا مجھے فرشتوں

نے پوچھا کہ اے بوڑھے تو کیا لایا ہے میں نے جواب دیا محبوب محبوب کے دربار میں حاضر
ہو تو پوچھا جاتا ہے کیا لائے لیکن جب ایک فقیر شہنشاہ کے دربار میں جاتا ہے تو اُس سے یہ نہیں
پوچھا جاتا کہ تو کیا لایا ہے بلکہ اُس سے کہا جاتا ہے کہ تو کیا چاہتا ہے۔ بس اتنی بات پر رتبہ کر دیا
نے مجھے بخش دیا۔ آپ اسی مسلک اہل سنت و جماعت پر آخری نجات کا دار مدار فرمایا کرتے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ

الْاٰمِیۡنَ الطَّاهِرِیۡنَ وَصَلِّ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ



ح. مسلک بہت پر موت و دوزخ شریعت پر مبنی اور امت مسلمہ سے ہے۔ از مؤلفہ عائشہ الدہلویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ترجمہ فرمادی گئی۔

روزہ اثنی عشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ب

آدابِ مُصْطَفَا

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

قرآن پاک : پچ سورۃ المومرات اُترت کریمہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْصُوا مَوَازِينَ بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ○
اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت پکارتا ہے۔

○ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے پیارے محبوب ﷺ کا اجلال و اکرام فرماتے ہوئے ادب و احترام رکھا رہا ہے تاکہ وہ میرے پاک رسول کی پاک محفل میں بیٹھنے کے قابل ہو جائیں۔ میرے محبوب ﷺ پر تقدیم قوی، فعلی ہرگز ہرگز نہ کرنا اور محجربہ و انکساری سے آداب گفتگو کو ملحوظ رکھ کر آواز بلند نہ کرنا۔ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت محمد ﷺ کی حرمت کو بعد وصال کے مثل حیات فرمایا اور اگر کوئی مسجد نبوی شریف میں کیل بھی ٹھونکتا تو منع فرما دیتیں کہ اس سے آپ ﷺ کو ایذا پہنچتی ہے۔ آپ ﷺ کا ادب و تعظیم مثل حیات اب بھی فرض میں ہے۔

☆ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک بار خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی نے مسجد نبوی میں سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ سے مباحثہ کیا۔ تو اپنے فرمایا لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ طَوَّافًا وَخَامُوشًا ہو گیا اور فی الفور خشوع و خضوع سے اس بات کو قبول کیا۔ پھر اس نے استفسار کیا ۛ اَسْتَقْبِلُ الْقَبِيلَةَ وَ اَدْعُوْا اُمَّ اَسْتَقْبِلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

علیہ السلام اس مسجد نبوی شریف میں اپنی آواز بلند نہ کر کہ میرے شریف نامہ رسول امام مالک ابی اسحاق احمد نور اللہ تعالیٰ کے دربار میں دیکھا روزہ شریف کے دروازے کے گنڈوں سے ٹالیاں بندھی ہوئی ہیں تاکہ گنڈا کھولتے وقت آواز ”کھڑک“ نہ ہو کہ کیا سکون و اطمینان ہے۔ یہ کہہ کر حضرت خلیفہ نے کہا کہ میرے لئے یہاں جہاں جنت بھی ہے جہنم بھی ہے اسی بارگاہ جمال کا، میں جوں ایک ادنیٰ قلم بھی



”یا رسول اللہ ﷺ“ کی طرف ہوا۔ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ، تجھ کو میرے لئے بھیج دے۔ اور تیرے آباء حضرت آدم علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بنیں۔ بَلِّغْ أَسْتَقْبِلُهُ وَأَسْتَشْفَعُ بِهِ وَفِي شَفْعِكَ اللَّهُ بَلِّغْ أَسْتَقْبِلُهُ وَأَسْتَشْفَعُ بِهِ۔ پس قبول فرمائے گا اللہ تعالیٰ۔ حضرت نجاری نے کیا خوب کہا ہے۔ اللہ رب العزت اُسے عزت دے دے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ سے آئید جُنید و یارِ یزید ایں جا
☆ ایک مرتبہ فجر کی نماز میں کریم ﷺ پڑھا رہے تھے۔ قرأت سے ایک آیت کریمہ رو گئی جب نماز ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اَجْنَ بْنَ كَعْبٍ کہاں ہیں؟ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ آپ نے فی الفور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: لَيْتِكَ وَسَعْدُ يَدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ الْفَلَاحُ لِي۔ تو فرمایا تم نے نماز پڑھی عرض کیا نعم۔ فرمایا ایک آیت پاک رو گئی تم نے لقمہ کیوں نہیں دیا عرض کیا یا رسول اللہ صَلِّ الْفَلَاحُ لِي تَنَا نَے لگا تو فوراً میرے ایمان نے میری دہری کی اور کہا اے ابی! اسے اللہ تعالیٰ کے محبوب اور رسول ہیں جو آیت مشتطی کی زبان پر جاری نہیں ہوئی کیا یہ کہوہ رب کریم نے مسنون ہی نہ فرمادی ہو۔ اس سے حضور ﷺ خوش ہو گئے۔

قرآن پاک : پت سورۃ الاعل آیت کریمہ ۷۷
سَأَقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَى ۝ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ط
اب ہم نہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولے گے مگر
اللہ چاہے۔

○ حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے صاحبِ قرآن علیہ السلام، دیکھ کر حنین
و آں حکو حفظ قرآن کی نعمت بے محنت عطا ہوئی۔ اتنی عظیم و عظیم کتاب بغیر محنت
مُشَقَّت اور بغیر تکرار و دور کے حفظ ہو گئی نیز یہ کہ اَلَا کا استثناء کبھی واقع نہیں ہوا۔
سیدنا و امیرنا فی التجار الخرجی الشارعی بدری کاتبی کا تب وی لوی اللہ تعالیٰ عنہ و یاربنا علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا آپ قرآن عزیز سے کچھ بھولیں۔
تفسیر خازن و محل

حدیث پاک : بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ "مع مع شلم شریف"

إِنِّي لَا أَسْأَلُ وَلَٰكِنْ أَنَسَى لَا سُنَّ | میں نہیں بھولتا۔ لیکن بھول جاتا ہوں تاکہ تمہارے
بے سُنّت نہ بنے۔

○ عالم معلوم اسرار الہیہ ﷺ کا بھولنا اُمت مرچومر کے لیے سُنّت اور پر حکمت
ہوتا ہے۔ ہمارے بھولنے کی طرح نہیں کہ ایک ترمب آپ ﷺ نماز ظہر یا عصر پڑھا
ہے تھے آپ نے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا۔ صحابہ بہت متعجب ہوئے۔ جماعت
میں گوسیدنا ابوبکر صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر
صحابہ بھی موجود تھے مگر کسی کو بھی عرض کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ایک صحابی حضرت فوالیہ
رضی اللہ عنہما آگے بڑھے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قصرت
الصلوة أم نسيت کیا نماز کو قصر کیا یا آپ بھول گئے۔ فرمایا مَا نَسِيتُ وَلَٰكِنْ
أَنْسَيْتُ میں بھولتا نہیں لیکن بھول جاتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے کھڑے ہو کر مزید دو
رکعت نماز ادا فرمائی اسکے بعد سجدہ بکھو کیا۔ اس میں مصلحت اور حکمت یہ تھی اگر اُمت
میں کوئی بھول جلتے تو تلافی مافات کی صورت میں اس کے سامنے آپ کا اسوۂ حسنہ ہو
صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّي سے یہ نیاں اُمت کے لیے نمونہ بن گیا۔

☆ سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم اور امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات۔

○ سیدنا فقیہ اعظم علیہ الرحمۃ کے تلمیذ عزیز ہیں۔ آپ نے فقہ حنفی کی تدوین و ترویج
میں بہت کام کیا۔ آپ علوم قرآن و سُنّت اور فقہ کے خزانہ تھے فرمایا کرتے۔ مجھے یہ
علیٰ خزی سے حضرت آدم علیہ السلام سے بوجہ ادب عطا ہوئے۔ مجھے عالم ارداح میں

علم نیاں و حصول اور سہو نیاں کا تعلق علم سے ذخیل کا فعل سے اور سہو کا دونوں سے ہے سہو کا سنی
ہے بھول جانا۔ اگر حافظہ میں ہو لیکن توجہ ہو تو ذخیل اور اگر حافظہ میں ہی نہ ہو تو نیاں یہ ہجر الیہ و الیہ الیہ الیہ

نیاں۔ ذخیل اور سہو کا کوئی مقام ہو۔ نبی رحمت ﷺ کے کسی حال کو اپنے حال پر قیاس نہیں کرنا
چاہیے آپ نبی الہم آتھی ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کر اور اک عاجز است از درک اور اک

"چہ نسبت کاہ را با آسمان عظیم او"

حضرت آدم صلی اللہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا اے محمد بن حسن! "إِنِّي أَنْظَرُ عَلَى وَجْهِكَ نَوَازِلَ الْقُرْآنِ" میں تیری پیشانی پر انوارِ قرآن دکھتا ہوں۔ مجھے قرآن سناؤ تو میں نے قرآن پاک سے تخلیق اور خلافت والار کو رخ پڑھا اور جب اس آیت کریمہ وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ص ۱۱۱ پر پہنچا تو یہ آیت کریمہ چھوڑ کر آگے پڑھ گیا اس پر آپ نے فرمایا تم نے ایک آیت پاک چھوڑ دی۔ عرض کیا ہاں اے سیدنا آدم صلی اللہ علیہ السلام آپ کے اس حال کو بیان کرتے مجھے شرم آئی اور یہ ادب کا تقاضا تھا جو کہ میں نے کیا اللہ سبحانہ تو جیسے چاہے اپنے پیاروں کو مخاطب فرماتے۔ میں کون ہوں؟ اس جواب پر حضرت آدم علیہ السلام کے چہرے اقدس پر خوشی اور مسرت کے آثار ظاہر ہوئے اور آپ نے محبت سے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ کی کھانسی کی طرح رکھنے والے اور علی تاج پہننے والے نبی نے میرے سینے کو علوم ظاہری و باطنی کا بھیندنا دیا۔ "سوانحیات امام محمد باقرؑ"

عقیدہ : حضور نبی کریم ﷺ خلیفۃ اللہ الاعظم ہیں اور اُس علامہ الغیوب الشہادہ نے آپ کو اعظم المخلوق بنایا۔ علم ہی باعثِ فیضیت اور عظمت ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کے سر پر علم ادم الاسماء کھنسا کا تاج سجایا تو مسجد ملائکہ ہوئے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو شہنشاہیت بوجہ علم منطق الطیر ملی اور حضرت یوسف علیہ السلام کو علم تاویل الاحادیث سے سلطنت مصر عطا ہوئی اور اپنے محبوب پاک شاد و لولاک ﷺ کو علم القرآن علیہ کے علمی تاج سے وہ زینت بخشی "تمام انبیاء و رسل اور ملائکہ کا علم حضور ﷺ کے علم سے فخر اور مسند کی نیست رکھتا ہے اور آپ کے شہنشاہ لولاک بنایا۔"

○ آدم پر ہر موضوع ارتجاع - متبرک بے شک فضل ربی ہے۔ لیکن کامل ارتجاع کے ساتھ

علم پنا سورۃ طہ آیت کریمہ ۱۲۱ آدم علیہ السلام سے اپنے رب کے حکم میں انکسار ہوئی جو مطلب چاہا اُس کی راہ نہائی۔ علم پنا سورۃ النحل آیت کریمہ ۱۲۱ جن نے قرآن سکھایا وہ کوئی علم باقی رہ گیا ہوگا جو آپ ﷺ کو نہ سکھایا ہو۔ علم پنا کان کو مانتا ہے اور اس پر اکتفا و ذمہ کا علم ایمان و تقویٰ سب علمات و بلاغ الخیرۃ کا علم ۵



ہو محض عقیدت یا تبرک اور تحکیم اتباع اسمی یا رسمی سے منزل مقصود تک پہنچنا محال ہے۔ محبت اور اتباع دونوں لازم و ملزوم ہیں۔
توسیقی میں اکثر یہ آواز آتا ہے

سید الطائفہ جناب بایزید بسطامی رحمۃ اللہ سے کسی نے بطور تبرک قمیص مانگی تو آپ نے فرمایا یہ تو قمیص ہے۔ اگر بایزید تجھے اپنا چہرہ بھی دے دے تو تجھے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ جب تک تو بایزید جیسے عمل نہ کرے۔ اس سے عمل کی اہمیت کی وضاحت بیان فرمائی گئی ہے۔ فی زمانہ نبی پاک ﷺ سے محبت اور بزرگان دین سے عقیدت کا اور اپنے تقویٰ طہارت کا اظہار بڑی شد و مد اور شدت جذبات سے کیا جاتا ہے لیکن بھگداسوس! اس جذبہ عقیدت کے ساتھ اتباع جو آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد تھا اس پر عمل نہیں کیا جاتا اللہ تعالیٰ و تعالیٰ نے تو ہمیں حسن التقویٰ کا شاہکار بنایا لیکن ہم نے اپنی بد اعمالی سے اپنی شکل کو بگاڑ لیا۔ شامت اعمال ماصورتِ ناور گرفت لے

از ہر من طعنے زدوی بر بایزید وز درونت ننگ سے وار ویزید
 کہ اجاں پاک است و سیرت پلید وز خوش را تباشد کلید سہی
 پند: ☆ آداب شریعت اور طریقت پر عمل سے ہی قلب پر احوالِ حقیقت منکشف ہوتے ہیں۔ شریعت کو چھوڑ کر طریقت کا دعویٰ زندقہ ہے۔

☆ دین کی اصلاح، زبان کی اصلاح پر منحصر ہے۔ فحش گوئی اور کذب اجتنب کرے۔ اَلْبَصْدُ قُیُوجُی وَ الْکَذِبُ یُھْضِلُکَ دے

☆ علماء کی مجلس میں زبان کو اور اولیاء کی مجلس میں دل کو نگاہ میں رکھے کہ عالم کی نظر زبان پر اور اولیاء کی نگاہ قلب پر ہوتی ہے۔

گرچہ میں ازبکان نیم خود را بریکال پستہ ام دریاں آفرینش رشتہ طے شد ستہ ام

قرآن پاک : پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۰۳

علم : باہر سے تو ایسے کہ حضرت بایزید سے بھی اپنے اور تقویٰ بایزید پر بھی طعنے زن اور اندر سے ایسے کہ بایزید سے کہہ کر وہ بھی عار کھلتے تھے جس کا بظاہر لباس مونیانہ۔ و دریشانہ عالمانہ ہو اور سیرت پلید۔ ایسے شخص کو دوزخ کی چابی کی ضرورت نہیں۔ مٹ سچ نجات دیتا اور جھوٹ جلاک کرتا ہے۔

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَانصُرُوا
اسے ایمان والو! راعیانہ کہو اور لوگ عرض کرو
اَنْظُرْنَا۔ پہلے ہی سے غور سے سنو۔

○ ان آیاتِ کریمہ میں رب العزت نے اپنے محبوب ﷺ کی تعظیم و توقیر کے ساتھ
ہم نیاز مندوں کو اُدب سکھایا۔ آپ ﷺ کے حضور بلند آواز کرنا۔ نام لے کر ایسے الفاظ
سے بلانا۔ پکارنا اور چلانا حرام فرمادیا۔ راعینا صحابہ کرام کا مشولہ تھا۔ لیکن یہودی و غنوی اس
کو اپنی ٹیٹھ باطنی سے قبیح معنی میں استعمال کرتے لہذا فرمایا جس لفظ میں سورہ اُدب کا
ذکر نہ ہو پھر بھی پہلو نہ لکھا ہو وہ میرے محبوب کی بارگاہ کے لائق نہیں لہذا تم اَنْظُرْنَا کہا کرو
اَنْظُرْنَا یا احییٰب اللہ اس سے ثابت ہوا انبیاء علیہم السلام کی تعظیم و توقیر اُدب و
احترام کا کلمہ عرض کرنا فرض عین ہے اور یہ کمال اُدب اور انتہائے تعظیم ہے جس کی تعظیم
ذات ذوالعشیرہ مالک الملک نے دی۔ آپ غور طلب یہ کہ جو حضور ﷺ کے سجدہ
حساب صفات اور القاباتِ طیبات کو چھوڑ کر بڑا بھائی، بھتیجا، بھتیجا پر اپنی فکر غفلت اور
علمی ثبوتیں صرف کرتا ہے وہ کس زمرہ میں ہوگا۔

○ جب وفدِ نبوی تمیم نے محاربتِ مبارکہ میں حاضر ہو کر نام لے کر باہر سے آواز دی تو ربِ کبر
نے ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہوئے اَنکَلُوا فَاذْهَبُوا فرمایا اور پھر اُدب سکھایا۔
خليفة الرسول سيدنا ابو بكر الصديق الاکبر رَضِيَ اللہُ عَنْہُ وَآلُہُ وَسَلَّمَ

○ ایک دفعہ حضور پُر نور ﷺ فریقین میں صلح کرنے کہیں تشریف لے گئے اور
بسیار انتظار کے بعد صحابہ کرام نے آپ کو بعد اصرار نماز پڑھانے کے بلے کہا۔ آپ نماز پڑھ
رہے تھے کہ حضور ﷺ تشریف لے آئے۔ تو آپ پیچھے ہٹ گئے حالانکہ حضور
ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے منع بھی فرمایا تو آپ نے یہ کہہ کر اُدب احترام کا معیار قائم
کر دیا۔ یا رسول اللہ ﷺ ابو قحاذہ کے بیٹے کو لائق نہیں کہ آپ کے آگے بڑھے۔ آپ نے
اپنے کردار و عمل سے اُمتِ محمودہ کو اُدب احترام، توقیر و تعظیم کا نمونہ دیا۔

عنہ راعیانہ کے چار معنی ہیں ایک میتجہ عزت فرماتے جتنا تہج۔ عزت۔ بیہودہ مسعود کی بلی کی گالی اور کلمہ عزت
سے اشارہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اذنی بے ادبی کفر ہے اگرچہ تہیت ہے اذنی بے ادبی ۱۱ منہ مفرک و کلام کفر

فقیہیت صحابہ عظام اور ادب :- ”کتاب سنت کی روشنی میں“

قرآن پاک :- پ ۱ سورۃ التوہ آیت کریمہ ۱۰۰ ۲۔ پ ۱۸ سورۃ الحشر آیت کریمہ ۱۰

اور سب میں اگلے، پہلے، مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پروردگار نے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

۱۔ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

سابقون، اولون، مہاجرین، انصار اور تابعین کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کو تقویٰ کے لئے پرکھ لیا ہے اور اس محبت، ادب، تعظیم و احترام اور اتباع پر ان کے قلوب کو ایمان سے بھر دیا ہے اور مغفرت کا مژدہ سنا کر رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا لقب حاصل کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر دؤد و خولان صحابی حضرت عمران بن حطان الخزرجی جن سے ملائکہ باتیں کرتے۔ فقہیہ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے فرمایا میں نے اس ماہ میں شتر رنگ کی کچھ بکی جو سب کے سب دؤد و خولان کے ہیں انار تھے۔ حذو اصحابیہم و تعصبتوا۔ تعصبت خوانی، مدح سرائی از قسم دؤد و خولان ہے۔ سخت خرافاتی شاہ پر یہاں پورے غلوں اور بدعت محبت سے گہرائی عقیدت پیش کرتا ہے اور یہ ایک ایسا عمل ہے جس سے خدا اپنے حبیب کی تعریف میں کوشش ہو جائے اور محبوب یہ دیکھ کر ان کا ایک نام لیا اعلیٰ نام بڑا م حوق نبوت نبویہ کو پختہ لگا ہے اور رضایہ و حبیب کا کام کر رہا ہے تو حبیب پاک بھی بذات خود خوش ہو جاتے ہیں۔ یہی تحسود اعلیٰ ہے۔

نعم البندہ ولی اللہ محمد و نبوی و ذوالہ علیہ نے اپنے قیام حرمین شریفین میں روحانی شہادت کی بنا پر دیکھا ”رؤی کر البندہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے بہت خوش ہوتے ہیں جو آپ پر دؤد و خولان پر ہے اور سخت خرافاتی کرے۔ درحقیقت رحمت رسالت ایک ایسا عمل ہے جو باعث خوشنودی خدا و مصطفیٰ ہے۔

تیری رحمت ہے الہی پائیں یہ رنگ قبول قبول کچھ میں نے چنے ہیں ان کے امان کے لیے۔
علاء اللہ علیہ ایک لاکھ تیرہ سو تین ہزار ہے جن میں تیرہ سو تیرہ رسول اور چار کمرسل ہیں اور محمد مصطفیٰ علیہ السلام و علیہم السلام و علیہم السلام و علیہم السلام ہیں اور محمد صحابہ سابقین اولون مہاجرین اور انصار کی تعداد بظاہر تعداد انبیاء ایک لاکھ تیرہ سو تین ہزار ہے جن میں تیرہ سو تیرہ صحابہ بدر اور چار یا ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار اور انبیاء کے نقش و نگار اور نمونے ہیں۔ شریعت اعلیٰ نام اور رسالت جزا و حکام کے نمونہ اگر ادا نہیں ہیں۔ ۱۲ منہ معترکہ و قول کر

سرٹھیکٹ عطا فرما دیا۔ تقویٰ ناپ تول میں نہیں آسکتا اور نہ اُس کا وزن کیا جاسکتا ہے مگر اللہ سبحانہ کے پاس اُس کے پر کھٹنے کا ایک معیار ہے وہ یہ کہ جتنا کسی کے قلب میں حضور ﷺ کی محبت اور تعظیم ہوگی اتنا ہی اُس کے دل میں تقویٰ ہے اور تجلِبِ محبت اور ادب سے خالی ہے اُس کے ظاہری اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں نہ دہشتی ہے۔ یہ پہلا گروہ صحابہ کرام ہیں جن کو ربِّ کریم نے لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ کے مبارک لقب سے یاد فرمایا اور انجام کار اَلصَّادِقُونَ کے مبارک لقب سے طقب فرمایا۔

وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا رُفِعَ الْقَدَرُ لَكُمْ وَرَسُولُهُ مَن تَهْتَمُونَ

☆ دوسرا گروہ صحابہ انصار کا ہے جن پر ربِّ کریم نے اَلْمُحْسِنُونَ کا حکم صادر فرمایا۔

وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا رُفِعَ الْقَدَرُ لَكُمْ وَرَسُولُهُ مَن تَهْتَمُونَ

☆ تیسرا گروہ اُن پیر و کار پر مشتمل ہے۔ ایمان جن کے قلوب میں راسخ ہو چکا ہے اور وہ طبقہ صحابہ کرام ہیں اور انصار سے جذبی محبت اور ادب رکھتے ہوں اور یہ جذبی راسخ و مُرشد کامل کی نگاہ سے ملتا ہے حضور ﷺ کے ایمان اور صحابہ کرام ایمان کا نمونہ مومن کے ایمان کی کسوٹی ہیں۔ ربِّ کریم نے تیسرے گروہ کے متعلق ارشاد فرمایا۔

۲۔ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

اور وہ جو ان کے بعد آئے ہوں گے میں نے تم سے نہیں بخشا ہے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ لے رب ہمارے دوستی نہایت مہربان و رحم والا ہے۔

☆ میرا مقصود یہاں جِلَّا پر بحث ہے۔ عقل کے معنی ہیں۔ بوجھ، کینہ، حسد، عداوت، دشمنی باطنی جس کا اظہار ہرزہ سرائی، تنقید، تنقیصِ شان اور توہینِ امیرِ روئے ہوتا ہے۔ یہ

☆ سزا ہے۔ ان گناہِ فروع میں جو کثرتِ ذمہ و عینیت میں ان کی محبت میں بیٹھنے سے جب رُسلِ موعود و نبیوں سے پہنچتی رہتی ہے۔ اُن کی بے ادبی سے علم میں تاخیر ختم ہو جاتی ہے۔ مُرشد کی بے ادبی سے قلبِ فیضانِ نور سے خالی ہوتا ہے۔ اہل بیتِ عظام اور حضور ﷺ کی بے ادبی سے دل کا برتن "ایمان" سے خالی ہوتا ہے۔

سب اس میں شامل ہیں۔ یا فرض اگر انسان کی اپنی آنکھ کا بال "چمک" دُھرا ہوا ہے تو قابلِ برداشت نہیں بلکہ کسی ایک صحابی کے ساتھ ذرہ جبر بھی غل ربِ قدوس کو پس نہیں اور جن کے دلوں میں صحابہ کرام اور اہل بیت نبوت کا ذرہ جبر بھی غل ہے تو اس تیسرے گروہ کو نہیں سے خارج کریں۔ مقصود یہ بتانا ہے کہ تیسرے گروہ کو زمین میں قیامت تک وہ شامل ہوں گے جو ہر دو گروہ کے محبوب محبوب اور دعا گو ہوں گے۔ یہ مبارک گروہ صحابہ مہاجرین اور انصار و صلوات اللہ علیہم اجمعین کا مقام پائے ہوئے اور وہ ہُوَ الْفَوْرُ الْعَظِيمُ کے مشرودہ سے مشرف ہیں جو تمام دنیا و آخرت کی نعمتوں سے اور عاشقانِ الہی کی سب سے بڑی تمنا ہے۔ کچھ نکالی صحابہ کرام کا اور اہل بیت علیہم السلام کی محبت اہل سنت و جماعت کا شعار ہے۔ اس کے علاوہ سب فریقے نامراد ہیں اہل سنت کا ہے بیڑا پارِ اصحاب حضورؐ خیمہ ہیں اور ناؤ ہے عزت رسول اللہ کی

☆ صحابہ کرام نگاہ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پروردہ اور درسِ اکھری صلیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارغ التحصیل تھے کسی کو نگاہ سے کسی کو دعا سے نوازا۔ جس کو وہ دُھی بن گیا اور صاحبِ خلقِ عظیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے صحابہ کو اپنی کسی نہ کسی خاص کا منظر اور منبع بنا دیا۔ جو آیا دامن بھر گیا یہ سب باغِ مصطفوی کے برگزیدہ اور پھول ہیں۔ ان پھولوں میں مسکن کی خوشبو ہے۔ صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ

○ باغِ مصطفوی کے خوشنما شگفتہ پھول :-

☆ شریعت و طریقت کے بحر و خازن حقیقت و معرفت کے دریائے بے کنار۔ حضرت کبار۔ سیدنا حقیق کو حذیق اکبر، سیدنا عمر کو قانوق اعظم، سیدنا عثمان غنی کو ذوالنورین، سیدنا علی کو حیدرِ کار بنا دیا اور سیدنا حسن کو شکر، سیدنا حسین کو صبر کا منبع بنا دیا۔ چھوٹی سی عمر شریف میں ابو الخلفاء سیدنا عبداللہ بن عباس کو مفسرِ قرآن، سیدنا ابی بن کعب کے انقرام، سیدنا ابوبکرؓ کو حافظِ الحدیث، عذرت، سیدنا انس کو علم، مال، اولاد کی برکت نوازا دیا۔ سیدنا معاذ بن جبل کو قاضی و قیصر فی الصحابہ، سیدنا سعید بن زید کو علمِ اسرار اور سیدنا ابوذر غفاری کو مستجاب الدعوات، سیدنا عبداللہ ابن مسعودؓ کو مفسرِ قرآن و تفسیرِ اُمت (مفسرِ خلیفہ) سے دُورینِ ہدایت و برکت و رسالت، امیر کا ہر جزو برحق



سیدنا حضرت یحییٰ بن یحییٰ کو واقعاً اسرارِ نبوت، سیدنا عبداللہ بن سلام کو عالمِ علمِ الاولین و
الآخرین عالمِ کوراست و انجیل بنا دیا۔ سیدنا ابو القیوٹ انصاری کو میزبانِ رسول، سیدنا خالد بن
ولید کو سیفِ اللہ اور سعد بن ابی وقاص کو ہارسِ حبیب بنا دیا۔ غرضیکہ ہر ایک کو اپنی کسی نہ کسی
وصف کا جامع بنایا اور اپنی صفت کمالِ مظہر بنا دیا۔ "رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ" راہی۔

صدیقِ عکس حسنِ کمالِ محمدؐ است "فَارَقَ نَظْرُ جِبَالٍ وَجَلَّالِ مُحَمَّدٍ اسْت" "عُثْمَانُ خِیَالِ شَمْعٍ جَمَالِ مُحَمَّدٍ اسْت" "حَکِیْمُ رِہْبَارِ بَارِغِ حِصَالِ مُحَمَّدٍ اسْت" "یَمَانِ مَا اطَاعَتْ خُلَفَاءُ رَاشِدِیْنَ" "اسْلَامُ مَا حَبِیَّتْ اٰلِ مُحَمَّدٍ اسْت" "تَلِیَّاتِ اٰلِیْسِ" "حَکَایِہِ کُضَالِ کَلَامِ تَرَانِ حَدِیْثِ شَیْخِ تَابِیْہِ حَکَایِہِ
کی سیرت لکھنے والے کو رباطن آتا نہیں جانتے کہ تواریخ اور اخباراتِ اُطلاط و کذب
مجموعہ ہوتے ہیں۔ بعض جدید تہذیب یافتہ مُفسرِ مزاج شناسِ رسولؐ کا لیل لگا
کر صحابہ پر تنقید اور تنقیصِ شان کے ساتھ ساتھ توہینِ آمیز کلمات اور بے نیکی عبارت اپنی کتابوں
میں لکھتے ہیں۔ جو سب کفر اور کذب پر مبنی ہیں۔ اَعَاذَنَا اللہُ مِنْ ذٰلِکَ کیا حال ہوگا
اُن کا جنہوں نے صحابہ پر تنقیدات کے زہر کو دتیر برساتے کیا یہ ممکن ہے اور عقلِ سلیم اس
کو تسلیم کرتی ہے کہ دل میں تو محبت ہو اور پھر اُن کی شان میں گستاخانہ اور جارحانہ انداز
جنابِ والا یہ بغض کا مظاہرہ ہے محبت کا انداز نہیں کُلُّ اِنْفَاۃٍ یَبْتَغِیْ شَحْۃً بِمَا فِیْہِ ط
ابو بکرؓ بخیر لکھ، عمرؓ طواف او عثمانؓ اب زمرؓ علیؓ حج اکبر است "رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ"

★ تالیفات۔ بدعاتِ خوارج، شفاعتِ روافض، خبیاتِ ناصب اور عرافات
مُعتزِلہ اور شیعہات نجدیہ یہ سب مذموم اور قابلِ تردید ہیں اور اُن کی انتہائی ذلالت
اور ذہنی پستی کا مُشرع ہیں۔ یہ شرِ مال اور کدِ مگال لوگ آپؐ اپنی ضلالت کا واضح اور
سہ قسب کے لٹا خانہ چارواک اور دُشمن اور دُور باد۔

یقین ثبوت میں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ایسی بر عقیدگی اور گستاخی سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔
○ فتوحی :- کسی ایک صحابی کا بے ادب گستاخ اور نیکر محروم الایمان ہے۔

☆ نبی اکرم ﷺ کے قلوب پر جو ازار و گی برستے تھے وہ منقسم ہو کر صحابہ کے قلوب کو منور کرتے تھے اور کلام الہی کے مخاطب اول صحابہ ہی ہیں اور حق ذاتی کے منظر اول بھی یہی۔ صحابہ نے رنگ روپ اور سیرت فہمی پانی جو سیرت و صورت مجاہد رب العالمین عز و جل ﷺ تھی یہی چہرے قابل زیارت ہیں اور ان کے دامن میں جو کچھ بھی ہے وہ عطیہ بارگاہ محمدی ﷺ تھا۔ شمس النبوت کی جگہ افروزیوں سے منور اور قمر الزمات کی تابانیوں سے رنگین تھے۔ یہ ذوالفضل اعظم کا محض فضل ہے۔

☆ "عَلَيْهِ السَّلَامَةُ وَالْأَمَّةُ وَالصَّحَابَةُ هُمْ خُجُومُ الْهَدْيِ" ہر

حافظ اکھیت البزورہ رازی نے الاصابہ فی تہذیب الصحابہ میں فرمایا۔

اِذَا رَأَيْتَ رَجُلًا يَنْقُصُ أَحَدًا مِّنْ

أَصْحَابِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَعْلَفْهُ أَنَّهُ زَنَدِيقٌ كَا

اگر تم کسی شخص کو دیکھو کہ صحابہ رسول ﷺ

پر تنقید کرتا ہے تو یقین کرو کہ یہ زندق ہے۔

بظاہر علامہ قتادہ بیان جنسیت بیدین اور گمراہ

☆ صحابہ کرام کے فضائل کریمہ، مناقب جمیلہ، محامد و محاسن، فضائل و کرامات بکثرت

نصوص صریحہ و احادیث صحیحہ میں موجود ہیں۔ ایک مقام پر معطر و متبصر حضور انور ﷺ

صحابہ میں ایسے جیسے چودھویں کا چاند ستاروں کے ہالہ میں "رونی افروز تھے کہ قبرت

کے ایک طرف سے چھینی چھینی خوشبو دار ہوا چلی اور دماغوں کو غفلت کرنے لگی۔ صحابہ کرام

عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ "یخوشبو کسی ہے۔ فرمایا ادھر میرے کعب رضی اللہ عنہ

قبر ہے۔ سبحان اللہ علاموں کی قبریں جنت کے باغیچے ہیں یہ جنت کی خوشبو تھی۔

☆ بروایت حضرت سہیل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما - فرمایا اُس شخص کا رسول

ﷺ "پر کوئی ایمان نہیں جو میرے صحابہ کا تعظیم و توقیر کے ساتھ ذکر نہیں کرتا۔ یہ

فرمایا میرا کوئی صحابی ایسا نہیں جسے روز قیامت حق ثنا عمت نہ دیا گیا ہو۔

○ حضور ﷺ کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا آپ ﷺ نے اُس کی

نازیحانہ نہیں پڑھی اور فرمایا یہ شخص میرے سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض و عداوت رکھتا تھا۔
 "إِنَّكَ لَبِئْسَ الْفِتْنَاءُ"۔

اصطلاح شریعت مطہرہ میں صحابی کی تعریف :-

○ جس شخص نے صحتِ حیاتِ ظاہری میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور اسلام لایا۔ خاتمہ ایمان پر ہوا۔ یہ زیارت حقیقہ ہوا حکماً۔ حقیقی زیارت سر کی انگلی بصر سے دیکھنا اور لکھی زیارت جیسے نابینا کا دل اور اعتقاد کی نگاہ سے دیکھنا جیسے سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ جو رضی اللہ عنہما و رَضُوا لَعْنَةُ شَكِّهِ انعام یافتہ ہیں۔

○ ایک حدیث الحلیب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔

○ حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام بدر سے معہ صحابہ گزر رہے تھے تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصرام مقام فقرہ سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیوں نہ ہو اوصرام میرے ابو محافقہ کی قبر جو ہے یہ کثمت ہے سیدنا عبیدہ بن حارث بن سہلؓ رضی اللہ عنہ کی جو غزوہ بدر میں ۴۳ سال کی عمر شریفیت میں شہید ہوئے۔ جن کی شہادت کی تصدیق بذاتِ خود سرور کائنات ﷺ نے فرمائی۔

○ آیت کریمہ کا پہلا جزو اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ طے صحابہ کرام کی یہ شان کہ اس پہلے جزو میں کمالِ اشباع سے شامل ہیں کہ درود شریف پڑھتے ہیں اور دوسرے جزو صَلُّوْا عَلَیْہِمْ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا میں بھی شامل کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور ملائکہ کرام کی

صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس دنیا میں رُؤیتِ مُتَشَاوِہ کے ساتھ دیکھنا شرط ہے۔ اگرچہ خواب میں رُؤیت "زیارت" حضور ﷺ کی ذاتِ مُتَحَدِّثہ کی ہی رُؤیت ہے لیکن حسبِ آپ ﷺ اس عالمِ ملکوت کی طرف رحلت فرما گئے تو اب یہ رُؤیت "رُؤیتِ مُکَرَّرَی" ہوگی اب اس دیکھنے سے صحابی نہیں ہو سکتا لیکن وہ مُرَشَّحِ نَجْمَتِ کُلِّ اَصْرُوہ ہے۔ یہ شرف و منوعات اور سارے بیان کردہ فُضْل و کرامت صحابہ کبار والہیتِ اطہار کو اللہ تعالیٰ عزت نے اپنے محبوب ﷺ کی زیارتِ جُمُوعِیۃ اور اُکَالَعِیۃ کی بناء پر عطا فرمائے۔ صلہ رُضَا جملہ مقامات کی انتہا ہے اُس سے اوپر کوئی مقام نہیں اور یہ مقام رُضَا محبوب ﷺ کے رسل سے صحابہ کرام عطا ہوا و رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَکْبَرُ اللہ کی رُضَا بہت بڑی نعمت ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام

طرف سے اُن پر درود شریف پڑھا بھی جاتا ہے۔ یہ ذوالفضل العظیم کا دوسرا افضل صحابہ کے لیے مختص ہے جس میں اُن کا اس فضل عظیم میں کوئی سیم نہیں اور کائنات میں اُن کا پہلا مقام ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ



یقینہً مباشرتاً۔ اس نماز سے ربُّ العزت نے خدا صابہ کو کام کو مرنے کے ایمان کا اختیار بنا دیا۔ محمد صابہ

کلمہ اللہ علیہ السلام نے عرض کیا اے مولیٰ کریم مجھے ایسے عمل کی توفیق عطا فرما جس پر تو راضی ہو جائے حکم مجھ سے ہو گا۔
 عَلَيَّهِ سَلَامُ اِنَّ رِضَايَ فِي رِضَاكَ بِعَصَايَ مِثْرِي رِضَا تَحِيٍّ مِثْرِي هِيَ كَتَوْبِي رِضَايَ قَسَايَ رِضَايَ هُوَ جَانِبِي تَحِيٍّ رِضَايَ هُوَ جَانِبِي كَا۔ ادا اگر میرا قرب چاہتے ہو تو میرے حبیب پاک پر بکثرت درود شریف پڑھا کرو۔

○ ایک بار کلمہ نے مناجات کی۔ اے ربِّ العزت ابراہیم اور حبیب، خلیل اور حبیب میں کیا فرق ہے فرمایا گیا۔

حبیب وہ جس کی رشتہ رفا چاہے۔

۱۔ کلمہ وہ جو رشتہ کی رفا چاہے۔

۲۔ کلمہ طالب ہوتا ہے۔

حبیب طالب بھی اور مطلوب بھی ہوتا ہے۔

حبیب وہ جو آرام سے کہے اللہ کی گود میں بسے اور جبرائیل

علیہ السلام اِنَّ اللہَ يُشَاقُّ اِلَیْكَ عَرْضَ کر کے جگہ سے

برہن تفرق درمیانی، میان ہر دو چنانچہ دانی

حبیب یعنی مائل و مقبول دونوں صحیح۔ اللہ محبوب

محبوب۔ مُحَمَّدٌ حَبِیْبُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حبیب وہ جس سے امت کی بخشش کا وعدہ ہو چکا۔

حبیب جو اپنے سے مانگے، بے طلب پائے۔

حبیب وہ جس کو رشتہ، عرش کی مخلوق میں، اَخَذَ مِنَّا

مُنْذَرِی عَلَیْكَ کہہ کر، عالم ملک و ملکوت پنچا اور کر کے

محبوب کی رضا چاہے۔ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَالْاٰلَہُ

۳۔ کلمہ وہ جو کہ خود پر سفر کی گفت کر کے

آنے اور ریت آؤنی کے جواب لے کر آئی پائے۔

۴۔ کلمہ ہر موش کی تھلائی حبیب ہر موش کی رانی

۱۔ خلیل یعنی فاضل انزل علیہم خلیل اللہ صحیح

اللہ خلیل اللہ انھم صحیح نہیں۔

۲۔ خلیل جو امت کی بخشش کا امیدوار ہو۔

۳۔ خلیل وہ جو مانگے تو پائے

۴۔ خلیل وہ جو فرش پر جان، مال اور اولاد کو

قرآن کر کے رشتہ کی رضا چاہے۔ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ

الخلیل ۵۔ جو اپنے بھائی فضل اللہ علیہ السلام



رقعہ ثالثہ

باب

متعلقات نبوی

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

○ نبی کریم ﷺ اللہ رب العزت کے اسماء و صفات کے مظہر اتم ہیں اور حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تمام اسماء الحسنیٰ اور صفات الہیہ اور جمیع مراتب قرب اور تمام خلائق - حقیقت نبوت ، حقیقت نماز ، حقیقت قرآن اور حقیقت کعبہ کی جامع ہے اور وہ حقیقت محمدیہ تمام و کمال اپنی جامعیت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ علیہ السلام کے وجود غیری قلبی مبارک میں درود کرائی اور یہ بدن مبارک اس حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا مظہر بن گیا۔ اسی حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے درود پڑھنے کی بناء پر آپ میں تمام تعلقات اور اختیارات علی و کبر الکنال موجود ہیں اور جن نفوس قدسیہ نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔ درحقیقت ان کو تمام اسماء و صفات الہیہ اور تمام انبیاء مع جمیع مراتب قرب اور تمام خلائق کی زیارت ہو گئی۔ اور درود شریف سبحان ملاح کی سیر ہوتی ہے۔ بنا پر یہ ہے۔

☆ جملہ صحابہ کرام حضور ﷺ کے فضائل و کمالات اور تار سے راویین ، جمیع اہل بیت اطہار حضور ﷺ کے انوار و تجلیات اور چراغ خاندان ، تمام اولیاء عظام اور علماء کرام حضور ﷺ کے فیوض و برکات اور ہمہ ، مؤمنین انوار کے ذرات ہیں۔ علیہ وآلہ و اصحابہ الصلوٰۃ والسلام

حکمہ درود شریف قرب مدعی اور علی ماعزل ہے اور جیم اقدس و اہلہ سے قرب جہان میں حیات پاکست سوائے صاحب کبار کے کسی کو مستثنیٰ نہیں ہوا۔ یہی سبب یہ مبارک گروہ انبیاء کے بعد تمام اہم سابقہ سے افضل ترین بنا۔ اس مبارک نفوس کی محبت ادب ایمان کا جزو و لازمت ہے۔ بنا پر یہی صحابہ کبار اور اہل بیت اطہار اور اولیاء عظام کا شرف اور نکر حضور کا جنت انکرتا۔ علیہ وآلہ و اصحابہ الصلوٰۃ والسلام

☆ آثار نبوی کی زیارت پر درود شریف :-

○ ہر وہ جو حضور ﷺ سے تعلق رکھے وہ صحابہ کبار ہوں یا اہلبیت نبوت، اماکن مقدسہ ہوں یا مقامات مبارکہ، ہر وہ شئی جو حضور ﷺ سے منس ہو گئی یا آپ ﷺ نے جس کی مدح و ستائش فرمائی ان سب کی زیارت پر درود شریف پڑھنا مومن کے لیے لازم ہے۔
 بال مبارک :- قاضی عیاض علیہ الرحمۃ "الشفاعۃ" میں لکھتے ہیں۔

○ ابو مخنف قرظی مکی مؤرخ رسول اللہ ﷺ کے سر کے بال مبارک اگلی جانب پیشانی کے بہت لمبے تھے اور بیٹھنے سے زمین پر سر کرتے لوگوں نے کہا کہ تم ان بالوں کو کٹوا کیوں نہیں دیتے تو فرمایا خاتباہا تہو کا امۃ بیۃ الشریعۃ میں ان بالوں کو جدا نہیں کروں گا انہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے منس کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ جس چیز کو حضور ﷺ کا ہاتھ لگ جائے صحابہ کرام کس قدر احترام کرتے تھے۔
 ☆ مجاہد اسلام خالد سیف اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یحضرانہ سے حجرہ فرماتے کے بعد سر مبارک کی حجامت کرائی صحابہ کرام ٹوٹے مبارک حاصل کرنے میں بڑی جلدی اور کوشش کرتے۔ میں نے بھی بیعت کی اور پیشانی مبارک کے چند بال مبارک حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور بھند ادب و احترام اپنی ٹوپی میں رکھ لئے اور جب بھی کسی جگہ میں شامل ہوا تو یہ ٹوپی میرے ساتھ رہی اور اس بال مبارک کی برکت سے ہر ضربِ حرب میں فتح نے میرے قدم چومے۔ بڑا خلافتِ محمدی دور۔ جب یہ ٹوک یہ مبارک ٹوپی گر گئی تو جان کی پرواہ کئے بغیر میں نے تلاش کر لی جس میں مبارک تھے۔ یہ تھا صحابہ کرام کا تبرک سے عقیدہ اور اس کا احترام۔ فقیر غنی عنہ کہہ رہے کہ جلد صحبت یافتہ حضور ﷺ کا تبرک اور بمنزلہ منجہ ہیں۔

نشست گاہ :- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا چہرہ بڑھاپے میں بھی بہت منور اور پُر رونق تھا۔ ایک مرتبہ آپ کو فہ کی جامع مسجد میں تشریف فرما تھے۔ کعبہ نے پوچھا انا منور چہرہ ہم نے آج تک نہیں دیکھا فرمایا یہ میرا مال نہیں میں رسول اللہ ﷺ کی نشست گاہ منشیٰ منیف، منبر شریف پر ہاتھ پھر کر چہرہ پر ملتا تھا اور بہت

حاصل کرتا تھا۔ یہ سب انوار میں قدمِ مصطفیٰ ﷺ کی خاکِ پاک کے۔ فرماتے ہیں۔

فَيَذَرُ كُلُّ النَّاسِ أَيْدِيَهُمْ حَيْثُ وَجَدُوا خُذْلَةً بِهَا تَبَرُّكَ كَمَا فِي لَوْسٍ
پس لوگ داخل کرتے اپنے اہتوں کو ٹھٹھکی کی طرف سے
کرتے اور تبرک کا پتہ چہروں پر پڑتے اور برکت حاصل
کرتے۔ "وَقَدْ أَلْهَمَ فِي أَعْيَانِهِ الْمُصْطَفَى"

☆ علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی علیہ الرحمۃ الباقی فرماتے ہیں۔ آپ کسی رنگباز میں چلتے
تو متوجہ کرتے جہاں رسول اللہ ﷺ تھے۔ اسے نازاوا فرمائی بیجا یا جلیوس فرمایا۔ شب بیتی
کی اس جگہ اپنا ہاتھ پھیر کر بریتِ حصولِ برکت والوار تبرک کا اپنے چہرہ پر پس کرتے تھے۔
☆ محدث علی بن امام اجل سیدنا احمد بن حنبل قدس سرہ الأجل سے منقول ہے۔

○ میں نے کبھی اپنی کمان کو بے وضو نہیں چھنوا۔ جسے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ
نے اس کو ہاتھ مبارک سے مس فرمایا ہے۔ بُحَّانَ اللہ! صاحب المدینۃ المنورۃ و نصیحة
نیلو علیہ سے کیا تعلق خاطر تھا اور مدینہ منورہ بلذہ مکرمہ کا نام بھی کتنا مبارک اور روح و
جان کے لیے باعث سکون ہے اور اس کی آب و ہوا اور فضا طہا تیلیمہ کے لیے لافق
خوشگوار اور نصید اور منافق کے مخالفت ہے اور مدینہ منورہ کی ایک ایک شئی ایمان
والوں کے لیے تبرکاتِ قابلِ زیارت ہے اور قابلِ تسلسل ہیں وہ لوگ جن کو ان سے لافق
حصہ ملا تو اس سے ان کا نصیب کھلا۔

☆ فتاویٰ السننہ میں ہے۔ منزہ أحد میں دہن مبارک اور سر اقدس سے جو خون نکلا
وہ مختار کل سید الرسل، ہوی شیل" ﷺ نے اپنے ایک صحابی حضرت مالک ابن سنان
رضی اللہ عنہ کو دیا کہ محفوظ جگہ پر دفن کر آئے۔ صحابی پہنچے بہت جگہ دیکھی پسند نہ آئی۔
ہر جگہ پر خیال نہ ہوا۔ دل نہ ہو۔ محبت نے جوش مارا اور کہا کیوں پریشان ہو رہے ہو اس
کی حفاظت کی جگہ تیرا پیٹ ہے۔ فنا فی المحبت، غور پانی گئے اور آب، جب دہ بار
دہ بار صلیبی میں پہنچے تو اللہ کے پیار سے محبوب واقعہ دانائے محبوب" ﷺ
نے پوچھا۔ کہاں دفن کیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پیٹ سے بلکہ کر کوئی او
جگہ محفوظ نہ پائی۔ پی گیا تو مصطفیٰ کریم ﷺ نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔

مَنْ أَرَادَ إِلَى سَرَجِلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا ط

جس نے جنتی کو دیکھا ہو وہ وہ ان کو یعنی حضرت محمد
بن سنان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دیکھ لے۔

○ اس اداۃ محبت و ادب کے نوانسے جانے پر قربان! محبت میں صحابہ کرام نے عجیب
انداز اپنائے۔ جس پر حضور ﷺ اظہارِ مُرُورَت فرماتے اور بشارتیں عطا فرماتے تھے۔
☆ ایک صحابیہ حضرت بکرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے آپ کا بول مبارک پی لیا تو حضور ﷺ
نے استغفار کے بعد فرمایا اَصْحَابَتِ يَا اَمْرُؤُوسُف! اے اُمّ یوسف! تم ہمیشہ کے لئے
شفا پا گئیں اس کے بعد وہ کبھی بیمار نہ ہوئیں سوائے مرضِ وفات کے۔

☆ سیدہ عمر بن عبد اللہ حجام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے پیچھے لگائے تو وہ خونِ مبارک پی گئے تو آپ
ﷺ نے فرمایا: تم نے پناہ تلاش کر لی اور ہر کلاسے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔

☆ حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے بھی آپ کے پچھنوں کا خون پیا تھا تو
آپ ﷺ نے اُسے بشارت دی کہ تجھ پر جہنم کی آگ حرام کر دی گئی ہے۔

☆ حضور ﷺ نے اپنی لگاؤ فیض سے جو موتے بنائے۔ بعض اُن میں آپ کی ریت
کے مظہر تھے اور بعض صورت کے، یعنی ہم شکل رسول تھے اور بعض صحابہ عظام کو سائبین
انبیاء علیہم السلام سے تشبیہ دی۔

☆ حضرت ابو بکر صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ، کو تشبیہ دی، سیدنا ابراہیم، علیہ السلام سے۔

☆ حضرت عمر فاروق اعظم، رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ، کو تشبیہ دی، سیدنا نوح، علیہ السلام سے۔

☆ حضرت عثمان ذو النورین، رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ، کو تشبیہ دی، سیدنا یوسف، علیہ السلام سے۔

☆ حضرت علی مرتضیٰ، رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ، کو تشبیہ دی، سیدنا ہارون، علیہ السلام سے۔

عہ حضرت عمرہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر الغفاری رضی اللہ عنہ کی تشبیہ دی حکیم اسلام وغیرہ کو
ہم شکل رسول۔ صحابہ میں حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت کلثوم بن زید، حضرت تہم بن جہاس، حضرت ثقیف بن جابر، حضرت
بن حنیفہ، ابلیس بن زبیر، حسین بن علی، سبط بن زبیر، جگر کو شہر مصلیٰ، عراقی قسیدہ مصلیٰ، حذو العین الزکریا، تاج
مراد اللہ بن جعفر علی اکبر بن حسین، نیز یحییٰ بن قاسم، ابلیس، انبار میں شیر رسول کے نام سے مشہور تھے۔ لوگ انھیں
دیکھ کر اورد گرد جمع ہو جاتے اور گھر سے میں کے کرتب شد کا ہاتھ پاؤں چومتے اور دیکھ و شریف پڑتے
سبز رسول ابن مکتومہ حال و حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہہ تھے۔ "بقیہ صفحہ ۲۰۳"

نبی رحمت ﷺ نے اپنی توفری چادر اپنے کندھے سے اُپر اٹھائی اور اُٹار کر صاحبِ خلقِ عظیم رسولِ کریم، نبی زُورِ کریم ﷺ نے بَسَطَ عَلَى الْأَرْضِ زَمِينَ پر بچھا دی اور اَشَادَ الْخِوَادَ آتِہ اور اشارہ فرمایا اپنی چادر توفری کی طرف کو اس پر بیٹھو۔ یہ منظر ہمہ تھا عظیم الم رتبت رسول کے خلقِ عظیم کا۔ یہ اخلاقِ محمدی ﷺ تھا اور یہ حسنِ اخلاقِ دیکھ کر کلی نے اپنی غامری آنکھوں سے دیکھا تو بکی اُن پر گریہ خاری ہو گیا اور اب غلام کا کردار ملاحظہ ہو اسی عالمِ محبت میں وحیہ بھی آگے بڑھے اور دَفَعَ رَدَّ آتَہ آپے مبارک چادر کو زمین سے اٹھایا اور قَبَلَتَہ اور بوسہ دیا۔ چوما، آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھ لیا سُبْحَانَ اللَّهِ اَدبِ مَحَبَّتِ کے انداز۔ متراج انبیاء کی بارگاہ میں علامتہ عرض ہے کہ

سر پر رکھنے کو مل جائے نعلِ پاک حضور

تو کہیں گے کہ ہاں تاجِ دارِ ہم بھی ہیں

اور عرض کیا۔ يَا كَرِيمَ الْمَسْئَلِ کی شان رکھنے والے آقا۔ میں تو غلامی کے لیے آیا ہوں۔ غلامی چاہتا ہوں۔ غلام بننا بھیجے۔ غلامی کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔ ہونے خلعتِ شاہی ندارم بگردنِ حلقہ طوقِ غلامی

تا دیدہ رختِ عمری سودائی تو درزیدہ ام

فارغِ زور کے باشمِ انہوں کہ ثرا دیدہ ام

غلام پر آقا کی نگاہِ محبت نے اس مقام تک پہنچا دیا کہ سینہ ایسا فی کیفیات کا مسند بن گیا اور جہیزِ محبت سے باواز بند کلمہ شہادت پڑھا اور نظریں خود بخود مجھاک گئیں اور گویا ہوئے کہ اے آقاے کائنات اِنِّی اَزْجُکِّتُ ذُلَّوْیَا کَثِیْرًا میں نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں۔ فَقَتَلْتُ سَبْعِیْنِ بَنَاتِی میں نے اپنے ہاتھ سے ستر بیٹیوں کو زندہ دگر کر دیا ہے۔ اُسی وقت ربِ کریم نے سیدنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجا۔

فرادہ وحیہ بھیجی کہ مجھے اپنی عزت اور منزل

کی تمہیں تم نے کلمہ شہادت پڑھا تو میں نے

تیری ستر ناکِ زندگی کے سارے گناہ عاف کر دیے۔

قُلْ لِّدَحِیۃِ کَلْبِیْ وَیَہْزِیۡتِی وَجَلَّیۡتِی

اِنَّکَ لَمَّا قُلْتَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ

رَسُوْلُ اللّٰہِ عَفَوْتُ لَکَ



كَفَرْتُكَ سَبْعِينَ سَنَةً ۚ

کو اُس وقت آپ کی عمر ستر سال کی تھی۔ مؤلف

جہاں فرمایا ربّ جلّیل نے اسے جبرائیل علیہ السلام یہ ہشکلی وحیہ کلمی سے میرے محبوب کو نبی پسند ہے لہذا جب بھی تو میرا پیغام لے کر جایا کرے تو اسی شکل میں جایا کرنا۔ آپ کے ساتھ آپ کی قوم کے ایک ہزار افراد نے ایمان قبول کیا۔

اداء صدیقی :- ایک مرتبہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام حاضر بارگاہ رسالت ہوئے تو بوریا کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ فرمایا نبی اکرم ﷺ نے یہ کیسا لباس ہے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اپنے محبت صادق سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف نگاہ فرمائیں انہوں نے سب کچھ اللہ سبحانہ کی راہ میں لٹا کر بوریا کا لباس پہن رکھا ہے تو ربّ کریم نے تمام ملائکہ کو حکم دیا کہ میرے محبوب ﷺ کے محبت صادق کی اتباع میں ایسا ہی لباس پہنو۔ سب عالمین عرش اور ملائکہ مقربین نے جتنی لباس اتار کر یہ لباس پہنے ہیں۔ تو حضور ﷺ نے آپ کو بلا بھیجا اور فرمایا اس کے بدلے اللہ پاک کے رسول پاک ﷺ تمہیں لباس عطا کرتے ہیں۔ آپ نے لباس بدلا تو سب ملائکہ نے بھی لباس بدلے خوش ہوئے محبوب ﷺ، محبت محبوب کی ہر شئی سے متعلق کا تقاضا کرتی ہے اور محبوب کی ہر شئی محبوب کو پاری ہوتی ہے۔ محبت مصطفیٰ علیہ السلام والجميع والشاء ایک ایسا مصطفیٰ اور شفاء چتر ہے جس سے تشنگان محبت اپنی اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ محبت کی ہر اداسے محبت جھلکتی ہے والہانہ محبت عقیدت کا اظہار اس کی ایک ایک شئی سے ہوتا ہے۔ محبت کے انداز ان کے اور اس کے نظاہرے نرے ہوتے ہیں اور اس کی خوشبو بھی عجیب غریب ہوتی ہے۔ محبوب کی یاد کرنے والا بھی محبوب ہوتا ہے۔

☆ حضور ﷺ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے رخصتوں پر اپنا معطر و مہنبر دست اقدس پھیرا تو فرماتے ہیں مجھے ایسی خوشبو محسوس ہوئی جیسے ابھی ابھی اپنے چہرے کو تھک لگا رہا ہے۔

حضرت دارل بن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے جب بھی معطر و مہنبر رسول اللہ ﷺ سے مصافحہ کیا تو میرا ہاتھ آپ کے جسم الکر سے مٹنے کی وجہ سے ایسا معطر ہوا کہ اس کا اثر کائنات پر پڑتا تھا۔

ہو گیا۔ یہی تمام دن اپنے ہاتھوں کو سونگھتا رہتا اور مشک سے بہتر خوشبو پاتا۔

☆ پسندہ ائمہ سلیم والذین معطرین حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں میں ایک بار بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو کر خوشبو کی طلب گاہ بنی تو آپ ﷺ نے اپنی جبین مبارک سے پسینہ کے چند قطرے عطا فرمائے وہ میں نے شیشی میں منہال لئے عَزَّوَجَلَّ فَجَعَلْنِي فِي طِينِنَا وَهُوَ أَطْيَبُ الطَّيِّبِ ط آپ کے پسینہ معطر سے خوشبوئے زعفران، عنبر، مشک، آذفر اور گلاب سے بڑھ کر خوشبو پاتی ہے۔ "کنز العمال"

عطرِ جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں جو خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

☆ بستانِ مبارک پسندہ ائمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہما جب کوئی صحابی بقصدِ حضورِ حاضر ہوتا تو کاشانہِ اقدس میں نہ پاتا تو راہ میں آپ کے وجودِ معطر و معنبر کی میٹھی میٹھی خوشبو کی ٹہکت سونگھتے ہوئے جو آپ ﷺ کی گزرگاہ ہونے کے سبب سے راہ میں بس جاتی۔ الندیۃ المنورہ کی جس جس گلی و بازار کو چہ دبا کار، میں وہ خوشبو محسوس کرتے تو چلے جاتے کہ حضور اس راہ سے گزرے ہیں وہ اپنے رسولِ معطر نبی مطہر ﷺ کو پالیتے تو تسلی پاتے۔ اللہ صلی علیہ وسلم قد علینا وعلیٰ آبائنا

کوئی جاں بس کے ٹھیک رہی کسی دل میں تیری کھٹک رہی
نہیں تیرے جلوہ میں کدہ ہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے
جسے تیری صفتِ نکال سے ملے دو نالے ڈال سے
وہ بنا، کہ اُس کے اگال سے، بھری سلطنت کا آدھا رہے

مومن اور منافق :- محبت کی بجائے عداوت، تشریف کی بجائے تنقید، عظمت کی بجائے تحقارت، عقیدت کی بجائے نفرت اور ادب کی بجائے ملامت؟ یہ کتنا تباہ کن حال ہے۔ ایک تربیتِ حضور ﷺ کا ایک دراز گوش پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ انصار کی مجلس سے گزر رہا تھا تو قہر سا تو قہر فرمایا تو اُس جگہ دراز گوش نے پیشاب کر دیا۔ رئیس المناقبین ابن ابی حلیہ اللعثر نے ناک پر ہاتھ رکھ لیا۔ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ سے رازِ گہا تو فرمایا آپ کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر ہے۔

سہ ٹھیک، ہر فرما، ہر لہجہ، ہر حرکت۔

○ **حذر کریں** بُحَّانِ رسول اور شاکنِ رسول کے درمیان جو آج تقریری، تحریری اور قوی فعلی جنگ جاری ہے یہی صدرِ اوّل میں بھی تھی اور یہاں بھی بُحَّانِ رسول سرکارِ دو عالم ﷺ کی تعظیم و تکریم ہی کی خاطر تبر و آذر مائیں اور دشمنانِ رسول، امانتِ رسول پر اڑے ہوئے اور مورچہ بند ہیں۔ اپنی سداہویں اور آبنِ ابی منافق کے درمیان ٹکھنی، ترشی پھر دونوں کی قوتوں کے درمیان جنگ کی قربت، حقیقتِ رسول اور نصرتِ رسول، احترامِ رسول اور امانتِ رسول کی خاطر تھی۔ یہی عین حقیقت ہے کہ یہی جنگ صدِ اوّل سے آج تک برابر جاری ہے اور اقیامتِ حزبِ اللہ سے حزبِ الشیطان برسبر پکار رہیں گے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تانروز چرخِ مصطفوی سے شرارِ کوبہی
☆ **رَبِّنا اِنِ دَواَحِدَیْہِ لِلْعَکْہِ کا ارشاد مبارک** بمعنی برحق تھا اور اُن کا دن رات کا شاہدہ تھا کہ حضور کا جسم اظہرِ معدنِ عطر و گلّاب ہے جس گلی سے حضور گذر گئے وہ راستہ وہ گلی خوشبو سے بھل گئی۔

وہ تھا بدن یا کوئی گل تر پھرائے کی خوشبو وہ روح پرور
چدھر سے گذرا بسا، وہ رستہ، بہا پسینہ گلّاب ہو کر
☆ **یہ تھا تازہ کا باعث** اور اصل سبب ایک طرف احترامِ رسول اور ایک طرف امانتِ رسول کا مظاہرہ۔ حضور اقدس ﷺ کے پسینہ کی خوشبو زمین، ہوا، خیابانِ راہ، گلی و بازار اور کوچہ و بازار کو خوشبو دار بنا دے اُس ذاتِ مقدسہ نے اگر دراز گوش پر سواری کر کے اُس کو سزا یا معطر فرمایا ہو اور اُس کے پیشاب کی حقیقت کو بدل کر مشک سے بہتر کر دیا ہو تو اس میں کیا تعجب؟ «وَاَرِضْنا رِضا رِضا عَظِیْمَ کَمالِ مَکْرِہِی»

۱۔ اس راہِ محبت و حقیقت میں تنقید، تفتیش، اعتراض، اعتراضِ نفرت، امانت کی کوئی گنجائش نہیں بخلاف علیہ رسول اللہ ﷺ نے عربوں کو فرمادیا کہ اُسے کچھ پر نڈول کرنا یا اس کا نام بیکار نہ لگانا۔ عارض کیا حضور بیکار نہیں شوقِ شہد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَا بَیْئَ ہُوَ نَعْمَانِ وَلَا حَبِیْبُ اَبِیؑ نے اُس کا نام بدلا تو خداوند تعالیٰ نے اُس کی تاثیر اور مزہ بدل دیا یعنی تعجبِ اہمیت اور تبدیلِ اخیان فرمایا۔ یہ اللہ کے محبوب ہیں جن کی زبانیں تاثیر کرتی ہیں۔ «بیشکلِ بکسر مزہ»

عمر زمین چھیر ہوا اور مشک ترغبار اونی اسی یہ شناخت تیری راہ گزرد کی ہے
☆ جس طرح حضور ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو، دوسروں کو خوشبو دار بنا دیتی ہے
اسی طرح آپ ﷺ کی ذات "نور" علاموں کو پُر نور بنا دیتی ہے۔ حضور
ﷺ کا عسائرہ حضور، علاموں کو نور بلکہ نور علی نور بنا دیتا ہے۔

☆ حضور "نور" ﷺ کے علاموں کے وضو کے پانی کے قطرات سے تو نوری
فرشتے بنتے ہیں۔ یہ حقیر کی تصویر کیا عرض کرے، نہ علم نہ فہم، نہ عقل نہ عمل، نہ رنگ
نہ روپ اور شامہ مصطفیٰ ﷺ "اللہ اللہ شان قدرتہ لا ط

○ فضائل و شمائل اور کمالات ختمی مرتبت کا کوئی ایک شتمہ بھی "ذربان را بیان
نہ قلم را امکان" کے زمرہ میں آتا ہے۔ خوفِ خفاست و طوالت اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔
شما خوان حبیبیت ﷺ جامی قدس سرہ السامی جیسا با کمال جسے حضور نور
ﷺ اہانت مرحمت فرماتے وقت فرمائیں۔ "جامی سلامت روی و باز آئی"
نے جب تعریف و توصیف کے لئے زبان کھولی تو کمالات و مقامات محبوب کی انتہا نہ
پاسکا اور مجسم محمد بن کر پکار اٹھا "کیا حد نیست وصفتم را بہ نور آغاز سے بنیم"۔

وَصَلَّى اللہُ عَلٰی نُوْرٍ کَرِیْمٍ وَشَدَّ نُوْرَ ہَا پَسِیْدَا
زَمِیْنِ اَز حُتْبِ اَوْ سَاکِنِ فَلَکِ وَرَحِشِقِ اَوْ شَکِیْدَا
اور سعدی قدس سرہ جیسا با کمال اور ہمہ وقت حضور نے ساری زندگی اسی چشمِ محبت
سے سیراب ہو کر سفر در سفر گزار دی تو کنارہ نہ پاسکا تو وہ بھی جاتی دفعہ اپنی عمر کے آخری
لحظات میں "جس کو بارگاہِ رسالت میں ہو چھل جھلنے کی سعادت نصیب تھی" کہہ گیا۔
شاعر "لَو لَکَ تَمَکِیْنِ بَسْ اَسْتَ شِمَائِلُ تَوَظُّدِ وِلَیْسِ بَسْ اَسْتَ
چہ وصفتم کند سعدی نا تمام فَلَیْکَ السَّلَامُ لَے بَنی وَ السَّلَامُ

یعنی اس زندگی ستار اور سفر حیات میں تمام کمالات کی ابتدا صلی اللہ علیہ نور اور انتہا
و علیک السَّلَام، ہے۔ ابتدا بھی درود شریف سے اور انتہا بھی درود شریف یعنی
اول آخر، ابتدا و انتہا، آغاز انجام حضور ہی حضور سے ہے اور حضور تک پہنچنا بغیر
سے درود پاک ہو اس نور پر جس سے سارے نور پیدا ہوئے۔

دروہ و شریف نامہ کہ حضور ﷺ کا قُرب ہی قُربِ مَدَنی ہے۔ یعنی حضور ختمی ترتبت کا قُرب ہی قُربِ رَبِّ الارباب ہے یہ قُربِ ارحمی و لفظی بھی ہے۔ جو قُربِ اِنی الخراجِ اخصیوہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ طَلَا لَیْلَہُ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ غَدَا لَیْلَہُ اَنْصَرْتُکَ یَا مُحَمَّدُ اَوْ یَہُ قُربِ حقیقی اور معنوی بھی ہے جو اِن اللّٰہِ مَعَنَا سے ظاہر و باہر اور قُربِ مُستغنی بھی جو مَا کُوْنُکَ رِیْبُکَ و مَا کُنْتَ اِلَّا رَیْبُکَ سے واضح ہے۔

ضَمَّ الْاِلَہُ اِسْمَ النَّبِیِّ بِاِسْمِہِ ۝ اِذْ قَالَ فِی الْخَمِیسِ الْمُوَدِّعُ اِنَّہٗ لَمِنْ وَ سَقَ لَہٗ مِنْ اِسْمِہِ لِیُحْبِبَکَ ۝ فَاِذَا الْفَرَشِ عُمُوْدٌ وَ هٰذَا الْجَدُّ ۝

یہ قُرب، مومن اپنے پیارے نبی ﷺ کا دروہ و شریف سے پاتا ہے۔

رِصَالُے محبوب اور تحویلِ قبلہ :- قرآن پاک پک سورت البقرہ آیت کریمہ ۱۳۲

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَآءِ ۝ فَنُزِّلُ الْمَلَائِکَۃَ مِنْ قَبْلِکَ مُرْسِلَہٗ ۝

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تجھدا آسمان کی طرف چہرہ کو،
پس ہم بھیج دیگے تھے اس قبلہ کی طرف سے میری رِصالے۔

○ المیزان النورہ راو اللہ تعالیٰ اَوْرَئُکَ اَبَدَیْنِ سَلْبِ عَجْرِی الْقَدْسِ سَرَدَاہِ اَعْدِیْہِ اَیَّتِ کَرِیْمِ نَزَلَ یُجُوْی اِس میں محبوب سے خطاب ہے اور کتا جسین بیان اور اندازِ محبت سے ہے۔ محبوب تھا راجہ بار بار آسمان کی طرف اٹھتا ہم دیکھتے ہیں۔ تو ہم ضرور بصرِ نورِ حقین اس قبلہ کی طرف ہی پھیر دیں گے جس میں تیری رِصالے۔ مسجد نبی سلمہ میں نمازِ ظہر کی تیسری رکعت میں رکوع سے قبل حضور ﷺ نے کعبۃ اللہ کی طرف مُنہ پھیر لیا۔ صحابہ کرام بھی اُدھر پھر گئے جہر

حلہ قُرب و وقسم ہے قُربِ نَوَالِ اَمَدِ ظاہر ہوا اور حق باطن۔ حدیثِ قدسی وَفِی سَمْعِکَ وَفِی بَصَرِکَ وَفِی نَیْطِکَ اِس شاہ ہے۔ قُربِ فَرِیضِ حق ظاہر ہو اور عیدِ مستحبکِ نالِی مُستغرق اور باطن جو بطلانِ حدیثِ پاک اِنَّ اللّٰہَ یَنْطَلِقُ عَلٰی سَانِ عَمْرٍ ط یہ قُربِ مَدَنی اور معنوی کی طرف اشارہ ہے۔ یہ مقامِ نفا سے بظاہر ہے۔ تَحْمِیْلُ الشَّوْہِ سَمُوْہِ ۱۸۱ ملاحظہ ہو۔

”اَزْ طَوَافَاتِ شَوَابِہِ طَرُوْہِ مَدْرُوْہِ خَاجِ بَاقِی بِاللّٰہِ قُربِہِ نِیْمِ اَحَدِ قُربِہِ کھڑے۔“

حلہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اِسْم کے ساتھ اپنے نبی کا اِسْم ملایا۔ جس کی شہادتِ مَوَدُّونِ پانچ وقت اذان میں دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام کی حکمت ظاہر کرنے کے لیے اپنے نام سے مُشتق فرمایا۔ پس عرشِ عظیم کا ایک گوشہ ہے اور آپ محمد ؐ ”عَنْ حَبِیْلِ فَصَّلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَرَبِّکَ ط

”اَمَّا رِیْبُکَ فِی اِسْمِکَ الْغَیْبِہِ“

حضور نے اپنا چہرہ مبارک پھیرا۔ نہ شک نہ شبہ اور نہ اشتباہ اور کمال یہ کہ یقین کے ساتھ
 عینِ حالتِ نماز میں حضور کی اشباح کا ریکارڈ قائم کر دیا یہ کمال تھا صحابہ کرام کا ”درجہ تہن
 میں اور صحابہ کرام بھی رب سبحانہ و تعالیٰ کے محبوب بن گئے۔ محبتِ حقیقی کو اپنے محبوب
 کریم ﷺ کی اولیٰ محبوبانہ پسند آگئی۔ تحول قبلہ حضور ﷺ کی رضا اور چاہنے سے ہوا
 کہ رسول ﷺ کی مشیت اور ارادہ اللہ سبحانہ کی مشیت اور ارادہ ہے۔ اور نہ
 کا مقام اس سے بلند تر ہے۔ شبِ سراج مقامِ دنیا پر اخذیتِ منجی علیک
 کر کائنات کے ملک و ملکوت کی ہر شئی کو محبوب کی رضا پر نچھاور کر دیا اور روزِ قیامت
 ربِ کریم کو ہی کرے گا جس پر محبوب کی رضا ہوگی۔ مزید برآں قیامت کے روزِ رب و
 صاحبِ کتب پیوستے سے پہلے ربِ کریم اپنے محبوبِ مصطفیٰ کریم ﷺ سے
 پوچھے گا وَصَّيْتُ يَا مُحَمَّدُ مَاذَا عَمِلْتَ قَالَ تَصَوَّيْتُ يَا رَبِّ رَضِيَّتْ۔ ہاں
 میرے رب میں راضی ہوں تب جنت اور دوزخ کے دروازے بند ہوں گے۔ ”یوحنا
 شانِ کبریٰ کے قربان“۔ اَللّٰهُمَّ صَبِّرْ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْكَ ط

حکمت :- ہم سید الانبیاء ﷺ کے نیاز مند غلام ہیں۔ ہمارا ایمان
 نبیِ محترم پر ہے جن کی ہر ہر ادا ربِ کریم کو پسند ہے آپ کی اولیٰ محبوبانہ کا اشارہ کہ
 ○ تَقَلَّبْ وَجْهَكَ فِي السَّمَاوَاتِ ۖ يَخُفُّ عَنْ رَءْسِ رَبِّكَ رَبُّكَ بِهَا يَوْمَئِذٍ بَصِيرٌ
 ہے ذکرِ تحفظِ دُور و خرافیت کے انور سے کتابِ قرآن سے اور عذابِ رحمت سے ہل جاتا ہے۔

حلہ پ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۷۷ ہم رکھتے ہیں بابا ربہا آسمان کی طرف چہرہ کرنا اولیٰ محبوب
 محمد ﷺ اور فرمایا ہر ایک شئی کا قبلہ ہے۔ مومن کا قبلہ بیت اللہ، انبیاء کا قبلہ بیت المقدس اور ملائکہ فرشتے
 بیت المعمور اور محبوب میرا قبلہ تیری ذات۔ کتبِ تلاوت، تواریخ، انجیل اور زبور کا رسولِ بنی مانی
 میں تھا۔ لیکن محبوب پر جب وحی نازل فرمائی اس کا اندازہ کچھ عجیب تھا اُنہی نے تجھ کو بانہ، کہ بیتِ باجرا
 خارجہ میں گئے جب کہ محبوب وہاں قیام پذیر تھے اور وحی فرمائی۔ اگر محبوب کعبۃ اللہ میں ہیں تو وحی کہاں
 میں اگر سفرِ ہجرت میں تو وحی وہاں اگر آپ مدینہ منورہ میں تو وحی وہاں ہوئی اگر محبوب بسترِ محرابِ حجاز
 میں ہیں تو وحی وہاں نازل ہوئی۔ اور اگر حجۃ الوداع میں تقویٰ اُٹھنی پر سوار خطبہ فرما رہے ہیں تو وحی
 ہوتا ہے

○ یٰسَیِّدُکُمْ اللّٰهُ سُرورِ کائنات صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ ستودہ صفات
 جمیع محاسن و محامد کی جامع ہے اور آپ کی ذاتِ اقدس انوار و تجلیاتِ الٰہی کا مظہر اور
 کہ آپ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے محبوب بھی ہیں اور محبوب بھی۔ اللہ تعالیٰ
 آپ کے وسیلہٴ میلہ سے امت کو محبوبیت کے مرتبہ کے حصول کا حکم فرماتا ہے محبت
 کیفیتِ قلبی کا نام ہے۔ مَا وَفَّرَہِی قَلْبِہٖ جو چیز دل میں کھڑے۔ اور جس
 کی یاد سے دل دھڑکے وہ محبوب ہے۔ یہاں تو بات معبودِ حقیقی کے محبوبِ حقیقی کی
 ہے۔ محبوب کی ہر شے محبوب ہوتی ہے۔ محبوب کے چہرہٴ اقدس پر پسینہ مثلِ شبنم
 کے قطرات محبوب، جس چیز کو ہاتھ سے مس کر دیں وہ چیز محبوب، در محبوب، دلیرا محبوب
 خفا محبوب، ہوا محبوب گلی و بازار محبوب غرضیکہ وہ محفل، مجلس محبوب، جس میں محبوب
 کا ذکر ہو۔ یہ فیضِ محبوبیت ربِّ کریم پہنچنے محبوب صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت کو بھی عطا فرمایا
 جس پر نگاہ پڑ گئی وہ غار محبوب، پہاڑ محبوب، وہ شجر محبوب، حجر محبوب، و چشمہ
 نادر محبوب "یسیٰ محبوب پر درود و دعائیں ایسے رسول پر سلام ہوں۔"

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ سیدہ اُمّ سلمیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرمایا کرتیں۔ جبکہ اُمّ الدیار کی زیارت کو جایا
 اور اُس کی جھانڑیوں کے چکل کھایا کرو۔ اگر پھل نہ ہوں تو پستے ہی کھایا کرو کہ یہ وہ پہاڑ ہے
 جن پر اللہ سبحانہ کے محبوب کی نگاہیں پڑی ہیں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمِ مبارک سے
 لڑا گیا یہ محبوب کائنات "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ" سے محبت کرتا ہے اور حضور اُس سے محبت کرتے
 یہ ایک حقیقی پہاڑ ہے۔ اللّٰہُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْحَمْہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قدم قدم پر برکتیں نفس نفس پر حیرتیں جہر جہر سے وہ شفیق عاصیاں گزر گئے
 جہاں نظر نہیں پڑی ہاں ہے است آج تک دہاں دہاں سحر ثقی جہاں جہاں گزر گئے
 ہستی کو ارتعاش سے جو انعام ملا وہ کتنا کمالِ تحفہٴ محبت ہے۔ شجرِ حجاز غارِ پہاڑ، قطرہٴ دریا
 چشمہٴ چرند پرند سب اُس سے محبت کرتے ہیں اور محبت کی خوشبو عجب کو آہی جاتی ہے۔
 خواجہ اولیٰس قرنیؒ بہ محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا۔

اِنِّیْ لَکَیْجِدُ رِیْحَ النَّفْسِ الرَّحْمٰنِ مِنْ فِیْہِ الْیَمَنِ تحقیق میں رحمن کی خوشبو کی طرف سے پاتا ہوں۔

☆ پوچھے کوئی صُبیحِ ہلالِ وائس سے حُبتِ نبی سے زندگی کیسی سُور گئی
 نسیمِ رحمان، مَحُبتِ ﷺ "کرائی - یہ کس محبوب کی خوشبو ہے یہ محبوبِ اویس تھی
 جس کا ذکر پاک ربِّ العزت کے محبوبِ مسجد نبوی شریف کے منبرِ نبی پر بوقتِ
 خطبہ جمعہ المبارک میں فرما رہے ہیں یہ عجبی خوشبو حُبتِ مُصطفیٰ کی خوشبو تھی۔ جو یادِ مُصطفیٰ
 ﷺ "دُرود شریف سے ملتی ہے" اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِمَدَنِیِّ الْمَدَنِیِّ لِلْمَدَنِیِّ الْمَدَنِیِّ

ہوئے جانِ من آید از سونے عدن از دے جان پروردِ اویس قرن
 سر بہر دوستی اویس قرن بے خطا چوں نامہ مشکِ عُقن

سُپلِ منیٰ کو حضور ﷺ کی طرف سے محبت کا تحفہ خرقة عطا ہوا۔ صاحبینِ کریمین
 سیدنا عمر و علی رضی اللہ عنہما سے فرمایا اُن سے کہنا کہ پہن کر میری اُمت کے لئے
 دُعا سے مغفرت کریں۔ آپ حشرِ مُصطفیٰ پر وضو فرما رہے تھے کہ ملاقات ہوئی اور خرقة کو
 آنکھوں سے لگایا اور مُصطفیٰؐ لیا اور دُعا میں مصروف ہو گئے اب معبود اور عابد، خالق اور بندہ
 کے درمیان راز و نیاز کی باتیں ہونے لگیں حکم ہوا تیری دُعا سے ایتنا تیرا اُمتی کی بخشش
 کی عرض کیا اور حکم ہوا اس تیرا عرض کیا اور حکم ہوا اُمتِ اور ریحہ کی بکریوں کے بالوں کے
 برابر بخشش کروں گا۔ یہ راز و نیاز مَحُبت اور محبوت کے درمیان تھے سبحان اللہ کیسا پیارا اندازِ
 محبت کرتے ہیں صاحبینِ کریمین رضی اللہ عنہما نے آواز دی تو فرمایا اچھا سرے مولیٰ کی
 یہی مرضی تھی "مرضی مولیٰ از ہر اُملی" ذلکَ الصمد

○ اے اویس! قرن کے باشندے! تو کتنا پیارا ہے اور اے اُمتِ مُصطفویہ کے حضرا
 جن کے پاس خرقة دے کر صاحبینِ کریمین کو بھیجا گیا، تو کتنا محبوب ہے اور یہ خرقة
 تبرک کتنا مبارک ہے اور یہ تیری سرزمین جہاں خرقة عطا ہوا وہ خطہ ارضی کتنا بابرکت
 ہے اور تیرا دُعا مغفرت کرنا یہ نذرانہ ہے بارگاہِ محبوب میں اور وہ لحات کتنے حلیم تھے
 جن میں تو نے اُمتِ برحمتہ کے لئے دُعا کی جو عرش پر مَحُبت نے سنی اور فرش پر مَحُبت

عہ سلامِ عیت میں بچہ، بدمعش رہا۔ قریب ہوا ہے۔ اگرچہ بظاہر ماہِ قرآنِ مجید کا رُخِ اُستکانِ سدا آفتاب
 رہا "ﷺ" سے دُور تھے لیکن باطنِ قریب اور ہر وقت صاحبِ حضور تھے۔ رزقِ مقرر

نے: عَزَّ وَجَلَّ کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ! مجھے بھی مَضر اور رِبعی کی برکیوں کے برابر
مقبوضہ محفوظہ اُمنت سے ایک برکی کے گھر کے ایک بال میں شمار فرما دینا۔

قرنِ ہند اور بخود آمد زمین در ہر زمیں بازید اللہ شراساں یا اویس اندر قرن
اِس پختیں فرمودہ و مفضِ مصطفیٰ از مین سے آیدم بوسے خدا

○ اب قافلہٴ عشق کے سالارِ اعظم ہیں۔ آپ کا ذکر، عشق و محبت کا ذکر ہے جو
تاقیامت نجاتِ رسول کے قلوب کو زندہ و تابندہ کرنا اور گرماتا رہے گا۔ آپ کو کبریا
دُرود شریف، ذاتِ رسول ﷺ میں فنا ہو گئی تھی اور ہر وقت، استغراق، حضور
آور ویدار میسر تھا۔ آپ مستورِ اولیاءِ کرام سے ہیں۔ دنیا میں بھی مستور اور قبر میں مستور
اور قیامت کے روز بھی مستور اُنھیں گے کہ ربِ کریم عزوجل آپ کے ہم شکل ایت ہزار
فرشتوں میں اُٹھائے گا یعنی اُولَئِکَ اَیَّ حِیْ تَحْتَ قُبَّارِہِی لَا یَعْرِضُ عَنْہِی مَلٰئِکَہُ
کمال تفسیر ہوں گے اور قبیلہٴ رحمانی اُٹھے داخلِ جِلدِ ارم ہوں گے۔

☆ سلسلہٴ علانیہ اُولیئہٴ کا فیضان بغیر کسی ظاہری ہیبتِ آپ کی قبرِ مطہرہ و محطّہ سے تاقیامت
جاری رہے گا اور یہ نسبت اُولیئہٴ دُرود شریف سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُن پر جنائت
حیات فرماتا ہے۔ اس نسبت سے بڑے بڑے اُولیاءِ مُستغنیض ہوئے ہیں۔

حدیثِ قدسی: کَلَامُ اللہِ بَرِّانِ رَسُوْلِ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ وَ عَلٰی اللہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
اُذْکُوْا اَحِبَّ اَتَنِیْ فِیْ سُوْلِ الْمَلٰئِکَۃِ | حکم ہو گا میرے قُرب میرے قُرب آجائیں فرشتے

علیہ میرے اُولیاءِ میرے دامن میں چھپے چھپے ہیں۔ میرے سوا اُن کو کوئی نہیں جانتا۔ اِنِّیْ اَعْلَمُ اَعْلَمُ اَیْسے
اصحابِ رحیم، اُمّو حُسنہ اور تائیدِ اللہ اہِ شجرات سے پھلتے جلتے ہیں۔ مگر اُولیاءِ کی پہچان مشکل ہے۔ جس میں
اللہ سبحانہ کی ذات اپنی قدرتوں کے پردہ میں اور کَلَامُ اللہ نے کَلَامِ نفیس کو قرآنی الفاظ میں چھپا رکھا ہے۔ اِس کا
مُخبرانِ بارگاہِ بشارت میں چھپے رہتے ہیں۔ ان کے سینہ میں آثار اور امرا الہی مستور ہیں جس سے یہ پھلتے
نہیں جاتے اور یہی اللہ سبحانہ کے دامن میں چھپے کا معنوم ہے۔ ۱۲ مَدَنِ سِرِّ اللہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

علیہ حضرت ابوالحسنِ قرمانی نے سیدنا ابوزید بخاری کے حوالہ کے ایک سوال بعد اِکِ قبر سے فیض پایا اور حضرت ابوزید
نے سیدنا امام جعفر صادق کی قبر اطراف سے نسبت اُن میں فیض پایا۔ کہتے تھے ہاؤالدین نقشبند بخاری نے سیدنا ابوالحسن
علیہ السلام کے ذکر و ثناء سے یہ طریقہ مالیتِ نقشبندیہ پایا۔ جو کہ آپ کا چاہنا طریقہ ہے ۱۲ مَدَنِ سِرِّ اللہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

مَنْ أَحْبَبَنَا لَمْ يَقُولِ اللَّهُ لَهُمْ
وَالْمَسَاكِينُ ط
عرض کریں گے کون محبوب؟ فرمائے گا اللہ تعالیٰ فرما
اور مساکین لوگ۔

○ دعا :- نبی کریم ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اَخْبِنِيْ
مَسِيْكِنًا وَاَمْسِنِيْ مَسِيْكِنًا وَاخْضِرْنِيْ فِيْ دُمُرِ الْمَسَاكِيْنِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكُ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ ط

خوشبوئے محبت :- سیدنا بایزید طحطاویؒ، بطحطاوی علیہ رحمۃ الابرار ایک دفعہ
میں نے اور خرقان کے مقام سے گزرے تو فرمایا مجھے یہاں ایک شہنشاہ طریقت، اللہ کے
بند سے، کی خوشبو آ رہی ہے۔ خوشبو دہاں ہوگی جہاں پھول ہوگا وہ ایک عظیم پھول
ہے۔ جو گھٹان رسالت اور چمنستان نبوت میں پھلے گا۔ جس کی آج مجھے خوشبو آ رہی
ہے اور جس کی محبت اور جھمی جھمی خوشبوئی کی مہک سے سارا عالم مہلک ہوگا۔ عرض
کیا گیا وہ کون ہیں تو فرمایا میرے وصال کے سو سال بعد پیدا ہوں گے۔ اُن کا نام نامی
ہم گرامی سیدنا ابوالحسن علی ہوگا اور آپ کی شکل و صورت، خلیفہ مبارک، ڈاہری مبارک
زلفیں، قد اور عمر تک بیان فرما دیا۔ شریعت و طریقت کے مدارج اور مقامات کو بھی
ظاہر اور منکشف کر دیا اور فرمایا وہ باغ طریقت جو یونہی نقشبندیہ مجددیہ لگا میں گے۔

اس باغ کے رنگ برنگے چنے اور پھول، اولیاء ربہتی دنیا تک قائم اور درود و شریف
کے انوار سے شکفتہ رہیں گے۔ اللہ اکبر اللہ علام الغیوب والشہادۃ کے حضور و صلی اللہ
علیہ وسلم کے غلاموں کی نگاہوں سے قربت و بعد زمانی و مکانی عالم ارواح تک کے پرے

عہد اُنہی علامت فیض اعراض۔ جو اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر خوش ہوا اور درود و شریف سے لذت پاتا ہے۔
عہد اولیاء کرام کی عالم ادراج، عالم دنیا، عالم برزخ اور عالم قیامت تک دوستیاں قائم ہیں۔ وہ ایک
سر سے فیض لیتے دیتے اور انھیں کی جہاں نوازیں کرتے دعائیں اور نصائح دیتے ہیں اور عالم قبریں تک
سرسے کے دوست اور مقامات سے باخبر ہیں۔

شہنشاہ طریقت، شہنشاہ ولایت کی بارگاہ میں حضور و تامل کے مراد و تامل پر شہنشاہ ولایت چند
ہم امیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے چمکے گی کی ظاہر اہل فیض سے مال مال ہونے اور الہی برقی الہی
بقیہ اللہ علیہ وسلم

توضیح: میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا کہ چپ رہو اور فرمایا اَصْبَتْ فَاَلَزِمْتُ مَا
صَبَّحْتُ اِیْسٰی پَر قَامَ رَہو لہ

○ آفتابِ نبوت کے ذروں کی نگاہ کا یہ حال ہے کہ جنت سات آسمانوں سے اوپر
دورخ سات زمینوں کے نیچے اور فرش و فرش سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی آنکھوں
سے دیکھتے ہیں تو آفتاب کو زمین سے لگا دیکھتے ہیں لگا و پاک کا کیا عالم ہو گا۔ حضور ﷺ
پر درود شریف کی مؤاہبت سے یہ مرتبہ اولیاء کاملین کو عطا ہوا۔ "مَنْ جَعَلَ اللَّهُ

عَلَيْهِ بَعْضُ ضَعِيفُ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانِ" الکیٹ "کو ضعیف کہہ کر انکار کرتے ہیں اور مزید برآں کہ شرکاء غوثی
لگاتے ہیں۔ اُن کو اس سند درج حدیث قدسی پر غور کرنا چاہیے ممکن ہے کہ ہدایت کی راہیں کھلیں حضور علیہ السلام
امثلة ذالک الشکاک کی ذات معہ صفات، اللہ تعالیٰ و تعالیٰ مکتبہ فیاض کی عطائیں۔ آپ ﷺ سے
جس علم فضل اور شفاعت کا ظہور ہے یا ہو گا وہ سب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ارادہ و مشیت امر اور فاعل ہے
مقتدر الفاعلین آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے مظہر گل ہیں۔

حدیث قدسی۔ کلام اللہ ربان رسول اللہ "مَنْ وَجَلَ فَضْلِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ" صحیح البخاری

جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے میرے دل سے ولایت کی میرا اُس سے اعلان جنگ ہے اور جن چیزوں سے
میرا بندہ محمد سے قرب چاہتا ہے اُن میں سب سے زیادہ محبوب چیز میرے نزدیک فراغ ہے۔ بعد ازاں میرا بندہ
نوافل سے میرا قرب چاہتا ہے تو میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ
سنا ہے اور اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑ لیتا ہے
اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے دگلتا ہے تو ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے
پتاہ لگ کر کسی بُری چیز سے بچنا چاہتا ہے تو میں اسے ضرور پتاہ دیتا ہوں۔

☆ اس حدیث پاک کا مفہوم یہ کہ صفات بشریہ سے نکلنا اور صفات حقہ سے مشغف ہونا۔ اہل حقان کے نزدیک
ثباتی اللہ سے بقا پانچ کام مراد ہے اللہ تعالیٰ کی صفات جمع، بصر اور قدرت کے انوار بندہ کی تسخیر بصر اور قدرت
میں ظاہر ہوتے گئے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے وہ نور اللہ سے سُندا، دیکھتا، پکڑتا اور چلتا ہے۔ اولیاء
کے یہ تمام حضور ﷺ کی نگاہ فیض سے ہیں اور حضور ﷺ سے یہ کمالات مظہر ذات و صفات
اللہ تبارک و تعالیٰ سے ہیں۔ فقیر مرزا کی اس توجہ سے محفلِ شکر نازل ہو جائے چاہئیں و التَّسْلِيمُ



علامتِ محبت بد محبت آنکھ میں رقت، دل میں کسوفیت اور جسم و جان میں
 ذہولتی ہے۔ ان سب پر غلبہ ہو تو فانی فی الخیر اور حب اس میں محبت اور استغراق ہوتا
 ہے تو اسی کا نام عشق ہے۔ محبت، محبوب کی اتباع کا شرعہ اور عطیہ خداوندی ہے۔ اس
 کو بہت بڑا شوق ہے

من اتبع الهدی ۱۰ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم بحقیقۃ الحال علی وجہ الحال ط
 ☆ حضور ﷺ نے دیر نوزد میں بحری کے وقت کو مقرر ہے ہن کائن کے ایک شخص کے استغاثہ کی
 آواز سامنے بعید سے سنی لی اور حضرت سے جواب مرحمت فرمایا۔ یہ ہیں معنی بتی دستِ مع کے
 ☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صلوة الکسوف میں محبت جو "سات آسمانوں کے اوپر" اور دوزخ "جو
 سات زمین کے نیچے" کو لطف فرمایا اور ہاتھ مبارک اٹھا کر کے محبت سے انور کا خوشہ ٹوٹنے کا ارادہ بھی
 فرمایا یہ معجزہ ہے بتی بیضر کا۔ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ورسولہ الاعلیٰ بالصواب ط
 ☆ حضور ﷺ نے کلمہ کہ ید اللہ فوق ید یدہ سے اپنا ہاتھ فرمایا اور عزوہ اُٹھیں کنگریاں
 پھیلنے اور ٹوٹنے کے فعل کو اپنا فعل فرمایا۔ وصار میت اذ رمیت ولکن اللہ رمی "یہ مطلب ہے
 فی یسعیٹ کا۔ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ورسولہ الاعلیٰ بالصواب ط

☆ حضور علیہ السلام شبِ اسراء کے دوپانے سالوں اور لاکھوں میلوں کا فاصلہ ایک لمحہ میں
 شبِ معراج کو طے کیا یہ معجزہ ہے۔ فی یسعیٹ کا۔ اللہ شہیدی ورسولہ وبارک علیہ ط
 ☆ قبلہ اعتقاد اہل سنت و جماعت کے مطابق علمِ غیب، حلیہ ناز، ثناء و ثناء، شفاعت اور قدرت
 یہ سب اللہ سبحانہ کے نور کے ظہور ہیں جو حضور ﷺ کی ذات میں سے ظاہر ہوئے اور اذیکہ سے ان
 کا ظہور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اواسط میں ہوا نیز مسامتہ بعید سے دند و شریعت کی آواز دینی یا آسانی، تعمیل یا
 اسکانی اللہ تعالیٰ آپ تک پہنچا جیتا ہے۔ ہذا میں ہی کسب کشف، روحی، فرشتہ یا ہوا و فیر کا جیسے تینا علیہا ان نبی اللہ
 علیہ السلام نے اُن سے کوئی غلطی نہ ہوئی کی ادارتیں میں سے سنی لی یہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اُن تک یہ آواز بند ہو گیا پہنچا
 دی اور اللہ تعالیٰ اس پر قاص ہے کہ وہ حضور ﷺ کی اکیلی ذات پاک میں یہ جملہ صفات جمع فرمادیں۔

واللہ یحییٰ الموتیٰ ۱۰ ینصیب طائیفہ المذبح والیہ اُنیب ط
 عنہ الیقینی نادر یحییٰ ما یسویہ المخبوب ط
 سب کے علاوہ یہی ہے عشقِ جلال ہے اور محبتِ جمال ہے عشقِ شوریج ہے اور محبتِ چاند۔ ۱۰ مہ کاں اللہ

کی توفیق سے عطا ہوتی ہے۔ محبت کسی نہیں دہی بے محبت میں جمال ہے اور شبنم کی سی ٹھنڈک۔ عشق میں جلال۔ غلام حبیب اپنے محبوب ﷺ پر درود پاک پڑھ کر اس محبت میں غوطہ زن ہوتا ہے تو پھر اس کا ہر کام سُنتِ مصطفویٰ کی رنگ میں از خود دھل جاتا ہے اور وہ اپنی زندگی میں سُنتِ کا نقشہ نظر آتا ہے۔ عاملِ باسنت ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ محبت میں کامل ہے۔ ورنہ محبت خام اور بے عملی کی تصویر اور یہ کیفیت بے عملی، دھولے محبت کی تقلید ہے۔ عشقِ مصطفیٰ تو مومن کی میراث اور سرمایہ حیات ہے میری ہر ہر ادا سے یا نبی سُنت جھلکتی ہو

☆ مسئلہ :- اللہ جل شانہ کو عاشق یا معشوق کہنا عند الشریعت منع ہے۔

☆ فرع میں اصل کا رنگ اثر ہوتی ہے اور خلیفہ وہ ہوتا ہے جو سیرۃ و صورتہ اصل کی مانند ہو۔ فرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہے۔ حضور ﷺ ہی ہر کمال کی اصل ہیں فاقہم

☆ چکور عاشق ہے چاند کی۔ چکور کو بھی چاند کا نور نظر آتا ہے چمگاڈ کو نہیں۔

☆ چاند نور ہے اور چکور نوری ☆

☆ بلبل عاشق ہے پھول کی۔ بلبل کو ہی پھول کی خوشبو آتی ہے۔ پھر کو نہیں۔

☆ پھول لطیف ہے اور بلبل حیم لطیف ☆

☆ پروانہ عاشق ہے شمع کا، پروانہ کو شمع میں محبوب کا عکس نظر آتا ہے بخوند کو نہیں۔

☆ پروانہ میں ساز ہے اور شمع میں سوز ☆

○ محبوب کا نبات "گلستانِ قدرت کے پھول ہیں۔ کی خوشبو، سُنتوں کو آتی ہے۔ غیروں کو نہیں۔ خوشبوئے محبت کا تعلق جسم و روح دونوں سے ہوتا ہے۔

علہ چل چلے بر قدرت سے شیریں اور محاسن پاتا ہے تو پھر خوشبو اور رنگ کا غبار ہوتا ہے۔ خام پھل کا یہ نصیب نہیں۔ تقویٰ پر پختگی سے چہرہ پر سُنت کا رنگ چڑھتا ہے تو پھر خوشبوئے محبت آتی ہے تو یہ خوشبو زمان و مکان کی حدود سے گزر جاتی ہے۔ نسبتِ دماغ خوشبو کو پالیتے ہیں۔ غیروں کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔

علہ خلیفہ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میرت و سعادت کے شواہد کائنات صریح و منکوی کی طرح تھے۔ موجود است عالم کا ہر کمال اصل کائنات کمالِ محمدی سے ہے عجل اللہ تعالیٰ فرجه

کہیں حسن بن کے رسول میں، کہیں رنگ بن کے وہ چھول میں " ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾
 کہیں نور بن کے رسول میں، وہ خلیفہ اپنا دکھا گئے " ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾
 سیدنا یونسؑ کی خوشبو سیدنا یعقوبؑ علیہ السلام کو آتی ہے بھائیوں کو نہیں اور
 دلیوں کی خوشبو دلیوں کو آتی ہے نجدیوں کو نہیں۔

○ قرآن عزیز میں حضرت یعقوبؑ علیہ السلام کا ارشاد وافی لَا حِدُّ دَرَجَاتِ يُونُسَؑ
 مجھے یونسؑ علیہ السلام کی خوشبو آ رہی ہے، سبحان اللہ، سیدنا یونسؑ علیہ السلام کی یہ
 خوشبو نے محبت تین سو میل دور اور اسی سال بعد آگئی۔ سیدان محبت میں قریب و بعد
 زمانی و مکانی کے فاصلے کتنے سمٹ جاتے ہیں۔ ادھر کرتا باعشؑ نور چشم بنا اور ادھر خرقہ
 اُمت کی بخشش کا سبب بنا۔ محبوب کی خوشبو تمکین محبت کے بعد آہی جاتی ہے بشرط
 یہ ہے کہ محبت صادق ہو اور نسبت پختہ اور دلیوں کی خوشبو محبت دلیوں کو آتی ہے۔
 خواجہ خواجگان شہنشاہ اولیاء نقشبندان ابنہ فیہ ہذا الدین بخاری کی ولادت باسعادت
 کی خبر حضرت بابا محمد سناسی قدس سرہما الغفاری نے اپنے وطن النوف بخارا میں جا کر دی کہ مجھے
 یہاں ایک مرد کامل کی خوشبو آتی ہے۔ جو امام الطریقیت، پیشوائے شریعت ہوگا اور آپ
 کی ولادت پر جب گو میں لیا تو فرمایا یہی وہ فرزند ہے اور آپ نے خلیفہ سید امیر کلل قدس سرہما
 سے فرمایا اس کی تربیت غور سے کرنا حتیٰ ہے " ولی را ولی سے شناسد "۔

محبت اور اس کا مقام :- مومن کی مومن سے محبت، کعبۃ اللہ سے محبت قرآن
 سے محبت، دین سے محبت، صحابہ کرام سے محبت، الحب اللہ کے تحت اللہ کے لئے
 ہے لیکن مومن کی رسول اللہ ﷺ سے محبت، اللہ ہی کی محبت ہے ثَبَّتْنَا اللہ سُبْحَانَهُ
 وَنَعُوذُ بِہِ عَلَى حَبِئَةِ الرَّسُولِ اللہ الہی الہی عَنِ حَبِئَةِ اللہ سُبْحَانَهُ ط عَزَّ وَجَلَّ، صَلَّى اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 ○ وَنَعُوذُ بِکُمْ دُنُو بِکُمْ وَاللہ عَفُوٌّ رَحِیمٌ اشباع، ادب اور محبت سے
 رب غفور رہا ہے گناہ معاف فرمائے گا اور تمہیں اپنی صفت رحیمی سے رحمت کی چادر میں
 ڈھانپ لے گا اور تم اس کے دنیا و آخرت میں محبوب بن جاؤ گے۔

علہ رسول اللہ کی محبت میں اللہ کا محبت ہے اس میں ذرا ہر تفاوت نہیں۔ ہم سب کو اس پناہ رکھ، ضلوع شمس و قمر
 منہ حاشا علی سواہما

حدیث الحَبِيبِ عَلَىٰ صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

☆ مَنْ أَحْبَبَنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ | جو مجھ سے محبت کرے گا مجھ سے ساتھ جنت میں ہوگا
يَا سَاكِنَ الْأَنْدَالِ طَيْبَةٌ كُنْكُمْ إِلَى الْقَلْبِ مِنْ أَجْلِ الْحَبِيبِ حَبِيبِي
مَاحِبُ الْبَدِيَارِ تَغْفَنَ قَلْبِي وَلَكِنَّ الْحَبِيبَ مَنْ سَكَنَ الدِّيَارِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَارِثًا وَالصَّلَاةُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَاةً وَافِيَةً وَالسَّلَامُ عَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ سَلَامًا صَارِفًا



بقیہ مستفیض

علم و ربانیت کے مراتب پر چڑھیں۔ درجہ اول تصدیقِ نبوی کے بعد احکامِ شرعیہ کا بحال آنا اور مسکتِ نبوی کی متابعت کرنا۔ جبکہ
قیامت کے علماء و علماء ہر اس مقام پر ہی ظہور گئے۔ درجہ دوم حضور "ﷺ" کے احوال سے اعمال یعنی مشاغلِ نبوت و ولایت
افرادِ احسان کی طرف سے کیا درجہ سوم حضور "ﷺ" کے احوال و مذاق اور مواجہہ پر مجاہدہ و استقامت علی التمتہ سے
حصولِ فیض کرنا یہاں سارے ایک عجیب کیفیت سے روپا لے کر اور نفسِ پاک سے رہتا ہے۔ درجہ چہارم مسکتِ نبوت کی
کامل تحفہ و متابعت اور جنتِ خلد و سعادت (اسی) دینی سے لے کر اجتناب یہ تمام علماء و ائمہ کیلئے مخصوص ہے۔ درجہ پنجم کمال
نبوت کے انداز سے حصولِ فیض کرنا۔ یہ محض فیضِ ربی سے ہے۔ درجہ ششم ان کمالات کی اتباع جو مقامِ نبوت پر ہی سے خاص
ہیں یہ جو شخص درجہ دوم نظر پر قدم اور سفر و روغن کا ہے۔ خواجہ عبداللہ ابن محمد و ابی علی رحمۃ اللہ علیہ۔ درجہ ہفتم متابعت کے تمام
درجات کا جامع ہے۔ اس میں تصدیقِ نبوی بھی ہے اور تمکین بھی نفس کا ظہور اور قلب کا اطمینان بھی ہے۔ قارب
اور نفس "حجم" عالمِ خلق کا لطیفہ ہے اور عالمِ خلق قریبِ نبوت سے ہے۔ بطائفہ خمسہ قلب روح برحق انھیں
سے ہی عالمِ امر "روح" قریبِ ولایت سے ہے۔ عالمِ افضال و طریقت اور عالمِ خلق اعمالِ شریعت سے متعلق
چند شرعی امور تجرید اولیٰ کا امام کے پیچھے پالیا تعلیمات و ظہورات سے اور ختمِ حضور سے مجاہدہ پر نظرِ شہود و
مشاہدہ سے بہتر ہے۔ رکاوٹ کا ایک حجبہ اور اگر ان کمالات سے افضل ہے لہذا عالمِ امر سے عالمِ خلق کا ہر جہت افضل ہوتا
آیت ہے پس ذاتِ تعالیٰ سے مقصود باجماع عاقلانہ قرابت اور نسبتِ نبوی "طریقت" سے فیض پذیر ہو کر درجہ ہفتم حاصل ہوتا ہے

لَوْ كَانَ خَشْيُكَ صِبَا دَا طَعْنَةً فَإِنَّ الْحَبِيبَ لَمَنْ يَحِبُّ مِطِيعٌ

علم اے اطرافِ طیبہ کے رہنے والو! تم تمہارے حبیب سے دل میں محبت "ﷺ" کی وجہ سے مطیع ہو۔
میل و دل شہر کی محبت میں نہیں پکڑا وہ تو شہرہ کے رہنے والے کی محبت میں ایسا پکڑا ہے۔

روضة القادر

باب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ازواج النبی پر درود و سلام عَلَيْهِ وَعَلَىٰ أَزْوَاجِهِ الصَّلَاةُ السَّلَامُ

قرآن پاک : سورتہ الاحزاب آیت ۶

یہ نبی مومنوں کا ، اُن کی جان سے زیادہ مالک ہے۔
یہ نبی مومنوں کا ، اُن کی جان سے زیادہ قریب ہے۔
یہ نبی مومنوں کا ، اُن کی جان سے زیادہ لگاؤ ہے۔

النَّبِيُّ أَقْرَبُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ
”یعنی اقرب“

وَإِذْ أَوْحَىٰ إِلَىٰ أُمَمَّتِهِمْ

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے ساتھ قریب خاص ہے کہ خود اُن کی اپنی جانوں کو بھی حاصل نہیں۔ اُمَمَّتُهُمْ کی کتنی پیاری اور پاکیزہ اور محنت آمیز نسبت ہے۔ ہُمْ کی ضمیر کا مرجع مومنین ہے جو مومن ہیں اُن کی مائیں۔ اُمَمَّتُهُمْ لاعترا نہیں فرمایا کیونکہ امت دعوت میں کافر، مشرک اور اشرار بھی تھے اُن کی نفی کر دی۔ نبی ﷺ مومنین کے روحانی باپ اور آپ کے ازواج پاک مومنین کی روحانی مائیں۔ اَلْفَخْرُ لِلَّهِ فَخْرُ الْخَيْرِ وَهُوَ فِي سِلْسِلَةِ

☆ نفسِ طبعی میں ”النَّبِيُّ“ کے شرفِ نبوت کے ساتھ ”ازواجِ مطہرات“ روحانی ماہوں کی تجلیل و تکریم کو بیان فرمایا اور تجلیلِ ایمان کو اُن کے اُوبتِ تعظیم کے ساتھ منظم کر دیا تو قرآنی آیتِ کریمہ کی دوسے ازواجِ النبی کو وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ کی مبارک صفت سے نواز اور فرمایا جیسے پاک مرد ایسی پاک بیبیاں اور اُمَمَاتُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ پر بالتح

۱۔ رتہ و تحمید الکبریٰ ۲۔ رتہ و عائشہ صدیقہ الکبریٰ ۳۔ سکوت
۴۔ بعض علماء و محققین نے تصریح فرمائی ہے کہ اگر وہ ازواجِ مطہرات ہیں سب سے افضل کون ہیں تو فرمایا عائشہ صدیقہ کہ
”رحمۃ اللہ علیہا“ کا لفظ محمد ہی حبیب اللہ ہے لہذا اور عائشہ صدیقہ کا لفظ محمد رسول اللہ سے بڑا۔ جتنا فرق ابنِ عبد اللہ اور
رسول اللہ میں ہے۔ اتنا فرق عائشہ صدیقہ اور حضرت محمد اکبریٰ میں ہے۔ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
فَاَنْتَ الْاَقْرَبُ وَاللَّهُ تَعَالَى الْعَلَمُ الْكَافِیُّ

حکومت و سلام دُرد و شریف بھیجنا لازمی الاکثر ٹھہرا اور ازواجِ مطہرات پر دُرد و شریف کا بھیجنا روحانی بیٹا ہونے کی علامت ہے۔

حدیث پاک :- بروایت حضرت ابوہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ "میرے بھائی" حضور سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ سیدہ عاتقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو بھیجا کہ اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ سیدہ عاتقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرمایا یہ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ ہیں اور ربِّ کریم کا سلام لائے ہیں تو آپ نے جواباً فرمایا یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری طرف سے بھی عرض کر دیں عَلَیْکَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "بروایت" اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ سیدہ عاتقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کہ اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ سیدہ عاتقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو بھی ربِّ کریم نے سلام سے نوازا اور ازواجِ مطہرات کو ربِّ کریم نے وَفِیْہُمْ قَدَرٌ کَثِیْرٌ سے تسلیم کی نوری چادر شرفاً اور روحانی اور محبوب پاک کے ساتھ تعظیم و تکریم اور دُرد و سلام میں شامل فرمادیا گیا ہے۔ عرش سے جن پہ تسلیم نازل ہوئی اُن سرے سلامت پہ لاکھوں سلام الہی اسلام کی ماورائے شفیق بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام اللہُ صَلَّی عَلَی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ الشَّیْخِ الْاَیُّوبِی وَ عَلَی اَزْوَاجِہِ الطَّیِّبَاتِ اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ عَلَی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ سَلَامٌ

عہ ربِّ کریم کے لئے قرآنی پاکیزہ ازواجِ مطہرات اُمُّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلْاَبْنَاءِ الطَّیِّبَاتِ کے ٹھکانے کا نائب مومنین سیدہ عاتقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا "توضیح و تفسیر" دُرد و سلام عرض کرنا مشروئے فرمادیا اور اُوب و احترام تعظیم و تکریم عرض کیا اور رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ کا ہر قدم ہماری ان ماؤں کو یہ شرف عطا فرمادیا کہ ان کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ لازماً سب سیدہ عاتقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی بختِ خرمیدہ سیدہ سہوہ بنت زَمْعہ سیدہ عاتقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی بختِ خرمیدہ سیدہ خنصہ بنت خُزَیمہ سیدہ زینب بنت خُزَیمہ سیدہ اُمُّ سلمہ بنت ابی اسلمہ سیدہ زینب بنت جحش سیدہ جویزہ بنت الحارث سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان سیدہ صفیہ بنت حنیئہ سیدہ میمونہ بنت الحارث سیدہ ماریہ قبطیہ اُمُّ سیدنا ابراہیم سیدہ اکیسہ بنت مراحیم سیدہ مہریم کا نکاح جنت میں ہوگا۔ (بقول مشہور) ایک بھائی کا بھی۔ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا



☆ معجزہ قرآن پاک : علی صاحبہا الفضل الصلوات واکنس الشیئات ط

○ قرآن پاک نبی کریم ﷺ کا دائمی اور زندہ اور تابندہ معجزہ ہے۔ یہ صرف ایک معجزہ نہیں بلکہ حقیقت دین نگاہ سے دیکھا جائے تو اس میں ہزار ہا معجزات پوشیدہ ہیں یہ قیامت انگیز مہرِ امتیں معجزہ ہے اور قرآن پاک مختلف رنگ برنگے خوشبودار پھولوں اور حید و رسالت، احکامات، اسماء و صفات الہیہ و جمال و کمالات محوینہ ﷺ کا گہرے اور ہر ایک آیت کریمہ کے دامن میں صورت و سیرت رسول کی رنگینی و شکست ہے اور صفات حمیدہ کا تذکرہ ہے اور قرآن پاک تمام نعمت رسول بھی ہے اور ذکر رسول میں اور قرآن پاک شان رسول کا محافظ بھی ہے اور عظیم تر معجزہ بھی ہے۔

مصحفہ را درق درق دیدم بیسج شورت نہ مثل صورت اوست
رب کے اپنے ربوبیت میں ہمیش اور قرآن اپنی شان میں ہے مثل اور صاحب قرآن اپنی عظمت میں ہے مثل۔ رب کریم کی شان رب العالمین قرآن ذکر فی العالمین اور صاحب قرآن رحمتہ للعالمین، رب العزت اپنی شان میں لیس گمشدہ شے اور قرآن کی ایک ایک صورت اور ایک ایک آیت پاک کا دعویٰ فاقوا بسورة من شہ اور صاحب القرآن ﷺ اپنی ذات و صفات میں ہے مثال۔ آپ ایک ایک رد و نایب مثل۔ مثل نجب کا مثل محبوب، مثل کتاب الایا۔ جس کے سامنے تمھان کے بلند پایہ شاعر فصحاء اور عدنان کے نامور خطباء جا حبط، اصمعی جیسے فصیح و بلیغ کلام اللہ کے اجماع کے سامنے دم بخود رہیں۔ قرآن کے علوم لذتہ، حکم الہیہ، اسرار و معارف ربانیہ اور امور غیبیہ سے آپ سید فیض گنجینہ، مخزن بن گیا۔

○ اس مصحف پاک کی کسی ایک صورت یا آیت کریمہ کا مثل لانا ناممکن ہے۔ یعنی صاحب قرآن کے کسی ایک روئے کی مثال لانا ناممکن اور محال ہے۔

بَلْ كَرُمَ لَهُمْ قَوْلُهُ مِنْ جَدِّهِ كَرِيمٍ | کریم ہے کہ کرمت کریم کی طرف سے انہی ہے۔ کریم
بِطَوَاتُ الْكَرَامِ إِلَى أَنْزِمِ الْفَلَقِ ط | فرشتہ لے کر آیا اور کریم الفلق رسول پر نازل ہوا۔
اللہ سبحانہ کریم ہے، قرآن بھی کریم اور بطحاء کریم۔ رسول بھی کریم اور تبریل بھی
جلد مبارک نمبر کے لئے۔ آیت فی القرآن کا مطالعہ کریں

کریم عزوجل صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ط

احادیث پاک :- بروایت سیدنا ابوسریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ :-

☆ خَيْرُ الدُّوَا الْفُرْقَانُ ط | بہترین دوا قرآن ہے۔

قرآن مجید دوسرے اور دوا بھی ۔ دماغی ، دُوحاتی اور قلبی امراض کے لیے شفا بھی ہے
جَلَّ جَلَالُہٗ وَالْاَزَلُّ ط | تم پر لازم ہے قرآن اور شہدے شفا پاہر ۔

قاضی انجیلین شافعی عَلَیْہِمُ السَّلَام تفسیر میں آیات شفا کا ذکر کیا ہے ۔ اَللّٰهُمَّ اَشْفِ
بِشَفَاہِ عَلَیْجَلَا یَحْیِ الْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ وَبِکَلِمَةِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ط
مستون طریقہ : تلاوت فی غلبہ شفاء ۔ کم کرنا ۔ تعویذ باندھنا یا پانی میں کھول کر پینا ۔

○ قرآن پاک کی آیات دو طرح ہیں محکات تردافع اور تین ہیں : تشاہدات کا
مخاص کو ہے اور حروف مقطعات جو محجب اور محجوب کے درمیان راز ہیں وَالْقَلَمُ
وَرَسُولُہٗ یُزَادُہٗ بِرِخَاصٍ الْخَاصِ کا حصہ ہے ۔ "جو راسخون فی العلم ہیں"۔

حُرُوفُ الْمُقَطَّعَاتِ مِنَ الْأَسْرَارِ | حروف مقطعات اسرار الہیہ اور پوشیدہ ہیں
وَالْمُكْشَوۡمَہُ الَّتِیْ یَحۡصُرُہَا شَآءٌ ہَا | انشاء تا اہل پر حسد ہے ۔
لَعَنَہَا اَہْلُہَا ط "روح البیان"

○ رب العزت نے عَلَّمَ الْقُرْآنَ فرما کر مجید علوم اولین تورات ، انجیل ، زبور ،
جات اور علوم اسرار الہیہ اور غیبیہ عطا فرمائیے علم قرآنی تو آپ ﷺ کا علم
ہے اور آپ ﷺ کی سیرت پاک قرآن پاک کی مکمل عملی تفسیر ہے ۔
بروز جلال تو تورات یک قسم و مضمون جمال تو انجیل یک متن

علم قرآن دماغ میں جمع ہوتا ہے اعدول اُس کا مخزن ہے اور عقل کی آنکھ دل کے دوسرے نشن ہے
میں قرآن ہو شہید اُس کے لیے جن کل انجیہ شفا ہی شفا ہے ۔ شہید پر سورۃ النہا تحریر کر دم کر لیا جاتا
مُتَحَنِّنُ اللّٰہُ فَرَادِیۡہِ جَلَّ جَلَالُہٗ جو ذبہ الکلماء کے تصور میں بھی نہ ہوں یہ شہد حکیم بخلق کا فرمودہ ہے ۔
امراض کے لیے شفا ہے ۔ سوال نے مرض الموت کے ۔ عتہ آیات شفا شیع ثبت رِضَا ۱۴ میں دیکھو
عتہ آپ کی صفت جلال کا کیا کہنا تورات صرف اُس کا نمونہ ہے اور آپ کی صفت جمال کی آیات
انجیل تو صرف ایک حرف ہے ۔

☆ اسراء :- مسجد الحرام تا میث المقدس

جہاں شب اسراء کے دولہا سلطان بارگاہ و قادیانیؑ نے انبیاء کو نماز پر بلوائی
☆ معراج :- مسجد الاقصیٰ تا عرش عظیم

انبیاء کا آسمانوں میں استقبال اور سلام کرنا اور سائر عجائبات حکیمہ و ملکوتیہ اور جنت کی سیر فرمنا
☆ اعراج :- بندۂ المنتہی تا قباب قوسین اذ اذنی

○ جبرائیل امین علیہ السلام سے فرمایا اذ آگے عیسیٰ تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لَا تَخْرُجْتَ اَعْلَمَ | بعد گشت سالار بیت الحرام کہ لئے عالی وحی برتر ہزم
اگر کبیر مئے برتر پریم فروغ قبلی بودہ پریم

آگے آپ رفرف سبز رنگت کھلی پر لے جائے گئے تو مقام دنا پر پہنچے تو لحن صدیقی میں
آئی قف یا محمد فان ربک یصنی علیک عدہ تو پھر رب سبحانہ و تعالیٰ نے ایک ہر
مرتبہ فرمایا اذن مینی یا حبیبی پھر آگے قباب قوسین اذ اذنی پھر فنا فی حیا الی عبیدہ ص
اوحیٰ سے حق اور حبیب کے درمیان راز کھلے ۔ واللہ اعلمہ وعلیہم اشکر وکریم
☆ مقام لامکان پر وہ قرب نصیب ہوا جو صرف آپ ﷺ کا ہی حصہ تھا اور
فرمایا وایت ربی عنہ وجعل باحسن صوریۃ اور علم الاولین والآخرین سے سینہ معمور
اور قلب اطہر باعلام الہی مسموم و نور اور دیدار الہی ہوا جو تصور و سفر تھا " فاقربہ "۔
اللہم صل علی سیدنا محمد و علیٰ آلہ و صحبہ و سلم

☆ شجرہ شق القمر :- علی مشرقا اکمل الضلالت و اکمل الضلالت

قرآن پاک :- پک سورتہ القمر آیت کریمہ

اقتربت الساعة وانشأ القمر | قریب آنی قیامت اور شق ہو گیا چاند

علہ اس مقام پر فرمایا یا محمد انا و انت و ما یسوا لا خلقناک لا تخفک محبت جمعی سے محبوب پر سب کچھ چمکا اور کریم
محبوبہ عرض کیا یا اللہ انت و انا و ما یسوا لا تخفک لا تخفک اور محبوبہ اپنے رب کے سوا سب کچھ ترک کر دیا
کے راجح کے مطابق جب دوسرا مسلح کرتے تو گداس ملا کر عہد باندھتے یہاں دو ذوقوں نے عہد زبام کا مجاہد
میری حریت تیری محبت میری محبت تیرا دشمن میرا دشمن جو تیرا وہ میرا جو تیرا نہیں وہ میرا نہیں۔ علی و علیہ

○ ابوجہلؓ نے اپنے دوست حبیب بن مالکؓ کو بلایا تاکہ لوگوں کو بلالہ سے روکنے میں ہماری مدد کرے جب وہ مکہ معظمہ آیا تو ابوجہلؓ کی محبت میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حبیب نے کہا۔ ہم بغیر تائے دو معجزے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایک آسمان کا اور دوسرا زمین کا۔ کیونکہ اس کو معلوم تھا کہ جاؤ آسمان پر نہیں چلتا۔ آپ ﷺ ان کو ساتھ لے کر جبل ابوقیس پر تشریف لائے اس وقت چاند اپنی پوری تابانی سے چمک رہا تھا تو آپ نے پہاڑ پر کھڑے ہو کر چاند کی طرف انگلی سے اشارہ فرمایا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے ایک طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف تھا اور اُس نے قدم بوسی کرتے ہوئے سلام عرض کیا اور پھر آپ کے اشارہ سے واپس لوٹ گیا۔ بعد ازاں فرمایا۔ اے حبیب! تم اپنے گھر چلے جاؤ دوسرا معجزہ وہاں دیکھو گے۔ تیری ایک لڑکی ہے جو اندھی اور گونگی ہے تو چاہتا ہے اُس کو شفا مل جائے گھر جا اُس کو شفا ہو گئی ہے حبیبؓ مینی میرے ساتھیوں کے ایمان لے آیا لیکن ابوجہلؓ نامراد ہی رہا۔ جب حبیبؓ واپس پہنچا تو لڑکی کو بالکل صحت مند اور حسینہ جمیل پایا۔ پوچھا یہ کس تیرا کس حکیم نے علاج کیا ہے۔ عرض کیا اباجان۔ جس حکیم نے آپ کو روحانی علاج کیا ہے۔ وہی حکیم و حلیم تشریف لائے انھوں نے مجھے روحانی اور جسمانی امراض سے نجات دلائی۔ کلمہ پڑھا کرواپس چلے گئے۔ اس پہاڑ پر مسجد بلال ہے اور بعض بوجہ معجزہ شعی القمر مسجد بلال کہتے ہیں۔

○ راوی فرماتے ہیں۔ اِنْفَلَقَ الْقَمَرُ وَخَجَنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ " اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدُ لَے اللّٰہ! گواہ رہنا کہ میں نے کفار پر ایمان مجتہد کے لئے اُن کی اپنی طلب پر معجزہ دکھا دیا اس کو صحابہ کرام نے قرات سے نقل کیا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُنْتَقِي

اَلْقَمَرُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ رحمت شمس علی صاحبہما اَفْضَلُ الصَّلٰوٰتِ وَ اَذْکٰی الشَّیْءَاتِ

○ روایات صحیحہ سے ثابت ہے ابتداء آفرینش سے اب تک سورج میں تیرہ واپس لوٹا ہے۔ چوتھی مرتبہ روز قیامت رب جلیل مغرب سے سورج نکالے گا تاکہ خلیل اللہ ﷺ کی برکت سے وہ سورج کو تیرہ مرتبہ لوٹ کر افریقہ کی طرف لوٹے اور تیسرا سورج لوٹ کر اسی طرف لوٹے گا

نے فرمود کہ جو دلیل گات پھانیں مقرب کی دی تھی وہ پوری ہو۔

☆ اولاً حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ اقدس میں ثانیاً حضرت یوشع بن نون حضرت موسیٰ علیہما السلام کے خلیفہ نے بطور منجبرہ واپس لایا۔ ثانیاً حضور آقائے نامدار اکبر محمد نذری تاجدار اکبر محمد متین محمد مصطفیٰ نے زمانہ خیر القرون میں سورج کو واپس لایا حضور شمس النبوت نے غزوہ خیبر کی واپسی پر مقام صہبا میں مسجد شمس میں فاتح خیبر کے زانوئے مبارک پر سرائے اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ صرف اس خیال سے جنبش نہ کی کہ زانو سکاؤں تو شاید حضورؐ کی نیند بگاڑے میں غفل آئے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپؐ دیدار ہوئے تو فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! کیا تو نے نماز پڑھ لی۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”نہیں“ رسول اعظم نے دعا مانگی۔ اے رحم الرحیم! میرا علی کہم اللہ تعالیٰ وجہہ الاستیثیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا تو آپؐ نے انگلی کا اشارہ کیا تیرا عظم جو غروب ہو گیا تھا اور تاریکی چھا چکی تھی اسی لمحہ عصر کے وقت پر واپس لوٹ آیا اور پہاڑوں کے نیلے روشن ہو گئے۔ شہنشاہ ولایت نے نماز افرامی اور سورج پھر غروب گیا یہ منجبرہ بصیرت شمس انظر من الشمس ہے۔ شہنشاہ نبوت پر کروڑوں درود، لاکھوں سلام ہوں۔

سورج اٹھنے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک

اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی ”منی اللہ بکرم“

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَمْسِ النُّبُوَّةِ

وَقَمَرِ الرِّسَالَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ منجبرہ احواء موتی :- علیٰ محببنا اکرم الصلوات وکسب الشیبات

○ اسماء النبی الکریمؐ میں ایک اسم صحیح ہے۔ زندہ فرمانے والا۔ سامنے

علیٰ المؤمنین حتیٰ الٰہ زین وخی المؤمنین وثمان سواہم سواہم تسمیٰ ابی بکرؓ۔ مومن ہر دو حالت میں زندہ

کے برابر اس سے مراد روحانی احواء و امامت ہے۔ شان اولیاء ہے۔ کتبہ نبوی و نبوتی شیخ زندہ کرنا

اور مارا ہے یہ اکثر کے لوازمات سے ہے۔ یہاں معنی روحانی احواء و امامت ہے نہ کہ جسمانی مقامات ولایت

بیشمار علیؓ کے لئے

وایں مکہ معظمہ لاری ہی تھیں کہ راہ میں مستورہ کے قریب داوی الودان میں مقام الکواء حضرت
فاطمہ نبی پاک علیہا السلام کی داوی جان کے گھر میں انتقال فرمایا اور وہیں ایک پہاڑی
پر مدفون ہیں اس وقت عمر شریف بیس برس اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چھ سال
تھی اور والدین ابو عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارالبقرہ مدینہ منورہ میں مدفون تھے جو
دارالصفوی کے بانی مسند ہے اور اب جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ ۱۔
ابرحمت تیری کدہ شہیم افغانی کرے حشر میں شان کریم تازہ برواری کرے

علامہ جلال الدین سیوطی مسالك الحفاة في نجاة الوبئ المصطفي اور علامہ امام الحرمین ابن حجر
مکی شافعی نے مولد علامہ بوصیری نے قصیدہ ہمزتہ اور محفایہ احادیث نے اسیاء ابون
کریمین شعیب بن ابی ریتہ میں بیان کیا۔ وَحَمْدُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ بَعْدُ

ایقین کر نبی <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کے ماں باپ کو رب کریم	أَيَقْنَتُ أَنَّ أَبَا النَّبِيِّ رَأْمَةُ أَخِيهَا
نے زندہ کیا اور انہوں نے رسالت کی تصدیق کی	رَبُّ الْكَوْنِ نَبِيَّ الْبَارِي حَقًّا لَهُ شَهِدَا
اور ایمان لائے یہ عزت و اکرام خاص ہے نبی محمد	بِتَصْدِيقِي الرِّسَالَةِ وَاسْتِمَاعِي لِقَوْلِكَ
<small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کے بیٹے۔	أَكْنَ أَمَةً الْمُخْتَارِ بِحَدِيثِ بَرٍّ

علامہ مسکانی علیہ الرحمۃ اور دیگر علماء محققین نے بسند صحیحہ تحریر کیا ہے۔ یہ فقط خاص
ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد موت کے آپ کی دُعا اور شجرہ سے آپ کے
والدین شریفین زندہ ہو کر مشرق باسلام ہوئے۔ متاخرین نے ان احادیث کو درجہ اعتبار
مک پہنچایا ہے اور ان کا انکار گراہی بددیہی ہے۔ كَمَا نَقَطْتُ بِهِ الْأَحَادِيثُ

○ ایمان کے تین اقسام ہیں اور والدین کریمین ایمان کے ان تینوں اقسام سے مشرف ہیں۔
۱۔ ایمان میثاقی۔ روز ازل کا عہد میثاق أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ سورة البقرہ
عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے آدم صلی اللہ علیہ السلام تک نسل بعد نسل کوئی ایک بھی آیات و
اجکاد میں نہ کافر ہوا ہے نہ فاسق سب ایمان میثاقی پر تھے۔

۲۔ ایمان مفرقی۔ ایک نبی کے وصال کے بعد دوسرے نبی کی بعثت تک دفعہ زمانہ
فترت کہلاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین أَبَا عَدْنٍ حبشہ کے آسمان گرامی
۳۔ کسی ایک نبی کے والدین سیدین نہ کافر ہوئے ہیں نہ مکارانہ فاسق۔ اہم

مشرک پیدا اور خلیس میں اور مطابق حدیث پاک اَلْعَرَبُ لَا تَخْبِئُ مَوْتِیْہَا اَوْ تَخْبِئُ مَوْتِیْہَا اَلْاَنْبِیَاءُ اَلْاَوَّلِیْنَ
وَأَمْثَلُہَا الْعِظَامُ تَنْہَالُ "انکے" دھجیاں "داو کے" حضرت آدم و نوح اسرار سے پاک اور فسق و فجور سے
محفوظ اور طیب و طاهر مومن و جنتی ہیں۔ "عَلٰی نَبِیِّنَا عَلَیْکُمْ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَا بَلَغَتْ حُجَّۃُ سَابِلِیْنَا"

○ حضور سرور کائنات ﷺ کی شان تر ارفع و اعلیٰ ہے۔ آپ کے غلاموں نے
مردے زندہ کئے ہیں۔ اولیاء نظام کو اپنے تو اپنے اپنے وقت کے "اسرافیل" ہوتے ہیں "بَیِّنَا
عَلٰی السَّلَامُ" جیسے قیامت کو اپنے صورت کی آواز سے ہزاروں سال کی بوسیدہ ہڈیوں کو
زندہ کر دیں گے لیکنہ اولیاء اللہ نے مردہ دلوں اور مردہ جسموں کو زندہ کیا۔ انبیاء
میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام نے مردے زندہ کئے ہیں
پر کلام اللہ شاہد ہے اور اولیاء امت سے ایسے ہزاروں واقعات احیاء موتی احادیث
صحیحہ سے بسو بخیر مذکورہ ہیں۔ "وَمَنْ شَاءَ فَلْيَنْظُرْ رُشْدًا ط ۵۰"

لب زلال چتر کن سے گندھے وقت خمیر
مردے زندہ کرنا آقا تجھ پہ کیا دُشوار ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ
الْاِحْبَامِ وَاٰمَمَاتِ الطِّیْنَاتِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ
☆ معجزہ انگشتاں مبارک سے پانی کا چشمہ چھوٹنا۔ "مجھیں شہرِ نبوی"

○ ہدایت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم ہر کاب نبوی ﷺ
تھے کہ حدِ نبی کے مقام پر ہمارے پاس پانی ختم ہو گیا اور ہم پیاسے تھے۔ وضو کے لیے پانی
بالکل نہ تھا۔ حضور ساقی کو شرا ﷺ کے پاس ایک چھوٹا سا مشکیزہ تھا۔ جس سے آپ
وضو فرما رہے تھے۔ ہم آپ کے ارد گرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے
فرمایا کیا بات ہے کیوں حلقہ باندھ کر کھڑے ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
ہمارے پاس پانی نہیں کہ وضو کریں بجز اس پانی کے جو آپ کے سامنے ہے تو حضور سرورِ کون
مکان نبی امس و جان ﷺ نے مشکیزہ میں اپنا دست مبارک ڈال کر نکالا تو آپ
کی انگلیوں سے پانی کے چشمے چھوٹ نکلے اور جوش مارنے لگے۔ ہم سب نے پیادہ وضو
۵۰ قرآن و حدیث کی روشنی میں سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے والد ماجد حضرت تارخ نبیین آورجما تھا۔ ۱۲

کیا۔ اوش بھی میرا بھروسہ اور ہم نے اپنے اپنے شکیں سے بھی بھروسہ۔ لوگوں نے یہ نہ دیا
جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کتنے تھے تو فرمایا ہم پندرہ سو تھے۔ لیکن اگر ایک لاکھ بھی ہوتے
تو پانی کثرت کرتا۔ ہاتھ کی انگلیوں سے پانی کے چٹے کا چھوٹا کتنا عظیم اور عجیب معجزہ ہے۔
”انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
نہیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

○ مسئلہ :- دنیا میں سب سے افضل پانی آبِ زمزم ہے جس نے حضرت اسماعیل
رضی اللہ عنہ السلام کے قدم دھوئے اور چڑھے اور عناد اپنے اندر متبرک رکھ لیا تھا۔ روزِ
قیامت سب سے افضل پانی آبِ کوثر ہے اور جنت میں سب سے افضل پانی آبِ سلیمان
تسبیح ہے اور یہ دنیا ابوب علیہ السلام کی ایڑی مبارک سے بھی چتر چھوٹا جو آپ کے لئے
شانی الامراض بنا اور سیدہ مریم کے قدموں کے نیچے چتر چھوٹا جو ان کے لئے باعث
تسکین بنا۔ یہ سب مبارک اور متبرک پانی ہیں اور ان تمام پانیوں سے افضل ترین وہ پانی
ہے جو ملکِ کوثر عِلّٰیہُ السَّلَام کی انگلیوں سے بطور معجزہ چھوٹا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا اس پتھر پر اپنا عصا مار دو تو میری قدرت دکھیو اور
امت کو اپنا معجزہ دکھاؤ۔ جب آپ نے عصا پتھر پر مارا تو بارہ چترے جاری ہو گئے
اور وہ چترے آپ کی زندگی میں خشک ہو گئے۔ لیکن کلیم اللہ کے نبی محمد مصطفیٰ علیہ السلام
و السلام نے قلوبِ مومن پر نگاہ سے ضرب لگائی اُمّ علیٰ خُکُوبِ اَفْخَالِہَا حَلِہُ تَرْتَلِبِہِ
اے کھل گئے اور چترے جاری ہو گئے۔

تاکہ مومن ایمان برآں، علم و حکمت کا چتر اور خشیتِ الہی سے انکھوں سے اشکوں کی دلیل قلیل اور حیرتیں ۵

حکمِ پلّٰتِ سورۃ فتح عِلّٰیہُ السَّلَام آیتِ کریمہ ۲۴ یا بعضے دونوں پرائے کے تلے لگے ہیں۔ جب یہ نہایت
نبی اللہ علیہ السلام کو اس صورت نے سات کمرؤں کے اندر دروازے کھڑے تھے لگا کر بند کر دیا تو کہا حیت
ذکر آپ نے فرمایا عِلّٰیہُ السَّلَام تو اسی عالم میں حضرت یعقوب علیہ السلام ”مِثْلُ صُفْدِہٖ اَبَیْہِہٖ“ کو کھلی
جامِ حیرتی میں مٹیں اٹھی دلتے کھڑے تھے تو آپ کی ضرب لگاتے کھڑے اور تارے کھل گئے اور آپ در
ر باہر نکل گئے اور اللہ نے اپنی پادشاهی سے لیا۔ نبی کریم عِلّٰیہُ السَّلَام نے اپنی نگاہ پاک سے سب سے لوبہ اور پتھر سے
بیجا مارا عِلّٰیہُ السَّلَام

☆ حکمت کے چار پختے ، شریعت ، طریقت ، حقیقت ، معرفت
 ☆ شریعت پختہ کے چار پختے ، حقیقی ، سماکی ، شافعی ، حنبلی
 ☆ طریقت پختہ کے چار پختے ، نقشبندی ، قادری ، چشتی ، شہروردی
 چار رُسل ، فرشتے چار ، چار کُتب اور دین چار
 سلسلے دونوں چار چار لطفِ عجب ہے چار میں
 اُس باد آگ خاک سب کا انہی سے ہے ثبات
 چار کا سارا ماجرہ ختم ہے چار یار میں

☆ اُمّتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام قیامت تک ان چشموں سے میرا رب ہوتی
 رہے گی۔ فیروزِ عارف کو ربِ کریم نے شریعت میں حشرِ حقیقی اور طریقت میں حشرِ نقشبندی
 عطا فرمایا جو ہر حال میں افضل والہی ہے۔ ربِّ کریم اپنے رسولِ کریم ﷺ کا صدقہ
 لکھا ہے، مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم
 بندہ فیروز و گرام اُمّتِ احمد نبی دوست دارم چار یارم تابع اولادِ علی
 مذہبِ حقیقہ دارم وقتِ حضرت خلیل خاکپائے غوثِ اعظم زیر سایہ ہر ولی
 ☆ معجزہ شفاء الامراض :- "خصائصِ لبرئ"

○ حضرت قادیان رضی اللہ عنہما کے اسماء الحسنی "شفایہ" کا پ میں "شفایہ" والا ہے
 حضرت قادیان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میری آنکھ کا ڈھیلا عز و واحد میں
 تیرے لگنے سے باہر نکل گیا تو بارگاہِ شانی و کانی میں حاضر ہو گیا۔ تو اس
 نے میری آنکھ کا ڈھیلا کپڑا کے حلقہ میں رکھ دیا اور کپڑا رکھ کر دم یا مس
 کیا تو میری آنکھ بالکل صحیح و سالم ہو گئی نہ کوئی درد رہا اور نہ تکلیف اور میں رسولِ خدا
 کی برکت سے میری یہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوشنما اور اُس کی برکت
 بقدرِ ماہیت

حمت اَللّٰہُ عَلَیْہِ سَلَامٌ دل پر نگاہ ڈالی تو آوازِ امانی عرفانی اور علم و حکمت کے چشمے بہا دیے اور قلوبِ بے حیل
 بن گئے رشتہ دارِ الہی سے پتھروں سے چشمے پھوٹے ہیں لیکن کافروں کے دل پتھروں سے بھی حمت ہیں جو اثر پذیر نہیں
 علیہ حضرت شافعی "شفایہ" سے فرمایا کہ "لَا تَجْعَلْ فِی الْقُرْآنِ شَفَا طَحْرَمَ مِیْن شَفَا نِہِی" اور اُس کی برکت
 ہی سے وہ بھی "شفایہ" بن گیا "شفایہ" سے کافروں پر بھی جو کچھ ان کے دل میں تھا، اجماعِ قیاس



تیرہ مئی اور اس میں کبھی آشرب چشم نہیں ہوا فرمایا کہ تے میری یہ آنکھ جو الراقام علیہ السلام نے عطائی وہ بر نسبت دوسری آنکھ کے زیادہ خوبصورت اور خوشنما ہے۔

آپ کا ایک صاحبزادہ خلیفۃ السلیس عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گیا تو آپ نے پوچھا کہ تم کون ہو تو ان کے فرزند ارجمند نے جواب دیا کہ

أَبُوْنَا الَّذِي سَأَلْتَ عَلَى الْحَقِّ عَيْنَهُ
فَرَدَّتْ بِكَفِّ الْمُصْطَفَىٰ أَيْمَارِهِ
فَعَادَتْ كَمَا كَانَتْ لِأَوَّلِ أَمْرِهَا
فِيَا حَسَنَ عَيْنٍ وَيَا حَسَنَ مَلْجَأِهِ

○ اسی پر حضرت عمر ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کا بیعت کر لیا اور نہایت ہی مسرور ہوئے اور انعامات سے مالا مال کر دیا۔ غزوہ بدر میں حضرت معاذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بازو حملہ کے وقت "جبکہ اپنے اوجیل کو چشم رسید کیا" کٹ گیا تو آپ کی والدہ ماجدہ حضور شانی کافی علیہ السلام کی خدمت حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ آپ نے وہ کٹا ہوا بازو اپنی جگہ پر رکھ کر مِس کیا تو وہ بالکل صحیح اور تندرست ہو گیا۔

☆ علاوہ ازیں حضرت عبداللہ بن قتیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پٹلی کی بڑی ٹوٹ گئی تو عاصب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لگایا تو بڑی جڑ گئی اور شفا ہو گئی۔ عاصب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دھن کھاری پانی والے کنوئیں میں ڈالا تو وہ میٹھا با برکت ہو گیا اور حدیثیہ کے خشک کنوئیں میں ڈالا تو پانی کا قرار پھوٹ پڑا اور پانی ایسا جاری ہوا کہ تھما نہ تھا اور غارِ ثور میں سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سانپ نے ڈس لیا تو عرض کیا لَبِغْتَ بِنَاقِي أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ تو آپ علیہ السلام نے اپنا عاصب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دھن لگایا تو اُسی وقت شفا ہو گئی۔ غزوہ خیبر کے موقع پر سیدنا مولا نے کائنات علی مرتضیٰ علیہ السلام کو آشرب

چلے میں اس شخص کا فرزند بچل جس کی آنکھ کا ڈھیلا مضار پر ڈھلک آیا تھا۔ نہایت خوبصورتی سے علیہ السلام نے دست مبارک سے اپنی جگہ لٹا دیا۔ یہ آنکھ پہنچے جیسی تھی ویسی ہو گئی۔ کیا حسین علیہ السلام کے عدا کیا حسین تھا اُس کا دوبارہ روشن ہونا۔

عنه میرے مال بایں قربان کا رسول الرضی اللہ عنہ کے مجھے سانپ نے کاٹ لیا۔ عاصب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں نہ ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ "میرا عاصب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے" ۹

چشم تھا۔ طلب فرما کر اپنا لعابِ دہن "حضور کا دست، دستِ شفا اور لعابِ دہن ہر مرض کی دوا" آنکھوں پر لگایا تو اسی وقت شفا ہو گئی اور پھر آنکھیں کبھی نہ دیکھیں اور بسطین کہیں شہزادگان نبوت رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنا لعابِ دہن چڑھایا تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پیاس اور بھوک سے مانون و محفوظ ہو گئے اور حسبِ اپنی فریاد و مِیَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ جُورسانی تو وَاللّٰهُ اَعْلَمُ کیا کیا علوم و حکمت الہیہ کے خزانے عطا فرمائے اور سینہ بکسے پر انوار کو نور سے معمور کر دیا ہے "مُحَمَّدٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّکَ اَمِنْتُ"

کنم ابرکت و اصبیا اللیس و احسنه و اطلعت اربا من زلفه المم شرح القصیدۃ البرقیں ارقام فرمایا کہ یہ عجبات شفاء الامراض امور مخصوصہ، بڑا نہ حیاتِ بابرکات میں ہی نہیں بلکہ قیامت تک باقی ہیں۔ چنانچہ آج بھی کوئی رابطہ طبعی حضور ﷺ سے لے کر آپ پر درود شریف پڑھ کر مقصود کے لیے دعا کرے تو بفضلِ تعالیٰ شفا پائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُّعْطِی الشِّفَا بِمَزْكَا
يَدِكَ الْكُرْبِيْمِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ مخمرہ حسن و جابست :- بروایتِ سیدہ انکاء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا
○ سیدہ زینب بنت اُم سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چہرہ پر ایک مرتبہ حضور ﷺ نے پانی کے چھینٹے مارے تو اُن کا چہرہ ایسا حسین و جمیل ہو گیا اور تاحیات چہرہ کی اور وجابست اور بچھنے کی مصحوبیت قائم رہی اور بڑھاپے میں ایسی حسین و جمیل کہ کسی عورت کو نہیں دیکھا گیا یہ پانی کے چھینٹے مانا از دعوئے مزاج تھا علہ حسن و جمال

علہ قولہ فَحَسْبِيَ بَدَدٌ لَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقْلٌ مُحَمَّدٌ اِسْمُ زَبَانِ تَرْجَانِ حَسْبِيَ مَنْ بَرَّ بِيْ عَلَانِيَةً "اللہ تعالیٰ
علہ کہتی بار ایسا بڑا کہ آپ ﷺ کے کتب دست نے محض چھوئے سے عیاروں کو
کر دیا اور بخت و خد دستِ نبوت کو ان سے کئے حاجت مندوں نے طوق جنوں سے رہائی پائی۔

علہ مزاج سُنَّتْ بے دس میں شرافت اور لطافت ہوتی ہے اور استہزاء میں حماقت یہ اس کی شان کے لائق نہیں۔ جب آپ کے مزاج کا یہ عالم ہے تو ارادہ اور عزم کی تاثیر اور کیفیت کیا ہوگی۔



یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا فِیْ سَبَیْلِکُمْ اَیَّامَ الْمَمٰتِ الَّتِیْ هُمْ یَحْضَرُوْنَہَا فَاَکْثَرُ سَبَیْلِکُمْ فَاَکْثَرُ
ایک بار حضرت انس مین زید رضی اللہ عنہما کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔
تحت اللہ! کالی رنگت بھرنے کے باوجود ان کا چہرہ اتنا حسین اور عظیم ہو گیا جو ایک مرتبہ
لیدیتا وہ بار بار دیکھنے کی تاک رہا۔ طینب، طینت والے محبوب "رضی اللہ عنہما" نے شرب
درعیہ اور ذری حقیقت والے رسول نے مرینہ کو منورہ بنادیا۔ کعبۃ اللہ کو بتوں سے پاک
کے اُس کو سطر بنا دیا۔ رَاَدَ اللّٰہُ اَھْلَکَ عَزَّوَجَلَّ وَ شَرَفَ ذُرِّیَّتَہٗ فَاَنْتَ ذِیْہِ ۝

جب فرعون مصر عیسٰی نے سرکار موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو رب
یہ نے روح اللہ اس کو حکم دیا ^{بید بن مصعب بن زید} وَ اَلْقِیْتُ عَلَیْکَ حَبۡبَہٗ وَ قِیَۃً ۝
یہ نے اُس کے چشمہ محبت سے ایک چٹوے کر کلیم اللہ کے چہرہ پر چھڑک دو تو وہ چہرہ
کَانَ عِنۡدَ اللّٰہِ وَ حِیۡتَہَا ۝
عہ دل میں بھی کلیم کی محبت آگئی اور وہ قتل سے باز رہا۔ کیا شان ہے اُن چہروں کی جن
محبوب حضور پر نور رضی اللہ عنہما کی نگاہوں کی نورانی چھو بار پڑ گئی یا جن چہروں پر محبوب
بِ الْعِلۡمِ ۝
بے چینوں نے اپنے دست رحمت سے چھینٹے مارے ہوں اور
چھینٹوں سے غلاموں کے چہرے پر نور، بارون حسین و جمیل اور قابل زیارت ہر گئے
اَلۡفَصَحۡہُ صَبَّ عَلَی سَیۡدِنَا مُحَمَّدٍ فَوۡرَتۡ مِنْ ذَوۡرِہٖ
اَلۡاَیَّامِ اَلۡمُیۡتَہٗ وَ عَلَی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَمَہٗ

منجھوہ اونٹ کا گفتگو کرنا، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما
ایک اعرابی کا اپنا اونٹ چوری ہو گیا اور اُن چوروں نے قاضی کی عدالت میں اصلی
پر الزام لگا دیا اُس نے ہمارا اونٹ چوری کیا ہوتا تھا۔ قاضی نے عدالت میں سب
طلب کر لیا اور چوری کے الزام میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا، تو مالک اصلی نے کہا
لوٹ دیروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت سنو۔

پہلے سورۃ طہ آیت ۳۹ میں نے تجھ پر اپنی طرف کی محبت ڈال دی۔
پہلے سورۃ النور آیت ۶۹ اور وہ اللہ کے بیان آید و لا صاحب و حاجت و منزلت ہے۔



جناب اُونٹ کو لایا جائے تو اُس نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف بجزوع کر کے درود شروع کر دیا۔ پھر شروع کر دیا تو اللہ سبحانہ کی قدرت سے اُونٹ گویا چڑھا اور اصل واقعہ بتایا تو وقت حیران رہ گیا اور پوچھا یہ کیا راز ہے۔ اُس نے کہا۔ بات یہ ہے کہ اُونٹ کے پیچھے سے چلے جانے کی کوئی بات نہ تھی۔ یہ مالی نقصان تھا۔ برداشت کر لیا۔ لیکن مرنے والے اللہ محفوظ رکھے برداشت نہ کر سکتا تو میں نے کہا۔ اُونٹ کو بھی حاضر کیا جائے۔ اس دوران میں کائنات کے مالک و مختار رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھا جس کی برکت سے اُونٹ کو زبان ملی اور اُس نے گواہی دی اور اصل واقعہ کا آپ پر اُونٹ بولا۔ وہ درود شریف یہ ہے۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا يَبْقَىٰ مِنْ صَلَواتِكَ شَيْءٌ مَّا بَارَكَ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا يَبْقَىٰ مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ مَّا صَلَّوْا عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا يَبْقَىٰ مِنْ سَلَامِكَ شَيْءٌ مَّا دُرِّدُوْا شَرِّعَيْنِ کے پڑھنے سے ہر چیز کو نفع ملتا ہے اور نفع کو کرتی ہے۔

☆ حضور ناطق الرحمٰن والکتاب ﷺ کے حضور ہر فی، اُونٹ، گروہ، چرند و پھر سوار نے کلام کیا۔ طہیٰ نے تو کمال کر دیا جب وہ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہتی تھی حاضر خدمت ہو گئی تھی۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَلِمَۃُ الدِّیْلِ بِبَرَکَۃِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم

☆ معجزہ طیور محترم۔ بروایت حضرت ختمہ ابن وکعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

○ شب ہجرت جبل رحمت، غار ثور میں سید الانبیاء ﷺ نے معجزاتی سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تین روزہ قیام فرمایا، غار اھل کے ابوبکر تری نے گھونسلار بنا کر اندھے بیٹے اور بڑے اطمینان اور سکون سے ان پر میچ لگائی ایسا سکون کہے نصیب اور ایسی خدمت کس کے مقدر میں۔ نازک اندام کوڑی نعل ایسی کار گیری کا مظاہرہ کیا کہ غار کے منہ پر جالاکا اور کمال فن دکھایا کہ رُتَب کی یاد آگئی۔ یہاں ظاہری اسباب حفاظت سے کوڑی اور کوثری بنی حقیقت میں درود اُٹھانے والیاب یہاں غار کا منہ اس کی حقیقت سے ہوتا ہے۔



يُحْصِيكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَا تَعْمَلُ مُحَافِظَةً بِمَا تَرَى خُذِ اللَّهُ تَعَالَى مُنْتَسِبًا الْأَسْبَابَ هِيَ إِنْ
دَوْنِ الْكِبَرِيَّاتِ أَوْ مَكْرِيَّاتِ نَسَبِ بْنِ كَرَمِ فَرَزِي پَالِی -

○ عَلَامَةُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي هَانِ الدِّین عَلَیْكَ تَدْرِیسُ سِرِّهِ الْخَلْقِ نَے اِیسی مِیْرَتِ جَلِیْنِہ مِیں لَکھا۔
○ حَرَمِینِ شَرِیفِیْنِ مِیں جَو کَثِیرُ السَّعَادَ الْکِبَرِیَّاتِ مِیں دُہ اِس جَوڑے کی نَسْلِ سَے مِیں۔ جَنْجُوں
نَے غَارِ پَر خَدِیْمَتِ مَرَاخِجَامِ دِی۔ رَسَبِ کَرِیْمِ نَے اُن کی نَسْلِ کَو بَقَاءِ عَطَا فَرَمَا دِی مَحْبُوبِ
رَبِّهِ عَلِیُّ بْنُ اَبِی هَانِ نَے اُن کَو پَاسِ رَکھ لَیا۔ کِبَرِیَّاتِ کَے دُہ ٹھکانے مَسَاجِدِ اَو مَرَاذِلِ
مِیں۔ عِجْدِیْمَتِ مَزِدِ مَحَبَّتِ سَے دَانَا چُکَا۔ ذَلِیْلے مِیں۔ یَہ صِلَہ بَے خَدِیْمَتِ کَا۔ تَعَجُّبِ اَلْجَزِ
سَتِ یَہ کُہ دُہ صَحْنِ حَرَمِ شَرِیفِ مِیں نَہ گَندگی پَھیلَا سَتے مِیں اَو رَہ نَہ بَدَلُو اَو رَہ مَضَرِّ اَلْکَمَرِ کَے اَو پَر
سَے نَہ مِیں گُزَرَتے۔ دُہ صَحْنِ مِیں مُتَحَرِّمِ ہو کَر اَدھر اَدھر سَے گُزَر جَاتے مِیں۔ اَلْبِتَّةِ کَبِیْرَةُ اللَّهِ
نَاشِئِرِ پَر دُہ کِبَرِیَّاتِ نِیْطِیْسَتے مِیں جَو مِیَارِ ہوتے مِیں۔ اَدھر مِیْنِیْ اَدھر شَفَا ہو گئی۔ اِیسی سَحَرِیْنِ
تَبِیْثِیْنِ کی فَضَا اَو ہَوَا سَے شَفَا پَاتے مِیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَوْلًا يَّه
حَاطِعًا الْفَلَاحَةَ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

○ مَشْجَرِہ ہَرَنی ، قَامِضِ حَیَاضِ نَے شَفَا شَرِیفِ مِیں عَمُوَالِہ اَلْاُنْعِیْمِ رَوَا یَتِ کَیا۔
○ اِیک مَرْتَبَہ سُرُوْدِ کَانَا سَتِ " عَلِیُّ بْنُ اَبِی هَانِ جَکَل کی سِیر فَرَمَا رَسَبے تھے۔ اِذَا مَنَا دِیْنَا دُہ
رَسُولِ اللّٰہِ اَنْ مِیْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلِّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلِّمْ کی اَوَا ز۔ رَہ بَار۔ حَسَبِ
مِیں۔ اُسپ " عَلِیُّ بْنُ اَبِی هَانِ اَدھر مَتَوَجِّہ ہوئے تُو دِیکھا کَر اِیک ہَرَنی جَالِ کَے اَندر پَھنسی ہوئی
سَے اَو اِیک بَدِوِی شِکَا رِی ، اُمِیْسِبِ بِنِ سَمَاعِ " چَا دَر اَو طَرَحِ کَر سُو رَہا ہَے۔ اُسپ
نَے ہَرَنی سَے پُوچھا مَسَاحِبَتِ کَے ؟ عَرْضِ کَیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلِّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلِّمْ
یَا ہَاں جَالِ مِیں پَھنسی گئی ہُوں اَو رِہائی کی کوئی صُورَتِ نَہ مِیں۔ مِیرے بچے ہُوئے کَے مِیں
اُسپ مجھے کھول دیں تُو مِیں بَچوں کُو دُہ دِیکھ لاکر واپس آجائوں گی۔ ہَرَنی سَے حَضُورِ اَکَرَمِ

اَللّٰہ تَعَالٰی تَعَارُفِ تَعَالٰی کَر سَے گادوں سَے۔ اَسْبَابِ مِیں تَاثِیْرُ تَعَالٰی کی مُشِیْتِ پَر ہَے بَرِکَاتِ کی اَلْمُتَسَبِّبِ پَر
ہَے رَکھ سَبَبِ اِیْرَا یَتِ کَرِیْمِ کَے نَزُوْلِ کَے بَعْدِ مِیْرِ کَے سَبَبِ کَے اُسے مَحْبُوبِ " عَلِیُّ بْنُ اَبِی هَانِ کی خَلَقَتِ نَزَالِ تَعَالٰی
نَاشِئِرِ کَے مَکَرِ نَاشِئِرِ گُو جِہَا سَشِ مَآخِذِ اَو اَرِیْمِ مَآخِذِ اَو رَاہِ مَسْتِ ۹

علامہ عبدالحق صفوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

میں ایک روز حضور ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر تھا کہ ایک ہرنی غا ہرنی اور مواجہہ شریف کے سامنے ٹوکڑ بانہ انداز میں سر جھکا دیا گویا وہ سلام عرض کر رہی ہے اور چھوٹے پاؤں آہستہ آہستہ باب جبریل سے نکل گئی اور اپنی پیٹھے روضہ اطہر کی طرف ہونے دی۔ یہ ہرنی اس ہرنی کی نسل سے تھی۔ جسے رسول اللہ ﷺ نے حال سے آزاد کیا تھا۔ اور اس کی نسل کو بقاء عطا فرما دی تھی۔ سبحان اللہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَتَلَقَّتِ الْغَزَالَ

بِأَذْيَالِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

منجھڑہ نہایت :۔ حاکم نے مشرک میں بانٹا دینا سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ — ایک سفر میں تھے کہ یہ "ہنڈو" اعرابی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نبوت و رسالت کی کوئی نشانی "منجھڑہ" دکھائیں تو تاجدارِ مہفت اقلیم ﷺ نے فرمایا اے درخت کو سوا اللہ سبحانہ کی تسبیح پڑھ رہا ہے اُسے کہو وہ سامنے رسول اللہ ﷺ "تھجھو" کہتے ہیں۔ اعرابی کا درخت کو جا کر اتنا کہنا تھا کہ وہ خوشی سے تھجھو اُنھا ہمیں اگر پہلے اسی جڑوں کو باہر نکالا اور خوشی اور شہرت سے تھجھو تا ہوا بارگاہ رسالت "ب" ﷺ میں حاضر ہو گیا اور اپنا سر قدموں پہ رکھ دیا یہ منجھڑہ دیکھ کر اعرابی بھجانی یا نور درخت عظمت پا گیا۔ اللہمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ۔

اس ایک منجھڑہ سے کئی منجھڑات کا ظہور ہوا۔ درختوں کا رسالت کی شہادت دینا امت کا فہم دشوَر خوشی اور محبت سے تھجھو کہ قدموں سے پلٹنا اور برکت حاصل کرنا۔ ات کا از خود گھبرنا بغیر قدم و ساق سے چل کر حاضر ہونا۔ دُرود و سلام عرض کرنا اور

نہ زیارت سے دوام و ثبات پا جانا ثابت ہے۔

جاءت ردة عویدہ الاشجار مساجدہ تمشی الیہ علی مساق کبلا حدم

حاضر ہوئے درخت، مچلتے سے مسجد کرتے ہوئے پتہ لیوں، تلوں پر بغیر قدم کے گویا وہ مسجد



كَانَ مَا سَطَرَتْ سَطَرًا لَمَّا كَتَبَتْ قُرُونُهَا مِنْ بَدْيِ الْخَطِّ فِي النَّكْحِ عَمَّا
 ○ قرآن پاک میں تَجَّتِ الشَّجَرَةُ درخت کا ذکر، نباتات کے عینے مقام سرفرازی سے
 حضور ﷺ نے ایک تہزار چار سو اصحاب الشجرۃ سے ایک بڑے خار دار کمرۃ نامی
 درخت کے نیچے بیعت لی جس بیعت رضوان سے موسوم ہوئی اور وہ درخت کون
 کی قدرت سے ناپید ہو گیا۔ دوسرے سال صحابہ نے ہیئت تلاش کیا نہ ملا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مِنَ الْأَشْجَارِ
 وَالْأَغْصَانِ وَالْأَنْشَارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ کجور کا تنہ بہ روایت حضرت زبیدہ ابی ریحہ رضی اللہ عنہا صحیح البخاری
 ○ ابتدائے مسجد نبوی شریف کجور کے تنوں پر مشقت تھی اور منبر شریف کی جگہ ایک
 کجور کا خشک تن تھا اس پر ٹیک لگا کر آپ خلیف اللہ کیا
 خطبہ فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت عیم داری رضی اللہ عنہ نبی تجار سے ایک
 صحابی نے لکڑی کا منبر نہ زمین بنا کر پیش کیا تو آپ ﷺ اُس پر بیٹھ کر خطبہ لے کر
 فرمانے لگے تو وہ خشک تن کا جو حضور ﷺ کے ٹیک لگانے کی عزت و شرف سے
 محروم ہو گیا تھا ہجر کے شدت جذبات سے رٹنے لگا صحابہ عظام فرماتے ہیں
 لِذَلِكَ الْيَذَّعَ صَوْتًا كَصَوْتِ الْبَشَارِ ہم نے اونٹنی کے رٹنے اور چیخنے کی
 کی آواز سنی اور اس رونے سے ساری مسجد نبوی شریف لرزنے لگی اس کی جگہ
 کو دیکھ کر صحابہ کی بھی جو نہیں نکل گئیں حضور ﷺ منبر شریف سے نیچے اترے
 تے پر اپنا دست شفقت رکھا اور سینے سے چٹا لیا پھر وہ خاموشی اور پرسکون
 فرماتے ہیں۔ صَاخَتِ الْخَلَّةُ صَبَاحَ الْحَبَشَةِ کجور کا تن پتھوں کی طرح رویا
 آرا و مراب و منبر ﷺ نے اُسے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اِنِّ شَيْئْتَ اَغْرِبُ سَكَنَ
 خَتَا كُلِّ اَوْيَاةِ اَللّٰهُ تَعَالٰی اے نخلہ! اگر تو چاہے تو مجھے یہاں ہی سرسبز
 فرما۔ آج بھی ماضی زاد مقام منبر پر اس کیفیت حالی سے متاثر ہوتے ہیں

بقیہ حاشیہ

خلیفہ نے آپ سے تھے اور آپ کی صفات حمیدہ کو کمال خوبصورتی سے خوشنظر کھ رہے تھے۔

جائے یا تجھے جنت میں لگا دیا جائے تو تو جنت کی نہروں اور چشموں سے سیراب ہو اور تیرا اصل مقبولان بارگاہِ خداوندی اور محبوبانِ درگاہِ محمدی اکابر علیہا انوارہم کمالیں تو اس نے دارالافتاء سے دارالبقاہ کو پسند کیا۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "قَدْ فَتَلْتُ ۖ فَرَأَيْتُ فِيهَا سَبْعًا كُرُوبًا" یعنی حضور ﷺ نے مہراب شریف کے قریب ہی اُس کو دفن کر کے جنت میں پہنچا دیا۔

☆ حضرت حسن بصری علیہ رحمۃ ربی۔ اس واقعہ سے متاثر ہو کر فرماتے ہیں۔ اے اللہ کے بندو! ایک تم حضور ﷺ کے بھائی و شوق سے روایات تم کو کہیں زیادہ تم کو جو کہ رسول اللہ ﷺ کے بھائی و دوست ہو۔

رسول اللہ کی انصاف مجتہد! عین ایمان ہے
 دے جبکہ چوب خشک کو حضرت کی مہجوری
 شنی سبب اس ستون نے عاشقِ مہتاب کی ندی
 کوئی ایسا نہ تھا اس برکت میں جس پر نہ تھی رقت
 اوصافِ ان تھا وہ ستونِ حد سے فرق کے
 ستونِ خاموشی تو بتا تھا نہ یہ بڑے سے چلتے تھے
 ستون نے وہ رکٹے نالے کہ چشمِ حال سے اُسدم

شجر کوٹے، جگر کوٹے اور دیوار کوٹے

۱۰۔ یہ تھی کھجور کی محبت سرکارِ مدنیہ سے اور اب سرکار کی محبت کھجور سے، فرمایا۔
اِنْ مَرَوْا عَسْكَرُكُمْ النُّصْلَةَ فَاَنْصِلُوْهُنَّ
اپنی پٹھانوں کی محبت کو کہ اگر آدم علیہ السلام کے
من بَقِيَّةِ طَبِئَةِ اٰدَمَ ط "مکڑیت تھی" جہنم اللہ کی بقیہ طبعی سے پیدا کی گئی ہے۔

○ عرض کیا صلوة و سلاماً علیک یا حبیبی یا رسول اللہ ﷺ پھر بھی
 کیسے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے جسم اطہر سے جو مٹی کا خمیر لے کر گھسیٹ کر
 نے ایک جگہ اکٹھا کر دیا تو اس سے یہ کھجور کا درخت پیدا ہوا۔ جس کا پھل ”کھجور“ تمام
 جنوں کا سر دہرنا اور سزا پر انبیاء و صحابہ کی خوراک تو مدینہ طیبہ کی کھجور سے جنت، ایمان کی
 شجرہ طہارۃ اور رسول اللہ سے زکوٰۃ و ایسا ہی قول ”شجرہ طہارۃ“

نشانی شہری مدینہ شریف کی کھجور مومن کے لیے تبرک ہے۔

صحابہ کرام نے جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی تو یہود بے بہبود نے کہا کہ ان کی حورتوں پر جاؤ و کر دیا ہے ان کے ہاں نیچے پیدا نہیں ہوں گے۔ شانِ قدرت ہجرت کے بعد پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچہ سیدنا عبد اللہ بن ربیع رضی اللہ عنہ تھا۔ حضور ﷺ اُن کی پیدائش پر بہت خوش ہوئے آپ ﷺ نے میں نے کر پہلے کان میں آذان اور پھر تکبیر پڑھی اور پھر تحنیک دی۔ یعنی کھجور کو منہ سے نہ کر کے لٹا سب دہن اُن کے منہ میں ڈالا تو انھوں نے منہ ہلانا شروع کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے انھیں ہلکانے سے خوش ہو کر فرمایا۔ دیکھو یہ کھجور سے محبت کرتا ہے۔ کیوں نہ کرے نہی ہے۔ ایک روز یہود نامسحود حضور مرکار کا ناسات ﷺ کی خدمت اظہر میں ہوئے اور کہا اگر آپ ہماری مرضی کے مطابق ہمیں بھجڑ دے دے تو ہم ایمان لے آئیں گے اُس وقت حضور ﷺ حوالی قبا میں بھڑے ہوئے تھے۔ انھوں نے کھجور کی ٹھیلے ”بوسیدہ ناکارہ کی ہوتی“ پیش کر دیں۔ آج ہمارے سامنے بویں اور علی الصبح سرسبز باغ ہو۔ جس میں کھجوروں کے خوشے ٹلک رہے ہوں تو ہم کھائیں۔ ایمان کا یہ قلب مومن میں برتنے والے رسول اللہ ﷺ نے اُن گٹھلیوں کو زمین میں، قطار قطار اپنے دست مبارک سے بویا اور واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ انھوں نے بعد میں یہ گٹھلیاں نکال لیں اور چلے گئے۔ قدرت الہی! جب سب علی الصبح پہنچے تو وہاں ایک عجیب عالی شان باغ لہلہا رہا تھا اور کھجوروں کے گٹھے ٹلک رہے تھے تو نبی مختار ﷺ نے معہ حاضرین کھجوریں تناول فرمائیں۔ لیکن اُن کے اندر غصہ نثار رہا یہود حیران رہ گئے کہ یہ کیا؟ انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر تم ایمان نہ لے لو گے تو ہم یہود اور بنو ناصیہ کی مانند ملامت رکھنے والا مجتہد امتیاز کا ٹکڑا بنیں گے۔

علیہ السلام نے کھجور کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے کہ ”یہ کھجور ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمائی ہے۔ اگر تم ایمان نہ لے لو گے تو میں تم کو عطا نہیں کروں گا۔“

قرآن میں بھی تمھیں اس بات پر آمین کہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو۔ یہ عجیب و غریب اور عظیم الشان معجزہ دیکھ کر بعض ایمان لے آئے لیکن یہودیوں نے یہودی عقاید کا انکار کر دیا ہے۔ آیت نامہ دار، مدنی، تاجدار، احمد مختار رحمہم اللہ کی ہر بات پیاری ہے اور ہر فعل معجزہ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنْ طَابَاتِ
بَرَكَاتِكَ الْبَهَائِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

معجزہ جنتی پہاڑ۔ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما

○ ایک دن سرور کائنات ﷺ سیر فرما رہے تھے۔ آپ کی نظر مبارک جبل اُحد پر پڑی تو آپ نے باؤ اڑ بلند اللہ اکبر لپکا اور آپ کے چہرہ مبارک نُباشت اور مُسرت کے افکار چمکنے لگے اور چہرہ اقدس متبسّم نظر آتا تھا آپ نے فرمایا ہَذَا جَبَلٌ أَحَدٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ وَعَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ط

یہ اترنا امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ جنت جانیں سے معلوم ہوتی ہے ایک مرتبہ جبل اُحد شریف پر تشریف لائے تو وہ اپنی خوش بختی پر جھوم اٹھا اور وجہ کرنے اور بننے لگا تو آپ ﷺ نے اُس پر اپنے پاؤں کی ایڑی ماری اور فرمایا اُنْصَحْنِ يَا جَبَلُ فَإِنَّ عَلَيْكَ بَيْعًا وَصِدْقًا وَشَهِيدًا ط جبل اُحد پر سکون ہو گیا۔ ایسا پر سکون ہوا کہ قیامت کا زلزلہ بھی اُس پر کچھ اثر انداز نہ ہو گا۔ بلکہ ملائکہ اس کو اُنْصَحْنِ کر جنتِ عدن کے دروازہ پر رکھ دیں گے اور یہ جنتیوں کی اُنْصَحْنِ ہو گا۔ جیسے مینہ رحمتی کریم، صدیق اکبر، خالق اعظم، مہمانِ خفی علیہ وآلہ وصحبہ الطہرۃ والسلام ط

علیہ یہ جبل اُحد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ جنت کے دروازہ پر ہو گا۔ علیہ رب کریم نے جمادات اور نباتات کو بھی جسک حقیقت سے نوازنا ہے۔ اُن کو علم، اور اک ہستی عالی بننا ہے یہ بھی ذی رُوح، ذی شعور ہیں۔ لیکن ہم اُن کی تسبیح اور جذبہ محبت سے لاشعور ہیں۔ یہ بھی زبانِ حال سے مُسْتَحَانَ الْمَلٰٓئِكَةِ کی ناگسری میں نرم زمہ سنبھال رہے ہیں۔ صرف انسان ہی غافل ہے۔ حالانکہ اُس کی تخلیق کا مقصد ذکر و فکر تھا۔ لیکن یہ دیکھ کر دلیں گھر رہا۔

مٹے لمبے پہاڑ بھر جا کیا تجھے شعور نہیں؟ کہ تم پر ایک نبی۔ صدیق اور دو شہید ہیں۔

منورہ کے زائرین کی آج اُسید گاہ ہے کہ ہماری منزل قریب آگئی اور مومن آج بھی جب جبل اُحد پر نظر کرتا ہے تو اس کو سرور اور سکون غالب ہے اور جبل اُحد پر علی النبیؐ ایک عجیب قسم کی دھندلی جھنسی خوشگوار خوشبو مہکتی ہے جس سے مومن کے دل کی کلیں جاتی اور روح خوشی سے جھجھوم اُٹھتی ہے۔ اور دُرود شریف از خود زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔

ایک ہی لمحہ میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا کتنا وقار رکھتی ہیں اَللّٰہُ کَفَرُ اِیْہَا
دو قمر دو چرخور، دو ستارے، دس بلبل اُن کے ٹوکے پچھنے ناخن پائے اَلہم اِیْہَا
تارخ رُوح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں لطفِ شریفِ ترب
رکھتی ہیں اَللّٰہُ وہ پاکیزہ گوہر اِیْہَا "المنعوت بہو"

ابن ابی شیبہ نے حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کی ہے فرماتے ہیں۔ جب اَللّٰہُ تعالیٰ جبلِ جَلالؑ نے کوہِ طور پر تجلی فرمائی تو سطوت اور جلال سے چھڑ پھاڑ اُڑ گئے۔ تین پہاڑوں جبلِ اُحد، قرقان، رضوی نے مدینہ منورہ و امین جہہ اَللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَکْثَرُ السَّلَام میں پناہ لی اور جبلِ نور، شبیر اور ثور و امین کعبۃ اللہ میں پناہ گزین ہو گئے۔ جنتی پتھر بر صبحِ مُسلم پر وایتِ جاہل بن سمرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ کرمِ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پچھتا ہوں جو بعثت سے پہلے مکہ معظمہ میں مجھے سلام عرض کرتا۔ وہ رُفَاقِ الحج کے نام سے مشہور ہو گیا تھا۔

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ
اَلْاَحْبَابِ وَالْاَحْبَابِ اَوْ عَلٰی آلِہِ وَصَحْبِہِ وَسَلِّمْ

عہ جبلِ نورؑ و خابِ حرا میں چند لمحات توجہ کے ساتھ بیٹھنے سے وہ انشراح صدر ہو جائے جو کئی سالوں سے نصیب نہیں ہوتا۔ زائرینِ خابِ حرا میں جا کر نوافل ادا کر کے ٹرکب کریں یہاں سب سے پہلی وجہ الہی کے نام سے یہ پتھر رُفَاقِ الحجیر سیدہ نام لکھتے ہیں خیر بھائی اکبرؒ کی محلاتِ ایشیات کہ جانتے ہوئے راستہ ایک میں نصب ہے۔ لوگ اسے چھو کر اپنے ہاتھوں کو برکت کے لیے چہرے پر ملتے ہیں یہ جنادات ہیں۔ لکن، حجرات سب دبت قدوس کی قیاس پر ہوتے ہیں۔ ان کو بھی احساسِ خوف اور کعبہِ جنت ہے۔ ان میں جس سے محفل نہیں۔ یہ پتھر منورہ ﷺ کو سلام بھی کرتا تھا اور کلام بھی۔ منورہ منورہ

☆ معجزہ طعام کا کلام کرنا : بروایت حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ :
 ① غزوہ خیبر میں ایک یہودیہ زینب زوجہ سلام بن مشکم نے کھانے میں زہر
 کر دیا تو آپ ﷺ نے لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ لقمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مجھے تناول نہ فرمائیں اس قابل نہیں کیونکہ میرے اندر زہر ملا ہوا ہے۔ یہ بھٹے ہو کر لاش
 کا کلام کرنا اور رسالت کا اقرار ایک معجزہ عظیمہ عجیبہ ہے۔

② ایک دعوت میں آپ کھانا تناول فرماتے گئے لقمہ اٹھایا تو اُس سے تسبیح پڑھے
 کی آواز آ رہی تھی صحابہ کرام نے وہ آواز سنی۔ یُسَبِّحَنَّ حَتَّىٰ سَمِعْنَا السَّبْحَ
 الْمُسَبِّحُ وَالْمُسَبَّبُ کی شان دے نبی ﷺ کے سامنے بے زبان شجر و حجر اور وہ
 بھی آجائے تو اُس کو نطق مل جاتا ہے۔ آپ اُن کے ورد کی تسبیح کو جانتے کہ یہ کون سا
 تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ بروایت صحیحہ طعام نے کلام اور سلام عرض کیا :-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالتَّبَاسُجِ
 كَقِيَّةِ الطَّعَامِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ : دست مبارک کا مس ہونا۔ علیہ السلام رحمہم اجمعین عبد اللہ اصہبانی علیہ السلام :
 ① سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے گھر ایک روز آپ ﷺ نے فرمایا :
 لے گئے اُس وقت سیدہ تنور میں روٹیاں لگا رہی تھیں تو چند روٹیاں آپ ﷺ نے
 نے بھی لگائیں تو وہ کچی کی کچی رہیں سیدہ سخت متعجب ہوئیں تو فرمایا اے نبی ! تعجب
 کہ جس کو رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مس کر جائے تو اُس پر آگ دنیا کی کیا۔ جہنم کی بھی
 نہیں کرتی۔ عَلَيَّهِمُ السَّلَامُ بِفِيهِ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ

② ایک روز سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مہمانوں کی صیانت
 کی تو آپ نے دسترخوان بچھا کر اُن کو کھانا کھلایا تو اچانک ملاحظہ فرمایا کہ دسترخوان پر
 دھبے ہیں اور وہ سیلا ہو گیا ہے تو اُسے جلتے تنور میں ڈال دیا۔ مہمان حیران ہوئے
 یہ کیا معاملہ ہے۔ دسترخوان کے جلنے کا کوئی دھواں وغیرہ نہیں تو آپ نے کچھ دیر بعد
 دسترخوان کو تنور سے نکالا تو وہ نہایت پاک صاف اور شگافت تھا اور اعلیٰ درجہ



موصول چکا تھا۔ مہمانوں نے تعجب سے پوچھا تو فرمایا ایک مرتبہ ہمارے آقاؐ نے ولی نعمت **رحمۃ اللہ علیہ** نے اس دسترخوان پر کھانا تناول فرما کر اس سے اپنے ہاتھ پونچھے تھے اب یہ کپڑا جب بھی میلایا جاتا ہے تو اس سے خوشبو میں ڈال دیتا ہوں تو یہ صاف شگفتہ ہو جاتا ہے۔ آگ اس پر کچھ اثر نہیں کرتی اب یہ دسترخوان نہ جلے، نہ سڑے اور نہ گلے کی شان عجیب رکھتا ہے۔ **دُرُودِ خُوانِ بیکرۃ دُرُودِ شریفِ قبر میں نہ جلے نہ سڑے اور نہ گلے۔**

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَطْبِ الْجَلَالَةِ وَشَمْسِ النُّبُوَّةِ وَالْيُوسُفَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ خوشبودار بنانا :- "مادرِ النبوۃ و مراتب الفتوحہ شیخ محسن علیہ الرحمۃ ط

① سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابیہ بارگاہِ اطہر میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹی کی شادی سپہِ خوشبودار کے بیٹے حاضر ہوئی ہوں تو آپ **رحمۃ اللہ علیہ** نے اس کرشمہ میں اپنی جبین مبارک سے پسینہ کے قطرات عطا فرمائے جو بطور خوشبودار ہنس کو لگائے گئے تو اس دہن صحابیہ کی نسل سے کئی پشتوں تک خوشبودار رہی اور ان کا گھر مدینہ منورہ میں بیت النبیین مشہور ہو گیا۔

② حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک روز نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے رخساروں پر پھیرا تو مجھے ایسی خوشبودار پنہی کہ اس قسم کی خوشبودار عطر فروشوں کی دکانوں پر بھی نہ مل سکتی تھی اور آپ **رحمۃ اللہ علیہ** جس

نے **سُجْرُ خُوشْبُو دُرُودِ شریف**۔ قاتلِ شتمی **رحمۃ اللہ علیہ** تم کاں طربانِ عزیز میں ہر شئی کہ پسینے سے خوشبودار ہوئی۔ دُرُودِ خُوانِ حلالی حضرت مالک بن حجر رضی اللہ عنہ مضافہ کے بار بار اپنے ہاتھوں کو سونگتے اور دُرُودِ شریف پڑھتے رہتے جس شئی کو مجھ پر بنایا۔ آج بھی اس سے مومن کو خوشگوار خوشبودار آتی ہے۔ بشرطیکہ حواس خمسہ ظاہری کو جسمانی زائل اور حواس باطنی کو روحانی زائل نہ ہو اور اس پاک حق ازلیکہ **رحمۃ اللہ علیہ** خوشبودار کا شعلہ، عطریات کا سرچشمہ ہے۔ دُرُودِ خُوان کے مسکن و مکان، جسم و جان، لباس، پسینہ اور سانس سے خوشبودار ہکتی ہے۔

☆ "دُرُودِ خُوان کی خوشبو کو دُرُودِ شریف" خوشبودار ہے۔ پسینہ، عجز، طغیانی، عطر و آرائش اور دکان پر لکھنا دیکھنا بدنامی دے دیتا ہے۔

بدنامی دے دیتا ہے میری عروضِ فکر کو ساری بیمار ہشت خلعتِ جھوٹا سا عطر و آرائش ہے۔

رحمۃ اللہ علیہ

راستہ سے گزر جاتے تھے تو کئی روز تک اس راستہ سے جھینسی جھینسی خوشبو کی مہک آتی رہتی تھی۔
 مکتبہ اہل بیت سلطان زمین پھول لکھ پھول، زمین پھول، دھن پھول، دھن پھول پھول پھول
 واللہ جو اہل بیت میرے گل کا پسینہ مانگے نہ کبھی عطرد نہ پھر چاہے دھن پھول
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيْنِ
 الطَّيِّبِ الطَّيِّبِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
 منجبرہ انداز عطارہ مدینہ اعلم صلی اللہ علیہ وسلم ط "صحیح البخاری"

① سیدنا ابوبکرؓ سے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثیر الشعداد احادیث مبارکہ کے راوی ہیں۔
 اس کی وجہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ میں ایک تہبہ بارگاہِ رحمتہ تعالیٰ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک اور احادیث پاک سے جو یاد کرتا ہوں وہ پھول جاتا ہوں۔ فاسمُ العلوم والعطایا نے کمال شفقت و رحمت سے فرمایا اے ابوبکرؓ! اپنی چادر بچھاؤ۔ تو میں نے اپنی گودری جو پہنے تھا پر دی تو آپؐ نے اپنے دستِ رحمت کے اشارہ سے اُس میں کچھ ڈالا اور میں اس کو سینے سے لگا لو۔ جنب میں نے چادر کو سینہ سے لگایا تو پھر اپنا حال خود بیان کرنے لگوئے فرمایا۔ فَهَذَا نَسِيتُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا اُس دن کے بعد میں کوئی شے نہیں بھولا۔ یعنی تب سے اب تک ہر چیز مجھے ملے یا د ہے اور اب میں کوئی چیز قرآن و حدیث سے نہیں بھولا۔ حقیقت یہ ہے۔ حضورؐ کے اہل بیت یہ نفوسِ قدسیہ صحابہ کبار ہیں۔ جن کے قلوب نگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے نور

عہ آپ جیلِ الرہبت مشہور محدث صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور اہل بیت سے ہیں جو اشیاء اللہ و اشیاء رسول اللہ کے مبارک قلب سے منسوب تھے۔ گھر لو اس جہانِ رحمت کی درجہ سنیہ الانبیاءؐ نے ابوبکرؓ کا لقب عطا فرمایا اور اسی کو محبت کا لقب تھا اور آسمانِ شہرت کے درخشاں نجم فی الحدیث تھے آپ کی حدیث کے مطابق حضورؐ نے انیس پاک کو قہر میں آپ کے سینہ پر رکھ دیا گیا۔ سراج شہداء صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ قدسیہ سے نور و نور سجادہٴ نبویؐ کی روشنی کیجئے کہ نورِ عالم کے حق "مختارین و غفار" دوسری گراہ ۱۲۰ منہ غفر

ہوئے اور ایک ایک کو نگاہ رسول ﷺ نے منجھوہ بنا دیا۔

اُولَئِكَ اَبْلَاغُ فَجْثَتِي بِشُلُوهِمْ اِذَا جَمَعْنَا يَا جَبْرِئِلُ الْجَمْعَ
اعظم واکبر جملہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جو کچھ ملا لنگاہ سے ملا مناسب اعجاز ہے تو عطا فرمادیا اور
اس بارگاہ سے جو پایا پایا اور جو مانگا سولا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَتَحِيَّاتُہٗ

(۲) سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو حضور ﷺ نے سَلَمَانَ وَمَنَا
اَهْلُ الْبَيْتِ کے اعزاز و شرف سے نوازا اور جب آپ ایمان لائے تو ضیف العمری
کا عالم تھا۔ ایک مرتبہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت تھے تو آپ ﷺ نے اُن
سے فرمایا اے سیدنا سلمان! میرے سلمان کو عربی سکھاؤ۔ تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
تعلیٰ علیہ وسلم آپ سلمان سے فرمائیں کہ مُز کھولے تو آپ ﷺ نے اُن کے مُز میں اُغاب دھن
ڈالا تو وہ فصیح فصیح عربی دان اور سلمان فارسی سے سلمان محمدی بن گئے۔ صَلِّ وَسَلِّمْ وَتَحِيَّاتُہٗ

” انداز عطا مُبْتَحٰنُ اللہ! ایسے اعزاز پر قربان ایسی عطا یہ تبار “

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ مُعْجِزَاتِ الْقَاهِرَةِ
وَمَحْضَرِنِ دَلَائِلِ الْبَآرِئَةِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ



۹

علی میرے آباؤ اجداد تو یہ ہیں تو بھی اُن کی مثل نے آج کی جاسم مُتَّحِد ہوں۔

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک فارس کے شہزادے تھے چنانچہ مذہب زرتشت سے ہزار ہوں ملک سے ملے
جبار و بیکان کے پاس رہے مختلف مذاہب اختیار کئے۔ ایک ماہ میں مرتے وقت کہاتم ملک حجاز چلے جاؤ آنحضرت
خبر کے ظہور کا وقت ہے تو راہ میں پھر غلام بنائے گئے۔ آخر کار مَن حطَلَب وَجَدَہ مقام ثَمَام حضور ﷺ
کے قیام پذیر ہوئے کی کانوں میں آواز پڑی۔ حاضر حضور ہو گئے۔ ”مُہرِ نُبُوَّت“ کو دیکھا۔ چڑھا اور ایمان پایا۔
۲۵ سال تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی آزادی کے لیے کچھ نقد کے
سے اپنے دستِ ہمت سے لگائے جو مبلغ کو ہی تنادر و رخت ہی گئے۔ جن میں خرشے ملک رہے تھے اور کچھ سونا
آپ کا شمار فضلو صحابہ اعزاز اُطْلِیَّتِ اَلْہَادِی اور اہل صفہ سے ہوتا ہے۔ اہل الیٰ احمدان سے مدنی سلمان بن کر
سلام اور دینی سلام سیدنا اَلْاَمَام عَلِیُّ بْنُ اَبِی تَالِبٍ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ کے ہو کر اولیائے نقیضتہ تھیں کہ سرتاج بیتہ امن

روضة الراية

باب



ظہورِ قدسی

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْكَ وَوَلَمْ يَكُنْ

ابن مَوْلِدُ عَنْ طَيْبِ عَصْرِهِ يَا طَيْبُ مَبْدُؤُهُ وَنَحْتُمُ عَلَيْهِ
مَنْزِلَهُ عَنْ شَرِّكَ فِي مَحَاسِنِهِ جَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُقْسِمِ
☆ وہ ارماس "شجراتِ عظیمہ" جو حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے
موقعہ پر ظہور پذیر ہوئے۔ اُن میں سے چند کا بطور تبرک ذکر کرتا ہوں۔
قرآن پاک :- پ ۱ سورۃ یونس آیت کریمہ ۵۸

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ
فَلْيَفْرَحُوا | تم نماز اللہ ہی کے فضل اور اُس کی رحمت پر
چاہیے کہ خوشی کریں۔

○ "تفسیر ابن عباس" میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
فَضْلُ اللَّهِ سے مراد ذاتِ پاک ﷺ اور رَحْمَتُہ سے صفات
اور شجراتِ مراد ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فضل اور رحمت اُس کے پیارے محبوب
کی ذاتِ پاک ہے۔ رمضان المبارک میں قرآن پاک کا نزول ہوا اس مبارک
میں "جشنِ قرآن" منایا جاتا ہے۔ رُوحُ القدس ہر سال ماہِ رمضان میں صاحبِ
قرآن ﷺ سے قرآن مجید کا دور کیا کرتے اور ربیع الاول شریف کے ماہ مبارک
میں مؤمنینِ برحقین سیلابِ شریف کی مجلسیں اور مجلسیں منعقد کرتے اور خوشیوں کے تبرکات

علم حضور ﷺ کی ولادت نے خوشنظران کی آپ ﷺ کی ولادت بابرکت
وصال باسعادت روزوں کیے پاکیزہ اور خوشنظران ہیں۔
صاحبِ قرآن ﷺ کی ذاتِ قدسی بلند تر ہے غلامی کی شرکت سے اور آپ کو جو حسنِ نعمت نہیں۔

بہشتے ہیں اور ظہورِ قدسی پر جو معجزات ظاہر ہوئے وہ بیان کر سکتے ہیں اور سنتے ہیں۔
 ☆ جاوہر اللہ عبدالرحیم نقشبندی سیکنڈ انجمن فرماتے ہیں کہ "قَوَّيْتُ أَقْوَارًا سَطَّحْتُ
 دَفْعَةً طَائِفًا نَعَى أَجَانِكُمْ مُعَانِنَةً كَيْلَا كُمْ مَهَارِي مَجْلِسِ مِيلَادِ شَرِيعَتِ كَوْنُ لَارِئِ دُحَانِ
 لِيَا بَعْدَ . وَلَيْتَ حَبِطَ لَنَا الشُّكْرُ لِمَوْلِدِ الشَّرِيعَةِ " بِإِلَاحِجَمَاعِ
 وَلَا طَعَامِ وَعَبِيرَ ذَلِكَ مِنْ وَجُوهِ الْقُرْبَانِيَّاتِ وَالْمُسْرَمَاتِ اور اس کا بقیت شکر
 بجا لائیں کہ ہے۔ افضل طریقہ یہ ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ طعام پکائیں اور ایصالِ ثواب
 کریں یہ عمل محبت اور مہربانی کے قریب ہے۔ یہ مجاہد مبارک نور علی نور ہیں۔
 ○ اُولُو الْعَرْشِ رسول حضرت عیسیٰ رُوحِ اللہ علیہ السلام کی دعا کے الفاظ مبارک
 میں عینِ آلاءِ و لایۃ و اخیرت و لایۃ و قَتْلُ قَتْلَ یَسُودَا فَا رُوقِ اعْظَمَ رَضِیَ اللہ
 عَنِ الْعَالَمِہِ کو ایک نبی نے کہا قرآن پاک میں ایک ایسی آیت پاک ہے اگر وہ ہم پر نازل
 ہوتی تو ہم اس روز عید مناتے تو آپ نے فرمایا میں اس آیت کریمہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ
 لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَسْمَعْتُ عَلَیْکُمْ فَمَنْ حَقَّ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا
 کے مقام نزول اور وہ نزول کو خوب جانتا ہوں کہ یہ یومِ الجمعۃ مقامِ عرفات دورانِ خطبہ نازل
 ہوئی اس سے آپ کی مزاویہ تھی کہ اس روز ہم دو عیدیں مناتے ہیں ۔

☆ یومِ الجمعۃ کی عید

☆ یومِ جمعہ کی عید

☆ شہداء عبدالرحیم نقشبندی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ میلاد النبی
 ﷺ پر ایصالِ ثواب کیا کرتا تھا ایک سال کچھ ہاتھ نہ آیا جس سے کھانا کچھ نہ صرف بھینے ہوئے پختے تھے وہ ہی
 کے کچھ کو ایصالِ ثواب کے تقسیم کر دیئے تو مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تو دیکھا
 میں مجھے بھینے پختے آپ تناول فرما رہے ہیں اور آپ ﷺ خوش ہیں اور چہرہ پر نشاط ظاہر ہے
 آپ سورۃ المائدہ آیت کریمہ ۱۱۳ عید ہو ہمارے لگے ، بچپن کی اور تیری طرف سے نشانی۔

☆ سب سورۃ المائدہ آیت کریمہ ۳ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت
 لکھ کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ اور اب اسی دین اسلام میں اس کی رضا ہے۔ آمین و مستغفار

اور مسرت کا رب کریم نے اس آیت پاک میں حکم دیا کہ اُس کے فضل اور اُس کی رحمت پر خوب خوشیاں مناؤ۔ رب کریم کی حمد و ثنا، تسبیح و تہلیل، ذکر و فکر اور رسول کریم کی فحشیں اور معجزاتِ ولادت بیان کرو اور صلوة و سلام اور دعا پر اختتام کرو یہ مجالس مُتقدّمہ بعنوان مراد شریفین میں کل الموحّد و المؤمنین کا مجموعہ ہیں۔

بارغ طیبہ میں شہنا پھول پھولا نور کا جلیلیں گاتی ہیں گلشن میں ترانہ نور کا
نور کا سر پر عمامہ اور شمشاد نور کا اُڑ رہا ہے عرشِ اعظم پر پتھر نور کا
دھلک آیا دیش اور پر سپینہ نور کا نور کے خوشے میں بے ہر دانا دانا نور کا
مصحیٰ نور علی نور شبِ امرا کو کھلے

چمڑ پُے نور پر باندھا جو سہرا نور کا "امیرِ دینی"

ولادت با سعادت :- بوقتِ صبح صادق بروز پیر ۱۲ ربیع الاول شہرِ مکہ معظمہ جبل ابونعین کے دامن "محلّہ قشاشیہ اور صغلیہ کے درمیان" نزد محلّہ بنی ہاشم و قریش گئی سونہ لیل مکانِ مبارک کو مولدِ انبیا علیہ السلام ہونے کا شرف ملا۔ ملائکہ کرام خوشی اور مسرت سے مجبور اُنھے۔ حوڑانِ بہشتی نے جنت میں خوشی کے ترانے گائے عالمِ دنیا خوشبو سے مہک اٹھی اور خوشبو نے گلاب کے جھونکے آنے لگے۔ باوصیاد و بادیم جلد بجلکہ خوشیاں بکھیرنے اور خوشخبریاں دینے لگیں توحید کا گلشن جو بیار سے مصطفیٰ ﷺ نے اپنے دستِ رحمت سے لگایا اُس کی خوشبو سے جزیرہ عرب اور سارا عجم لہلہانے اور جنگ گانے لگا اور ہر طرف اللہ اللہ کے دُکے بجننے لگے۔

حدیثِ نبوی :- بروایت عیاض بن یزید رَضِیَ اللہ عَنْہُ رَضِیَ اللہ عَنْہُ رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے فرمایا میں سیدنا ابوبکر خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سے مجذوبہ ہونے کا موقع ملتا ہے کہ اگر اکابرِ نبوی کا قرآنِ مکتفل کر دیا جائے۔

عَنْ عَلِيٍّ خَلِيلِ رَضِیَ اللہ عَنْہُ رَضِیَ اللہ عَنْہُ رَضِیَ اللہ عَنْہُ کہ وہ آخرِ ازلان نبیِ معصوم فرمایا یہ دعا ربِّ قدوس سے قبول فرمائی اور اعلیٰ ہزار سال بعد کے ناسیخ سے محض مصطفیٰ ﷺ سے معصوم ہوئے۔ انبیاء و مرسلین اپنے اپنے زمانہ میں بشارتیں دیتے تھے اور تمام کائناتِ ارضی و سماوی کا بقیہ راضی ہو کر صفحہ



اور اپنی والدہ محترمہ کا خواب، جو انھوں نے قبل از ولادت دیکھا، کی تعبیر ہوئی۔
حدیث پاک سے یا لوضاحت یہ ثابت ہوا کہ سیدہ اُمّ سیدہ الانبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِا وَاٰلِہٖا وَسَلَّمَ کو علم قطعی اور یقینی تھا کہ آخر الزمان نبی اُمّ المؤمنین حضرت مصطفیٰ عَلَیْہِ السَّلَام وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
گرد میں آنے والے ہیں۔ ”حق خواب کی برحق تعبیر تھی“

خوشنویہ پیاری پیاری کس گل کی آہی ہے باو صبا یہ کس کا مندرہ مٹا رہی ہے
ابر بہاری ہر شوخ کلاؤ کر رہی ہے باو سحر خوشی سے کچھا جھٹلا رہی ہے
اندھے اُسی کی جس کا اللہ ہے شاید فرج عجز کس کے ہمراہ آ رہی ہے
ہر جا ترانہ سبحی صَلَّی عَلَی النبی کی
حسب نبی دلوں میں کیا رنگ رہی ہے

☆ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ الرحمٰنی مکتوبات شریف میں ارشاد فرماتے ہیں
بائید دانست کہ خلق محمدی در ملک خلق
سائر افراد انسانی نیست، بلکہ خلق بیچ فرد
از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او مخلوق است
با وجود نشاء غصری از نور حق جل و علی،
مخلوق گشتہ است کما قال علیہ وعلی آلہ
الصلوٰۃ والسلام ط خلقت من نور اللہ
دیگران را این دولت نیست نشد۔
☆ حضور سیدی و مرشدی سید نور الحسن شاہ بخاری قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں
○ حضرت آدم صلی اللہ علیہ السلام، خلیفۃ اللہ سے شجر رسالت کو پودا پیدا کر کے
نور حق کی جلیق سے نور محمدی صلی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا گیا۔

بیتہ عاشقہ
زورہ دتہ اس حقیقت ثابتہ کا مستطرح تھا۔ بشارت مسیح اور سیدہ والدہ کے رویائے صادیقہ کی تفسیر
ثابتہ بن کر ظاہر ہوئی۔ جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی جل کے نزول سے پہلے چھ ماہ ”وحی منکون“
خواب جس کی بشارت کہا جاتا ہے۔ آتے تھے اور ان کی تعبیر بیست جلد پوری ہو جاتی۔

حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام "پھولوں" تک پہنچا اس باغیچہ رسالت میں طرح طرح کے پھول کھلتے رہے اور پھر ہمارے رسول حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ کر بار آور ہو گیا۔ کشتجہ طیبہ اصلہا شایستہ و فرعہا فی السحاب علیہ پر نبوت اور رسالت کی تکمیل ہو گئی اور آپ خاتم النبیین بن کر عالم بالا سے عالم دنیا میں تشریف لائے۔

قرآن پاک ۱۔ پت سورۃ المائدہ آیت کریمہ ۱۵ ۲۔ پت سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۱۸

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝

لَقَدْ جَاءَكُمْ كُتُوبٌ مُسَوِّمَةٌ ۝

أَنْفُسُكُمْ

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول۔

○ اللہ جل مجدہ العظیم کا اسم پاک نور جو اسماء اللہ الحسنى سے ہے ذاتی اور توصیفی ہے اور اس آیت پاک میں رب کائنات نے آپ ﷺ کو بھی نور فرمایا۔ جو اسماء ربیہ العظیم سے عطائی اور تخلیق ہے حضور پر نور ﷺ کا وجود باوجود سراپا کمال ہی کمال اور نور ہی نور ہے اور اس نور کے حسن و جمال کی تصویر نے عالم کائنات کا ذرہ ذرہ متحرک کر دیا۔ نیز ان آیات کریمہ میں حضور نور مشہوم، ذرہ مہتمم، نور مشہود و نور علیہ کے میلاد پاک کا بیان ہے اور ترمذی شریف کی حدیث پاک سے قیام ثابت ہے کہ سید عالم سے نور پر تنوین غلظت کی بجائے غلظت پر تنوین نور ﷺ جن کے سلسلے ہر عظمت ذیلی و طفیلی ہے۔ ملاحظہ

علم ربیہ و مرشدی اعلیٰ اللہ وہ مشائخ کسی پیاری اور لطیف اولاد و اول پسند تشریف بیان فرماتی ہے۔

علم پتا سورۃ ابراہیم آیت کریمہ ۳ پیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑیں قافلہ اور شاخیں آسمان میں۔

علم قرآن نور، شمس نور، ثمر نور، پیکہ نور، بیت اللہ، ناقۃ اللہ، روح اللہ، ارض اللہ اس نسبت پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ اگر اعتراض ہے محمد کو تو "نور اللہ" پر لاکھ یہ نسبت عین نہیں تعلیمی ہے حضور ﷺ کی نسبت علیہ السلام اور یقیناً نور اللہ ہیں۔ یہ سب نور، نور غیوثی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پر تو ہیں۔ حضور ﷺ

کا نور اصل ہے اور یہ سب اس کی فرع۔ اصل کے بغیر فرع کا قیام ناممکن اور محال ہے فقیر ذری عرض کیا ہے۔

تیری ذات کی حقیقت جب بھی کسی نے سوچی

خدا جہاں کم ترین اللہ نور میرے ہوں پہ آیا

رُوحِ اللہ سے اپنی پیدائش کا، ذکر قیام کر کے بیان فرمایا تھا اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ
روزِ اول سے اللہ کے ہاں نور تھا وہ ہی ہمارے پاس رسول بن کر تشریف لایا یعنی
اللہ کا نور تھا۔ وہ ہمارا رسول ہے اور جو ہمارا رسول ہے۔ وہ اللہ کا نور ہے۔ اس
نور کی جگہ گری اور اُس نور کا ظہور سیدہ آمنہ کی گود ہی اور سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے گھر میں ہوا۔ نور اللہ میں نور کی اضافت اللہ کی طرف یہ بیان ہے اور تشریف ہے۔
بیت اللہ، ناقۃ اللہ، رُوح اللہ اور نور اللہ، ارض اللہ جَلَّ شَانُہ ط
اللَّهُمَّ يَا نُورَ الشُّوْبِ وَصَلِّ عَلَى قُوْرَاتِ النَّبِيِّ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
مُحَجَّرٌ نَمَا شَاهِدَاتِ عَالَمٍ :-

بَدَتْ فِي رَحْبَةِ مُعْجَزَاتٍ لَيْسَ فِيهَا عَيْنُ الْيَتِيمِ حَقِيقَةً
کرامت سیدہ طیبہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور نبی شرات :- الْكَوْنَةُ مِنْ جَسَدِ الْفَيْضَةِ ط
کائنات اُمّ البقی سیدنا آمنہ بنت وحبیب ، آمینہ الامنت دارِ محمد وندی رضی اللہ تعالیٰ عنہا
در رسولہ عنہا سے مروی ہے کہ بوقتِ ولادت ایسا نور مستبصر ہوا۔ فرشتے ہر طرف
یکدم منور ہو گیا اور سارا عالم نور و نزدیک مجھ پر روشن ہو گیا۔ اس نور کی روشنی ہر
شام کے محلات نظر آئے اور ایک ایسی خوشبو مہکی جس سے شام و ماغ معطر ہو گئے
اور کائنات ارضی و سماوی کا سارا جہاں ایک قسم کی خوشبو سے بھر گیا۔ گلشن مراد میں
باد و مراد چلی اور جہاں نور سے معمور ہو گیا تھ۔
”اللہ تعالیٰ مولد البقی اعظم“

حلہ آپ ﷺ کے اہم شاعت میں ایسے معجزات ظاہر ہوئے جو کسی آنکھ سے پوشیدہ نہ رہے۔
عہد سیدہ اُمّ البقی آمنہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو معجزات شہادت اپنی خاموشی آنکھوں سے دیکھے
وہ بے حد و حساب ہیں بطورِ برکت چند تحریر کرتا ہوں۔

عہد سیدنا عبد اللہ جنابِ پاک، منور خطابِ لڑاکا علیہ سلاۃ اللہ و سلاماۃ ما انت الازمن و الامان
کے والد ماجد بھی آپ کے وجودِ مسعود، بدنِ شریف سے کسٹوری کی خوشبو آتا کرتی تھی اور دادِ پاک سیدنا
عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پسینہ مبارک بھی معطر تھا اور ہاتھ پر نور و اندھا مال چمکتا نظر آتا تھا ابراہیم کے سفید و سرخ
پتے سیاہی اٹھاتے تھے

وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى

سُوگندہ کریم بنی ہاشمیؑ وہ خوشبو نے تن دیکھ کر رنگِ صحت چمن و مرجن
کہہ کے آتشِ نبیؐ پر دم کے صلِ علیؑ بیلِ خوشنوا چھپانے لگا
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ثَوْرًا مِنْ
ثَوْرٍ الْأَنْوَارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ منجملہ :- شہادت دینا۔ اللہ تعالیٰ نے ابن عباسؓ سے فرمایا کہ اے نبیؐ کے

○ آپؐ فرمائیے کہ میں پیدا ہوتے ہی سب پہلے ربِّ العزت کو سجدہ کیا اور شہادت
کی انگلی سے اشارہ کر کے لا اِلهَ اِلَّا اللهُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللهِؐ فرمایا۔ پھر یہ کلماتِ تذکرہ، تکیہ و تہلیل، تحمید و تحمید، تسبیح و تقدیس پڑھے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ، سُبْحَانَ اللَّهِ بَكْرًا وَأَصْنَانًا
بارِ طیب میں سہانا چھول پھولا نور کا مست بومیں بلبلیں پرستی میں کھر نور کا
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلٍ

اللَّهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ منجملہ :- نارِ مجید گئی۔ "خمن النورہ فادرس فی شرح التفسیر البرۃ"

○ ایران کسریٰ پاشا شش پاش ہر گیا اور اس کا لشکر تشریف بردہ ز شیرواں کے محل کے چوہہ
لنگرے از خود گر گئے اور ایران۔ فارس کے آتش کدے جو زرتشتی مذہب والوں
نے ہزار ہا سال سے جلا رکھے تھے یکدم بجھ گئے یعنی نورؑ نے نار کو بجھا دیا
اور غیرۃ سادہ خشک ہو گیا۔ جس پر سارے بُت کدے سیدہ رونق ہو گئے۔
ناریوں کا نور تھا دلِ گل رہا تھا نور کا تم کو دیکھا ہو گیا خُشداً کلیجہ نور کا

نے سر پہنچو جو کہ سلام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو فی ظہیر الدنیا و فی ظہیر الناطقۃ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو
حلہ نام اپنی جگر کی نے ظہیر میں نہیں ظہیر کے والے سے انام فرمادیا کہ آپؐ نے پناہ لگ کر ایک بچھا اور اپنے
آپ پر نور شریف بھی بچھا۔ بروایت "دور بن سقر ایک ترسہ آذان بھی پڑھی ہے۔ ۲۴ صفحہ ۱۸۸ صفحہ ۲۰۴
میں کہہ رہی ملکِ سامان شاہانِ عجم کا لقب ہے اور تیسرا شاہانِ روم کا۔ خاقان شاہ ترک کا، فرعون شاہ
عسرا، شیخ شہنشاہین کا، تاجی شاہ طہش کا اور حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے شہنشاہ کو عزیر مصر کہا جاتا ہے۔ "منا"

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ هُوَ يُطْفِئُ
النَّارَ بِنُورِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ۔ کعبہ معظمہ تعظیم سے جھجک گیا :- ”خیر اللہ المفلحین“

○ کعبہ مشرقہ آپ ﷺ کے در اقدس کی طرف تعیناً جھجک گیا اور حضرت
اور سرور سے جنباں نظر آتا۔ اُس نے حضورؐ نورؐ کے در اقدس کی طرف
سجدہ کیا اور اچانک کعبۃ اللہ کے سارے بت سر کے بل گر پڑے۔
تیرے ہی جانب کی انچل تبت سجدہ نور کا رخ بے قبلہ نور کا ابرو بے کعبہ نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِينِ
كَتَبَةِ الْكَعْبَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ۔ طیب و طاہر ”صلی اللہ علیہ وسلم“

○ آپ ﷺ پاک صاف طیب و طاہر نام بریدہ، ختم شدہ تولد
آپ کو شرمے غسل شدہ اور آنکھیں سرسبز تھیں۔

سرسبز آنکھیں حرم حق کے دو ٹھیکین عزال تاحضائے لامکان جن کا رستا نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِينِ
الطَّيِّبِ الطَّيِّبِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ :- آباء و اجداد رضوانہ تعالیٰ عنہم ”افضل القرى افضل القرى“

○ ہمارے پیارے نبی، کائنات کے رسول، اللہ سبحانہ کے محبوب ﷺ
شکون اور پاک نیتوں سے اتباع عن جد دنیا میں آئے۔ الَّذِي يُزِيلُ حَيْثُ
تَقُومُ ۖ وَتَقْلِبُكَ فِي السُّجُودِ ۖ عَلَی ساجدین سے مراد مؤمنین کے احوال
۔ شیعہ ائمہ، اہل بیت، فاضل، معظم، طہر، شام، عراقی، لیکر، القاب، جو آج کے مجاہد طلب بن لایم رضوانہ تعالیٰ عنہم

علیؑ پہ سمدۃ الشراء آیت کریمہ ۱۹؎ وہ ہمیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور ساجدین
دوئے کو حضورؐ مٹے اپنا سب ہمارے ایں نیتوں حضرت عدنان تک بیان فرمایا۔ اس
”کہ جہاں“ آغا دیں پشت“ حضرت عفر کے متعلق فرمایا۔ اُن کو گالی مت دو۔ وہ
بیرہا تیرا ہے

اور نعمات کے احاطہ طاہرہ میں۔ سیدنا آدم وحواء علیہما السلام تا سیدنا عبد اللہ وسیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب طیب طہر تھے یا بقول آپ کا نور انبیاء سے انبیاء کی طرف منتقل ہونا مراد ہے۔

تو بے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا تیری نسل پاک میں ہے پتھر پتھر نور کا
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الظَّاهِرِ الْمُنْظَرِ

وَعَلَى آبَائِهِ الطَّيِّبِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
منجملہ۔ ملائکہ کا زیارت کرنا۔ "انفوخ الیوب فی خصالنا حبیب"

○ سید الملائکہ جبرائیل ابن علیہ السلام مع ملائکہ حاملان عرش نبی، عربی، فارسی، لکی، بلخی، تہذیب کے نور کی چہرہ کی زیارت کرتے اور ایک دوسرے کو مبارکیں دیتے اور خوش ہو کر جھولا جھولاتے اور لوریاں دیتے اور درود و سلام عرض کرتے تھے۔

لَا تُسَوِّدُ دَهْنَكَ ابْرَأُ نَحْيِيكَ صَلِّ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَوْرِ الْأَنْوَارِ

وَسِرِّ الْأَسْرَارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ منجملہ۔ نام مبارک علی حق اللہ علیہ وسلم

○ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مجھے خواب میں سر انبیاء علیہم السلام کی

بجھ رہی تھی

ہاں لائے اور حضرت ایسا جب طواف کعبہ اذ کرتے تو آپ کی پیشانی سے نور چمکا اور آگے آگے روشنی کرنا وہ آپ اس نور کا لپیٹے سنتے اور خود بھی لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ کہتے۔ بناؤ میں آپ سے سب کار بار چھوڑ چھاڑ
بڑا اثر کی بھاری اختیار کر لی، تاکہ نور کی حفاظت ہو یا پھر پشت پر بیٹھ اسی حضرت عبد الوہاب "مؤثرہ" کو
کے حسن و جمال اور پیشانی کے نور کی وجہ سے چمکا کا پانہ کہتے۔ اور اس نور کی شعاعیں کعبہ نظر پر پڑتی تھیں۔

علیہم السلام کہ "ہم پاک فخر" کا معنی ہے جس کی حمد و ثناء کل جہان نے سب بڑھ کر کی ہو یا وہ
مت جس کی کثرت کے ساتھ اور بار بار تعریف کی جائے یہ پورا نام دادا جاسکتا تھا۔ ہم پاک فخر "ہم پاک فخر"
عجب یہ کہ جس نے کل کائنات سے بڑھ کر اپنے رب کی حمد و ثناء کی ہو۔ یہ نام اتنی جان نے لکھا ہم
نے حمد کی کثرت و کثرت اور ہم سے حمد کی صفات اور کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ ہم "بقیہ حاشیہ کے صفحہ ۲۶۶"

☆ منجزلہ :- چاند سے باتیں کرنا :-

○ عُمُ النبی سیدنا عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کو گہوارے میں چاند سے باتیں کرتے دیکھا ہے آپ جس طرف انگلی یا ہاتھ سے اشارہ کرتے چاند اوجھلجھک جاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے چچا! میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے اور میں چاند کو آسمان پر سجدہ کرتے دیکھا کرتا تھا۔ اور اس کی تسبیح سنا تھا سلمہ

چاند جھک جاتا بعد ازاں اگلی اٹھاتے پھرتے کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر رکھنا نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
عَلِيٍّ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ منجزلہ :- خدمت گزار مستورات رضی اللہ عنہا سلمہ

○ سیدہ آمنہ ظاہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ بوقت ولادت شریف میں نے چند غرضہ برقعہ پوش کو دیکھا جو خدمت گزاری کے لئے تشریف لائیں۔ ان میں سیدہ حوراء، جدہ علیا سیدہ باجرہ، سیدہ یوحنا، والدہ موسیٰ علیہ السلام سیدہ مریم، سیدہ آسیہ حوراء ہشتی رضی اللہ عنہن تھیں جو زیارت کرتیں، پوچھتیں اور خوش ہوتیں تھیں۔ پشت پر دھکا سر انور سے شکرتور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى جَدَّاتِ
الطَّيِّبَاتِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ منجزلہ :- مرفوعہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا سلمہ

○ حضور نور ﷺ مرفوعہ سیدہ حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذر کے گہرے رات فرزند ہوئے تو ان کی عزت و خجائیں بدل گئی۔ حضور علیہ السلام کے قدوم ہیمنت سے یہ مقام اشوٹ

سلمہ قال رسول اللہ ﷺ لقد كنت أسمع منججاً من الغمام العرش وأنا في ظلمة أفتضح له في البركة
سلمہ سیدہ حلیمہ کو محض دانی کہنا ہے اولیٰ ہے۔ سیدہ اُمّ امین، سیدہ ثورہ رضی اللہ عنہن کو کوئی کہنا
معت جہالت ہے۔ یہ رضاعی والدہ ہیں۔ سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان کا زیارت کو حاضر ہوا کرتے۔

خانہ دان بنی سعد ایسا نواز گیا۔ کہ گھر صبر میں بیٹا میں آگئیں جس راہ چلتے وہ گلی ٹھیک
آہستی اور جس وادی میں بکریوں کے ساتھ جاتے وہاں خوشبو پھیل جاتی اور ادب کا یہ حال
تھا کہ جب رضائی والدہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے خدمت میں حاضر ہوئیں
تو آپ نے تعظیماً کھڑے ہو کر اکرام فرمایا اور چادر انور بچھا دی اور جس پر شریف
فرمایا ہوئیں۔ اور پھر وہ مدینہ منورہ کی ہو کر رہ گئیں۔

بڑی ٹونے تو تیسرے پانی حلیمہ کہ تو بے غم کی مائی حلیمہ
بنی سعد کا دشت ٹنگ چمن ہے گل ہاشمی چمن کے لائی حلیمہ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُنْذُ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا
وَعَلَى مَرْضِعَةِ الظَّاهِرَةِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَكَلِمَةٍ
☆ معجزہ۔ روزِ سعید اور بدرِ منیر صَلَّی اللہ علیہ وسلم طالع

نثار تیری چہل پہل پہ سہار عیدیں ریح الاول
سوائے ابلیس کے سبھی تو جہاں میں خوشیاں منا رہے ہیں

☆ جس روز حضور صَلَّی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی اس معجزہ کا ظہور ہوا کہ تمام جہاں میں
سب کے ہاں لڑکے ہی پیدا ہوئے تاکہ سارا جہاں خوشیاں منائے۔ اہل عرب لڑکی کو
پیدائش پر **سُودَا** اور **ہُوَ كَظَمَمٌ** کی تصویر ہوتے ہیں اس روز صرف ابلیس
ایسی تصویر بنا اور ٹیگن ہو کر اپنے سر پر خاک ڈالی۔

☆ جب آیت کریمہ **إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ** ط کا نزول
ہوا تو بھی ابلیس نے اپنے سر پر خاک ڈالی۔

☆ بابِ العزہ والندوہ میں جب مشرکین نے میٹنگ کی تو شیطان اُن سے طبع
سرافقت کی بناء پر شیخ نجدی کی شکل میں آیا اور قتل کا مشورہ دیا۔ شیطان تین مرتبہ شیخ
نجدی کی شکل بنا تو پھر رخصت میں **نصف شیخ نجدی** شیطان کا ہم سفر اور مترادف بن گیا۔

علیہ السلام کے صحابہ بڑی حد تک طعن و تشنیع میں ایک سہارا بنے تھے۔ چنانچہ کافر نے کیا تو آپ نے توجہ نہ
اور دانے نہ دیا اور خوب سنی و فقیہ و فہم نے فرمایا **وَمَا يَطْلَعُ مِنْهُ الشَّيْطَانُ** وہ شیطان کا سنگ پیدا ہوگا۔ شیخ
لاشعہ کی بار بار یہ شکل بنائے کہ ہزار مرتبہ کی علامت سے جو طاعن و فاسق کی دلیل تھیں۔ قائم رہا

تھا شیطان نجدی ایک بیچکا بڑھے کی صورت میں
چل کر دور سے آیا تھا اس بزمِ لغت میں

مسئلہ :- وہ بزمِ جس میں سرورِ کائنات ﷺ کا اور بے محبت سے
بصرِ پور انداز میں ذکر ہو وہ بزمِ رحمت ہے اور جس بزم میں تلاوت، ذکرِ معبود، ذکرِ
محبوب، حمد و ثنا اور صلوة و سلام نہ ہو وہ بزمِ لغت ہے۔

ناریوں کا دور تھا دلِ گلِ راتھا نور کا تجھ کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُبَشِّرِ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ :- بکریوں کا اظہارِ محبت کرنا :-

○ سیدہ اُمّ رضا علیہا السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور ﷺ میری
میری گردن میں سوتے تو انھیں نیم دا اور ہاتھوں کی ٹھکیاں بند ہوتیں۔ بکریاں میرے
قریب سے گزرتیں تو میرے پاس آ کر سر مبارک کو چومتیں۔ قدموں کو چامتیں جس سے لگا
دو وہ بہ نسبت دوسرے لوگوں کی بکریوں کے زیادہ لطیف اور خوشبودار ہوتا۔

احمد رضا دلِ نچھی میں لے کر سوتے ہیں رحمتِ جاں

نچھے سے قدموں کو آنکھوں پہ رکھ کر ہو جاؤں میں قرآن

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ

يَكْفِيهِ الْغَنَامُ وَالْغُلَامُ عَلَيْهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ :- مہرِ نبوت :-

○ حضور پر نور ﷺ کے دایاں کندھے کے پاس اُجھڑا بھرا گوشت
تھا جس پر لکھا تھا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور
یہ مہرِ نبوت تھی۔ انبیاء علیہم السلام پر یہ مہرِ نبوت لگی تو وہ نبی بن کر جلوہ انورِ نبوی سے

علیہ السلام اُٹھ کر اُدی بیکرِ کُھل کر لائے گئے۔ ﷺ کے طفیل حافظِ قرآن اور عالمِ دین کے سینے
میں مہرِ نبوت ﷺ لگی ہوئی ہے۔ یہ غلامی کی سند ہے۔ "منہ مہر و نہ لولہ کہ ط"

کیا بنا نام خدا آسمان کا دلوں کا سر پہ سہرا نور کا بریں شہانہ نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّيْئَةِ
وَصَاحِبِ الْعِبَادَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ منجملہ - شوقِ الصدر :- حضرت شام ابن حاکم الزکریا علیہ السلام

○ شوقِ الصدر سے ترقی پزیر پہلی بار جب سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے۔ سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے سینہ مبارک کو چاک کر کے قلبِ فرد کو نکالا اور جنت کے زینِ آشت میں رکھ کر آبِ زمزم شریف سے دھویا اور علم و حکمت بھرا اور دو مرتبہ زمانہ بشت میں شوقِ افر اور شوقِ الصدر کی آپس میں ایک گونہ نسبت ہے۔ قمر نور سے اور قلبِ اظہر قیغ نور اور صدرِ اظہر مرکز نور شوقِ افر کے بعد التیام ہوا یعنی شوقِ الصدر کے بعد بھی سیون کا نشان نظر آتا تھا۔

یاں بھی داغِ سجدہ طیبہ ہے تغا نور کا اے قمر! کیا تیرے ہی ہاتھ سے ٹیکا نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُورِ الْمَظْلَمِ وَقُدْرَةِ

الْمَشَامِ وَشَيْفَتِجِ الْأَنَامِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ منجملہ - زیارت کرنا :- "العقیدۃ الزیادہ شریف"

○ جدِ امجد سیدنا شکیبہؑ کا شجرہ پاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اللہ شریف میں آپ کی ولادت پاک کی اطلاع پا کر جب میں گھر میں داخل ہونے لگا تو ایک نور : حضرت جلالہ حضرت عبدالملک سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہم السلام کے ہر شکل تھے۔ اللہ

علہ قمر کو قلبِ اظہر سے ایک گونہ نسبت ہے۔ کہ فرمایا عرشِ الہی پر چاند کے سجدہ کی آواز میں منشاء تھا۔ ۱۔ چاند اور قلبِ اظہر دونوں اللہ سبحانہ کے اسم "نور" کے مظہر ہیں۔ ۲۔ چاند سورج سے نور حاصل کر کے رات کی تاریکی کو روشن کرتا ہے اور قلبِ اظہر ذاتِ الہی سے نور کا استفادہ کر کے نورانی کائنات کو روشن کرتا ہے۔ ۳۔ چاند چرخہ آسمان پر چمکتا ہے اور قلبِ اظہر مقامِ بلند ہے۔ ۴۔ چاند کھیتوں کو سرسبز کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی توجہ سوختہ دلوں کو سرسبز کرتی ہے۔ ۵۔ چاند کھیتوں کو سرسبز کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی توجہ سوختہ دلوں کو سرسبز کرتی ہے۔ ۶۔ چاند کھیتوں کو سرسبز کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی توجہ سوختہ دلوں کو سرسبز کرتی ہے۔ ۷۔ چاند کھیتوں کو سرسبز کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی توجہ سوختہ دلوں کو سرسبز کرتی ہے۔ ۸۔ چاند کھیتوں کو سرسبز کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی توجہ سوختہ دلوں کو سرسبز کرتی ہے۔ ۹۔ چاند کھیتوں کو سرسبز کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی توجہ سوختہ دلوں کو سرسبز کرتی ہے۔ ۱۰۔ چاند کھیتوں کو سرسبز کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی توجہ سوختہ دلوں کو سرسبز کرتی ہے۔

ضمین و جیل نوجوان نے مجھے روکا اور کہا غم نہ کیے۔ میں ایک فرشتہ ہوں۔ رب العرش اعظم نے عرش والوں سے وعدہ فرما رکھا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر سب سے پہلے تمہیں زیارت کرانی جائے گی۔ لہذا فرشتے آپ ﷺ کو عرش اور جنت کی طرف لے گئے ہوئے ہیں۔

آکھڑ مل سکتی نہیں در پہ سہ پہرہ نور کا
تاب ہے بے حکم پر مارے پندہ نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ فِي السَّمَاءِ

أَحْمَدُ وَفِي الْبَحْتِ مُحَمَّدٌ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ معجزہ - آثار نبوت چہرہ اقدس پر نمایاں :- "عارف النبوة"

① جناب درق بن نوفل نے چہرہ نور سے پہچان کر سیدہ اُمّ المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے کہا ان پر وہ ناموس اکبر "جبرائیل" اُتر لے جو سابقین انس و جن کے لئے کُترتا تھا اور یہ آخر الزمان نبی ﷺ ہیں اور ایمان لایا۔

② بچپن میں بارہ سال کی عمر شریف میں اپنے شفیع چچا حضرت ابوطالب کے ہمراہ ملک شام کے سفر پر تشریف لے گئے تو راہ میں بحیرہ رامب نے دیکھا کہ آپ جس راہ سے گزرتے شہر نجف کو سلامی دیتے اور کہتے السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ اور حجر کلہ پڑھتے تو اس نے حضرت ابوطالب سے کہا۔ ان کو واپس لے جاؤ ان کے چہرہ اقدس سے آثار نبوت نمایاں اور ظاہر ہیں کہیں شام کے یہود گزند نہ پہنچائیں کہ یہ آخر الزمان رسول ﷺ ہیں۔

○ انجیل کی خطی میں لکھا کہ کلمہ شہادت چھنا مشہور معجزہ ہے۔

علیہ کتب مسکوتہ سابقین نبی آخر زمان کے اوصاف و اضمحالیان جوئے ہیں جس سے علماء مجہود و انصار علی نے حضور کو پہچان لیا کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور احبار مجہود سے حضرت عبد اللہ بن سلام، درق بن نوفل بحیرہ رامب اور سطور مشرق باسلام جوئے بعثت کا انتظار کرتے اور معرفت نہ رکھتے تھے۔ غیر صادق مقلد اللہ مدبر کشم نے درق بن نوفل کو بخشی فرمایا اور خواب میں لے بھی حالت میں حاضر فرمایا ۱۲ مہر عزیز الزک

۲) آپ ﷺ کا پہلا سفر تجارت بقرہ ۲۵ سال شریف ہوا اور حبشہ کے نسطور نامی راجے رنگ دھجک، قد و قامت، چہرہ مہرہ، خند و خال، چال و حال اور آغریں مہر و ثروت سے پہچان لیا کہ علامات مساوت و نجابت کو دیکھ کر ایمان لے آیا۔
 شخص عارض پسے خط شفیہ نور کا لوسہ کارو! مبارک ہو قبائلہ نور کا
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَلِّمْ عَلَيْهِ
 الْأَنْجَاءَ وَالْجَبَّالَ وَالْأَشْجَارَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
 ☆ معجزہ - بادلوں کا سایہ کرنا :- ”مدارج النبوة“

○ آپ ﷺ ”ایام طفولیت میں جہاں کہیں باہر تشریف لے جاتے تو شجرہ نجک جھک کر اور خوشی سے جھوم جھوم کر سلام کرتے تھے۔ سفید بادل کا ٹکڑا ”درختور کا سایہ کی طرح“ سایہ کرتا تھا ساتھ ساتھ چلتا تھا اور ملا کہ نور کی حفاظت کرتے تھے تو بے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِالنَّجَى
 تَطْلُهُ الْعَمَامَةُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
 ☆ معجزہ :- دودھ پلانے والیاں :- ”تلخیص شمول الانسلاخ لعلوم الرسول الحکام“

○ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقی والدہ ماجدہ، دادیاں، نانیاں، تاسیہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب مریزہ اور غنمی ہیں۔ اللہ اللہ شانِ قدرت آپ کی دایاں کھنیا خاور سب غنمی اور ولادت شریف کے وقت ہاتھوں پر لینے والیاں سیدہ شہنا والدہ ماجدہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کے ایک از عشرہ مبشرہ اور سیدہ فاطمہ بنت ہاشم و خوجہ تھیں۔ منہ جسم الظہر کی برکت سے ظہور نبوت تک عمر پانی اور ایمان لائیں۔ جبہ وضاحت سب سے پہلے اپنی والدہ ماجدہ کا سات روز دودھ پیا پھر اُمّ فردہ کا اور پھر حضرت ثویبہ الکلینی نے دودھ پلایا تو دوزخ سے آزادی کی بشارت پائی یہ صلہ خدمت تھا کہ جنت فی۔ اپنی والدہ سیدہ کے وصال کے بعد حضانت کے فرائض برکت اُمّ ایمن نے ادا کئے اور خدمت کی آپ ﷺ اُن کی گود میں آرام پاتے اور اپنی

اُمّ رضا عین کو آنت اُمّی بکد اُمّی کے مبارک لقب سے یاد فرماتے حضرت حلیمہ سحبدیہ
جب اپنے گھر سے کہ چلیں تو راہ میں قبیلہ بنو سلیم کی عورتوں میں سے بیویوں نے حضور ﷺ کو گود لیا۔ پیار کیا اور اُن پاک کنواریوں کے دودھ اُتر آیا پلایا تو ایمان پایا۔ حالانکہ کامسنی
طاہرہ، پاکیزہ، شریفہ، کریمہ، مہربان، عطر آلودہ، حضرت سیمنا بنت حلیمہ سعیدیہ، جو شہر شلم
کھین تھیں اور شلاتیں اور پیار سے اپنے سینہ پر لٹا کر دُعا تیرا اشعار پکڑے کلمات عرض کرتیں
وہ سب نور منہ تھیں وَضُوهُهُنَّ كَالضَّحَىٰ وَرُءُوسُهُنَّ
كَالْقَمَرِ سُبْحًا وَنَهَارًا وَكُلُّهُنَّ أَمْوَاتٌ مَّا دُمْنَ فِي الْحَيَاةِ وَنَحْنُ أَحْيَا۔

سُورَةُ الْحَمْدِ اُمّ ابوبکر اکرم العزیز علیہ السلام نے سراج المرئیین میں ذکر کیا۔

مَنْ تَرَضَعُهُ فَتَرْضَعُهُ اَلَا اَسْلَمْتُ ۚ | جن کا دودھ پیا وہ سب ایمان لائیں۔

زعیر حمید کھلے ہے نہ شام چون چلے ہے یہ تو خدائے پوچھ وہ کون تھے تیری عظمتیں جو چھلے گئے

○ سیدہ برکت اُمّ ایمن رَضُوهُنَّ كَالضَّحَىٰ کو حضور ﷺ کے طبعی مدینہ منورہ پر اسے
میں سخت پیاس لگی تو اُن کے لئے جنت عدن سے رب کریم نے آبِ سبیل کا ایک ٹول
نوری رسی سے آتا رہا پیا اور ایسی سیراب ہوئیں پھر ساری زندگی پیاس نہیں لگی۔ یہ اللہ
تحقیقی سیدنا عبد اللہ رَضُوهُنَّ كَالضَّحَىٰ کی خادمہ تھیں۔ جب آپ زیارت کے لئے
حاضر بارگاہ رسالت ہوئیں تو سرورِ مخلوقات علیہ آلاف التحیات وصلوات ابنی
رداء مبارک اُتار کر چھڑا دیتے اور اپنی رضا اُمّی کی عظمت شان کے لئے قیام فرماتے
اور حضرت ثوریدہ اسلمیہ رَضُوهُنَّ كَالضَّحَىٰ کے لئے کپڑوں کے تحائف ارسال فرماتے۔ ان
سب پاک بیویوں نے خدمت گزاری کی برکت سے بعثت تک لمبی عمر پائی اور ایمانی
دولت سے بھی مالا مال ہو گئیں۔ اُن کے ذکرِ خیر کے مشرقِ مہاجر و مغرب، اُسن و قدس
کی محاسن اور محافل میں تذکرے ہیں اور فضائل و برکات کے نغمے گونج رہے ہیں۔
"مُتَّبِعَةُ سُبُلِ اُنْ كَيْ دَسِيْلُهُ حَلِيْمَةُ عَظِيْمَةٍ سَيِّدَةِ الدِّينِ كِي نَجْشِشْ كِي خِيَارَتِ مَانْجَتِي هِي
اُو ر سَبْ عَفْوَرِ سِي شَارَتِيں پَا كَر اُنْ بِر دُو دُو پَا ك كِي پُھُول پُھَا دُو كرتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّيِّبِ الطَّيِّبِ
وَعَلَىٰ اَهْلِكَ الْمُتَوَكِّلِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَكُلِّ

☆ معجزہ - درود و سلام کے ثوری موتی نچھا اور کرنا۔

○ حضرت عزت جنت شائستہ کے حکم پر سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے ملائکہ اعلیٰ سے اعلان کیا۔ فرش کو پاک صاف اور عرش کو سجایا جائے کہ تھوڑے ہی کا وقت آن پہنچا ہے تو فرش و عرش طرب سے جھبھم اٹھے۔ غلمان و حوران عین نے جنت عدن سے نکل کر فضا کو عطر بیز کر دیا اور دلیز آئینہ حضرت اللہ تعالیٰ عنہا کو بوسے دیئے اور گیسٹ لگائے۔ صلوة و سلام کے سہرے چڑھائے۔ فرشتوں نے جنت البقیع کے مردانہ کھول دیئے کہ عذافی نبی محمد عربیؐ پر درود و سلام عرض کر کے زیارت کرتے رہتے۔ اعلیٰ نے رضوان جنت کو حکم دیا کہ شائستہ اقدس تک پر دے اٹھا دو تاکہ ثوری ملائکہ جنت البقیع سے میرے ساتھ مل کر محراب پر صلوة و سلام کے ثوری موتی برسائیں۔

ہم اے ایمان والو! آؤ ہم بھی سب مل کر حضور قلیہ جان، کعبۂ ایمانؐ پر صلوة و سلام کی آمد کی خوشی میں آدبا کھڑے ہو کر تعظیم و تحسین کر سلاطین عرض کریں اور رب کریم کے بارخ رحمت سے بچھول لے کر جہاں جہاں رسول معظم نے قیام اور آرام کیا۔ وہاں وہاں نچھاؤ کر کے اور نقد جان و دل نقش پا پر قربان کریں۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لهذا**

وَلَا كُنَّا لَهُ لَاقِينَ کہ بریادوشہ کوثر بنا سازیم مچھلنا
عزیز بھر عشق احمدیم از رحمت مولد **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کجا و مانند حال ما بسکاران ساہلنا
مگرداں روازیں محفل را کرب منت ا کہ ساکب پیغمبر مود تراہ و رسم مزلنا
دیں جلوت بیا ازماہ خلوت تا خدا یابی **مَتَى تَلْقَىٰ مَنْ تَقُولُ دَعِ الدُّنْيَا وَامْكِنَا**
وہم قربانت اے دور چراغ محفل مولد **زَنَابِ حُجْرَتِكَ سَيِّدُنَا أَقْدَادُ دُرْدَنَا**

رضایت مست جام عشق ساغر باز میخوابد

الْأَيَّامُ الْبَارِئَةُ اور کلام و مزلنا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْعَرَبِيِّ الْأُمِّيِّ الْمَكِّيِّ الْمَدَنِيِّ الْقُرَشِيِّ الْأَشْجَعِيِّ
الْعَدَنِيِّ صَاحِبِ الْمَعْجَزَةِ الْمَأْمُورَةِ بِآيَاتِهِ الْبَاهِرَةِ وَصَلَّى عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

یہ چار گز جنت و عین برک حد امجد شریف ہیں جو ہم جبرائیل کے آسمان پر ہے۔ ناخبر کیا ان میں سے

اسے اوم! ابھی ہاتھ نہ لگانا جب تک اس کا حق مہر ادا نہ کر لو۔ عرض کیا اے مولائی

کریم! وہ کیا ہے؟ فرمایا اس کا حق مہر یہ ہے کہ میرے محبوب پاک صاحبِ دلالاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر کس تربہ درود پاک بھیجو۔ وہ درود پاک یہ ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ

○ جب حضرت ابو البشر آدم رضی اللہ عنہ التیلاک نے اللہ کے محبوب سید الانبیاء افضل النبیۃ والاشیاء پر بطور حق مہر درود شریف پڑھا تو درود شریف کی برکت سے

رب الارباب جل شانہ نے حضرت شیث علیہ السلام جیسا نبی مینا عطا فرمایا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرَّتِ الْبَرَكَةُ

بِذَاتِهِ مُحْيَاةٌ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

② خواب اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ط

☆ بعدِ وحدت خلافت فاروقی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک خواب

دیکھا کہ مسجد نبوی شریف میں فجر کی آذان سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے سب سے پہلے

میں نے وضو کیا تو امام الانبیاء رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی۔ بعد ازاں آپ رضی اللہ عنہ

محراب سے نیک لگا کر بیٹھ گئے۔ ستر میں کجوروں کا طباق آیا۔ آپ نے ان کو تقسیم کیا تو

مجھے فرمایا اے علی مرتضیٰ! کھاتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ

آپ رضی اللہ عنہ نے ایک کجور اٹھائی اور میرے منہ میں رکھ دی۔ اس کجور کی عجیب

حلاوت تھی۔ ایسی شیریں اور ٹھنڈی تھی کہ آج تک کسی شئی میں نہیں پائی تو اسی عالم

میں بیدار ہوا تو اُس وقت مسجد نبوی شریف میں فجر کی آذان ہو رہی تھی اور وضو کر کے

امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز باجماعت ادا کی اور پھر آپ

محراب شریف سے نیک لگا کر بیٹھ گئے۔ میں نے چاہا کہ اپنا خواب بیان کروں لیکن

مجبور کیا۔ اتنے میں ایک طباق کجوروں کا آپ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ

نے وہ تقسیم فرمانا شروع کر دیا اور مجھے فرمایا اے علی مرتضیٰ! کھاتے ہو؟ میں نے کہا ہاں

عَلَيْهِ السَّلَامُ

سینہ پر رہے اور سیدنا امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحابہ کرام کے مشیر تھے۔ آپ کے کسی نے پوچھا کہ اے سیدنا ابو الحسن! کیا وجہ ہے کہ کثرتِ خلفاء راشدین کے زمانہ میں فتوحات ملکی بہت تھیں اور آپ کے زمانہ میں یہ سلسلہ رک گیا تو فرمایا ان کے مشیر ہم تھے اور میرے مشیر ہم جو شیخان اللہ کیسا جواب شکست اور پر شکست ہے؟

عین دھماکہ بینکھتر اندر چہار سرور
ابو محمد و عمر عثمان، حیدر "بی اللہ لا یم
اللہ صلی علی سیدنا محمد و علی الشیخین الکرمین
وصاحبین الشرفین وآلہ وصحبہ وسلم

② سیدنا عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جشن شادی :-

☆ خلیفہ ثالث امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب مبارک ذو النورین ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورِ نظرِ شفیع جگر سیدہ زینبہؓ و سیدہ ام کلثومؓ طالع سلاطین علیہما السلام کے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں تھیں۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں خواب میں حضور ﷺ کے جمالِ باکمال کی زیارت سے شرفِ ہوا دیکھا کہ نبی شبِ اکرمؐ کی دو لہا علیہ السلام ایک عمدہ گھوڑے پر سوار ہیں اور جلد از جلد کہیں تشریف لے جائیں گے میں آپ ﷺ ایک نور کا ٹکڑا پہنے ہوئے ہیں اور ایک نور کی چھڑی آپ کے دست مبارک میں ہے اور جوتے کے تسمے بھی نور کے تھے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہاں واقعی میں آپ بہت مشتاق ہوں کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ! میں بہت جلدی میں ہوں اس وجہ سے کہ امامِ احمد قین عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ہزار اونٹ، مہر، غنہ، شہداء مدینہ منورہ میں تقسیم فرمایا ہے تو اللہ سبحانہ نے ان کا صدقہ قبول فرمایا اور اس کے عوض میں ربِّ کریم نے جنت میں حضرت عثمان غنیؓ کو

علیٰ ابن ابی طالب کے نزدیک انھیں انوارِ نبوت محمدی اور حضرت امیر انوارہ لایٹ محمدی کے حامل ہیں اور حضرت باقرؓ و زینبہؓ انوارِ نبوت محمدی، انوارہ لایٹ محمدی سے مستفیض ہونے کی بنا پر ذو النورین ہیں۔ "خلاصہ کلمات نور کی سرکار سے پلا دو شاد نور کا جو مبارک تجھ کو ذو النورین جو شاد نور کا "علیٰ مستندہ اسلمو بیہ

کی شادی رچائی ہے اور میں اس مبارک شادی میں شرکت کے لیے جا رہا ہوں۔ "بازاء الخلاء" "حدائق بخشش" میں علی المرتضیٰ نے ایک روایت نقل کی جو آپ کی عظمت پر شاہد ہے۔

يَقُولُ كَمَا تَهْتَمُّ لِكَمَالِ الدَّهْرِ
ذَهَبَتْ أَذْهَابُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى
يَوْمَ يَكْتُمُ عَنْ مَسَاقٍ مَعَ أَنَّهُ لَمْ
يَكُنْ لِأَجَلِهِ الْقَبْلُ لَا تَجْعَلِ الْمَجْرِدُ
كَمَا تَحْبِدُ أَهْلُ الْبَيْتِ حِينَ يَرَوْنَ
نُورَهُ آءِ عَمَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
تَحُولُهُ مِنْ بَيْتِ إِلَى بَيْتٍ رَحْمَةً
قَدْ تَجَلَّى رَبُّهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

دُعا کرتے ہیں کہ کہاں ہیبت سے اُن سب کے
ذہن اس حرکت کی ہر طرف گئے یَوْمَ يَكْتُمُ
عَنْ مَسَاقٍ إِلَى آخِرِهِ بَادِئُ دُورِهِ نَهِسَ تَحَاكُرُ
حَلْوِهِ مَجْدُهُ كَرَجَلِهِ مَجْدُهُ جِيسَا كَرَجَلِهِ كَرَجَلِهِ
جَنَّتِي جَبَّ رُكْبَا أَفْصَرُ نَزِيدًا عُمَانًا وَتَوَلَّى
نُورَهُ تَعَالَى عَزَّ كِي جَاوَرِ كَانُورِ جَبَّ وَجَنَّتِ كِ
ایک مقام سے دوسرے مقام پر پھرتے تو گمان کیا
افسوس نے کہ یہ تخیل رب بشارتِ حقان کی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُورِ الْأَنْوَارِ وَاشْرِقْ
بِشَعَاعِ سَيِّدِ الْأَنْسَارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

② کشتہ عشقِ رسول سیدنا بلال بن رباح رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ط

☆ سیدنا ابو عبد اللہ بلال حبشی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کا شمار دربارِ رسالت کے عظیم المرتبت صحابہ
کتابِ یقینِ الِاقْوَانِ میں ہوتا ہے۔ جن کا نام سننے ہی فرطِ محبت و ادب کے آنکھیں
تم آلود اور سرخم ہو جاتا ہے۔ آپ مکہ معظمہ میں اٹھائیس سال کی عمر شریف میں دامنِ میل
سے منسلک ہوئے اور پھر سب کچھ بنا کر بیٹھے۔ آپ کشتہ عشقِ رسول تھے۔ اُمیرِ بنِ خلف
ازلی ابدی مشرک کے غلام تھے آپ پر وہ نیت سے ظلم و ستم کے ایسے بہاؤ توڑتا، قلم
میں سکت نہیں کہ لکھ سکے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ کو خرید لیا اور
پیشِ حضور ﷺ کر دیا اور آپ ﷺ نے فرمایا اے صدیق اکبر! آپ نے
مجھے کنوئیں نہ تیا کر میں بھی اس سوئے میں شریک ہوتا۔ یہ بلال کی عظمتِ نشان کے لیے

طہ چچاں پر ازل کا قیامت کا دن جو ایک تریں وی ہوگا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سہم سے آپ کے قبرِ دندان سے
ایک ٹور کھینچ کر جس سے سارا میلان عشرِ نور و روشن ہو جائے گا۔ وہ حقیقت یہ سب نورِ حضور ﷺ کے شہداء کے لئے ہے۔

تھا پھر آپ آزادی کے بعد ہجرتِ حبشہ کی خدمت کے لیے تھکے ہو گئے۔
 دیکھو ہر ایک نگہ، سفر ہوا حضر، مجلس و عطا ہوا میدان جنگ۔ عشقِ مصطفیٰ کا یہ عالم تھا
 اگلے وہ سراپا نیاز تھی تیری کسی کو دیکھتے دہنا ناز تھی تیری

ہجرت کے بعد حضرت سکندر بن ضیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں آئے اور
 آپ غزوہ بدر تا بؤک، تمام معرکۃ اسلام میں ہم رکاب بنوی رہے۔ آپ مؤذنِ رسول
 مؤذنِ کعبہ شریفہ کے عقب سے مشہور تھے شہرِ حبشہ کو آپ نے کعبۃ اللہ کی حجت
 پر آذان دی۔ عشقِ والوں کی ادائیں بھی انھی ہوتی ہیں۔ شمعِ رسالت کے پڑنے کعبہ پر
 والہانہ نثار ہو رہے تھے۔ حضور ﷺ طواف میں مشغول اور سیدنا بلال کعبۃ اللہ کی
 چھت پر آذان پڑھ رہے تھے۔ جدھر حضور طواف میں جاتے اُور یہی وہ اپنا رخ بھیج
 لیتے اور آذان پڑھتے سبحان اللہ کعبۃ اللہ تو قدموں کے نیچے بنے اور کعبہ کے کعبہ کی طرف
 رخ یہ تمام عشق ہے آپ مکتبِ عشق کے پڑنے اور گلزارِ اکھری ﷺ کے
 پھول تھے جن کی خوشبو سے دو عالم مضطرب ہیں اور ان کے ذکر سے دل چین پاتے
 ہیں کتنا پایا نامِ بلال پایا ہے۔ ”خدا رحمت کن ایں عاشقانِ پاکِ طہیست را“

ہرگز نیرود آئک ویش زندہ شد بعشق ثبت است بر ہریدہ عالم دوام ما
 بعہدِ محمد است، خلافتِ فاروقی میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ
 قَدِمْ یَا سَیِّدَنَا بِلَالِی اے سیدنا بلال! ہمارے آگے آگے چلو۔ تم تو حیثیتِ الفردوس
 شبِ سحر کے دو لہجہ ﷺ کے آگے آگے چلتے ہو۔ وہاں اظہارِ غلامی تھا یہاں شانِ مہکوانی

ہر کہ عاشق شد جمال ذات را اوست سید جملہ موجودات را
 ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا حضرت بلال آذان میں
 قنطاریہ کی بجائے سی پڑھتے ہیں اور منافقین زبانِ طعن کھولتے ہیں لہذا کسی
 اور کو مقرر فرمائیں۔ چنانچہ ایک صحابی نے فجر کی آذان پڑھی تو آپ ایک کونہ میں
 گرہ لٹا بیٹھ گئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول
 صلوات اللہ علیہ وسلم کیا وجہ ہے آج مسجد سے آذان بے فرمایا آذان تو ہو گئی عرض

۱۔ یہ شیعہ و فہرہ شیعہ ہیں۔ ۲۔ یعنی ان کے دل و دماغ

کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رتبہ قدوس فرماتا ہے اگر بلال نے آذان نہ دی تو میں قیامت تک سورج نہیں نکالوں گا۔ پھر آپ نے آذان پڑھی۔

○ فتح مکہ کے موقع پر حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک عجیب شان تھی حضور ﷺ کے چہرہ اقدس پر نظر پڑے زیارت سے عشق کی منزل میں طے کر رہے تھے۔ ”مصرف تلاوت ہے کعبہ میں بلال اُن کا“ منظر پیش نظر ہے یا اُن کو کہہ لیجئے۔ چودھویں کی شب میں مصرف تلاوت میں بلال کتنا روشن و بڑا عارض پہ ہے رُخ کے قریب

○ روز قیامت سیدنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حُشِّی اُوْشَی پر سوار آذان دیں گے تو تمام انبیاء بھی سر جھکا دیں گے اور تحمید و تعریف کے کلمات عرض کریں گے۔ ”خُذْ اَمْرَ الْکُبْرٰی“

☆ آپ بعد از وصال محبوب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ و شوق چلے گئے۔ ایک شب خواب میں سرکار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زیارت ہوئی تو فرمایا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ! ہمیں چھوڑ گئے اور پھر واپس الٰہی نژاد حضور ہوا گئے۔ آپ مزارِ دُشَن میں ہے۔ عاشقِ رسول کی بارگاہ میں بطور نذرانہ عقیدت اور سلامِ محبت پیش کرتا ہوں اور قبولیت کی اُمید رکھتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْخَاتَمِ
مِنْ قَوْمِهِ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

⑤ خیر القایین خواجہ سعید ابن مسیب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

☆ آپ قرشی، غزوئی، مدنی تھے۔ سید القایین لَطَفَ اللہُ بِہُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ رَمِیْسُ الْبَیِّنِ، فقیہ الفقہاء تھے۔ جلیل القدر فقیہ صحابی سیدنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ و سیدنا عطاء اللہ سے علم فقہ کا دایرہ پھیلا دیا۔ با عظمت اولیاء اور آشنائے رموزِ تصوف و حقیقت تھے۔ آپ نے ساری زندگی حجازِ رسول، ہمایلی محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں گزار دی

علیہ رضی اللہ عنہما جہاں جہاں جہاں اُن کے تعلق مسجد نبوی شریف کی چست و جاوید کمرہ کرپے سکونت پڑتے تھے اُن کے کلمات طہیات پکارتے جنورِ مسکینہ کو سہیشتے اور صبحِ کار و محنت پاتے۔ زمانہ حیاتِ نبوی کی یہ سنت خلافت عثمانیہ تک جاری رہی اور بعد کے شہر میں قبل اُن دنوں شریف پڑھا جاتا رہا۔ اس سنت کا زہد کرنا اہل سنت کا حق ہے۔ ۱۷ ص ۱۷

آپ نے پچاس سال عشاء کے وقت سے فجر کی نماز ادا کی کہ قائم اللیل، صائم الدھر تھے۔ آپ ساری ساری رات درود و شریف پڑھتے رہتے اور اسی وظیفہ عالیہ سے ہی شگفت رکھا۔

☆ یزید پد علیہ السلام نے اربعہ کے بعد زمان، شہادت نشان واقعہ حرہ بخوار حبس کا تفصیلی ذکر طبائع سلیم کے بیٹے باعث کرامت ہو گا ان دنوں دار السلام المکتبۃ المنورہ میں آمدھی، کالے بادلوں کی گھاٹوں سے تاریکی چھا گئی کہ اوقات نماز کا پتہ کب نہیں چلتا تھا۔ فرماتے ہیں اس حادثہ فاجعہ کی بنا پر ہر طرف خوف ہراس اتنا تھا کہ میں روضہ اقدس میں پناہ گزین ہو گیا۔ آٹھ شبانہ روز میں روضہ اطہر سے آذان کی آواز سننا اور امام الامیہ آصفی علیہ السلام کی امتداد میں صحابہ عظام کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتا تھا۔ اللہ اللہ شانِ علما ان مصطفیٰ یہ تھا الانبیاء رحمۃ فی حبیبہم ھو یصلون کا شاہد و برحق۔

قول حکمت ۱۔ فرمایا ذکر اللہ حلال نہیں ہے نہ حرام ذکر معنی اللہ حرام

نہیں ہے نہ حلال۔ اللہ کو حلال نہ اس میں کوئی حرام نہیں اور غیر اللہ کو حرام نہ اس میں کوئی حلال نہیں۔

۲۔ ذکر اللہ میں نجات ہے اور ذکر رسول اللہ درود شریف میں غیرت ہے برکت ہی برکت ہے۔

اللہ صر صر علی سیدنا محمد نورۃ من نور الانوار

اشرق بشعاع سیرۃ الامیرارو علی آلہ وصحبہ وسلم

⑥ امام اعظم سیدنا نعمان بن ثابت خزاز رضی اللہ عنہ دارنا بعماد

☆ امام الامام، کاشف الغمہ، سرایح الامم سیدنا ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ خیر المصنفین میں انصاف

الابین ہیں آپ نے سات سے زائد صحابہ کرام کی زیارت کی اور استفادہ کیا۔ حضرت

انس بن مالک، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن انس، حضرت عبد اللہ

ابن ابی آؤفی، عبد اللہ بن عمر، معتزل بن یسار، حضرت وارث بن اسحق رضی اللہ عنہم و غیرہ

○ فضول سند میں خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے تحریر کیا کہ امام اعظم کی سستی ایسے میں

علیہ اللہ علیہ العزیز نام عجم کو مشہور مسلم وہ مشہور عطا فرمایا جدول کو سب کے تمام اعضاء پر جبرئیل

قلب محمدی صریح پاک و انصاف تھا کہ اپنے دل سے حق پرچہ کر خدایا قلب شریعت کی ترجمان ہے۔

اشارہ فرمایا ہے ایمان دار شریعت محمدیہ کے جسند میں فقہ حنفی کی حوت رجحان کو۔ برداشت دینی اسلام

سید الامام علیہ السلام نے خواب میں ایک ولی اللہ کے استفادہ فرمایا کہ مجھے علم و حنیفہ میں بخش کر۔ ۱۲۰

دین میں کیا تعصب دین اس وجہ سے کہ ساتھ منتقل کر دیا تھا کہ اسے امام ابو حنیفہؒ کی بیٹی تھی
 یہ تعصب کوئی حضرت انس بن مالکؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لب میں بھروسہ آبلہ محفوظ رہا
 جسے انہوں نے امام اعظم تک جب کہ وہ عالم فضولیت میں تھے منتقل کر دیا۔
 ایک روایت الحدیث علیٰ مصدرا الصلوٰۃ و السلام میں فرمایا۔

من یرید اللہ بہ خیرا یتبعہ فی الدین ۛ ۛ ۛ
 جس سے اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اُسے
 دین کی سچھ عطا فرماتا ہے۔

علم دین فقہ امت و تفسیر و حدیث
 اصل علوم قرآن و حدیث اور فقہ میں فقہ، کتاب سنت سے کوئی علیحدہ علم نہیں
 بلکہ فقہ دینی دین کا نام فقہ ہے امام اعظم فقہ کامل علیہ السلام نے قرآن پاک اور حدیث پاک کو اپنی

علم اہل اہل میں جس طرح کے نصیب میں حشرہ علیہ السلام کا تعصب دین آیا وہ حافظ قرآن بنا اور عالم
 اجاد میں جس کو تعصب دین عطا فرمایا۔ وہ فقہ اعظم بن گیا۔ حضرت انس بن مالکؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم
 خاص کو تعصب دین سے یہ حکمت تھی کہ عالم علوم الاولین و الآخرین مخیر صادق میں العیوب علیہ الصلوٰۃ
 و السلام کو اعظم تعالیٰ علم تھا کہ یہ اس وقت تک زندہ رہیں گے۔

عہد یہ بخیر و احسن ہے۔ اَلْعِلْمُ اَوَّلُ رِسَالَةِ الْاَنْبِيَاءِ و اذان علوم نبوت وہ علماء میں جو علوم علوم
 "شریعت" اور علوم براہین "طریقت" یعنی ہر دو علوم احکام و اسرار کے بدرجہ اتم کامل ہوں جن کا
 خاتم شریعت سے اُرت اور باطنی طریقت سے پر اُتران میں یہاں غرض اعظم سیدنا محمد اعظم و سیدنا امام اعظمؒ
 جن کو ان کی پیدائش سے پہلے ہی نواز دیا گیا۔ بفرمان رب العزت فی الصحابہ سیدنا ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 نے حضورؐ کے علم کے دو پائے پائے۔ ایک علم شریعت جو احادیث کی شکل میں ظاہر کیا اور دوسرے
 وہ علم ہے جو اگر ظاہر کر دے تو میری شاہ رگ کاٹ دے وہ علم اسرار ہے جس کا اظہار سیدنا غوث اعظم
 شہداء بعدوا کما ان اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مشہور و معروف فقہاء و علما میں علیہ الصلوٰۃ و السلام

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ سَائِرِ الْخَلْقِ لَظَهَرَ سِرِّي
 وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مَنِيَّةٍ لَقَامَ بِفُتُوْرَةِ الْمَوْتِ فَكَانَتْ

وہ "سیر" جو میرے سیر میں ہے بار اور رست پر فاضل دوں تو جہنم بچ جائے اور رست موتی تعالیٰ
 پر عطا فرمائے

مستقل بطنی اور فہم نورانی سے عطر نکال کر، اجتہاد کر کے، آسمان اور سلسلے انعموں میں مسئلہ کی شکل دی۔ اور اہل علم کی راہنمائی فرمائی اور یہی علم استنباطی، فقہ حنفی کہلایا۔

درویش شریف کا یہ فقہ حنفی، غازی خندہ آوی میں حبکہ کا وَدُودِ شریف پر سے لگے درود شریف پڑھنے سے سجدہ ہو لازم آئے گا۔ خواب میں آپ کو صاحب الشریعہ المظہرہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو فرمایا اے نعمان بن ثنات! جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھے اس پر تمہارا قومی حصے وہ سجدہ ہو کر سے درود غازی نہ ہو گی۔ عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم درود شریف تو میرا ایمان اور خدا و رحمانی ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ غازی غیر ارادی طور پر اور بے توجہی سے درود شریف پڑھے اور یہ سجدہ ہو کر غازی سے درود غازی پر متعلقہ آخری میں اصلاحات نکلتے، بعد از شواخ فرض ہے، مضافاً بقولہ

بیتھما شہدہ

کی قدرت سے زندہ ہو جائے۔ یاد رہے۔ ہر عالم، عارف نہیں ہوتا لیکن ہر عارف، عالم ہوتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اے وَحَّیُّہٗمُ مِّنْ لَّدُنَّا عَلَمًا عِلْمُ لَدُنِّی عِلْمٌ مُّخْتَلِفٌ وَّیَدِیضُ الْاِلْہَامُ عِلْمًا فَرَاتًا ہے اور وراثت نبوی سے وافر حصہ پائے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہی ہیں جن کے قلوب کی سیاہی شہیدوں کے قلوب سے افضل ہے اور قَوْمُ الْاِسْلَامِ عِبَادَةُ جِن کا سنا عبادت ہے۔ وَاللّٰہُ شَکَّاکُہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ الْاَحْثَالِ عَلٰی وَجْہِ الْاِسْکَالِ اے

علم انوار است در جان رجال
علم ہے کیسند جز سینہ آمدہ
سے ز راو دفتر دئے قیل و قال
علم در سینہ بعینہ آمدہ

علم اسرار کے لوگوں سے علم انوار کی عقلیں عاجز ہیں ان کے سامنے اس علم کا انبار اور زوار اندھ کے کسی رنگ سے سحر کرنے کے مترادف ہے نیز عالم ولی کا شریعہ ہو کہ ہے اور ولی عالم کا شاگرد اور یہ ایک ہی ہے جو عالم ولی کا شریعہ نہیں وہ نسبت نبوی اور وراثت علمی سے محروم ہے علماء وقت سے شاید وابستہ یا کوئی شاذ و نادر عالم علوم نبوت پر گردن اکثر دیرینہ گریہ و زاری میں رہیں انہی کے متعلق فرمایا گیا یَقِیْنُ الْمَلَائِکَہُ عَلٰی سَابِ الْاَخْبِیَآءِ یہ علماء نو ہیں۔ جنہوں نے دین کی بجائے دنیا کمانی اور روح کی بجائے نفس کو پالایہ علماء دین نہیں انہیں انیسویں ہیں اور یہ علم و زہد کے پردہ میں ساکس دین نہیں۔ جنہوں نے فکر معاد پر فکر کشا کی توجہ دی۔

حلقہ شریعت مظہرہ میں امام ابوحنیفہ، امام محمد، امام ابو یوسف کا قول اجتہاد معتبر ہے نہ کہ ابوبکر شہید، ابوحنیفہ نورانی، یا زید رضاوی کا مکتبہ اور اہل امام۔ جنہوں نے اولاد اور کتب اشراف، مشیت رسول اللہ، احکام امت کو قیاس سے اجتہاد کر کے مسائل فقہ کا استخراج درست کیا۔ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِکَ وَآلِہٖ وَسَلَّم

پر سرور دو جہاں سرور جان و ایمان "وَلَا تُدْرِكُهُ الْبَصَرُ وَلَا هِيَ كَمَا يُدْرِكُونَ"

وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهَدَىٰ وَالْتَزَمَ مَتَابَعَةَ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَى
آلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالسَّلَامَاتُ أَتَمُّهَا وَأَكْمَلُهَا ط

أَعَدُّ ذِكْرَ نِعْمَانِ لَنَا أَنْ ذُكِرَ هُوَ إِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَقْضُوهُ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ أَنْبِيَائِكَ
وَأَئِمَّةِ أَوْلِيَائِكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

④ سیدنا امام شافعی ابو عبد اللہ محمد بن اور پس غنی اللہ تعالیٰ عنہ ط
ابو عبد اللہ مجتہدین سے فقہ شافعی کے بانی اور امام ہیں اور حضور ﷺ کے بروجہ وقت
حضور تھے۔ شوافع مسلک کی نسبت کمالات ولایت سے ہے۔ بناءً بریں آپ
کے مسلک میں علماء شوافع تسمیہ پر آہ فضیلت کی تصانیف حضور ﷺ
کے فضائل و کمالات، عقائد و عقابین اور مجاہدات پر سند کا درجہ رکھتی ہیں اور بارگاہ رسالت
میں معتبر سے اپنی تالیفات مقبول ہیں۔ مقام نبوت و ادب میں تو لا جواب ہیں اور
آپ کے معتقدین میں بکثرت اولیاء ابدال جوتے ہیں۔

☆ حضور وانا گنج بخش رحمۃ اللہ نے کشف المحجوبین میں ایک بزرگ کا بیان تحریر کیا کہ ایک
رات رسول کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ
کی حدیث پاک مجھے پہنچی ہے کہ زمین میں اللہ تعالیٰ کے اوتاد، ابدال، اقطاب اور

علم امام علیہ السلام بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر بار بار کرو کہ وہ کشتوری کی مانند ہے۔ جتنا بھیجے گا تانی زیادہ خوشبودار
ہوگا۔ ابدال وہ ولی کمال جو ملے جس کا ایک آن واحد میں مختلف مقامات پر حاضر ہوا ممکن ہو اور یہ وصف ان کو
بنابیت نبوی ہی ہے کہ حضور سرور کونین "وَلَا تُدْرِكُهُ الْبَصَرُ وَلَا هِيَ كَمَا يُدْرِكُونَ" بنفس نفیس لاکھوں جگہ کروڑوں امتیوں کی قبضہ میں ایک ہی
آن واحد میں حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔ حضرت قسب بانی مصلی دلی ابدال تھے۔ رہائش مصلی میں لیکن انکی جہیں نہایت
ہمیشہ آستانہ ربیعت اللہ پر کچھہ ریز رہتی اور وہ خود بارگاہ رحمۃ اللہ میں حاضر ہوتے جو ایک ہی وقت میں متعدد
جگہوں پر بہت شایع ہوتے اللہ تعالیٰ کی ہر چیز پر قادر ہے اور اس کی قدرت سے کہ امید نہیں ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

لی ہے۔ میں نے عرض کیا یا حبیب اللہ ﷺ مجھے ان میں سے کسی کی زیارت کراؤ تو
فرمایا اگر تم نے دیکھا ہے تو میرے، محمد بن اور میں "سیدنا امام شافعی" کو دیکھ لو۔

☆ ابن جہان اصبحہانی علیہ رحمۃ رحمانی فرماتے ہیں۔ میں نے حضور ﷺ کی زیارت کی
عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ اشیائیک وسلم امام شافعی آپ کے کوتم چا حضرت عباس
رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد پاک سے ہیں۔ ان کے ساتھ کیا اکرام ہو فرمایا میں نے رب
کریم سے دعا کی کہ دنیا میں اجلہ اولیاء ابدال آپ کے معتقدین سے ہوں اور رفیقیت
آپ حساب کے بیٹے نہ روکے جائیں اور آپ کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو
پونچھا رب کریم نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا تو فرمایا مجھے اس درود پاک کی برکت
سے بخش دیا اور بہشت میں دو لہا کی طرح لے جایا گیا اور مجھ پر لا بلکہ نے سوتی اور باقوت
پنجاور رکھے جس طرح دو لہا پر کئے جاتے ہیں۔ درود شریف یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ
وَعَمِلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْعَامِلُونَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
⑤ سید المجتہدین امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ ط

☆ ۲۳۔ شوال المعظم ۲۹۷ ہجری القدرہ بخاری پیدا ہوئے۔ آپ کی کتاب حدیث
مستطاب "صحیح البخاری" جو آپ نے سولہ سال کے عرصہ میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں
تالیف کی۔ آپ عالم طغولیت میں نابینا ہو گئے۔ والدہ ماجدہ نے رب کریم کی بارگاہ

علمہ تالیف صحیح البخاری شریف۔ آپ مکہ معظمہ میں حدیث پاک کہنے سے پہلے آپ زمرہ مصلی
کے مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز نفل استخوانہ پڑھتے اور ایک ایک حدیث پاک پر غرور و غفلت کر کے
منوۃ تیار کرتے۔ بعد ازاں وہ منوۃ نے کریمہ علیہ حبیب کبریا علیہ افضل التمجید و الطیب الثناء کے حضور
روضہ اقدس پر حاضر ہوتے اور "مَتَابِعِنَ بَيِّنَاتٍ وَبَيِّنَاتٍ" ریاض الجنۃ میں بیٹھ کر درود شریف پڑھتے
اور مراقبہ میں، دوبارہ تصبیح کرا کے منوۃ ترتیب دیتے یوں مدنیۃ المعظم ﷺ کے حواری بھیجے کہ چنانچہ مدینہ کی
ہاندی میں بیاد موصی سے بحال بخاری شریف قربانی۔ بلکہ آئینہ مکہ معظمہ میں مقام ابراہیم پر نوافل اور منوۃ

ایک در سبب از صوف میں ہوں اور لازمی اور صحیح کے لئے بارہوی میں رہتا ہوں
استقبال کے لئے آیا تو مانی صاحب نے نگاہ اٹھائی تو فرمایا میرا حضور و رب البيت یستقبل
ہے نہ کہ بیت العقیق اتنے دشوار گزار لے کر من گھڑت قبیح عیبتی ہے کہ نہیں
گھر لے کر دیکھنے آئی ہوں۔ کرامت دکھانے نہیں۔ کریم کو دیکھنے آئی ہوں۔
امام اجل مفتی ثقلین ابوالبرکات عبداللہ نسفی دہلوی فرماتے ہیں۔

حَقُّ السَّادَةِ عَلَى سَبِيلِ الْكَرَامَةِ | یہ عرقِ عادت کرامت "مولیٰ کے لئے جائز
لِاجْلِ الْوَلَايَةِ جَائِزٌ جَنْدَ أَهْلِ | ہے زوالِ سنت و جماعت"
السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ط۔ | کرامتِ ملکِ ولایت کی دلیل اور علامت ہے امام

○ آپ اولیاءِ مہقرین سے تھیں جن کی عبادت کا مشائخت لذاتہ تعالیٰ کے سوا اور کچھ
نہیں ہوتا۔ نہ خوف و نہ زخ نہ طمع جنت اُن کا خوف و نہ دہش دہش کہ اس کے غضب
اور ناراضگی کا عمل ہے اور جنت سے طمع بدیں وجہ کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا کا عمل
ہے۔ جس سے وہ جنت میں ہمیشہ دیدار الہی اور مشاہدہ حق میں رہیں گے۔

عاشقِ دائمِ تعاد دستِ میدار و دوست | درختم و راحتِ رضا سے دوستِ میدار و دوست
دعوتِ دیدارِ خویش و درجبتِ آمد لا جرم | عاشقانِ جنت برائے دوستِ میدار و دوست

وصالِ مبارک :- آپ کے سر ملنے اکابر اولیاء کا بھرست تھا جو دعا کے
لئے حاضر خدمت ہوتے تھے۔ اُن سے فرمایا اب چلے جاؤ۔ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام
تشریف لے رہے ہیں۔ اور پھر درود شریف پڑھنے میں مشغول ہو گئیں۔ تو اتنے میں ہاتھ غیبی
سے آواز آئی یَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ وَاصْبِرِي

علہ مومن کی حرکت اکبر اللہ کی خدمت سے زیادہ ہے اور کہ حضرت قبولان بارگاہِ عزت و جلال شاکر
اور گردانِ سرکار رسالت علیہ و آلہ و سلم و الشیخات و الشیخات کا استقبال اور طواف کرنا اور فیضِ ربانی
ہے اور عوام انکس کو دیتا ہے۔ علامہ زکی الدین بن علی رحمہ اللہ نے فرمایا میں اس کی تصریح نہیں کی ہے۔
علہ پتہ سورۃ الفہریت کہہ رہا تھا ہاں نفس مطمئنہ! اوہمیں چلو اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اس
سے انہی اور وہ تھے راضی ہیں شامل ہو جاؤ میرے خاص بندوں میں اور داخل ہو جاؤ میری جنت میں۔

و بعد جب مشائخ کرام اندر گئے تو آپ داخل تھے ہر کئی تھیں "إِنَّمَا تَرَانَا إِلَهُ وَنَحْمَدُ"
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ
الظَّاهِرِ الْمُنْظَرِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

① قدوة السالكين، زبدة العارفين، خزانة الكاملين، سدا الواسعين، منظر الظلم، الحق والحق
السيد علي محمد مجبوري المعروف بالشيخ بخش قدس سرہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ
مہج بخش فیض عالم منظر نور خدا ناقصاں را پر کمال کا ملل را را ہنما

ملک افغانستان کے مشہور شہر غزنی سے بھگت غزنوی لاہور شہر کو عروسِ البلاد الاولیاء
کے شرف سے مشرف فرمایا۔ طریقت میں آپ کا سلسلہ عالیہ ضیاء ہے۔ ایک روز مشہور
کارل شیخ ابو الفضل حسین نے حکم فرمایا تم لاہور جا کر تبلیغِ دین اسلام کرو۔ عرض کیا۔
وہاں تو میرے پیر بھائی سید میرا حسین زنجانی صاحبِ رحمۃ اللہ موجود ہیں تو آپ خاموش ہو گئے۔
پھر ثانیاً حکم فرمایا تو حسبِ مرشد اہل کے حکم پر حضورِ بلاؤ الاولیاء لاہور میں وارد ہوئے
تو ایک جنازہ دیکھا جس کے ساتھ بہت بڑا اثر وحام ہے۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ جنازہ
سید میرا حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے تو اُس وقت آپ پر اپنے پیر و مرشد کے فرمان کی
حکمت کا راز کھلا۔ آپ مذہبِ حنفی مشربِ احنفیدی اور بنائے نجیب الطریقین سید حسنی حسینی میں
آپ کو سیدنا امام غلام نعمان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے خاص عقیدت تھی۔

خوابِ مبارک اور عظمتِ سیدنا امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ :- کتبِ محبوبہ
☆ میں ملکِ شام میں ایک دفعہ سیدنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مؤذنِ کعبہ، عاشقِ رسول
کے مزارِ اقدس کے سر ہانے سو گیا۔ خواب دیکھا کہ میں مکہ معظمہ میں حاضر ہوں اور رسولِ پاک
ﷺ بابِ نبی شیکہ سے کعبۃ اللہ کے اندر داخل ہو رہے ہیں۔ اور ایک مسنن
آدمی کو گود میں اٹھائے ہوئے ہیں۔ میں ادب سے ڈرتا ہوا حضور والا میں پہنچا۔ پائے
اقدس کو بوسہ دیا اور دل میں سوچنے لگا کہ یہ عمر سیدہ کون ہے؟ اتنے میں حضور ﷺ
پر میرا خیال قلبِ مشکفت ہوا اور ارشاد فرمایا "تیرا اور تیری قوم کا امام ہے ابو حنیفہ"

۵۰ ولادت ۸۰ ہجری، شہادت ۵۰۰ ہجری، مبارک ابد اور مصلیٰ عراق ۔۔۔ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

☆ آپ جناب غوث پاک فرماتے ہیں۔ حلیہ بزرگ و مساجد و الصلوة علی النبی تم پر لازم مکر و مساجد کو اور درود شریف کو آپ فرمودہ و رد و شریف یہ ہے۔
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
 وَالْكُورِمْ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

①۷ خواجہ خواجگان السید محمد رضی اللہ عنہما باقی باللہ نقشبندی دہلوی بوقتہ منقبہ
 ☆ آپ کا اسم گرامی محمد اور لقب غانی فی اللہ باقی باللہ، کابل "افغانستان" کے شہرہ آفاق اولیاء کاملین سے ہیں والدہ ماجدہ کی دعاؤں سے تکمیل ولایت کے اسباب
 شہسود ہوئے۔ آپ نے کئی ایک اولیاء ہمعصر سے حصول فیض کیا آخر کار سکار خواجہ اکمل نقشبندی کی نظر توجہ پڑی تو نسبت نقشبندی کی تکمیل فرمائی۔ اسی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے آپ تھے دکتے چاند ہیں جن کی روشنی سے سارا عالم اسلام نور عرفان سے مژرتا ہے۔

☆ حضور ﷺ کے اشارہ سے دہلی وارد ہوئے اور کسی کے منتظر ہو کر بیٹھ گئے۔ فرماتے ہیں خواب میں ایک بزرنگ طوطی میرے ہاتھ پر آ بیٹھا اور وہ مجھے چوکاٹے رہا ہے۔ اُس کی تعبیر یہ فرمائی۔ جو شاہباز لاہوتی میرے پاس پہنچے گا اگرچہ بظاہر ٹرید ہو گا لیکن مجھے بھی اس سے فیض پہنچے گا۔ دریں اثنا امام ربانی الشیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوئے اور میں نے ان سے فیض حاصل کیا۔ آپ نے کہا یہاں ایک اللہ والے میں چلو ان کی زیارت کریں جب وہاں پہنچے تو آپ تھکے ہوئے ہو گئے اور فی البدیہہ فرمایا۔

مے گذشتہ زخم آسودہ کرنا گاہ زمخین عالم آشوب نگاہے سر راہم گرفت
 تو پھر آپ انھیں کے ہو کر رہ گئے۔ فرماتے ہیں۔

اُن نسبت را کہ از رسول اللہ ﷺ
 یعنی وہ نسبت جو رسول اللہ ﷺ کے کالات
 یافتہ بود امانتاً سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسیدن
 نبوت کا انھیں کافہ حق ہو بر اسلہ سیدنا سلمان فارسی
 حضرت مجید و اکت ثانی پر ظاہر ہوئی "سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہما
 بتدریج بکھترت مجید و اکت ثانی یافتہ۔

☆ اس درویش صفت انسان نے اپنی توجہ و توجہ سے حضرت مجید و اکت ثانی علیہ السلام
 التجہ جیسا روشن دل۔ گرم نفس ولی تیار کیا۔ جس کو میر تابدار کو مہندس سر ہادیوں و ملک گنجیان
 بنایا۔ جن کا نام باقی۔ اُن کا فیض باقی اور تاقیام قیامت باقی رہے گا۔

اعادیت مبارکہ مجمع الجوامع میں علامہ جلال الدین سیوطی علیہ السلام نے نقل کیں۔
 ۱۷ یُکُونُ رَجُلًا فِي امْتِحَانٍ يُقَالُ
 لَهٗ صَلَوةٌ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشِعَاعَةٍ
 امْتِحَانٍ كَذَا وَكَذَا

☆ فرمایا میری امت میں ایک شخص جس کا ایک ہو گا
 اُس کی شفاعت سے میرے کثیر الشہادہ و امتیاز جنت
 میں جائیں گے۔
 فرمایا۔ گیارہویں صدی کے شروع میں میری امت
 میں ایک شخص پیدا ہو گا وہ نور عظیم والا ہو گا اُس
 کا نام میرے نام پر ہو گا۔

کرامت :- وہ نسبت جو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غار ثور میں حضور
 ﷺ سے پائی۔ اسی نسبت سے آپ مستفیض ہوئے کہ جس پر نگاہ اشرکیا پڑ گئی
 وہ محال نہک پہنچ گیا۔ دہلی میں نانبانی نے آپ کے مہمانوں کو کھانا کھلایا تو آپ نے
 پوچھا بھی کیا چاہتا ہے عرض کی سب کچھ موجود ہے۔ آپ نے ٹائیا فرمایا تو نانبانی نے
 کہا حضور اگر کچھ دینا ہے تو اپنے درگاہ دو۔ تو فرمایا ہو جائے گا۔ عرض کیا ابھی؟ تو اپنے
 نگاہ فیض و اکتی تو صورت و سیرہ اور کمالات ولایت میں ہر ہوتی باقی باللہ بنا دیا۔

☆ یہ توجہ اتحادی تھی۔ مرشد کامل نے یک لخت بغیر غلابہ "تصفیہ باطن و تزکیہ نفس" کے مرید کو

۱۷ توجہ میں قسم چڑھا کر اللہ تعالیٰ اور اتحادی توجہ کا سلسلہ انبیاء و ائمہ پر مشتمل قلب کی حرارت سے صاف کر دے۔

۱۷ صلہ شریعت اور طریقت کو یکجا کرنے والے کو کہتے ہیں امام ربانی اس کے مصداق ہیں۔ فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
 حَبِيبِکَ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ الطَّيِّبِینَ الطَّاهِرِیْنَ بِمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کی نسبت خاص کے وارث خاص مجید و اکت ثانی
 علیہ السلام ہے۔ شریعت و طریقت وہ دور دورہ جو حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں تھا وہ آپ نے از سر
 تازہ کر دیا۔ آپ عتبر صحابہ کی پوری پوری متابعت و مشابہت پیدا کر دی اور ہر شوشنت بیخاد کے لئے اندر لے گئے

نه سکا اور نہ تباہی نہ ہو کہ اس کے ساتھ اٹھائی میں ہے۔

قبله ارباب مصطفیٰ، کبریٰ اصحاب دین
عوث اعظم عروۃ الزمینی در رب العالمین
هر که آید بر مزارش از سر حدی و صفای
با دنازل رحمت ضلالت رستگاری

○ ناصر الدین شہر میں سے لڑا اور اللہ خواجہ محمد باقی باللہ ^{رحمۃ اللہ علیہ} نے ۲۵ جمادی الثانیہ ۱۰۰۰ھ میں ہجری المکرمہ کا طائر روح مائل بہ پرواز اعلیٰ علیٰ عینین ہوا۔ اور وہ الشہر کا یہ گورنر تیارناک نقشبندی روشن چراغ دہلی میں آسودہ خاک ہو گیا اور لاکھوں چراغ ایمانی جلائیے۔ مجددانیت کے دو بہ موتی "صاحبزادے" علوم شریعت و طریقت کے جامع البحرین تھے۔ آپ کے اوراد و وظائف ذکرِ خفی اسم ذات اور حمد و ثناء درود شریف و درود زبان رہتا ہے۔ اگر گیتی سراسر باد گیرد چراغِ مقبلاں ہرگز نہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً إِسْتِغَاءً
لِرِضَاةِ اللَّهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

(۱۴) امام ربانی قیوم نہائی محبوب انبی سرکار محمد و الف ثانی اشخ احمد نقشبندی مجددی قدس سرہ نے فرمایا کہ
☆ نبأ فاروقی اور نبئا نقشبندی آپ کی ولادت باسعادت ۱۳ شوال المعظم ۹۳۲ ہجری
مقدسہ جمعہ المبارک کو سرہند شریف ہوئی۔ آپ کا نام نبی کریم ﷺ کے اسم پاک "احمد"
ﷺ پر رکھا گیا آپ کے والد ماجد الشیخ عبد الاحد فاروقی چشتی علیہ الرحمہ ولی کارل بزرگ
تھے جن کی تصوف کے رموز و نکات اور اشارات و کنایات پر گہری نظر تھی اور ذرہ بھی
شرعیعتِ عزاء کے خلاف واقع نہ ہوا۔

مُرشِدِ کَامِل سے مُلاقات اور حصولِ فیض :- سترہ برس کی عمر شریف میں علومِ دینیہ تکمیل کے بعد عازمِ حرمِ شریفین ہوئے کراچِ بیت اللہ اور زیارتِ روضہِ رسول اللہ ﷺ مدّتِ مدینہ سے شوق تھا۔ دہلی میں قیام کے دوران خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے مُلاقات

1

لیکن کم از کم حضرت یا ایک ماہ میرے پاس رہو۔ آپ سلسلہ عالمیہ نقشبندیہ کے فیض سے مستفیض ہوئے۔ یہ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ بنسبت خیر البشر بعد الانبیاء و ائمتہ کے تمام سلسلوں کا جامع ہے۔ مجدد اعظم، مراد رسول فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی طرح اپنے مرشد اکمل کی مزا دیتے۔
مُجَبِّدِ اَلْفِ شَاقِی کا مفہوم ہے: مُجَبِّدِ اَلْفِ شَاقِی کا معنی ہے: دوسرے ہزار کا مُجَبِّد ، ہر صدی کے شروع میں ایک مُجَبِّد ہوتا ہے۔ لیکن یاد رہے مُجَبِّدِ صدی اور مُجَبِّدِ اَلْفِ اَوَّلِ جَوْ فَرْق سو اور ہزار میں ہے کوئی فرق مُجَبِّدِ صدی اور مُجَبِّدِ اَلْفِ میں ہے بلکہ وجہ تسمیات کے لحاظ سے برتر اور آپد من کل کو نحوہ نائب نائب رسول اور واسطہ فیضان الہی ہیں اور مُجَبِّدِ اَلْفِ شَاقِی کا مطلب یہ ہے کہ ان ہزار سالوں میں جو فیض اور برکات امت کو پہنچتی ہیں انہی کے توشل سے ملتی ہیں۔ اگرچہ زمانہ میں قطب، غوث، اوتاد، اختیار موجود ہوں۔ لَا تَالَتْ لِقُوْمُ شَمْسُوسِ اَخْصَالِہِ ط

○ اجلہ اولیاء نقشبندیہ مجددیہ تمام وظائف سے افضل و اعلیٰ ذکر خفی اللہ اور درود شریف کو قرار دیا ہے اور فرمایا درود شریف خضریٰ درود شریف نقشبندی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔
”صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ قَوْلِهِ وَسَلَّمَ“

☆ آپ کی تصنیف لطیف کتاب مستطاب، مکتوبات امام ربانی، کتب تصوف میں بہت بلند و برجستہ ہے جس میں آپ کی مجیدانہ شان اور طریقت میں مجتہدانہ مقام واضح ہے آپ طریقت میں درجہ امامت اور مقام اجتہاد پر فائز الہام تھے۔ اُس کے علاوہ علوم حضور

عندہ بڑا ارسال کے بعد اولو العزم مکرر معجوت کرنے کی سقت الہیہ کے مطابق حضرت شیخ الرئیسین رحمۃ اللہ علیہما کے وصال کے بڑا ارسال بعد مجدد الکف ثانی کا ذکر فرماتے معجوت ہوئے تو انھوں نے اپنے وقت میں وہ کام کیا جو اولو العزم مکرر اپنے وقت میں کیا کرتے۔ نبوت اصل کے اور تجدید اس کا نابل۔ جتنا فرق نبی اور اولو العزم مکرر میں ہوتا ہے۔ اتنا فرق مجددانہ اور مجدد الکف میں ہے۔ لہذا۔ اُنت میں کشور ولایت کے شہنشاہ و اشیع احمد محبوب سبحانی حضرت مجدد و الکف ثانی ہیں۔ وزیر اعلیٰ مجدد بانو وقت اور انھوں نے علیا ہم بعض علماء زمانہ نے اس میں بہت شکوک کھائی۔ انھوں نے آپ کو مجدد صدی کہا، لکھا اور سمجھایا کہ کچھ نبی اور کبر باطنی کا تین شہوت ہے۔ از غم و غایت الہ امتیازی مجددی علی غدا اس

کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ جب کہ ان نفوسِ قدسیہ سے کرامات کا ظہور بہت کم ہوتا ہے۔
 اولیاءِ راہبست قدرتِ ازلہ تیسرے جہت باز گردانہ ذراہ
 ○ کراماتِ عالیہ سے احیاءِ دین۔ احیاءِ سنت اور احیاءِ قلب از فیضانِ شرح صدر محمدیہ
 علی منبرِ علیا آتے تھے۔ جو کراماتِ احیاءِ موقی و غیر ذلک سے کہیں کہیں اٹھنے والے ہیں
 ہے بہارِ سنتِ نبوی کو بخش ہے جہان میں نغمہ دین کا خوش
 چھوٹی ہیں ڈایاں کس شوق سے مست گل ہے اور غنچے ذوق میں
 پر فضا ہے بختِ بارخِ نبی پتی پتی سے عیاں ہے تازگی

عہدِ حاضر و احوال پر غور و خفا۔ عقائد میں علماء و متبعین کا ردیہ کی تقلید کرتے اور فرشتے کا کشفِ صمیم سے
 اس کی تخلیقیت ظاہر ہوتی ہے کہ یہ انوارِ نبوت سے نقشیں ہیں۔ فلاں فلاں بظاہر شریعت کہ ان میں فلسفہ کا اثر ہے کشف و کرامات اور
 طریقت میں شریعت کو نگاہ میں رکھتے اور سنتِ محمدیہ پرستی سے مل رہا ہونے کا اکیہ و تعین فرماتے۔ عزت کو نصرت پر
 فرشتہ۔ اولیاءِ حضرت کو اولیاءِ عزت سے اکمل اور مذہبِ حق کو دیگر مذہب پر ترجیح، طریقہ اعتدالیہ کو اور طریقوں پر
 اولیت دیتے اور فرماتے کہ یہ طریقہ بسبب اتباعِ سنتِ نبویہ طریقہ صحیحہ کہام ہے اور اس کی نسبت دیگر نسبتیں بے قدر
 اور ارفع ہے کہ اس کی ابتداء میں انبیاء کمال مندرج ہے لیکن اس راہ میں ابتداء بقدرِ محبت ضرور ہے۔ صائمین چاہیے والہ
 اذہم صائمین ذوقی الا اکلین و البلاک و قدیر الموالیک یہاں کوئی محسوس "انبیاء و اولیاء" نہیں جو بلاؤں میں نہ کھالیا
 ہو اور بغیر اس سیرِ جلال کے کوئی مسلک تکفل نہیں ہوتا۔ حضرت شیخ الحدیث نے فرمایا جتنا میں ستا گیا بچوں اور
 کوئی نہیں ستایا گیا۔ غزوہ بدر میں ابو بکر کے قتل پر فرمایا۔ مَا مِنْ غَزْوَةٍ اَلَمْ يَمُتْ فِيهَا اَبُو بَكْرٍ وَ كَسَفَتْ عَنْهُ
 اس حال میں غزوہ جال ہے۔ اولیاءِ مصائب کو شب کی طرف سے سخت تصور کرتے ہیں۔ نیز فکرِ باطن کو خلافِ ادب چلتے اور
 خلافِ محبت اور مجبور اور قس و سرکشی سے بچ کر تے اور فرماتے اگرچہ دوسرے مسلمانوں میں دوست ہو لیکن ہمارے طریقہ میں ان کی
 قرب و فتر و جملہ مزا سیر۔ بشدِ محمود از آیاتِ تفسیر

زادِ حقہ و مرقبہ اور استعانتِ فیض کو مستحقِ قبول و جہادِ احوال و ثوابِ مال و بدن کو جائز اور ائمہِ مستحقین کو داخلِ سنت قرار
 دیتے۔ دعوت کو سخت کہنے سے مختلف اور طوافِ قبر۔ برسر۔ قدم ہوا کر کوڑھ جانتے۔ عورتوں کو عزت سے رکھتے۔ اہل
 مسنونہ پر شہتہ۔ عزت اور تقدس پر اہل حق کے چہرہ نور پر چہرے کی برکت دیتے۔ نماز میں غیہ نہایت ذکر کرتے۔ کسی کو قیام کے
 چلنے کو رک کے حد تک بچھنے سے منع کرتے۔ جو کہ خود سے از غلبہ اس کے ہوا میں غلبہ کی بات نہیں کرتے۔

ہے زبانوں پر لبلاؤں کی مرجا اور گلوں کا تہنہ صلی علی
 صَلَّي يَا رَبِّ عَلَيَّ الشَّمْسِ الْمُهْدِي
 النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى بِذُرِّ السَّجَى
 ○ کعبۃ اللہ معینار آپ کی مسجد میں ظاہر ہوا۔ یہاں زائرین نوافل سے عمرہ کا ثواب
 پاتے ہیں اور کعبۃ اللہ کے نوافل ثواب پر بستے ہیں۔

☆ گلی "میدانِ مسجد اور روضہ شریف" سے گزرنے والوں کو جنتِ الفردوس کا
 نذرہ سنایا۔ جیسے ہشتی دروازہ سرکارِ قطب الاقطاب یا ائمہ الدین کے چکر چکر کر کے شہر شریف
 جامع مسجد تعمیر کردہ شاہجہان کو جنت فرمایا۔ مسجد کے دروازہ پر یہ شعر رقم ہے۔
 مگر دین عالم بخوبی منظرِ حلد بریں مسجد حضرت مجدد را پچشم دل پرین

☆ قبرستان سرہند شریف، عذابِ قبر سے تاقیامت محفوظ و مامون کر دیا گیا۔
 ☆ روضہ پاک کے ساتھ طحہ کٹواں کعبۃ اللہ کے چاہِ زمزم سے ملا دیا اور وہ آپؐ شرم
 کہلاتا ہے۔ جیسے یوم عاشورہ، آپؐ زمزم شریف دنیا کے تمام پانیوں میں ملا دیا جاتا ہے۔

○ آپؐ نے فیضانِ روضہ پاک اور سنتِ نبویہ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو شجرہ
 کے رنگ میں، سب کو رنگ دیا اور حضور پر نور علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن
 الشیعات اکملہا کے فیض سے بیٹوں کو بقیعہ نور بنا دیا اور قلوب کو نور عرفان
 سے منور کر دیا۔ درخانہ گر گس است یک حرف بس است

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا حَبَّبْتَ
 وَتَرَصَّاهُ لَهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
 (۱۴) عالم ربانی، عارفِ سبحانی خازنِ الکریم خواجہ محمد سعید اشرف الدارین

☆ آپؐ امام ربانی سرکارِ محمد و آل محمد ثانی کے تحت جگر اور قرۃ العین ہیں "اولیاءِ شریفین"
 کی جو بہو تصویر اپنے برادرِ حقیقی عروۃ الوثقی، قیوم ربانی قدس سرہانی نے ان کے ہمراہ
 عمرین شریفین کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے دونوں برادرِ ولایت احمدیہ علی
 صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے فیض سے مستفیض تھے۔ لکھتے ہیں۔ جب درین طبع حاضر ہوا
 انہیں تھکاتھکات سے دعا کرتے تھے۔

تو وہاں میں نے مشاہدہ کیا کہ سرور کائنات ﷺ کی ذات رحمت کا وجود پاک فرشِ عرش اور جمیع کائنات کا مرکز ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہی ذوابِ مطلق اور مبداء فیاض ہے لیکن جس کسی کو فیض "نور" پہنچتا ہے یا پہنچ رہا ہے۔ وہ آپ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے پہنچتا ہے اور جمیع نعمات و انوار ملک و ملکوت بھی آپ ہی کے اہتمام سے انصار میں پار ہے جس جب یکدم ہر جلیلِ عرصہ خزانِ انوار کا مرکز ہے اللہ شریف نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ بارگاہِ رحمتہ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلامات والصلوات حاضر ہوئے تو سب سے پہلے مسجد نبوی شریف ریاض الجنۃ میں تحیۃ المسجد ادا کرنے لگے تو دورانِ تشہد درود شریف پڑھ رہے تھے کہ روضہ شہتر سے آواز آئی الْعَجَلُ الْعَجَلُ اَنَا إِلَيْكَ مُشْتَاقٌ جلدی کیجئے جلدی کہ میں تیرا مشتاق ہوں تو بعد سلام فی الفور حاضر بارگاہِ محبوب ﷺ ہوئے اور حضور پر نور شافعِ عالمِ انوار ﷺ کو ان ظاہری آنکھوں سے عالمِ بیداری میں دیکھا اور دورانِ حاضری ائمہ شریعہ زیارت سے شرف یاب ہوئے یہ سب محالات و انعامات ، متابعتِ سنت اور درود شریف کی برکت سے پائے ۔ "کتابتِ مصدقہ" ۲۰۰

۱۵) سید الکاشفین الشیخ محی الدین ابن عربی الحرف شیخ اکبر قدس سرہ العالیہ
☆ آپ کے والد ماجد حضور غوث اعظم قدس سرہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ حضور غوثِ پاک کی دُعا اور کرامت سے پیدا ہوئے۔ ایک روز انھوں نے بارگاہِ غوثیت ناب میں عرض کیا تو فرمایا تیری تقدیر میں اولادِ زینہ نہیں۔ ہاں میری پشت میں ایک فرسہ ہے۔ میری پشت کے ساتھ اپنی پشت لگاؤ تو ایسا کرنے سے آپ نے اپنا صاحبزادہ کر لیا اُن کو مقفل فرمایا اور وہ فرزندِ ارجمند شیخ اکبر محی الدین ثانی کے لقب سے مشہور ہوا۔

○ عارف باللہ محی الدین ابن عربی علیہ السلام کے مکاشفات اور عیالستِ علمی اور شانِ ولایت میں منتہی مقام کے حامل۔ اپنی مشہور تصانیف و کتب کثیرہ میں اپنے

مخصوص انداز میں یہ مشاہدہ حق تحریر کیا ہے۔ "جوانہر الجواهر فی فضائل النبی الخیر"۔
☆ مشاہدہ حق۔ حضور ذاتِ ذوالجلال جَدِّ شائکۃ۔

الَّذِي شَهِدْتُهُ عِنْدَ انْشَاءِ بِهِ هَذِهِ الْمُخْتَلَبَةِ فِي عَالَمِ الْحَقَائِقِ الْمَثَالِ فِي حَضْرَةِ الْجَلَالِ مَكْشَفَةً قَلْبِيَّةً فِي حَضْرَةِ الْقِيَمَةِ وَلَحَاشَ شَهِدْتُهُ "فِي ذَلِكَ الْعَالَمِ مَسْجِدًا مَعْصُومَ الْقَاصِدِ، مَحْفُوظَ الشَّاهِدِ مَنْصُورًا مُؤَيَّدًا وَجَمِيعَ الرُّسُلِ بَيْنَ يَدَيْهِ مُصْطَفًى وَأَمَّتُهُ الْغَايَةُ هِيَ خَيْرُ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ عَلَيْهِ مُلْتَفُونَ وَمَلَائِكَةُ السَّخِيرِينَ حَوْلَ عَرْشِ مَقَامِهِ، حَافُونَ وَالْمَلَائِكَةُ الْمَوْلِدَةُ مِنَ الْأَعْمَالِ بَيْنَ يَدَيْهِ حَافُونَ وَالصِّدِّيقُ عَنْ يَمِينِهِ الْأَنْفُسُ وَالْقَارُوقُ عَنْ يَسَارِهِ الْأَقْدَاسُ وَالْخَلْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَدْ جَاءَ أَحْبَبُهُ بِكَدِّ يَدِ الْأَمْنِ وَعَلَى رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَكَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بِتَرْجَمَةٍ عَنِ الْخَلْمِ بِسَائِهِ وَذُو النُّورَيْنِ مُشْتَمِلٌ بِمِرَّةِ آهِ حَيَاتِهِ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَانِهِ إِلَى آخِرِهِ مَا ذَكَرَهُ رَضِيَ

خبر کتبہ وقت و مشاہدات جو میں نے غالباً سال میں خود مشاہدہ کئے اور یہ سخائے کی مثال کا مشاہدہ ذاتِ ذوالجلال کے حضور میں نصیب ہوا جو ذاتِ جلیلہ کے حضور میں قلبی مشاہدہ ہے۔ جب میں نے وہاں فخرِ دو عالم ﷺ کا مشاہدہ کیا تو یہی دیکھا کہ آپ ایسے عظیم الشان سرور ہیں جو اپنی ذات میں معصوم۔ مشاہد میں محفوظ اور مشاہد میں حضور و مؤید ہیں۔ جملہ ترسیلِ نظام آپ کے حضور صفت بہت حاضر ہیں اور آپ کی اُمت جو لوگوں کی رہنمائی کے لئے پیدا کی گئی، وہ آپ کی طرف متوجہ ہے اور حضورِ عالم کے فرشتوں نے عرشِ عظم کے گرد اگر آپ کے مقام کو دھسا پ رکھا ہے اور اعمال سے پیدا ہونے والے فرشتے آپ کے سامنے صف بستہ کھڑے ہیں صدیق اکبر یعنی اللہ تعالیٰ خود آپ کے دائیں جانب اور سیدنا فاطمہ اعظم بائیں جانب ہیں۔

اور حضرت ختمِ ملکِ اسلام آپ کے سامنے دو زانو بیٹھے حدیثِ نبوی کی خبر دے رہے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ اور کرام اللہ و کرامہ حضرت ختمِ علیہ السلام کے بیان کا اپنی زبان میں ترجمہ کر رہے ہیں اور انھیں خود شریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی چادر اٹھانے آپ کی طرف متوجہ ہیں۔

اللہ عنہ وساراۃ فی تلك الواقعة
○ آگے لکھے ہیں۔

یہ شاہد اس سے ہے جو میں نے دیکھا اس واقعہ سے
شیخ اکبر نے آخر تک اس کو بیان کیا۔

هم الرسل فكانت الانبياء في
العالقواياته من آدم
الى اخير الرسل عليهم السلام
وقد ابا ان في هذا المقام
نوٹ: اس شیخ اکبر قدس سرہ اللہ عنہ کے ارشادات درود پاک اور درود پاک سے تفتیش جو ناصحہ ہمارے پروردگار پر

تمام مہرسلین اور انبیاء کرام حضرت آدم تا حضرت
عیسیٰ علیہم السلام آپ ﷺ کے نائب
اور ولیف ہیں۔ سرور کون و مکان ﷺ نے
مختلف طریقوں سے اس منصب کی وضاحت فرمائی
نوٹ: اس شیخ اکبر قدس سرہ اللہ عنہ کے ارشادات درود پاک اور درود پاک سے تفتیش جو ناصحہ ہمارے پروردگار پر

ہمہ انبیاء در پناہ تو اند
تو تک غیر ہر آخر اند

مختارہ طیبہ چہار اختر اند
ابوبکر، عمر، عثمان و حکید

اللهم صل على سيدنا محمد رسول النبي
الأنبي الطيب المطيب وعلى آله وصحبه وسلم

۱۹) ابو محمد محمد الاسلام امام محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر آدمی کو چاہیے کہ اس دعا کو پڑھے اور اس میں سے کچھ لے لے کر اپنے دل میں رکھے۔
☆ قطب وقت، حاجی امداد اللہ علیہ فرمایا کہ جتنی بار یہ دعا پڑھے اس میں سے کچھ لے لے کر اپنے دل میں رکھے۔
جب شب معراج محبوب مہترم، رسول مہترم، نبی مہترم، مالک قلوب اہمہ ﷺ کی
طلاقات حضرت موسیٰ کلیم اللہ ﷺ سے ہوئی تو انھوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیک السلام یہ حدیث پاک آپ کی ہے علماء ائمہ حق کا انبیاء بھی اسرار امین کا
فرمایا ایں عرض کیا آپ اپنا کوئی اُمتی دکھائیں تو حضور ﷺ نے امام غزالی کی طرح بزرگ
کو اشارہ فرمایا تو وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئی تو موسیٰ علیہ السلام ان سے ہم کلام
ہوئے اور فرمایا مہر اسمک تیرا نام ہے عرض کیا محمد بن محمد الغزالی فرمایا۔ میں نے تمہارا
نام پوچھا ہے نہ کہ خاندان کا۔ عرض کیا جب رب کریم نے آپ سے کو وہ طور پر پوچھا۔
وما تلتک بیکم نیک یلحوتی ○ تو آپ نے کہا تھا۔ قال ہی عصائی ○ افسوس

عليهما وأهلش يصاعلي عني ولما فيها مآرب اخذني ○ جواب تو قال
هي عصائي پر مکمل ہو گیا تھا۔ آپ نے اتنا لیا جواب کیوں دیا فرمایا مجھے ہم کلامی کا
شرف رب کریم سے ہو رہا تھا۔ یہ بہت بڑی سعادت تھی اس لیے جواب لیا دیا تاکہ
وہ ملاقات اور عظمت حاصل رہے۔ امام غزالی نے عرض کیا۔ مجھے بھی ہم کلامی کا شرف
ایک اہل انعم رسول سے ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا "تأذبت تأذبت"
اور پشت پر طمانچہ مارا جس کا نشان علامت عرفان کندھے پر موجود رہا۔ یعنی یہ سیدنا امام
الغزالی قدس سرہ اللہ عنہ پر مہر قبولیت تھی۔ جو اس انداز سے ثبت کر دی گئی۔

☆ ایک دلی کمال نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امام غزالی اور بڑھاپے کا کیا مقام ہے۔ فرمایا بڑھاپے کا مقام یہ ہے اور امام غزالی
جنت الشیم میں۔ کیونکہ بڑھاپے کا اپنی عقل سے، اللہ سبحانہ تک پہنچنا چاہتا تھا۔ اس
وجہ سے وہ غمگین رہا گیا۔ جس کا سبب گمراہ کن علم منطق و فلسفہ بنا۔

○ فی زمانہ کے علماء و علماء کا قول ہے۔ ہمارے لیے اب قرآن و حدیث کافی ہے۔
حضور ﷺ کی ضرورت نہیں "ایماذ باللہ" حالانکہ آپ ﷺ کی ذات الہیہ
کے بغیر قرآن سے نور ملتا ہے اور نہ حدیث سے ہدایت۔

☆ سیدنا ابوالحسن شافعی مشہور اولیاء مستور سے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک مولوی سیدنا
امام غزالی قدس سرہ اللہ عنہ کی شان کا ٹکڑا تھا اور آپ کی تحقیق شان کرتا تو خواب میں نبی کریم
ﷺ نے اس کو کوڑے مارنے کا حکم صادر فرمایا اور جب وہ صبح بیدار ہوا تو کوڑوں
کے نشان اس کے جسم پر موجود تھے۔ "ہر اس شرح ہر حق حقاہی"۔

☆ امام ربانی الشیخ محمد داکت ثانی قدس سرہ اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ارقام فرماتے ہیں۔
○ حضرت عیسیٰ علی نبیائہ وعلیہ السلام کی نبوت کی دعوت جب افلاطون کو،
"ہوان بد بختوں کا رئیس تھا" پہنچی تو اس نے جواب میں یوں کہا حقن قدامہ قدامہ قدامہ
لا حاجة بنا الی من یقصدینا ہم یسے ہوئے لوگ ہیں ہم کہ کسی ایسے شخص کی حاجت
نہیں جو ہم کو ہدایت دے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لیے ہمیں اللہ تعالیٰ کا انکار

کریں گے۔ گمراہ فلاسفہ، یونانی چکرانیوں سے اپنے باطل خیالات کو ثابت کرنے کے لیے
صَلُّوْا فَاَصْلَحُوْا خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے رہے۔ اصل توحید
اصل دین وہی ہے جو انبیاء کی وساطت سے نصیب ہو۔ انبیاء کی وساطت کے بغیر سب
کچھ غلط اقتاد اور باطل ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتٰی الْاَمْنُ وَالنَّوْمُ مُتَابِعَةً
الْمُطْمَئِنِّ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الرَّسُولِ النَّبِيِّ الْأَرْحَمِ
الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

(۱۷) قطبِ وقت سلطان الاولیاء السید نور الدین محمد سعدی زنگی رحمہ اللہ فرمایا کہ حضرت امیر المؤمنین ملک عادل علیہ السلام حجری المقدسہ کو ممالک اسلامیہ شام، یمن، کوفہ، حجاز، اندلس کے خلیفہ وقت تھے۔ فرماتے ہیں میں دار الخلافہ ملک شام میں نبی کریم ﷺ کے جمال جہاں آرا کی زیارت سے مشرف ہوا اور آپ ﷺ نے مجھے فرمایا نور الدین مجھے دو گتے تنگ کرے ہیں۔ علی الصبح آپ نے علماء وقت سے اس خواب کی تعبیر پوچھی لیکن کوئی نہ بتا سکا۔ دوسری رات، پھر تیسری رات یہی خواب آیا کہ نور الدین! مجھے دو گتے تنگ کرے ہیں اور پھر دونوں کی مشکلیں بھی دکھادیں۔ سلطان نے ایبانی فراست سے جان لیا کہ مدینۃ النبی ﷺ میں کوئی امر خاص واقعہ ہوا ہے۔ فوراً پہنچنا چاہیئے۔ اسی وقت آفری شب کو خفیہ طور پر اپنے ساتھ خواص اراکین سلطنت اور بہت سامانِ تنقل لے کر روانہ ہو گئے سوا کہ روز میں ملک شام سے مدینہ طیبہ پہنچے۔

○ آپ نے مدینہ منورہ پہنچتے ہی حالات کا جائزہ لیا اور جو شخص خواب میں دیکھائے گئے تھے ان کی کھوج میں لگ گئے۔ مدینہ الرسول ﷺ میں اعلان عام کر دیا گیا کوئی شخص اسے گھر کھانا نہ پکانے اور نہ کھانے بلکہ بطور معزز مہمان کے لینے مجھے میزبانی

عَلَم ۱۶ سورۃ اہل بیت کرم ۱۲ اسے کوئی تیرے یہ دامنے اقصیٰ کیا ہے عرض کیا یہ پر مصاحفے میں اس چمکی لگا

[illegible]

کاشف بخشنے تاکہ حضور ﷺ کی ہمسائیگی میں رہنے والوں کی خدمت کاشف پاسکوں اور میری یہ خدمت آپ ﷺ کی شہرت اور خوشنودی کا سبب بنے اور ساتھ ہی یہ اعلان کر دیا کہ دعوت سے واپسی پر بطور نذرانہ دو اشرفیاں قبول کی جائیں اور مجھے مضافہ سے نوازا جائے تاکہ مضافہ سے مجھے برکت ملے۔

○ اہل مدینہ منورہ خوشی سے دُعا میں بیٹھے، دعوت کھاتے اور نذرانہ وصول کرتے۔ لیکن آپ کو ان کا کچھ سراغ نہ مل سکا۔ آخر کار اہل ایمان مدینہ منورہ سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ یہاں دو مغربی عابد نہایت صالح رہتے ہیں اور وہ کسی کے دسترخوان پر نہیں جاتے اور وہ بہت جواد اور عینیت میں جو شب روز عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور اپنے تجربہ سے باہر نہیں نکلتے اور نہ ہی کسی سے میل ملاپ رکھتے ہیں۔

○ حسب الحکم وہ لانے گئے تو آپ نے دیکھتے ہی پہچان لیا آپ نے پوچھا تم کہاں رہتے ہو۔ انھوں نے بتایا رباط میں۔ جو مسجد نبوی کے جانب مغرب ہے اس وقت وہ جگہ پران پڑی تھی اور اس کی ایک شباک، دیوار مسجد شریف میں تھی۔ سلطان انھیں وہیں چھوڑ کر ان کے حجرہ میں گھس گئے وہاں قرآن پاک جو ایک طاق میں رکھا جڑا اٹھایا یا اور کچھ کتابیں پسند و عطف کی اور کچھ مال ایک طرف ڈھیر تھا۔ جو فقراء و مدینہ منورہ پر خرچ کرتے اور ان کی خواہگاہ پر ایک چٹائی پڑی تھی۔ سلطان شہید نے اس کو اٹھایا تو ایک علیٰ ترنگ حجرہ شریف کی طرف لکھدی ہوئی پائی اور دو چہرے کے تھپے جس میں منی بھر کر جنت البقیع میں ڈال دیتے۔

○ سخت جھڑکیوں اور سزا کے بعد انھوں نے بتایا ہم سپین کے نصرانی ہیں۔ یورپ کے عیسائی حکمرانوں نے مکمل عربی تعلیم دے کر حجاج کے جھبیس میں کافی مال دے کر بھیجا ہے۔ کہ مدینہ منورہ پہنچ کر حجرہ مظہرہ میں سے جسم اظہر شہید الظہیرین رحمۃ اللہ علیہ کو نکال کر لے جائیں۔ جب ان کی یہ لعنت حجرہ شریف کے قریب پہنچی تو اسی وقت ابرو باران کے ساتھ بجلی کی لڑک، دھکم اور ڈازل عظیم پیدا ہوا اور اسی روز ضلع کو ہی سلطان شہید پہنچ

سلاحہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کہ انھوں نے اپنے آپ کو ان کے خدا کے نام پر سزا دینے کی قسم کھائی اور ان کے خدا کے نام پر سزا دینے کی قسم کھائی۔

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

چکے تھے۔ مدینہ منورہ میں ہر ایک پر عجیب خوف و ہراس طاری تھا اور سلطان شہید کی عجیب حالت تھی اور شدید گریہ ناری طاری ہو گئی۔ پھر حجرہ مبارک کے شہاک کے نیچے اُن ناپاکوں کی گردنیں مار دی گئیں اور اُن کے جسم جلا کر راکھ کر دیئے گئے۔

○ اور پھر حرم رسول حجرہ مطہرہ کے گرداگرد چاروں طرف ایک گہری خندق کھودا کر سکے اور سیدہ بچلا کر اُس کو بھر دیا گیا تاکہ وجود اقدس تک بھر کوئی نہ پہنچ سکے اور یہ سعادت دارین، سلطان الاولیاء سید نور الدین محمد مصطفیٰ زنگی شہید علیہ السلام کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر روزانہ چوبیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے سے نصیب ہوئی۔

☆ اشعین الکرمین رضی اللہ تعالیٰ و عنہما کے دشمنوں پر عذاب خف عذاب۔

○ حلب کے رافضیوں کا گروہ امیر مدینہ منورہ کے پاس آیا اور بیعت کچھ مال اور ہڈیا دیئے کہ روضہ اطہر سے شیخین کریمین سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے اُجساد مبارک نکال دیئے جائیں۔ حاکم المدینۃ المنورہ نے بھی بوجہ بڑہنی اور لالچ کے قبول کر لیا اور ساتھ ہی دربان حرم شریف سے کہہ دیا رات کو جب یہ لوگ آئیں تو اُن کے لئے دروازہ کھول دیں اور جو کچھ وہاں کریں۔ مانع نہ ہونا۔

○ دربان حرم اقصیٰ رضی اللہ عنہما کے بیان ہے۔ لوگ عشاء کی نماز پڑھ کر چلے گئے تو دروازہ بند کرنے کا وقت آیا تو چالیس آدمی پھاڑے، لکڑیوں سے آگے گئے جب وہ اندر آئے تو میں ایک گوشہ میں دیک کر بیٹھ گیا اور مجھ پر خوف کی وجہ لکچھی اور گریہ طاری ہو گیا۔ تو درود شریف پڑھنے لگا۔ اللہ سبحانہ کی شان جلالی اور تباری ابھی وہ منبر شریف تک پہنچنے بھی نہ پائے تھے کہ سب کے سب مع آلات کے زمین میں دھنس گئے اور اُدھر حاکم اُن کا منتظر تھا۔ جب بیعت دیر انتظار کرتے گذر گئی تو حاکم نے مجھے بلایا اور پوچھا تو میں نے جو کچھ دیکھا تھا۔ وہ من و عن بیان کر دیا۔ اُس نے باور نہ کیا اور کہا کہ تو دیوانہ ہے میں نے کہا تو غور کر دیکھ لے اب تک خف کے اثرات باقی ہیں، فقیر نے وہ نشان دیکھ کر کہا۔

وَصَاحِبًاكَ وَلَا أَفْسَاهُمَا أَبَدًا فَبِخِي السَّلَامَ عَلَيْهِمَا مَا جَرَى الْعَلَمُ

کس شان سے لیٹے ہیں سرکار کے قدموں میں " غل غل غل غل " صدیق مدینہ میں، فاروق مدینہ میں " غل غل غل غل "۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَاهِرِ الْمُضَادِّينَ وَمُهَيِّدِ الْكَافِرِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

①۸ امام علامہ شرف الدین محمد بن سعید بصری علیہ الرحمۃ صاحب تحفہ نبویہ

☆ حضور پُر نور شافع یوم التشویر علیہ افضل الصلوٰۃ و الطیب السلام کی ذات اقدس و اطہر سے اطہارِ محبت و عقیدت مومن کا جزو ایمان ہے۔ صحابہ کبار علیہم السلام سے لے کر مقبولانِ امت تک اسی جذبہ سے سرشار تھے۔ اتباعِ سنتِ صلوٰۃ و سلام اور نعتِ مبارک اطہارِ محبت کے مختلف انداز ہیں۔ ہر آدمی میں مجلسِ نعت کے انعقاد کا اطہارِ مختلف انداز میں جو تار پائے۔ سیدنا عثمان بن ثابت، سیدنا عبد اللہ بن رواحہ سیدنا کعب بن زبیر رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر، عظیم المرتبت صحابہ نے بارگاہِ حرمِ العکبریٰ میں نعتیں پیش کیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے شرفِ قبولیت اور محبوبِ مصطفیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف سے انعامات سے نوازے گئے۔ سیدنا کعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قصیدہ " ہاشم سعاد " پر خصوصی انعام چادر مبارک کا عظیم تحفہ عطا ہوا۔ آج تک حضور پُر نور رضی اللہ عنہ کی ہزار باتیں اور قصائد لکھے گئے لیکن صحابہ کے بعد علامہ بصری کو جو مقام نصیب ہوا وہ انھیں کا حصہ ہے۔ علامہ بصری کو خواب میں ہی اپنی زیارت سے شفیق فرما کر " چادر " سے نوازا۔ القصیدۃ البرودۃ کے نام سے موسوم و مشہور ہوا۔ ملکِ مصر کے ایک قریہ بصریہ جبری المقدسہ میں پیدا ہوئے۔ علوم عربیہ کے متبحر عالم فصاحت اور بلاغت میں مشہور و معروف اور آپ اپنے زمانہ کی نظیر آپ تھے اور علماء عصر میں ایک شہرۃ آفاق ادیب۔ آپ ایک بار دربارِ سلطانی سے اپنے گھر تشریف لارہے تھے کہ راہ میں ایک بزرگ نے اور انھوں نے پوچھا: تمہیں کبھی خواب میں حضور رضی اللہ عنہ کی بھی زیارت ہوئی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ علامہ فرماتے ہیں۔ اس استہقام میں معلوم کیا تاثیر تھی کہ میرے دل میں یہ خیال آرام نہ لینے دیتا اور میں نے شوق اور محنت کا چتر میرے دل میں بچھوٹ نکھلا۔ کہہ کر سویا تو اسی شب مجھ کو خواب میں ملا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدَتِ مُحَمَّدٍ الرَّسُولِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ
 الطَّيِّبِ الطَّيِّبِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

(۲۰) کتبہ عشق حضرت مولانا عبدالرحمن جامی نقشبندی مجددی قدس سرہ اللہ تعالیٰ فرجہ اللہ

☆ آپ کا اسم گرامی عبدالرحمن اور لقب جامی۔ نسب نامہ امام محمد بن حسن شیبانی علیہ السلام سے
 ملتا ہے آپ اصفہان شامہ ہجری القدرہ میں پیدا ہوئے اور ہرات کے باغچہ حضرت
 تخت مرزا میں آٹودہ محدث ہیں۔ تبحر عالم، حافظ القرآن اور علوم ظاہری اور باطنی میں یگانہ روزگار
 کتبہ عشق رسول تھے۔ آسمان دنیا میں شہرت کے درخشندہ ستارے۔ شریعت کے مہتاب اور
 عشق کے آفتاب تھے۔ آپ کی بیعت خواجہ علیہ اللہ احرار نقشبندی رحمہ اللہ سے تھی۔ آپ
 نے شمسہ ہجری القدرہ میں حج بیت اللہ کیا اور بارگاہ محبوب میں کمال محبت اور ادب سے حاضر ہوئے
 کہ قدم بقدم توافل، لہر بہ لہر درود شریف پڑھتے مدینہ منورہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ
 کی حاضری کے بیٹے چلے تو راہ میں روک دیئے گئے۔ دوبارہ۔ دوبارہ۔ لیکن اس بار ہجری تیز تار
 کے زخموں سے چوڑا بارگاہ محبوب ﷺ میں "استغاثہ" پیش کیا۔

الہی خچہ اُتسید بکشا	گلے از روضہ جاوید بنا
زمجوری برآمد جان عالم	ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رختہ لعل بینی	زخموں چرا فارغ نشینی
بیرون آور سر از بروجانی	کہ رشتے تست صبح زنگانی
شب اندوہ مارا روز گرداں	ز رویت صبح مایوز گرداں
برتن در پوش عنبر بوسے جامہ	بہر بر بند کافوری حمامہ
آدیم طائفے نعلین پاکن	شراک از رشتہ ہائے جان مان
زخمرہ پائے در صحن حرم نہ	بفرق خاک رہ بوساں قدم نہ
تو ابرو گنتی آں کہ گاہے	کھنی بر حال لب خشکال نگاہے

ترجما: اے میری جان! میں نے تجھے بارگاہِ نبوی میں پیش کیا، تو نے مجھے اپنے گھر میں لے لیا۔ اے میری جان! میں نے تجھے بارگاہِ نبوی میں پیش کیا، تو نے مجھے اپنے گھر میں لے لیا۔ اے میری جان! میں نے تجھے بارگاہِ نبوی میں پیش کیا، تو نے مجھے اپنے گھر میں لے لیا۔

یا رسول اللہ ﷺ! غلام سے کیا خطا سرزد ہوئی؟ فرمایا خطا نہیں بلکہ جس عشق و
 محبت سے تم آ رہے تھے۔ تمہارے عشق کا تقاضا یہ تھا کہ تیرا استقبال روضہ اطہر سے باہر
 آکر کرنا پڑتا۔ اس جذبہ عشق کو ٹھنڈا کیا اور پھر باریابی عطا فرمائی۔ اور بارگاہِ رحمت عظمیٰ
 کو وہ کچھ ملا جو ان کا ہی حصہ تھا۔ عالم مشاہدہ میں حضور ﷺ کی حضورِ ری میں وقتِ اول
 ارشاد ہوتا: جامی سلامت روی دوبار آئی "جامی! پھر بھی آنا۔"

یہ ضمیر پر تقصیر، اُتسید وار رحمت ربِ قدیر، ان مقبولانِ بارگاہِ محبوب کے صدمے
 سے عرض کٹاں ہے۔ کاش کہ مبارک نصیب بھی کھلے۔ اور ہمارا ستارہ بھی مدینہ کے چاند کے نور سے چمکے۔
 دو عالم مہمان، تومیزبان، خوانِ کرم جاری، ادھر بھی کوئی ٹکڑا میں بھی ہوں گناہ تیرے در کا
 زیارت میں کروں اور وہ شفاعت فرمائیں مجھے ہنگامِ عیدیں یا رجبِ دن ہو محشر کا
 قولِ حکمت: مغل بادشاہ بابر کے عہد میں عمر قند کے ایک مشہور مولانا مزید ہرات
 میں وارد ہوئے ایک دن مغل بھی تو بابر نے مولانا مزید سے پوچھا کہ یزید پر لعنت کیجئے
 میں تباہی کیا رہے ہے۔ انھوں نے کہا جائز نہیں۔ بابا اب مولانا جامی قدس سرہ اللہ تعالیٰ فرجہ اللہ کی طرف
 متوجہ ہوؤ اور پوچھا تھا کیا خیال ہے۔ تو مولانا جامی نے جرحہ کہا۔
 "ہر دار لعنت بر یزید و بقیۃ بر مزید"

○ آپ اولیاء نقشبند سے تھے۔ میدان عشق و محبت میں نہایت سوز و گداز سے فارسی
 لغت کلام کہہ کر ایک منفرد مقام پایا اور جس طرز پر اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا یہ آپ
 کا ہی حصہ ہے۔ عشقِ مصطفیٰ کا ساز جو اپنے چھیرا اُس کا سوز عاشقوں کے دلوں کو گرانا
 رہے گاہ "نخدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را"

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدَتِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَوةً
 ذَاكِئَةً مَّقْبُولَةً وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

ترجما: اے میری جان! میں نے تجھے بارگاہِ نبوی میں پیش کیا، تو نے مجھے اپنے گھر میں لے لیا۔ اے میری جان! میں نے تجھے بارگاہِ نبوی میں پیش کیا، تو نے مجھے اپنے گھر میں لے لیا۔ اے میری جان! میں نے تجھے بارگاہِ نبوی میں پیش کیا، تو نے مجھے اپنے گھر میں لے لیا۔

۲۱) سراج السالکین، شمس العارفین سیدی و مرشدی، حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری قدس سرہ، نقشبندی مجددی آستانہ عالیہ حضرت کیا نواز شریف ضلع گوجرانوڑ

☆ شیر ربانی قطب زمانی میاں شیر محمد مدنی عرف العزیز "شرچور شریف" کی مراد اور خلیفہ آجین تھے اور آپ نے طریقت کی منزلیں عشق میں طے کیں اور آپ کے سینہ میں سوز و گداز تھا۔ اور زبان میں عیب تاثیر تھی۔ جو زبان مبارک سے فرمایا وہ ہو گیا۔ جن صورت میں پیش اور حسین سیرت میں بے مثال تھے آپ ظاہر شریعت میں منت مصطفویہ "ﷺ" سے آراستہ اور باطن طریقت میں ولایت انوار احمدیہ "ﷺ" سے پیرائے تھے۔ آپ صحیح النسب، نجیب الطرفین، بخاری سادات کرام سے تھے۔ یعنی نیا عزت نسب محمدیہ ﷺ علیہ السلام سادات سے متفقہ اور نسبتاً انوار ولایت نقشبندیہ سے ممتاز تھے۔

از قطب خلایق زماں داریم ممتاز از جہاں
بوضے در، طرے در، دوستے در، شوئے در

○ آپ مقام مطابقت پر فائز انوارم تھے جو کمال اکوٹا عظام کا مقام ہے۔ "ناجم"

☆ نبی پاک "ﷺ" الیہ الامی ہیں۔

☆ چالیس سال کی عمر شریف میں نبوت کا انکشاف فرمایا۔

☆ قریش خاندان سے ابتداء تبلیغ رسالت

فرمائی تو مخالفت شروع ہوئی۔ اور

سعادتمند دولت ایمان سے مالا مال ہو گئے

☆ دو ربوبت مکہ معظمہ ۱۳ سال تھا۔ صنادید

قریش قتل کے منصوبوں میں ناکام رہے۔

علم علیہ السلام۔ جہاں اللہ تعالیٰ اور تعلیم الہی اور تعلیم ربانی سے معلوم و معلوم ہوتا ہے۔ یہ علم ان کے قلوب پر نقاد ہوتا ہے نہ کہ لسانی عقلیہ اور زہریہ عقلیہ ہے۔ وخلقنا من لادنہا علم ما وہ اکبرت ترے اسے علم ربانی کا اور علم الہی کا شہد ہے جس علم پر ہم سب کا علم ہے۔ یہ علم ہے جو ان کے قلوب

☆ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۚ اللَّهُ تَعَالَىٰ
سورہ احزاب ۲۱
پاک "ﷺ" کی سیرت کو نمونہ بنایا۔

☆ حضور رؤف رحیم "ﷺ" کو
رب کیم نے قرآن پاک میں "نور"
فرمایا۔

☆ فتوحات مدینہ کا فیض ۱۰ سال میں
تمام جہاں پھیلایا اور سارے جہاں
کو منور کر دیا۔

☆ مدینہ منورہ "ہجرت گاہ" کھجوروں
کے باغوں کا مرکز بنے۔ جہاں کی ہوا
مومن کے لیے جنت کی ہوائے خوشگوار
اور خوشبودار ہے اور فصا پاکیزہ تر۔

○ مقام مطابقت میں ایک ایسا بھی مقام آیا کہ آپ سید الانبیاء مدینۃ العلم "ﷺ" کے
وسیلہ جلیل سے سید الاولیاء علیہ السلام کے فیض اور نسبت سے بدرجہاں مستفیض
ہوتے نظر آتے ہیں۔ جس سے آپ کی زبان حکمت بیان اور کاشف سر نہاں تھی۔

☆ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک
مرتبہ بوجہل کی مؤمنہ بیٹی سے نکاح کا
ارادہ فرمایا تو حضور "ﷺ" نے
منع فرمادیا کہ رسول اللہ "ﷺ"

کی بیٹی اور دشمن رسول کی بیٹی ایک
گھس نہیں رہ سکتی تو رسول اللہ نے فرمایا
کہ میں نے تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی

آپ کا کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا، گفتار،
کردار اور اخلاق میں ہو ہو اسوہ حسنہ کی
تصویر اور خلوت و خلوت اسطر حضرت میں
سنتِ قطبہ کی تصویر تھی۔

☆ مرشد اکمل شیر ربانی آپ کو "نور" کہا
کرتے تھے۔ آپ وَجْهَ اللَّهِ عَلَيْكَ صُورَةٌ
سیرۃ راسم بائنتی تھے۔

☆ آپ کی ولایت کے آخری دس سالوں میں
نور کی بارشیں بیسیوں کے قلوب پر خوب
برسیں اور دریا، وادی و صحرا منور ہو گئے۔

☆ آپ کا مولد و مسکن حضرت کیا نواز شریف
مدینہ منورہ کا پر تو ہے۔ کھجور ہی کھجور کے
درخت اور زمین ریشی اور ہوا الحمد للہ،
خوشگوار، فضا دلانیز اور دلپذیر۔

☆ آپ کے نکاح کی بابت ایک غیر سید گھرنے
میں ارادہ کر لیا گیا تو مرشد کامل شیر ربانی مدنی
ہو گئے اور آپ کی رضا کے مطابق سادات
خاندان میں شادی کی جس سے اس گھٹان
نور کے پھول اور کلیاں بہا میں ہیں۔

☆ اس گھٹان نور کی خوشبو چار عالم
میں پھیلی۔

☆ اس گھٹان نور کی خوشبو چار عالم
میں پھیلی۔

ماہ کے قلیل عرصہ میں قرآن مجید حفظ کیا۔ آپ امام اعظم کے تلمذ، حنفی ائذہب اور غوث اعظم کے فیض یافتہ قادری الشرب اور محبت و عشق کے میدان میں فائز فی الرسول کے مقام پر فائز الام تھے پوری صدی آپ کی نظیر و شیل پیش نہیں کر سکتی آپ ہر صفت موصوف عالم و عارف مجتہد و مفت تھے۔ اور فی زمانہ اسکا اہل سنت و جماعت صحیح العقیدہ مسمی ہونے کا شان میں۔

نعت گوئی :- آپ کے نعتیہ کلام کی تعریف و توصیف میں بڑے بڑے شعراء اور علماء و طب اللسان نظر آتے ہیں۔ اپنی ایک نعت شریف میں حضور ﷺ کی بارگاہِ حرمت میں اپنی محبت اور عشق کا اظہار عقیدت پیش کرتے ہیں :-

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضا ہے محمد ﷺ

علامہ اقبال نے جب یہ نعت ایک جلسہ میں سنی تو اتنا متاثر ہوئے کہ آنکھوں سے آنسو گریاں بہہ نکلیں اور فی البدیہہ ارتجالاً اسی بحر میں دو شعر کہے :-

تمنا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش لگائے خدا اور نبھائے محمد ﷺ

تعجب کی جائے کہ فردوس الہی بنائے خدا اور بنائے محمد ﷺ

عقیدت و محبت :- جب دوسری بار آپ مرکزِ حسنِ جمال بارگاہِ حرمت تعلیمیین ﷺ میں دل بیتاب اور رُوحِ بقیار کے حاضر ہوئے تو اُس وقت دل میں تنہا تھی۔

کاش مجھے بھی جمالِ شانِ رحمت سے اپنے جمالِ جہاںِ آراء کی زیارت سے مشرف فرمائیں اگرچہ خواب میں کئی مرتبہ شرفِ زیارت نصیب ہو چکا تھا۔ موابہ شریف کے سامنے علامہ انداز میں مودبانہ کھڑے ہو کر درود شریف عرض کرتے رہے۔ لیکن پہلی بار مراد نہ برآ سکی اور دوسری رات بھی تنہا لے ہوئے دل بے تاب سے درود شریف پڑھتے رہے اور انتظار کرتے رہے تو شدتِ کجذبات سے چند اشعارِ زبان سے جاری ہو گئے۔ جس کا مطلع اور مقطع یہ ہے :-

وہ سوئے لار زار پھرتے ہیں تیرے دن لے بہار پھرتے ہیں

تیری کوئی کیوں پوچھے بات رضا تجھ سے کتنے ہزار پھرتے ہیں

تو قسمت کا چاند چمکا اور نظارِ جمالِ باکمال سے حالتِ بیداری میں مشرف ہو گئے۔

صلوٰۃ و سلام :- ثنائی الرسول نے بحرِ عشق و محبت میں ڈوب کر کمالِ اُوربِ احترام سے بارگاہِ محبوب ﷺ میں وہ صلوٰۃ و سلام عرض کیا جو دنیا کے کونے کونے میں گونجا اور مقبول بارگاہِ رسالت ہو گیا اور اسکے پڑھنے اور سننے والے بھی مقبول و محبوب نغمہ محبت بنے جو قلبِ نوح کو نبھانے والا ہے۔ پاک و ہند اور ملکِ ایشیا، یورپ، امریکہ کے شہروں افریقہ کے صحراؤں میں گونج رہا ہے تیر صلوٰۃ و سلام اردو زبان کا قصیدہ بُردہ شریف ہے :-

وصال :- احمد رضا نے اپنی تاریخ وصال چار ماہ میں دن پہلے فرمادی اور اس بیتِ کریم سے استخراج بھی فرمایا و یطاف علیک یا نبیہ من فضیۃ و اکوایہ دنیا کی ہر محل اور زیارت رسول مقبول ﷺ کے لئے یہ درود شریف فرمایا کرتے حصولِ فضلِ عظیم، منافعِ کثیر کے لئے مجرب ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ ط صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ط

روزہ صبح شام ۱۱ بار

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْيُودِ وَالْكَهْمِ وَعَلَى آلِهِ الْأَكْرَبِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۲۲) شاہ گل حسن خلیفہ مجاز واقف اسرار معرفت الیغوث علی شاہ قلند پانی پتی علیہ السلام فرماتے ہیں ایک روز مجھے قلندر صاحب کا حکم ملا کہ اگر مل جاؤ۔ میں حاضر خدمت ہوا تو فرمایا تمہارے دل پر گرمی ہے درود شریف پڑھا کر اور دیگر وظائف کے ساتھ قصیدۃ البرۃ شریف بھی پڑھنے کا حکم دیا تو اُس کی ترکیب بھی ارشاد فرمائی۔ بموجب ارشاد رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ رسولُ الشکین ﷺ قلندر صاحب کی مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور میں بھی وضو کر کے جماعت میں شریک ہو گیا۔ بعد سلام قدسوسی کی آپ نے مجھے قرآن پاک کا آخری پارہ عنایت فرمایا۔ بیدار ہوا تو یہ کیفیت جنابِ قبلہ سے عرض کی تو فرمایا۔ آج پھر پڑھنا پھر پڑھا تو خواب میں دیکھا۔ رسول مقبول ﷺ نے قرآن مجید مجھے عنایت فرمایا بعد ازاں کمرِ خاش دروئے مٹھنے والی سبب شد نام انا احمد رضا ۔

بیداری یہ خواب جناب علی کی خدمت میں عرض کیا تو حکم ہوا۔ آج پھر پڑھنا۔ جب پڑھ کر سویا تو دیکھتا ہوں۔ رسول کا نبات ^{وہ} کے فراق میں دریا، صحرا، کوہ، بیابان ملے کرتا ہوا ایک ریختان پہنچا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا اور سطح ریت پر پڑا کرتا ہوں کہ ناگاہ جناب محبوب کو گارنٹی مختار احمد مجتبیٰ ^{رحمۃ اللہ علیہ} ایک کثیر جماعت کے ساتھ تشریف لائے۔ میرے سر کو اٹھا کر اپنے زانو مبارک پر رکھا اور اپنی ردائو مبارک سے گرد و غبار میرے چہرے کا صاف کیا۔ میں ہوش میں آگیا تو حضور کے رونے انور پر نظر پڑی۔ میں نے رو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری فریاد وہی فرمائیے تو اس کے جواب میں ارشاد فرمایا۔ خاطر جمع رکھو، یہ قرار نہ ہوا بھی وقت نہیں آیا۔ حضور سے عرصہ میں منزل مقصود تک پہنچ جاؤ گے تو اس وقت میری عجیب کیفیت تھی کہ عبارت میں نہیں آسکتی۔

اشارہ آپ کا پاتے تو آتے اپنی آنکھوں سے گھر لوگوں کے روٹے پر چھاتے اپنی آنکھوں سے اگر آپ خواب میں آتے تو پتیلیاں قدم تلے چھاتے ہم اپنی سوئی قسمت کو جگاتے اپنی آنکھوں سے اگر مل جاتا کوئی تنکا مجھے طیبہ کی گلیوں میں اٹھاتے اپنی نپکوں سے لگاتے اپنی آنکھوں سے سنتے ہیں آنسو موتیوں میں تو لے جائیں گے نہ مڑا ہوتا جو ہم دریا بہاتے اپنی آنکھوں سے میں نے یہ تمام حال سرکار قلندر میں عرض کیا۔ فرمایا مبارک ہو یہ حال تو ہم پر بھی نہیں گزرا۔ تو تم کو حج بھی نصیب ہو گا اور مدینہ منورہ کی راہ میں تم انھیں اپنی آنکھوں سے دیکھو گے یہ خواب کی واردات تم پر بیداری میں بھی گزرے گی۔ لیکن تم پہچانو گے نہیں اور فرمایا۔
تو عزم سفر کر دی و رفتی بر ما
گفت حتی اندر سفر ہر جاردی
باید اول طالب مردے شوی

تو یہاں سے روانہ ہو کر بیت اللہ شریف کی زیارت سے شرف ہوا بعد ازاں جب مدینہ طیبہ کی طرف قافلہ چلا تو میرے دل میں خیال آیا کہ مدینہ الرسول ^{وہ} کی زیارت کو سوار ہو کر جانا ہے ادنیٰ ہے پیادہ پا جانا چاہیے۔ چنانچہ پیدل روانہ ہوا۔ اثناء راہ ایک دُنبل پاؤں میں نکلا تمام ٹانگ سوچ گئی چلنا پھرنا دُوبھر ہو گیا۔ درد کی شدت نے بے ہوش کر دیا

میں نے کوئی شیبہ نہ دیکھا۔ شہابی سے بھی وہ قدم ہے

تو دستگیر شوالے خضر نے جستہ کر میں پیادہ میر دم ہر ماں سوارا نہ
○ کچھ ہوش کیا تو خیال گزرا کہ بس اب تیری مدت حیات پوری ہو چکی ہے اس بیابان بے آب و اندہ میں زندگی معدوم۔ انیسویں کے روضہ رسول اللہ کی زیارت بھی نصیب ہو سکی۔ اس حیرت و اندوہ میں بے اختیار آنسو ٹپکنے لگے۔ اسی حال میں تھا کہ ایک گوشہ بیابان سے غبار بلند ہوا۔ تھوڑی دیر میں دامن گرد و چاک کر کے ایک جماعت سواران ترک نمودار ہوئی۔ فردی پہننے ہوئے ہتھیار لگائے عربی گھوڑے زیرِ راں تھے۔ اور اُن کے ذرق برق لباس کو دیکھ کر حیرت میں تھا کہ وہ جماعت میری طرف متوجہ ہوئی۔ سرواڑ خیل نے میرے پاس آکر فرمایا یا شیخ فتنہ قافلہ راح ^{وہ} نے جواب دیا یا سیدی انا امر فیضی فی مَرَضِی شَدِید و قد آج گت تیوتہ وہ سن کر گھوڑے سے اترے میرے سر کو اپنے زانو پر رکھ کر ایک ٹال سے گرد و غبار صاف کیا اور فرمایا یا بن مَرَضِیٹ مٹے میں نے دُنبل کی طرف اشارہ کیا فرمایا شَفْ هَذَا مِیْرِی ٹانگ پر ہاتھ پھیرا معاذ و موقوف ہو گیا اس کے بعد تیلی تیشی کے الفاظ فرمائے اور ایک ناقہ سوار کو حکم دیا کہ تم اس کو قافلہ میں پہنچا دو اور فلاں شخص کو تاکید کرو با آرام تمام مدینہ منورہ تک لے جائے وہ ناقہ سوار ہتھار فخر مجھ کو لے چلا۔ راہ میں بار بار کہتا یا شیخ! میرے لئے دُعا کرو آخر کار قافلہ سے جا ملے اور قافلہ مدینہ منورہ پہنچ گیا اور اُس نے مدینہ منورہ کے باہر مجھے اتار دیا۔ پھر اس کا پتہ نہ چلا کہ وہ کہاں چلا گیا جب مدینہ منورہ پہنچ گیا تو مجھ کو وہ خواب یاد آیا جو حضرت قبلہ کے رُک و بیان کیا تھا۔ کف انیسویں مل کر رہ گیا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا تھا کہ مدینہ منورہ کے راہ میں تم انھیں دیکھو گے۔ وہ درود شریف یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
☆ یہ ۲۳ اوقات مبارک مُقْبَلَم درود شریف فیض عدد ۲۳ سالہ درود نبوت ہے

میں نے شیخ اٹھو۔ قافلہ جارہا ہے۔
میں نے سخت بیمار ہوں اور مرض شدید ہے۔
میں کہاں ہے تیرا مرض؟
میں کہہ کیا اور شفا ہو گئی۔

اگرچہ ریکارڈ اور سمعہ سے بھی پڑھا جائے لیکن اس سے ٹائٹل ایجنسی کی ہوجاتی ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۲) درود شریف کا نور تمام نوروں کا اصل ہے جس سے قلب سقیم - قلب سلیم اور قلب فہیم بنتا ہے یَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝
 قلب فہیم دنیا میں ہدایت، تقویٰ اور قلب سلیم آخرت میں نفع دے گا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى خَيْرِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۴) درود شریف کا نور حقیقتِ اشیاء کو بدل دیتا ہے۔ تلخ سے شیریں اور بدبو سے خوشبو دار بناتا ہے اور ہر قسم کے زہر کے لئے تریاق ہے۔ اور ہر درد کو دوا ہے۔

علیؑ پہ سورۃ اشعراء آیت کریمہ چاہے جس دن نال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو ہمیں کے حضور حاضر ہو اسلا
ول نے کر قلب سیم تکبیر القلک عن کا سورۃ اللہ کر کہتے ہیں اور قلب غسیم دین کی سمجھ رکھنے والا دل ہے اصطلاح
حریت میں الطبقہ دہائی ہے تعبیر کیا گیا ہے اور جس کے متعلق ”الحدیث“ میں فرمایا گیا **وَأَسْتَغْفِرُكَ قَلْبًا** اپنے
دل سے فتور کی پُرجہ میٹھی سوت ہے **وَلَا تَقْلِبْ قَلْبًا** جو حیلالت فاسدہ اور پرانہ کی آماجگاہ اور وسوسہ شیطانی
کی گراؤ نہ ہے۔ مفتی حعل اور تاجی نقل کا دل تو رست خانہ ہے جو خلافتِ انسانی کا دوانہ اور سلطان کا کارخانہ ہے۔

عَلَّمَ سُلَامًا فَوْزَ حَلَالِ الْبَرِّ نَوْمِي فَوَسَّ اللَّهُ مَضْجَعَهُ ، شَدِيدِي شَرِيفِ مِزْنَاتِي مِیں ۔ ایک بار شہید کی کھٹی
 بارگاہِ وصال میں حاضر ہوئی ۔ اُس وقت حضور کو فُت رہیم رحمۃ اللہ علیہ ” صحابہ کرام کی مجلس کو جانے
 ” جیسے چاند روں کے ٹھہر مس ہیں ” تشریف فرماتے ۔ شہید کی کھٹی نے حاضرِ خدمت ہو کر سلام عرض کیا اور
 فُطُوشِ شَرِیف سے کھجی حضور رحمۃ اللہ علیہ ” کے پاس مبارک پر میٹھی اور کھجی پاؤں کو بوسے دیتی اور آدابِ بچالہ
 لا کر تمام مجلس کے ارگرد خوشی اور مسرت سے جھومتی اور طواف کرتی تھی اور عجیب شان سے جدا ہو رہی
 ہے ۔ سرکارِ دینہ سرورِ دینہ ” رحمۃ اللہ علیہ ” نے اُس کو اپنے پاس بلایا اور پُچھا اے شعل ایہ بتا تو شہید کیسے
 بتاتی ہے ۔ عرض کیا جندِ الْکُفْرِ عَلٰی نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں باغ میں جا کر ہر قسم کے ٹھنڈوں

④ غلیظ نظر الرسول الاعظم سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی :-

☆ درد و شریعت گناہوں اور بُری تقدیر کو مٹاتا اور شرفی سے سعید بناتا ہے اور حضور اکرم ﷺ کی خاص توجہ اور نظر ہوتی ہے جس سے غمی خوشی، غلگی آسانی، نفقت

2012

پس پروردگار شریف "هَلْ يَكُنْ لَكَ يَا مُسْكُتٌ" پڑھتی ہوئی - مولانا دینی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے
چوں خواہم برآئیم در دوزخ
سے شود شیریں دلتی را بگوید

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ اپنی شہنشاہ ملکِ مغل کے حکم سے ان رسول کو جمع کر کے ایک مجلس منعقد کرتی ہیں اور پھر ہم سب ادب و محبت کے ساتھ ارد گرد بیٹھ کر نہ دو شریف پڑھتے ہیں تو دُرد و شریف کی برکت سے یہ تلخ دس شریر بن جاتے ہیں جو ایسے میٹھے خوشگوار، پاکیزہ اور لطیف تر ہوتے ہیں کہ نعمتِ دراز تک نہ لگیں نہ سر نہیں اور نہ بدبو دار جون پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب پرکست دُرد و شریف کی ہے اور یہ سب تاثیر ہے آپ کے نام اقدس کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربِّ کریم کو ہماری یہ آکا اتنی پسند آئی اس شانِ مُصلح نے اس دُرد و شریف پڑھنے کی برکت سے اس میں شفا رکھ دی کہ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَا چیزوں میں شفا ہے حرام چیزوں میں نہیں اور جس ہیئت سے انسانا مات سے نوازا۔

☆ پہلا انعام :- دُرود شریف سے رستوں کی قلبی ہامیت مزا کر شہید کو بچنے جواں اور بوڑھوں کے لئے محبوب بنا دیا اور اُس میں عجیب ذائقہ اور شہید عطا فرمائی اور شہدا کا نسخہ ملا۔

چند دوسرا انعام :- دُود و شریف کی ہرکت سے بارگاہ رسالت کی حاضری اور زیارت نصیب ہو گئی اور مرتبہ پائیں ! اور ہمارا ذکر مومنوں کی زبانوں پر شہد کی شحاس کی طرح ہوتا رہے گا۔

☆ قیسرا انعام :- رب مجھ کو دے اور اچھے دوستوں کو اچھا الخصل سے شرف ہم کو دے ۔

○ خالق کائنات کو بندہ کا درود شریف پڑھنا کتنا پسند ہے کہ اُس کی شانِ کریمی سے نوافل میں مختص اس اور تاثیر پیدا ہوگئی اور درود شریف اُس کے مُنہ میں شہد سے زیادہ مٹھا اور تکیب میں نور بن گیا۔ یہ سب انعاماتِ خُشروی ہیں کہ اُس تبرہ میں جا کر درود شریف کی برکت نہ لگیں نہ سبزیں اور نہ یہ ہوا و بارہوں گئے۔

اِنَّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی " درود شریف نے ابوہریرہؓ کو یہ خاصیت عطا فرمائی اور ہر مومن پر ہے کہ بعد یہ دعا است پائی ۔

حکومت کے موافق :- عالم نباتات کے پاکستان کے پتھروں کا درس شہید کی مجلس چارٹرڈ "شفافہ" ملت کس کا شروع ہوا ہے پاکستان سٹی کو علاقہ کے پتھر کے پتھروں کا درس "نورانی" اور اسلامی

عطر و گلارے منہ کو دھو، صلیبی کی دل میں ہو
جس کا وظیفہ ہو گیا صلی علی محمد

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۱۹) نیز فرمایا :- بندہ جب عبادت اور ذکر الہی میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور مصائب، ابتلاء، بکثرت وارد ہوتے ہیں۔ لیکن دُرود شریف کا عمدہ خاصہ یہ ہے اس کے دُور رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلاء نہیں آتا اور حفاظت الہی شامل حال ہوتی ہے۔ یہ دُرود شریف کا خاصہ ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۲۰) نیز فرمایا :- دُرود شریف میں پرورش روحانیت رُوح پر فتوح و فتح سے ہوتی ہے رُوح اقدس تو رُوح الارواح ہے "وَالرُّوحُ الْقُدُّوسُ" اور میری تربیت رُوح اقدس نے فرمائی کہ مفلوک الحالی سے رُفیع الحال اور دونوں جہاں سے فارغ اقبال پائی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۲۱) نیز فرمایا :- جب آپ کسی نے پوچھا دُرود شریف کو نسا افضل ہے؟ تو ارشاد ہوا تمام دُرود شریف ہی عمدہ، افضل اور بہتر ہیں۔ مگر مراتب کا فرق ضرور ہے۔

☆ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ سے لطیف قلب کھلتا ہے اور انوار برستے جیسے ہیں۔

☆ صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے لطیف رُوح کو ترقی ہوتی ہے۔

☆ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِكَ دُحْلِي ذَرَّةٌ مِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ بَرَكَةٍ

اور جاری مبارک ہیں دُرود شریف کی خوشبو بکثرت حتیٰ فرمایا ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھ رہا تھا تو رُوح مبارک "وَالرُّوحُ الْقُدُّوسُ" نے خوش ہو کر سرے لگے میں پچھلوں کے بار پہنچا۔ دُرود شریف کا نور مسلا دھار بارش کی طرح برف کے سفید گلے کی مانند برتا۔ دُرود شریف کا اصل رنگ بزمِ شہدوار ہوتا ہے اور گاہ بگاہ سفید برف کی طرح اور شہد کی طرح میٹھا ہوتا ہے۔ دُرود شریف پڑھنے سے مزا آتا ہے۔ جیسے عوام انکس کی چیر کو نہی سے چمکے کر محاسن اور کھٹاس کو سلوک کر لیتے ہیں۔ ایسے ہی اہل اللہ دُرود شریف کے قابل کو اس کے چہرے کے نور سے دیکھ کر جان اور پیمان جانتے ہیں۔ اور کشفِ حجاب سے اُنکے احوال سے اطمینان ہوتا ہے۔ آپ اپنے پیاروں سے بیانِ رحمت حضرت ابراہیم کے کیا دے کر دُرود شریف کی گاہ میں جو نور ہوتا ہے وہ نورِ شمس و قمر سے

مَرَّةً وَبَارَكٌ وَصَلَّى عَلَيْهِ طُوبَىٰ بَرِيٍّ مَوْجٍ هَـ۔ اس دُرود پاک میں حضور ﷺ کی خوشنودی ہے اور ترقی کا ہم بیان نہیں کر سکتے وہ ہماری عقل سے آگے ہے۔ جس کا زبان سے بیان ممکن نہیں۔ "ملاحظہ ہو تہذیبِ شریعت صفحہ ۲۱۲ تا ۲۱۵"

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۲۲) نیز فرمایا :- دُرود شریف پڑھنے والے کو موت سے پہلے جنت کی سیر کرا دی جاتی ہے۔ طائرِ رُوح، قفسِ محضری سے نہیں نکلتی جب تک ہشت بہشت میں اس کا مقام نہ دکھا دیا گیا ہو اور ایمان بالنعیم سے ترسہ شہود میں ترقی کرتا ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۲۳) نیز فرمایا :- کسی نے پوچھا کہ امانت سونپ کر دے یا لکھنے والوں کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ فرمایا ہاں سچے دل سے توبہ کرے اور بکثرت دُرود شریف کا وظیفہ رکھے تو دُرود شریف کے نور کی برکت سے توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ اگر پھر بھولے سے بھی امانت کا سرکب ہو تو غصیب الہی نازل ہو گا۔ "اللَّهُ يُلَاحِظُ الْعَمَلُ الْخَافِئَةَ" محفوظ فرمائے۔ توبہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۲۴) اُستاد ابو بکر محمد، جیسر علیہ الرحمۃ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت سے بیان کیا۔ دُرود شریف پڑھنے سے سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گناہ ہوں تو بیٹھا ہے تو اٹھنے سے پہلے اور اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے ربِّ کریم محاف فرمادیتا ہے۔ دُرود شریف یہ ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۲۵) دُرود و سلام پر سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کامل انعم، باغِ اعلیٰ بناتا ہے اور عبادتِ عقلی "گند و سنی" کو دور کرتا ہے۔ جس سے فطانت علمی اور ثبات عملی حاصل

ہوتا ہے، امانت، توبہ، سونپ کر دے والا سچے دل سے توبہ کرے تو توبہ قبول ہو کر امانت کی دھات سے نکلی جائے گا لیکن عند اللہ کی توبہ قبول نہیں۔ گند و سنی سے توبہ کر کے ساقیِ حق کو پہنچا دے۔ دُرود شریف پڑھنے سے مزا آتا ہے۔ جیسے عوام انکس کی چیر کو نہی سے چمکے کر محاسن اور کھٹاس کو سلوک کر لیتے ہیں۔ ایسے ہی اہل اللہ دُرود شریف کے قابل کو اس کے چہرے کے نور سے دیکھ کر جان اور پیمان جانتے ہیں۔ اور کشفِ حجاب سے اُنکے احوال سے اطمینان ہوتا ہے۔ آپ اپنے پیاروں سے بیانِ رحمت حضرت ابراہیم کے کیا دے کر دُرود شریف کی گاہ میں جو نور ہوتا ہے وہ نورِ شمس و قمر سے

ہوتی ہے۔ جس سے بند و نصیحت میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۳۶) درود شریف پڑھ کر دُعا مانگنے والوں سے بظاہر حدیث نبویؐ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَعْطٰی وَهَدَہُ ہے کہ جب وہ دُعا مانگیں تو عطا کروں گا خواہ وہ عالم دنیا میں یا عالم برزخ "قبر" یا عالم قیامت میں ہو اسے ضرور برکتِ اُسلوۃ و السلام عطا کروں گا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۳۷) درود شریف استقامت کے ساتھ پڑھنے سے ظاہری، باطنی جمعیت ملتی ہے اور دل و نگاہ کو سیری نصیب ہوتی ہے۔ "یَا اَللّٰہِ غِنِّیْ عَنْ سَخِرَیْ کَاثِمَہٗ" ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۳۸) درود شریف بکثرت بھیجنے سے زبان پر تاثیر اور قلب فیضان درود شریف سے پُر نور رہتا ہے اور ان کی زبان سے نکلے ہوئے کلمے لوگوں کے لئے ہدایت کی دلیں کھولتے ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۳۹) صبح شام درود شریف پڑھنے سے رزق سے بیکری اور اسباب سے نظر اٹھ جاتی ہے مقام تقویٰ نصیب ہوتا ہے اور سب پر نظر ٹھہر جاتی ہے اس کا نام کمال توکلِ فقی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۴۰) درود شریف کے اعظم فوائد میں ہے قلب میں خاص نبوی مستحضر اور نگاہ میں صورت

عالم مقام تقویٰ و غناء قلب کا بلند ترین مقام ہے جس میں احسان و ایثار سے سب کچھ قربان کر دیا جاتا ہے کہ ہمارے پیارے اللہ ادراس کا رسول "مَنْ مَّا عَلٰی نَفْسِ اللّٰہِ عَلَیْہِ رَہْمٌ" میں کافی ہے اور اس مقام تقویٰ پر پیدا ہو کر جنتی الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قادر الزام تھے۔ آپ نے تین تہ سب کچھ راہِ خدا میں قربان کیا۔ عہدہ درود شریف کا نور رسول اللہ صلاۃ اللہ علیہ وسلم کی صورت میں نظر آتا ہے۔ درحقیقت یہ درود شریف کے جگہ سے ہے۔ جو صورتِ محمدی صلاۃ اللہ علیہ وسلم کی شکل میں منتقل ہو کر قلب میں مستحضر ہوتا ہے اور نگاہوں میں نما جاتا ہے۔ منافقت کہنے نہیں۔ ایک درود و سخاوت زراشتوں کی آگ میں داغیں ہو کر ہمہ دست صلاۃ اللہ علیہ وسلم ہو جاتا ہے۔ تمام چاروں کی کرامت و کمال کا شہادت ہے۔

پاک متشکل ہو جاتی ہے اور خلوت اور جلوت میں حضوری کا تصور جم جاتا ہے۔ درود شریف سے دل آئینہ کی طرح صاف شفاف اور مصطفیٰ ہو جاتا ہے۔

درنگاہ اوجہاں مصطفیٰ "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ" درقلب او کمال مصطفیٰ "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ"

(۴۱) درود شریف مستغرق خیال قبلہ جان، کعبہ ایمان "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ" پڑھنا کمال محبت کی دلیل ہے جس سے قدم بقدم اتباع سے حصے ملتے ہیں۔

دانش میری ادب محبت پہ نظر ہے قبلہ ہے میرا نقش پائے محمد "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ"

(۴۲) درود شریف سے مکارم اخلاق کی تکمیل ہوتی ہے جو جماعت نبوی کا حصہ ہے جس سے صحیح معنوں میں رہنے کا بندہ اور حضور ﷺ کا غلام بنتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۴۳) اللہ سبحانہ درود شریف کے حامل کو مرض الموت میں ہی رضا اور جنت کی بشارت دیتا ہے اور لقاء الہی کا مشتاق بناتا ہے تو پھر موت بھی اس کے لئے محبوب بن جاتی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۴۴) حدیث نبویؐ "مَنْ قَرَأَہَا اَصْلَحَتْہٗ مَا حَسِبَتْہَا وَاصْلَحَتْہَا صَلَوَاتُکُمْ" جب تم صلوٰۃ بھیجو تو حسین کرو اپنی صلوٰۃ کو، حسن صلوٰۃ سے صورت اور سیرت میں حسن

کی طرف خیال کہے درود شریف پڑھنا دل سے ایک نور آیا جو میرے جسم میں چادر کی طرح پھیل گیا جس سے اللہ نور اللہ کا نور اور اس کی میرے بدن پر پلینے درود شریف کے نور کا ہے۔ یہ شعبہ نور کے تقدرت ہیں۔

عالم و لقاؤں شعلہ "وَلَقَدْ شَعَلْنَا فِیْ قُلُوبِہِمُ النَّبِیِّ" ہر ایک کا کوئی نور کی شکل ہے۔ میرا شعلہ حضور ﷺ کا ذکر ہر سکہ ہے۔ "مَنْ مَّا عَلٰی نَفْسِ اللّٰہِ عَلَیْہِ رَہْمٌ" ہر ایک کی لہری ہر سکہ ہے۔

عالم درود شریف کا نور رکھنے والے کے لئے حضرت ملک الموت ان کی جانچ میں سب سب عبادت پاتا ہے۔ شیخ الاسلام محمد ابوالکلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کتب و کتب سے سب سے بڑا نور ہے۔

نور شوق و محبت اللہ کا نور ہے حضور انبی میں حاضر ہو گئی۔ عاشقان الہی درود شریف کے عالم میں

و کجاست کا بھارا آتا ہے۔ یہ حسن ایمان کی علامت ہے۔
 یس عکس چہرہ کب گلوں میں سرخیال ڈوبا ہے بدر گل سے شوق میں بلال گل
 صَلَّى اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
 (۳۵) حدیث قدسی: کلام اللہ ربان رسول اللہ ﷺ: **عَزَّوَجَلَّ فَتَلَّ اَوْ مَرَّ سَلَمًا**
 كَلِمَتُو يَطْلُبُوْنَ رِضَاوِي وَاَنَا مُجِيبُ اِمَامَاتِ مِیْرِ رِضَا پاتی ہے اور میں
 اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ | اے محمد ﷺ تیری رضا چاہتا ہوں۔
 معن کو یہ ترسہ رضا درود شریف اور کمال اتباع شریعت مظہرہ سے ملتا ہے کہ رضا
 مصطفیٰ رضا خدا ہے اور رضا خدا ہی رضا مصطفیٰ ہے۔ حضور ﷺ کی خوشنودی
 ہی رب کریم کے راضی ہونے کی نشانی ہے۔

ہم عہد بانہیں جس وصل ابد کا رضا خدا اور رضائے محمد ﷺ
 خدا ان کو کس پار سے دیکھائے جو نظریں میں محو فائے محمد ﷺ
 صَلَّى اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

(۳۶) اولیاء کا عین نے درود شریف کو اسم اعظم فرمایا ہے فانی فی اللہ، باقی باللہ کا تمام
 درود شریف کے عشق سے ملتا ہے۔ کُلُّ مَنْ عَلِمَهَا فَانٍ ۝ وَیَبْقٰی وَجْہُ
 رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۝ بھری فانی ہے اور بقا رب بجلال
 ثنائی کی ذات ذوالجلال والاکرام کو ہے باقی ہر ذاکر فانی ہے۔ لہذا جب ذاکر ہی
 نہ رہا تو ذکر کیسا۔ جب ذاکر باقی ہے تو پھر ذکر بھی باقی ہے۔ لہذا درود شریف کو فنا
 نہیں کیونکہ وہ باقی کا فعل ہے۔ درود شریف جیسے کا سلسلہ رب العزت کی طرف
 سے نہ منقطع ہوگا اور نہ موقوف۔ درود شریف منغلق ہے اور باقی کا فعل

صَلَّى اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
 (۳۷) مقصد تخلیق انسانی، معرفت الہی ہے رب العزت نے فرمایا: وَمَا خَلَقْتُ
 بَشَرًا حَتّٰی لَا عِلْمَ لَہٗ بِیْ

کی روح کے قبض میں نہ رہے کہ میں وہ نہیں کہ ایک اسیر ہوں۔ "بہ لے نرم" سے اس کی روح قبض کی جاتی ہے۔
 کو نہ تو حاشا نہ جان جاوے نہ دانت کا ناکا کہ کٹ الہی نہ گئی نہ

الْحِنَ وَالْاِنْسَ لَا یَعْبُدُوْنَ ۝ اِنِّیْ لَیَعْرِفُوْنَ طَلَعِ یہ دولت درود شریف سے
 لیتی ہے۔ کیونکہ درود شریف سے حضور ﷺ سے تعلق وابستہ اور نسبت پختہ
 رہتی ہے۔ حضور ﷺ کو چھوڑ کر معرفت کا ایک شتم بھی کوئی نہیں پاسکتا۔
 محال است سعدی ز راہ صفا تو ال یافت از پیے مصطفیٰ
 صَلَّى اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
 (۳۸) ناصح الامراء ابی عبد الغنی نایبی قدس سرہ القدسی نے فرمایا: لَا یُزِیْدُ الْقَضَاءُ اِلَّا الدُّعَا
 سے مراد درود شریف فرمایا ہے۔ یہ قضاء معلق اور قضاء مہم کو ملتا ہے۔ درود شریف
 ایک محبوب ترین دعا ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی دعا نہیں۔

صَلَّى اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
 (۳۹) درود شریف سے غلی، فراخی سے، دکھ سکھ سے اور پریشانی، سکون سے تبدیل
 ہو جاتی ہے۔ اس تنگی، دکھ، پریشانی پر صبر سے اجر و ثواب اور سعادت خروندی پاتا ہے۔
 صَلَّى اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

علہ چا سورۃ التباریت آیت کریمہ ۵۹ میں ہے: اِنِّیْ لَیَعْرِفُوْنَ طَلَعِ یہ دولت درود شریف سے
 پہلا مقصود یہ ہے کہ معرفت کے کئی راہیں ہیں پر انسان
 پہل کر مقصود پاتا ہے۔ حضرت شاہ غلام علی نقشبندی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگرچہ پیشینہ جو
 مرستہ ذوق محبت ہیں۔ ان کا ذکر سماع و سماع ہے۔ جو دل میں رنگارنگ شوق اور رقت "جو ایک نعمت ہے۔"
 یہ کرنا اور یار کے چہرہ سے پردہ اٹھاتا ہے اور ہم خدا یا علی نقشبندی جو شریعہ معرفت و محبت کا کیا اپنے
 دلی ہے۔ ہذا اگر کشت اور درود شریف ہے تو بظاہر و گوناگون ذوق ہوتا ہے اس ایسا جس میں جیسے جیسے
 دوسرے مقصود یہ عبادت رب اللہ کی علی نقشبندی شریعت کا ہے۔ لہذا ہر عبادت کا ذکر
 کہ حکم کر دے کہ میری عبادت کریں۔ بندہ، اللہ علیہ السلام کا سرچہ کر حضرت "وہا" کہ قابل تبارک کے کہ وہ تبارک
 کرامت شایع میں درود شریف پر استقامت ہے۔ یہ راہ سے ذکر کر، مجاہدہ، شاقہ اور کاشت خدمت اس لیے کہ
 علی نقشبندی قسم ہے۔ قضا موقوف، شوق و اشتیاق، ہر آدمی و ہر چیز ہے۔ "علم الہی ہر آدمی اس مقصود
 ہے۔ مطابق حدیث پاک: اِنَّ اللہَ اِذَا احَبَّ عَبْدًا فَجَعَلَ لَہٗ سُبْحَانَہٗ وَحَمْدًا لَہٗ اَوْ اَمَّا مَنْ کَانَ بَعْدَہٗ
 لَمْ یَلٰہِجْہِمْ وَکَانَ کَیْفَہٗ لَہٗ اَمَّا مَنْ کَانَ بَعْدَہٗ لَمْ یَلٰہِجْہِمْ وَکَانَ کَیْفَہٗ لَہٗ اَمَّا مَنْ کَانَ بَعْدَہٗ لَمْ یَلٰہِجْہِمْ وَکَانَ کَیْفَہٗ لَہٗ

(۴۳) علامہ ابن عابدین شامی نے مفتی دشن علامہ حلیہ قنوی علیہما الرحمۃ سے نقل کیا۔
 درود شریف حادثات اور شدائد کے وقت مجرب تریاق ہے کہ ایک مرتبہ درود
 دشن نے ارادہ کیا اُن سے باز پرس سخت کی جائے تو انہوں نے رات بچھینی سے
 گزاری تو خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی تو آپ نے مجھے درود شریف
 کے الفاظ سکھائے۔ جب وہ درود شریف میں نے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے درود شریف
 کی برکت سے تنگیوں دور فرمادیں اور ایک حادثہ میں پڑھا تو اللہ رب العزت نے فضل
 فرمادیا۔ کہ درود شریف حل مراد میں اکبر اعظم ہے۔ اور بنیہ اسم اعظم۔
 صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
 (۴۴) درود شریف سے خلاوت ایمانی اور لذت روحانی ملتی ہے اور محبت اور
 نسبت پختہ ہوتی ہے۔ جس سے کائنات نفس ہوتی ہے۔ اور انقطاع ملتی۔
 صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
 (۴۵) علامہ سخاوی نے سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ حضور پر نور
 صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت درود شریف بھیجا صحیح العقیدہ اہل سنت جماعت
 ہونے کی علامت ہے اور خاتمہ بالایمان کی بشارت۔ اور اس پر شفاعت
 صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
 (۴۶) ذکر الحَبِیْبِ الْمُرْتَضِ طَبِیْبُہٗ حَبِیْب کا ذکر طیب القلوب ہے یعنی
 درود شریف دلوں کی ہر مرض کا حکیم ہے اور دماغی امراض پاگل پن کے لیے اکبر ہے۔ یاد
 رکھئے کہ مجذوب عالم ارواح سے ہی نوازنا ہوا ولی اللہ ہوتا ہے۔ مجنون نہیں ہوتا۔
 صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
 علہ مغلوب عقل و قہم ہیں۔ مجنون۔ نافرمان عقل۔ پاگل دماغی مرض کچھ ہوش نہ رکھے۔ ۲۔ مجذوب دل اللہ
 ہے۔ اس کی پہچان یہ ہے اگر اس کے بچھے کوشے ہو کہ درود شریف پڑھا جائے تو وہ اپنی پشت چھری
 پر حالت نکر ہے در دگر اور دگر کی اس راہ میں کہیں جگہ نہیں۔ مجذوب مقام حیرت میں فنا ہوتا ہے۔
 وہ مشاہدہ حال و احوال سے روزانہ متکرت ہو گیا اور دنیاوی بھروسہ و نازل حالت جناب میں آیا اور چلا گیا۔ یاد رکھئے
 کہ ملک اور مجذوب فقر کی دو کیفیتیں ہیں۔

(۴۸) شیخ عبد اللہ رحمہ اللہ نے شفاء القلوب میں تحریر کیا۔
 قیامت کے روز درود شریف پڑھنے والے کے پیشانی پر نور سے اسم پاک "محمد"
 صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
 صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
 (۴۹) درود شریف منبع انوار و برکات اور مقارح ابواب جمع خیرات سعادت ہے۔
 صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
 (۵۰) درود شریف پر موابقت ہمیشگی اور دوام مومن صادق اور عاشق ہونے کی دلیل ہے
 صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
 (۵۱) قضاء فرائض یعنی نماز اور اباقضاء کی تاخیر اور کوتاہی کا کفارہ درود شریف ہے۔
 صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
 (۵۲) درود شریف قائم مقام صدقہ ہے بلکہ صدقہ سے بھی افضل ہے۔ اور مرتبہ میں مکمل۔
 صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
 (۵۳) شیخ العلماء ہند شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اشعۃ اللمعات میں فرمایا۔
 ☆ "از شیخ سعید مصطفیٰ رحمہ اللہ کہ حضرت رسالت آب ﷺ بعد از نماز فرض
 سے تارین درود شریف سے مشابہ مصافحہ و محافضہ فرماتا کہ انبار و بشارت سے ثابت اور کشف سے ظاہر ہے۔
 علہ ربیعہ الایام و علی افضل سئل و السلام من الذکب الخواص کے نام امی اسم گرامی کا شرف یہ کہ اسم پاک "محمد"
 صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
 درختوں کے پتوں، حوض کثر کے پالوں، آسمانوں، حشریں علیم اور لوح محفوظ پر لکھا ہوا ہے۔ نام اسی
 کا لکھا جاتا ہے۔ جس کی یکتا ہو حضور ﷺ۔ "بشاکب یکک الذکب ایک و مکرر
 ہیں۔ غلام بھی آپ کا ہے۔ تبھی تر مائے پر اسم گرامی کی تہ کی بنی ہے۔ دنیا میں اسم پاک غلام
 کے دل میں تھا۔ اب حاضر ہو گیا کہ روز قیامت ہر یک اعمال کا انوار اس کی ہاں اصل شکل میں ہو گا۔
 علہ الصفاۃ لفظی غصب الذب الصدق ہے غصب کہ مجبوت ہے اور شدہ طرف
 سے غلبہ کا حصول، جمال اور غصب و رحمت میں جاتا ہے۔ ۲۔ مجذوب و نازل و نازل

ایشیج سکھو سے مصافحہ فرماتے اور شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی سے مشابکہ فرمایا۔ یہ سب درود و شریف کی برکات سے ہے۔ سالار، مصافحہ، مخالفہ اور مشابکہ، دست و قدم ہوسی یہ سب درود و شریف کے انعامات ہیں۔ "عَلَيْهِمَا الرَّحْمَةُ وَالرَّحْمَتُونَ ط"

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ
(۵۴) — نیز فرمایا کرتے اے اللہ بخاندانہ و تعالیٰ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں جو تیری بارگاہِ حمد و تیت کے لائق ہو سولے ایک عمل کے وہ ہے درود و شریف کہ آپ ہمیشہ بارگاہِ نبوت میں کھڑے ہو کر تحفہ درود و شریف بھیجتے اور کہا کرتے لہٰذا مَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا هُمْ لَمْ يَجْعَلُوا يَابَا — درود و شریف سے پایا۔ "اخبار الاخیاء فی السیرۃ النبیہ"

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ
(۵۵) — نیز فرمایا۔ درود و شریف کے فضائل و فوائد میں سب سے اعظم و اہم یہ ہے درود و شریف پڑھنے والے کا نام حضورِ فاروقِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں لیا جاتا ہے اور اولیت پا جاتا ہے۔ یہ سعادت بہت بڑی سعادت ہے کہ "جَدُّنَا قَرِيبٌ اِلٰی دِيَارِ الْحَبِيبِ"

لَكَ الْبَشَارَةُ فَاخْلَعْ مَا عَلَيْكَ لَقَدْ ذَكَرْتَ ثُمَّ عَلَى مَا خَلَعْتَ مِنْ عَوَجٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۵۶) حضور ﷺ اس شخص سے محبت فرماتے ہیں جو درود و شریف پر مواظبت کرتا ہے اور اس کو حضور ﷺ اپنے پاس مدینہ منورہ بلا تے ہیں اور کبھی خواب میں جلوہ گری فرما کر شارت سے نوازتے اور عمرہ و حج تحفہ عطا کرتے ہیں۔

صبا! اس خوشی سے مرنہ جاؤں مجھے دیارِ نبی سے بلادا آگیا ہے
آؤ حاجو! دیکھو پیر کی شان سے وہ کہنے کا کہنے نظر آگیا ہے
سے وقات الکلیۃ المندوبہ مقام احرام برائے عمرہ و حج۔ یہاں ایک مضمین اہل ان سید تعبیر ہے۔ "مذہب عماد السلفۃ"

علہ مصافحہ تھیں ہاتھ لینا اور مشابکہ انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا مخالفہ تھیں۔ سالار سلام عرض کرنا۔
علہ تحفہ خوشخبری ہو کہ تیرا دھواں آگیا اور بے شک تیرا کیا گیا افسانہ افسانہ ابی اودہ ثوری کی روایت کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ
(۵۷) درود و شریف کی برکت سے قلب توحید و رسالت کے نور کا مخزن اور مرکز بن جاتا ہے اور متحدہ رکائی بنتا ہے۔ تو اس کے چہرہ پر انوار توحید و رسالت برتے رہتے ہیں۔
لَوْ شِئْتُ عَنْ قَلْبِي تَرَى فِي وَسْطِهِ ذَكَرَكَ فِي سَطْرِ التَّوْحِيدِ فِي سَطْرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۵۸) درود و شریف کی برکت سے عمل کی توفیق ملتی ہے اور سعادت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ
(۵۹) درود و شریف سے حقوقِ غلامی اور احسان کی ادائیگی ہوتی ہے اور حقوق "نامرمانی" سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ دنیا کی ہر شئی اس کی فرمانبرداری میں کر خدمت کرتی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ
(۶۰) درود و شریف کبریتِ اہم اور اکبرِ اعظم ہے۔ یہ دوا بھی ہے اور دوا بھی مومن کے لئے روحانی غذا بھی ہے۔ جس سے دولتِ قناعت اور استغنیٰ پاتا ہے۔
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ
— اکبر ابو نعیمہ شافعی نقلت نے درود و شریف کو اہم اعظم فرمایا۔ آزمایا۔ اور اسی سے سب کچھ پایا ہے۔ سالار

علہ اگر میرے دل کو چیرا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ ایک سفر میں اللہ اور ایک سفر میں اہم محمد عزوجل
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھا ہوا ہے۔ "مدثر شمارہ باطنی اہم مبارک موم کی پیشانی پر نمونہ یہ ہوں گے۔

علہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کائناتِ عالم کے مومن اعظم ہیں آپ مدد دین و دنیا کی نعمتیں عطا فرماتے ہیں اپنے مولیٰ اکبر، مہتمم کللی، مہتمم اعظم علیہ آلاف الفیصلیۃ و آلاف سلام کے حقوق کیسے ادا کریں؟ ہر بہت کیم نے فضل فرماتے ہوئے عیس درود و شریف کا حکم دیا کہ درود و شریف سے حق غلامی، حق احسان ادا ہو۔ لیکن ہم تو درود و شریف بھی کہتا تھا آپ کہ شان کے لائق بھیجئے سے تاجہ عاجز نہیں تو پھر ہم نے مومن حقیقی کی بارگاہِ کبریٰ میں اللہ عزوجل سے عرض کیا کہ اے اللہ بخاندانہ و تعالیٰ تو ہی ہماری طرف سے اپنے محبوب کی شان کے لائق درود و شریف بھیجے اللہ عزوجل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ۲۔ حقوق، نامرمانی سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ دولت ہے کہ سب غزوہ اُمید میں تبت مبارک۔ و دردن پاک مولیٰ اکبر۔ "مذہب عماد السلفۃ"۔

(۶۱) مگر شیطان، شکر نفس اور جنسی شیطانوں سے نجات اور دشمنوں بدخواہوں پر فتح مندی ملتی ہے اور دوسو سو، دویسویں اور گناہوں سے محفوظ اور مومن کر دیا جاتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۶۲) درود و سلام پر سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سینہ میں نور عطا ہوتا ہے اَمَّا شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لَآلِ اسْلَامٍ فَهُوَ عَلَىٰ نُوْرٍ مِّنْ رَّوْنٍ عَلَیْہِ ط جس سے انشراح صدر ہوتا ہے اور علمی اسرار اور حکمتیں منکشف ہوتی ہیں اور وہ دارالضرورت سے دور اور دارالخلود کی طرف متوجہ رہتا ہے اور یہ رجوع ایک نعمت غیر مشرقیہ ہے انتہا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۶۳) ولایت میں منزلِ قطب پر پہنچنے کا بہترین ذریعہ درود شریف ہے اور اس راہ میں بکھڑا ہی بکھڑا ہے۔ اقباض بالکل نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ استقامت ہو۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

بیحد ماضیہ

سلطان گداخیز جن میں علیہ السلام نے شہرِ اقبال پرے لئے اور میں کیا یا محمد متوکل علیک وسلم ہے جلال اور تدرست الہی کی کہ اگر ایک قطرہ خون زمین پر چکا تو قیامت تک زمین سے ایک تنکا گھاس کا بھی دانہ لگے گا اور کہا حکمِ زمان حضرت جلالِ اہدیت جل و کزنا کا مجھے ایسا ہوا ہے کہ قطراتِ خون لب و دندان مبارک کو کرناں سر سے جنت میں لے جازن یا کو گلگڑہ رخسار و خورشید میں جو کھٹکتی ہیں کھٹکتی ہیں اور آواز دہندہ اور جب حضرت رسالت تاب "صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" نے گہر و دندان و دندان کو دست مبارک میں لیا۔ تو روح الامیں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دندان شکستہ آپ مجھے عنایت فرمادیں تاکہ میں غضب الہی سے امان پاؤں مرنایا یا مَدْرُغ اللّٰہُ میں سے اپنے دندان شکستہ کو اپنے شکستہ دلائینِ اضرائشان کے پٹے کا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مجھے خطاب فرمائے کہ تیرے امتیہوں نے میرے فرمان کو توڑا۔ میں بھی عرض کروں یا رب الظالمین تیرے ہنگام نافرمان نے میرے بھی دندان کو توڑا لیکن میں نے ان کو ضمانت کر دیا تو جو میرا بھائی ہے ان فرمان شکنوں کو ضمانت فرمادے۔

"یا رب الظالمین فی اعدائک مستیہ لیسین"

عَلٰہ ۲۲ سورۃ اطرز تیرے کریم ۲۲ تو کیا وہ جس کا سید اللہ نے اسلام کے لیے مقرر کیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور ہے عَلٰہ بکھڑے طارح میں مرقی ہوتی ہے اور حالتِ تبخ میں مرکب جاتی ہے یہ وہ نور قبض اور بکھڑا و صحن کے اعتبار سے ہے۔

(۶۴) اللّٰهُ جَمِیْلٌ وَفِیْ حَبِیْبِ الْجَمَالِ ط جمیل مطلق نے درود شریف پڑھنے والوں کو یہ جوئے جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائی کہ درود شریف کے انوار سے چہرے ترو تازہ بارق اور حسین و جمیل بن جاتے ہیں اور وہ تَعْرِفٌ فِیْ وَجْہِہِمْ نَضْرَۃُ التَّحِیُّوْنَ عَلٰہ کی تصویر بن گئے۔ اور ان کے چہروں سے شگفتگی ظاہر ہوتی ہے اور زبان پر شگفتگی۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۶۵) درود شریف کے نور سے قلب میں اللہ تعالیٰ کی محبت جاگزیں ہوتی ہے اور یادِ الہی کی ترپ حد جنوں تک بڑھ جاتی ہے اور روح مضطر کو تلاوتِ قرآن مجید سے کھنکھاتا ہے جس سے وہ اللہ سبحانہ سے شرف بھلا کی پاتا ہے۔

دلہا میں ہے گوید منم شبکہ لاہوتی بسیر عالم قدس پریدن آرزو دارم
دریں دشت سرے من چرا باشد چرا باشد منم در گاہین وحدت چکیدن آرزو دارم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۶۶) درود شریف کا نور ان کے چہروں پر چمکارتا ہے۔ فشتواہی الاثوار لَاحِظۃ اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو درود شریف کے نور سے دھانپ لیتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۶۷) درود شریف سے جذبہ محبت کی تکمیل ہوتی ہے اور اشتیاقِ محبت تیز تر ہو جاتا ہے اور گدشتہ سانسری کا منظر آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ اور تقوید میں پٹنگی آجاتی ہے۔

آہ وہ عالم کو آنکھیں بند اور لب پر درود وقت سنگ چہین روضہ کی جالی ہاتھیں

عَلٰہ ۲۳ سورۃ الطہقین آیت کریمہ ۲۳ پہچان میں گئے ان کے چہروں کی شگفتگی سے کہ وہ خوشی، مسرت اور شادمانی سے چمکتے دکتے ہوں گے اور سرورِ قلب کے آثار ان کے چہروں پر نمایاں ہوں گے اور قیامت کے روز ان کو نہ کسی قسم کا خوف اور نہ غم جس سے فیہ دل فرما مسرت سے شگفتہ ہو گا۔

عَلٰہ میرا دل مجھ سے کہتا ہے میں عالمِ لا موت کا شہا بنوں، جاں نوحی کی سر میں اڑنے کی تیار ہوں۔ اس دشت کی سرے میں کیا طوائف تو دوست کے کوس میں چمکتی آرزو دکتا ہوں۔ عالمِ اکرار ہے۔ الامام غفرلہ "کب وکل من جنتنا کب وکل من جنتنا کب وکل من جنتنا کب"

(۴۴) دُرود شریف کا نور زندگی کی کھن اور دُشوار گزار منزلوں کا سامتی ہے اور قیامت کی ہولناکیوں میں مٹاؤں، میزانِ عمل پر بھاری اور نازِ جہنم سے نجات کا ذریعہ اور سب سے صلی اللہ علیٰ حبیبہ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

(۴۵) دُرود شریف کا ورد، دل و دماغ کو عجیب کیفیات فرحت، لذت سے مشاہد اور قلب و دماغ کو مضطر رکھتا ہے۔ اور نظر دیکھ کر کو ذوق و شوق اور انجلاء بخشا ہے۔ «ذوقِ ایں سے نشا کی بخدا ناچشی»

صَلِّ اللہ علیٰ حبیبہ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

(۴۶) مومن کی درجہ مجتہدیت پر فائز ہونے کی دلیل ہے کہ دُرود شریف اُس کی زبان پر جاری اور دل پر جاری ہو اور سنتِ عَزَّار اور متابعتِ مَطْفَعۃً اَللّٰہِیۃً میں ہر وقت مستعد اور انکسارِ بے غات سے مجتہد رہتا ہے۔ یہ منزل کمالِ تقویٰ ہے۔

صَلِّ اللہ علیٰ حبیبہ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

(۴۷) دُرود شریف سے ایک باطن میں نور پیدا ہوتا ہے اور بارگاہِ رسالت سے فیضِ بلا واسطہ پہنچتا ہے۔ جس سے درجہ صفت حضورِ حق حاصل ہوتا ہے۔

صَلِّ اللہ علیٰ حبیبہ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

(۴۸) دُرود شریف اللہ تعالیٰ کی معیت اور ملائکہ کی موافقت اور سنگت ہر وقت نصیب رہتی ہے جس سے اقرارِ الہی اور صفاتِ ملکِ باطن سے چھوٹے اور ظاہر ہوتے ہیں جس سے بشری حاجات کا محتاج نہیں رہتا۔ اور تجلیِ اہم صمد کا ظہور ہوگا۔

صَلِّ اللہ علیٰ حبیبہ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

سے معنوی میں منکوری، مہاجرہ میں مشاہدہ، امانت میں امانت، رجوع میں عروج اور ایمان سے عزائم کے

عہدِ اویا اعلام کے ذکر ہی خوراک بن جاتی ہے۔ کئی کئی روز تک اُن کو نہ ٹھیک لگتی ہے نہ پیاس نہ وہ کھانے پینے کے محتاج اور نہ سونے کے۔ دُرود شریف کے نور کی برکت سے صفاتِ ملائکہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک دن اللہ کے مستحق بن گیا کہ ساری عمر اُن کے پیشے نہ سنبھلے اور نہ چھپے۔ جلی اہم صمد کے دُرود پر قریب قیامت وصالِ اہل کے قبلہ کے وقت مومن کی خوراک اللہ عزوجل کا ذکر ہو گا کہ کسی قسم کی پس پستی یا مشغولیت کے محتاج نہ ہوں گے۔

(۴۹) دُرود شریف پڑھنے والے کے مگر امور کا فیصلہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہو جاتا ہے جو کافی وافی، شافی ذات ہے۔ وہ مُتَبَّعُ الْاَبَابِ عِیْب سے اسباب پیدا فرما کر محتاجیاں دُور کر دیتا ہے کہ دُرود شریف تمام دینی و دنیوی مسائل کا قبضہ حاجات اور کعبہ مُرادات ہے۔

صَلِّ اللہ علیٰ حبیبہ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

(۵۰) قَطْبِ قُتِ السَّیِّدِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ دُبَاغِ شَاذِلِ الْاَوَّلِ دُرُودِ کَاذِبِ لَیْلَہِ تَحْرِیرِ دُرُودِ

☆ دُرود شریف کی برکت سے راہِ بر طریقت مُرشد کمال "مل جاتا ہے یا وہ سیدنا

ابوالعباس خضر علیہ السلام کی تربیت میں لے دیا جاتا ہے۔ جس سے وہ منزلِ اُمر و پالینا ہے

صَلِّ اللہ علیٰ حبیبہ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

(۵۱) حَضْرۃُ اَللّٰہِ عَزَّار کی یہ شان ہے آپ کی بیگیت سے دشمن "جبکہ وہ ابھی ایک ماہ

کی دُور بی مسافت پر ہوتا پر عیب پڑ جاتا تھا۔ عاملِ دُرود شریف کو حضور ﷺ کے

فیضان سے یہ شان ملتی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اُس کا رعب ڈال دیا جاتا ہے اور وہ

ہر قسم کے فتنے سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ دُورِ پناہ و خداوندی سے امن اور سلامتی میں آ جاتا ہے۔

صَلِّ اللہ علیٰ حبیبہ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

(۵۲) دُرود شریف پڑھنے والے سے تمام بونے زمین تا چوتھے آسمان "حجابِ باطن" سک

کسوت اور پیرے اٹھا دینے جاتے ہیں اور بندہ وہ کچھ دیکھتا ہے جو دوسرے نہیں دیکھ پاتے۔

حال تو داند یک بیک مُو کُو زانکھ پڑ ہتند از اسرارِ ہو

عہدِ ابریر شریف میں اپنا حال خود بیان فرماتے ہیں کہ ابتدا و احوال میں کئی ایک جڑوگوں کے پاس بارہ سال تک مارا مارا پھرتا رہا لیکن حصولِ مقاصد نہ ہوا۔ چاک ایک روز ایک میری کے درخت کے نیچے بیٹھنے لگا ایک شخص کو پایا۔ انھوں نے میرے سوال از خود ہی بیان کرنے شروع کر دیے۔ میں سمجھا ضرور یہ کوئی ولی کمال عارف پڑ ہے۔

حقیقت میں وہ خضر علیہ السلام تھے۔ جنہوں نے اوجیت میں میری دستگیری کی اور منزلِ مقصود تک پہنچایا۔

عہدِ شریفی کا جواب علیٰ قوسِ سرگما میں سے کی گئی تھی۔ یہی اللہ تعالیٰ کا ارادہ تھا کہ اُن سے حضور ﷺ جاتا ہے کہ اس دورِ دُور کو نہ چھپے۔ جلی اہم صمد کے دُرود پر قریب قیامت وصالِ اہل کے قبلہ کے وقت مومن کی خوراک اللہ عزوجل کا ذکر ہو گا کہ کسی قسم کی پس پستی یا مشغولیت کے محتاج نہ ہوں گے۔

روح محفوظ است پیش اولیاء ہرچہ محفوظ است محفوظ از خطا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۸۳) امامِ ائمہ الطہریت سرکارِ محمد و ائمہ ثانی علیہم السلام کا ارشاد گرامی :-

دُرود شریف غرۃ الثقلین ہے۔ یہ اپنے خاتمہ نور الثقلین و تکمیل الذلک سے نور تابے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۸۴) نیز فرمایا۔ دُرود شریف اوصافِ باطنیہ، ذکرِ بکر اور ضمیر کا جامع ہے۔ ذکر سے نور

شکر سے نعمت اور ضمیر سے محبت خداوندی ملتی ہے جو مقصود و بندگی ہے اور پھر گناہ سے

محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ یاد رہے درجہ محفوظ، مقام اولیاء ہے اور مقام تقویٰ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۸۵) مَنْ كَثُرَ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ حَسَنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ شَبَّ كِي نَارٍ "تہجد

شب زندہ داران کو حسین و جاہلت عطا کرتی ہے اور دُرود شریف اُن کے چہروں کو

نور علیٰ نور بنا دیتا ہے روز قیامت اُن کے چہروں میں محمد کا مقام ماوِ شب

چہار دم کی طرح چمکتا دکھائی ہوگا۔ اُس نور سے جو اُن کے چہروں پر تاباں ہوتا تھا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۸۶) حُبُّكَ الشَّيْءَ يُصَيِّدُ وَيُصَيِّدُ جَنِّ كِي نِگاہوں میں حسین مصطفیٰؐ پس جاتا ہے

وہ غیر کے دیکھنے اور سننے سے اندھا اور بہرہ ہو جاتا ہے اور اُس کا دیکھنا یا سُننا موقوف

لنہایت ماضیہ

نگاہیں ہوتا ہے اور سُننے سے ہم کمال اب بے سوچے بچے فتویٰ دندل کا "عَلَى الْكَلَامِ فِي فَصَائِلِ الْغُلَاظِ وَالْاَسْلَامِ"

علیہ اگر تقدیر جہنمی سے کوئی نصیبت پہنچ جائے دُرود شریف کی برکت سے صبر کی ترقی ملتی ہے اور اللہ

تر نصیبت پر بھی نصرت مخصوص کرتے ہیں کہ غیب کی طرف سے ہے ایک اللہ والے پر نصیبت کے پہاڑ نور

پر سے لوگ تعزیت کے پلے آئے تو زلیلا یہ تمام تہنیت ہے نہ تمام تعزیت اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ

نصیبے گرفتارم نہ نصیبے یعنی نصیبت میں گرفتار نہ ہو نصیبت "گناہ" میں نہیں۔ "دعویٰ انبیاء"

علیہ غوثِ الاولیاء نے فرمایا ہے میرے مژدہ اکل نے ملکیتِ نبوتیں کا شہنشاہ بنا دیا ہے جس سے تہنیت

گزار اب مجھے نصیبتِ نبوت کی حاجت نہیں۔ تہنیت نصیبت ہے وہاں نصیبت نہیں

اللہ سے اور اُس کام پر توفیق اللہ سے ہو جاتا ہے اور پھر وہ ذکرِ محبت دُرود شریف

کے عکروں میں گم ہو جاتا ہے تو فانی الرحمن سے فنا فی اللہ کی منزل مقصود پاتا جاتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۸۷) دُرود شریف پڑھنے والا شہابِ الدُّعَا ہے بن جاتا ہے اُس کی دُعائے طلب

القول والافعال اُس کی بڑی تقدیر کو بدل دیتا ہے۔ تو فحاشاتِ سعادت سے بدل جاتی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۸۸) دُرود شریف تمام آفات اور مہلکاتِ ارضی و سماوی کا حصصِ حسین مصطفیٰؐ ہے۔

مانندِ مشربہ کامل سکودہ اپنے شریعہ صادق کی ایمانی کیفیات، عرفانی تجلیات کا قلعہ ہوتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۸۹) دُرود شریف قبولیت میں سرخِ الاثر، اکبرِ اعظم اور بہت بڑا تزیین ہے اور انسانی

زندگی کے لیے بہت بڑا تحفظ اور تمام گناہوں کا کفارہ اور کثافتِ انسانی کا مٹا دینے والا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۹۰) روز قیامت دُرود شریف پڑھنے والا لواءِ محمد کے سایہ میں ہوگا اور سرکارِ مولاؑ

کا منات علیٰ مرتضیٰ رضی اللہ عنہما آب کو شرا سے اپنے دستِ مبارک سے پلا لیں

گے اور پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ آب کو شرا دُرود شریف کے فیضان کا ایک قطرہ ہے۔

راکبِ نبی کے ہاتھ سے اک علی کے ہاتھ سے کوثر و سلسیل کے ہم کو ملیں گے جامِ دو

ہاتھ سے چار بار کے ہم کو ملیں گے چار جامِ دستِ حسین سے اور ملیں گے جامِ دو

سے دُرود شریف مقابلاتِ مصائب و ابتلاء و مصائب کا جواہر ہے۔

علیہ امامِ ربانی سرکارِ محمد و ائمہ ثانی نے اپنے شہزادگان کے اُن کو تمام سرکارِ محمد و ائمہ ثانی کی لاہوری

کی تقدیر دُعائے جل دی اور کتابِ تقدیر نے اُن کی پیشانی سے شفا و شفا کا داغ شا کر سعادت کا نور بکھر

دیا اور نگاہِ ولایت سے ولی کامل اکمل بنا دیا نیز سرکارِ ائمہ ثانی کی ایک خادمہ کی تقدیر پر ابابکرؓ

کے بعد علیؑ نے ایک لمحہ میں بدل دی تو انھوں نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ میں نے چالیس سال اس

کے لئے دُعائے قبولِ زلفی کی تھی کہ اُس نے دُرود شریف ایک بار پڑھ کر بدل دی تو اب اس طرح نصیب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۹۱) ہر شئی کے پیچھے ایک طہارت ہے، نماز کے لئے طہارت وضو اور گناہوں کے لئے طہارت توبہ اور احساس گناہ سے ندامت کے آنسوئیں اور قلبِ رُوح کی طہارت درود شریف ہے۔ وَذَرُوا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهُ طہارتِ قلبی نصیب ہوتی ہے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۹۲) مومن کو کثرتِ درود شریف کے بعد اقبال اور انوار کا شغف سے وہ نور فراست عطا ہوتا ہے جس سے امور عجیبہ اور اسرارِ غیبیہ کو دیکھتا اور برآں انشراحِ صدر کا ظہور ہوتا ہے۔
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۹۳) درود شریف کی برکت سے یومِ اوعید "قیامت کا دن" یومِ المیزین جانے گا اور وہ نفلِ عرشِ الہی میں نور و الطافِ الہی ہوگا۔ یہ سب بڑا اکرام و انعام الہی ہے۔
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۹۴) درود شریف پڑھنے والا فَلَاحُ حَبِيبَتِهِ حَيَوةٌ طَيِّبَةٌ مَلَكٌ تَصَوِّرُ بِنِ جَانِبِے اور اس کی حیات و ممات دونوں پاکیزہ سے پاکیزہ تر ہو جاتے ہیں۔ درود شریف کے نور سے آنکھ، کان، زبان، دل، سینہ، جسم و جان پاک ہو جاتے ہیں اور اسرارِ الہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کی زبان معجز بیان اور کاشف اسرارِ نہاں بن جاتی ہے۔
چشم بند و گوش بند و لب بند گونہ بینی سرِ حق مارا، بخند
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۹۵) روزِ ازل کے میثاق اَللّٰهُمَّ بِرَبِّكَ قَالُوا بَلٰی کا ایلاء درود شریف سے
بیتِ جاوید

سالِ نبوی کا جو میری رضا حق تو میں نے اُسے سُبْحَانَ الْعَمْرَاتِ بنا دیا اب وہ جو کہتا ہے وہ ناتواںوں کا کہ میرا بندہ فریادِ راضی ہو۔ مُرْسِدِ اَمَلِ کی رضا، اللہ ربِّ العزت کی رضا کی علامت ہے۔
عَلَمُ الْاَشْرَافِ بِیْ اَصْلَاحِی الرَّحْمٰنِ یَصْرِفُهَا کَیْفَ یَشَآءُ دُورِ کَیْفَ رَحْمٰنِ کے دستِ قدرت میں ہے۔
عَلَمُ سُوْرَةِ الْاَنْعٰلِ بِرَبِّتِ کَرِیْمِہ تَوْضُوْعِ رِجْلِہ عَلٰی کَرِیْمِہ کے پاکیزہ زندگی۔
عَلَمُ رُوزِ اَزْلِ بِمِثَاقِ اَللّٰہ کی ستادِ پروردگار کے امانتِ جو اُس میں کہ دی گئی جب وہ حجرِ اکو کو چمکاتا ہے۔

ہوتا ہے۔ حاملِ درود شریف کو حجرِ اسود کا بوسہ زندگی میں لازماً نصیب ہوگا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۹۶) درود شریف بکثرت پڑھنا کامل الایمان ہونے کی علامت ہے۔ تَارُکُ الْفَسَادِ وَالْاِسْلَامِ ناقص الایمان اور مُکْرِمُ عِزِّمِ الْاِیْمَانِ ہوتا ہے اور وہ حکیمِ الاُمت نہیں ہو سکتا۔ علامہ اقبال مرحوم سے کسی نے پوچھا آپ نے حکیمِ الاُمت کا ترسیل کیا پایا تو جواباً کہا کہ میں نبی کریم ﷺ پر گرا کر دو کوڑے ترسہ درود شریف پڑھا ہے۔ "مَا شَاءَ اللّٰہ"
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۹۷) درود شریف کا ثواب حجِ مبرور اور اُس کی عطا نذر استِ رُسُولِ مقبول ہے پھر وہ نظارۂ جمالِ مصطفیٰ ﷺ میں محو رہتا ہے۔ جو بہت بڑی سداقون کا مستحق ہے۔
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۹۸) اعظم منافع و نیوینہ اور مقاصدِ اُخرویہ حصولِ غُفْرَانِ، وصولِ رِضْوَانِ کا بہترین ذریعہ ہے۔
بیتِ جاوید

دینا ہے تو وہ زبان سے بلند آواز سے درود شریف پڑھتا ہے۔ اُس کا یہ درود شریف پڑھنا ایسا ہے کہ دل سے حجرِ اسود اس لئے چڑھا جاتا ہے کہ اُس نے حضور ﷺ کے قدموں کو حضرت علیہ السلام کی گود میں چڑھا تھا۔
عَلَمُ اَبِی اِسْمٰءِہ کے شہورِ اسلامی فلسفی نے بھی جنہوں نے شذری کے ذریعہ امتِ مسلمہ کے دلوں کو قرآن کی معرفت پھیر دیا اور اپنے کلام سے قرآنِ پاک کے مفہیم اور حکمتوں سے مملو قوم کے دلوں کو پُر نائش انداز میں مشقِ مصطفیٰ ﷺ سے رانایا اور جذباتِ شمعانی کو بیدار کیا۔ اور آپ ذاتِی الحشوت اور مقامِ قلندر پر پناؤ اُتر گیا۔
عَلَمُ ایک روایت میں ہے ایک شخص کے روزِ قیامت میزان میں اعمال تو سہ ہائیں گے تو گناہ زیادہ تھے اور حکمِ الہی نافذ ہونے والا تھا کہ حضور شفیعِ الاُمت ﷺ تشریف لے آئے۔ انہی کو اس حال میں دیکھا تو اپنی عیبِ پاک سے ایک چھوٹا سا کاغذ کا ٹکڑا نکالا اور سب ان میں کیوں کے پڑا دیں رکھ دیا اور وہ بھاری ہو گیا ربِ کریم نے اُس کو مژدہ بخش دیا تو اُس نے ہاتھ کاٹ دیا اور فرمایا "میں عرض کیا چند اَللّٰہ اَللّٰہ وَاَنْتَ یَا اَرْسَلْتَ اللّٰہ" کا اُتار دیا۔ اور درود شریف ہے جو تو نے ایک ترسہ پڑھا تھا یاد رہے اصل ایمان تو طیب ہے۔ اُس کا ازل سے درود شریف اور اس وقت درود شریف ہے۔

دُرود شریف ہے اور دُرود شریف کی برکت سے دخول جنان اور رضاءِ رحمان ملے گی۔ **وَاللّٰهُ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ** یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۹۹) حدیث انجیب علی مصنفہا الفضل والثناء

سید الانبیاء علیہ السلام اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اطہر میں ایک فرشتہ حاضر ہوا جو اس سے پہلے بھی زمین پر نہیں اتر اٹھا اور وہ بہت مقرب فرشتہ تھا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے رب کریم سے اجازت لی ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر نیابت بھی کروں اور صلوة و سلام بھی عرض کروں۔ آپ نے فرمایا اے مقرب فرشتے تیرا کیا کام ہے اور تیری کتنی طاقت ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا کام اللہ رب العزت کی تسبیح و تہلیل ہے اور مجھے اس ذکر کی برکت سے رزق ملتا ہے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے۔ اگر میں چاہوں تو طرفہ العین

یعنی آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام آسمانوں کے تارے گن سکتا ہوں۔

☆ اور آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام درختوں کے پتے گن سکتا ہوں۔

☆ اور آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام سمندروں اور بارش کے پانی کے قطرات گن سکتا ہوں۔

☆ اور رب کریم نے مجھے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے جو کسی بھی انسان کو نہیں دی۔ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر سُرست اور خوشی کے آثار تھے۔ فرشتے نے عرض کیا یا رسول اللہ

علیک آتت صلوة و آتت آتت سلام میں باوجود اتنے علم اور طاقت کے ساری زندگی

بھی نگاہوں تو اس شخص کے ثواب کو نہیں گن سکتا جس نے آپ پر ایک مرتبہ دُرود شریف

پڑھا ہو۔ **فَطَوَّبَ لِيْ لِمُحَمَّدٍ وَبَشَّرَ بِيْ مُبَارَكٍ** اور بشارت ملی ہو جو بہترین دُرود شریف

مستند ہے۔ اگر میں اللہ تعالیٰ کی بقیں کو خط میں بہم اللہ شریف دیکھتے تو وہ کہیں حاضر خدمت نہ ہوتی۔ بوقت

☆ **يَسُوْهُ اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

علہ بشارت ہی بشارت اور مراد ہی مراد نہ خوف ماضی و غم غلبی، اُن کا حال دُرود شریف اور اُن

کا حال صاحب دُرود شریف ہر حال میں اپنے مولیٰ کریم پر راضی اور شاکر کریم اُن پر راضی و خوف اور

میں مصروف اور سعادت لاحق علیہم و لا ھو یَحْزَنُ فُوْنِ لَکُم مَّرُوْدَہ سے بہرہ ور

ہیں۔ دُرود شریف کے فضائل و فوائد خصوصاً صریحہ اور احادیث صحیحہ میں اتنے کثرت سے

بیان ہوئے ہیں کہ انسانی وسعت اور ملائکہ نوری کی طاقت سے اُن کا حصر کرنا اور لکھنا

ناممکن ہے۔ یہ مثالوں کے فضائل و فوائد دُرود شریف بخلاف ۹۹ اسماء اللہ الحسنیٰ و عذرا

۹۹ اسماء الہی الکریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ۹۹ اسماء پاک قرآن مجید اور ۹۹ اسماء مبارکہ

بلدہ آمینہ المکتبہ المنورہ تحریر کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دعا ہے کہ اُن کے فضائل

☆ ابودکر یا یحییٰ امام شریعی علیہ الرحمۃ القوی نے اپنے قصیدہ میں کیا عمدہ فرمایا ہے علہ

قَبِيْلٌ لِّمَدْحِ الْمُصْطَفَى الْخَطِّ بِالذَّهَبِ

عَلَى وَرَاقٍ مِنْ فِضَّةٍ أَحْسَنَ مِنْ كُتُبِ

وَأَنْ يَنْهَضَ الْأَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهِ

فَيَا مَا صُفُوفاً أَوْ جَبَّيَا عَلَى رُكْبِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ أَوْرَاقِ الْأَشْجَارِ

وَمِیَاوِ النَّصَارِ وَقَطْرِ الْأَمْطَارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ ہر مرض کی دوا ہے دُرود شریف دافع ہر کلابے دُرود شریف

حاجتیں سب رواں ہوئیں اس کی ہے عجب کیا دُرود شریف

اے صبا تو ہی جا کے پہنچا دے بدرِ مصطفیٰ دُرود شریف

تو شہِ راہِ آخرت کیجئے کافی ہے نرا کو دُرود شریف

ایضاً

غیر یہ نشان ولایت ہے۔ قال میں مصروف و شوق اور حال میں بہترین سکت اکت ذلک فضل اللہ

یُوْثِرُوْهُ مِنْ نِّسَاءٍ ۝ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ علیہ و آلہ وسلم دُرود شریف کی برکت کا ہے۔

علہ کج مصطفیٰ علیہ السلام میں سے ہیں جس نے کہ علی غفرلہ میں پانچویں کی تحفہ پر سونے کے پانی سے

تو شہلا کھتے رہے۔ صاحب شرف کو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عفت و عفت تو لیا ہوا ہے کہ سرور و شہلا کے ہو

جاتے ہیں۔ یاد ہے کہ ان کے ہاں جو کچھ تھا وہی تھا۔ ان کے ہاں جو کچھ تھا وہی تھا۔ ان کے ہاں جو کچھ تھا وہی تھا۔

روضۃ السادۃ

ب

حاضری حرم رسالت

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بود در جہاں ہر کے راجیالے مرا از ہرہ خوش خیال محمد صلی اللہ علیہ وسلم
شود پاک معصوم کلی گناہگار کہ در خواب بیند جمال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن پاک پٹ سورۃ النورہ آیت کریمہ ۶۳

وَلَوْ اَنَّمْهُمُ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ
جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَہُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا
اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب
تو ہمارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی
چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور
اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اے پناہ من حرم کونے تو من بہ اُمید سے رسیدم سونے تو
○ وَلَوْ اَنَّمْهُمُ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ یہ آیت کریمہ کا پہلا جزو ہے۔

اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اور ہم ضمیر جمع غائب یعنی انہوں کا قیام قیامت میرے پیارے
محبوب کے اُنتیو! جب تم ضمیر یا کبیرہ گناہ یا کفر، شرک سے "اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ
عَظِيْمٌ" اپنی جانوں پر ظلم کرو تو اسے کہ ظلمہ والو! ہم بھی ائمہ شیعہ النورہ جاکر میرے محبوب
پاک کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ اور صلوٰۃ و سلام کے بعد طلب مغفرت کے لئے عرض کرو۔

بے دریغ آنت حبیبی و حبیب قلبی آمدہ ہوئے تو قدسی پے دران طلبی
چشم رحمت بخشا سونے من انداز نظر اے قوشی بقی، دہشتی و شیطانی

علی باب انکھم سے داخل ہوا اور نفل مشکراں ادا کرنے کے بعد آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے نہایت عاجزی
اور انکھاری سے غلامانہ انداز سے حاضر ہوا اور پھر خواجہ شریف کے حلقے لگا دیں جبکہ کہ بیعت اور جلال کو
اپنے اور پادری کے پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ اللہ جل جلالہ کی دعا "کہا ہوا اور ذات پاک

میرا محبوب بھی تمہارے بیٹے اپنے ہاتھ اٹھا دے تو تم توبہ قبول کرنے والے سے ارادہ
عقاب عذاب سے رجوع کرنے والا اور صفت رحیمیت سے توبہ قبول کرنے کے
بعد رحم فرمانے والا پائو گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہ الہی میں رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ
اور آپ کی شفاعت بخشش کا ذریعہ ہے۔ حیات طیبہ میں بھی اور مناسبت طیبہ میں بھی۔
اور محبت و ادب کے بھرے انداز سے کہے یا رسول اللہ یا حبیب اللہ ﷺ "آپ
نے جو فرمایا ہم نے مناسبتاً و اطاعتاً اور جو آپ پر نازل ہوا اُس میں یہ اُمت کریمہ
بھی ہے لہذا میں فضیلہ و توفیقہ تعالیٰ حاضر خدمت ہو گیا ہوں۔
○ جَاءُوْكَ یہ آیت کریمہ کا دوسرا جزو ہے۔ اس کے دو معنی ہیں۔

۱۔ حقیقی معنی :- ائمہ شیعہ النورہ جاکر حاضر بارگاہ محبوب ﷺ ہو جاؤ۔ اللہ
عز و جلتی نے قرآن عزیز کے پیغام سے خود گناہ گاروں کو اپنے حبیب پاک شاہ نواک
ﷺ کے دربار پاک میں بلایا اور کرمیوں کی شان کے یہ غلات ہے کہ خود اپنے
در پر بلا کر سالوں کو رو کریں۔ زائر کے بیٹے اس معنی میں اشارت بھی اور بشارت بھی ہے
مجرم بلائے جاتے ہیں جَلَّوْكَ ہے گراہ
پھر رد ہو کب یہ شان کرمیوں کے در کی ہے

☆ بارگاہ کرمی میں حاضر ہونے والے زائرین کو اگر دوران سفر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو کبھی
حضرت خضر علیہ السلام خدمات بجالاتے اور کبھی رضوان جنت اور کبھی اپنے غلاموں کو
ترجموں کے لئے آقا ﷺ خود تشریف لاتے ہیں۔ یا رجال الغیب کو بھیج دیا جاتا ہے
☆ حضرت ابراہیم خواجہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مجھے سفر ائمہ شیعہ النورہ میں سخت پیاس لگی
اور شدت پیاس سے غش کھا کر گر پڑا اور ناگاہ کسی نے میرے منہ میں ٹھنڈا اور میٹھا پانی
ڈالا۔ اُس کی ٹھنڈک سے میرا سینہ اور آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں تو میری آنکھ کھل گئی تو دیکھا

بیت حائشہ سے فقیر سنا فقیر خزان الہی اللہ کا امانی مشاہدہ اس پر شہ ہے۔ انھوں نے اعلیٰ زکات
کی قدر منزلت و حریمت کی بات کہ وہاں سے ان کی شہادت جاری ہو کر وزارت و سلطنت و سلام
میں کہ آواز بلند ہوئے ہم اور ہم نے ان کی شہادت کی بات کہ وہاں سے ان کی شہادت جاری ہو کر وزارت و سلام

احادیث مبارکہ :- رواۃ النحاکم فی شہادۃ علی التبعیین ط

مروی ہے کہ سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہؑ قبر اطہر پر حاضر ہوئیں تو تعویذ مبارک کو ہاتھ سے لے کر کے مٹی کو چہرے پر ملتیں اور درود شریف پڑھ کر اشتیاقِ ادب سے تربت شریف سے لپٹ کر بوسہ دیتیں اور رجم کر یہ اشعار عرض کرتیں :-

مَاذَا عَلَيَّ مَنْ مَتَّعَ قَرْبَةَ أَحْمَدَ اَنْ لَا يَشْتَمَ مَدَّ الزَّيْمَانِ غَوْلِيَا

خاک پاک تربتِش فائق تر از مشک و گلاب
مژدہ آنحضرت را کہ بوید یا بوسد آں ثراب

ایک مرتبہ حضرت ابو الزبیر انصاریؓ صحابہ کرام کے بارگاہِ مصطفویٰؐ کی روئے
اطہر میں حاضر تھے اور قبر انور پر سر رکھ کر اور سر منہ پینے کے قریب تھے کہ گور زمر کو ان آیا
اور آپ کی گردن کو چھوڑ کر کہنے لگا۔ تو یہاں کیا کر رہا ہے ؟ " اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِيمَ
آپ نے نگاہ اٹھا کر حقارت سے گور زکو دیکھا اور فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ میں کیا
کر رہا ہوں اے مروان ! فَقَالَ جِئْتُ اِلَى رَسُولِ اللہِ وَلَقَدْ اَتَى الْحَبَشَیْطُ
تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی حضور کی میں آیا ہوں۔ پتھر کے پاس
نہیں۔ مروان یہ سن کر جل نہیں کر چلا گیا۔ " سُنُّنُ الْبُیْهَقِیْ فِی تَیَاکِبِ الْفَضْلِ جَامِعِ الْبَہْرَمَہِ "

☆ ایشع ابو محمد محمد بن عسکریؒ سید القسبی علیہ السلام :- میں حضور ﷺ کے روضہ اطہر
پر حاضر تھا کہ ایک اعرابی آیا۔ قبر انور کی خاک اپنے سر پر ڈالی اس طرح اپنے گناہوں سے
اٹکھا رہا نہ است کیا اور صلوٰۃ و سلام کے بعد عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ جواب
نے فرمایا ہم نے اُسے سنا اور جواب پر نازل ہوا اور آیت کریمہ وَلَوْ اَنْفَعُنَا اِذْ ظَلَمْنَا
" اِلٰی آخِرِہِ پڑھی کہ میں آپ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور آپ کے شفاعت
چاہنے کے لئے حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ اپنے رخت سے میرے گناہوں کی معافی کرا دو اور
سے منہ پر دلیا و متفقین امام شافعی کے اساتذہ کرام سے ہیں " مرقیات "

عہ کتنی تعجب اعجزات ہے کہ جس نے بھی آپ ﷺ کی تربت پاک کو نہنگا ثراب وہ کو کچھ
زندگی بھر دوسری خوشبوؤں کو نہ سونگھے گا۔

پھر گریہ گمان نہایت عجز و انکاری سے فی البدیہہ یہ شعر پڑھے :-

يَا حَيُّ مَنْ دَفَنْتَ فِي الثَّرَابِ اَعْمَلَهُ فُطَّابَ بِطِيْبِصْنَ الْقَاعِ وَالْاَكَمَ

نَفْسِي الْيَتَامَا لِقَبْرِ اَنْتَ سَاكِنَهُ وَفِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْحَكَمُ

اَنْتَ السَّيِّعُ الَّذِي نَزَحَ شِفَاعَتَهُ عَلٰی الصُّرَاطِ مَا زِلْتَ الْفَتَمُ

وَصَالِحِيَاكَ وَلَا اَنْسَاہِمَا اَبَدًا

یعنی السلام علیکھ اما جری القلم

ہَتَفَ هَاتِفًا اِنَّا عَفَرْنَاكَ لِهَذَا الْاَبْنِيَاتِ تَوَابِقِ عَنِّي سے آواز آئی جاہم
نے تیری بخشش کر دی۔ بقول مشائخ اللہ تعالیٰ اشرفی " جب وہ اعرابی چلا گیا اور مجھے
وہیں پر ادنگھ آگئی تو میں نے حضور سید اشرفینؐ کی خواب میں زیارت کی تو
آپ ﷺ نے فرمایا اے عقیبی ! اعرابی کے پاس جاؤ اور اُسے خوشخبری دو کہ اللہ کریم
نے تیری مغفرت فرمادی۔ " نذکرہ ابن سکران القاسم علیہ السلام فی تہذیبہ "

○ اس آیت کریمہ سے اکابر علماء اُمت، اعظم مشائخ ملت، سلف تاملت لَفَعْنَا
اللہ تعالیٰ پُغْلُوْہِمُ نے یہ امر اور حکم اخذ کئے ہیں :-

☆ اولاً :- اللہ رب العزت کے حکم سے برائے حاجت براری بارگاہِ رسالت میں
جانا اور آپ سے توسل، تشفع، بیداء، استغاثہ کرنا مشروع بطریق
اولیٰ ہے اور اُمتِ مسلمہ کا اس پر عمل ہے۔

☆ ثانیاً :- شفاعت اور مغفرت حضور ﷺ کی بارگاہ سے ہی ملتی ہے۔

☆ ثالثاً :- یہ حکم حضور کی اہل حرَم، اہل محل اور اہل عرب اہل عجم سب کے لئے ہے
سے استغاثہ و استخارہ و استعانت میں مبداء قیاس حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو جانے اور سمجھنے۔

عہ لے بہترین ان سب جن کی ہڈیاں ہزار زمین میں دفن کی گئیں ہیں آپ کی پاکیزگی سے بہار و خلیہ پاکیزہ اور شہرِ حجاز
میری جان اس قبر پر فلا ہمیں ہیں آپ آرام فرمیں اس میں عفت ہے، ہمارے کہہ ہے۔

آپ ﷺ میں جن سے شفاعت کی امید کی گئی ہے وہ جب تہم و گناہیں گے
اور آپ کے دوساقتی میں کوئی ہی نہیں ہے وہ لامر و لول سے نہی و حکم موجب تکلیف ہی نہیں ہے۔

شریف کو ہر اوراد و وظائف سے اولیت حاصل ہے قبولیت کے لئے درود شریف اور استغفار شرط ہے اور مغفرت ایسی نعمت ہے جو جاء وک پر عمل پیرا ہو کر دربارِ مہربانی میں ملے، یعنی اُمت سے ہی ملتی ہے اور کہیں سے نہیں۔

☆ صفوح عن الرّالات - علماء عظام وآثر اعلام اہل سنت و جماعت قدس سرہم انھم انھم انھم سلف تا خلف کا یہ مشفقہ علیہ عقیدہ ہے کہ انبیاء و رسل علیہم افضل السلوۃ و اشرف السلام اپنی ذات و صفات اور افعال میں بہر حال اور بہر محضوم اور اپنے افعال میں مؤیدین اللہ ہوتے ہیں۔ اولاً کہ موقوف اور اُمت محفوظ ہے۔

قرآن پاک :- پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۲۵

وَلَا تَقْرَبْ هَذِهِ الشَّجَرَةَ | اس پیر، دُخت کے قریب نہ جانا

☆ یہ بھی تشریح تھی ہر وہ لغزش جس کا انجام کار تو بہ ہو وہ کثرت تکرار ہے۔

☆ درحقیقت یہ خطا اجتہادی ہے یا لفظاً و صورتاً خطا اس پر معافی کا اطلاق صحیح نہیں الخیر لہ ما جوز و لا ما رد و مجتہد اس پر بھی الکبر الثواب پاتا ہے۔

☆ حکمتوں کا ظہور فرمانا مقدر تھا ورنہ آپ کی تخلیق سے ہزار ہا سال پہلے یہ تقدیر لکھی جا چکی تھی جو قضاء مبرم تھی۔ دیکھو حدیث تنہا ادم و موسیٰ علیہما السلام

☆ گندم کا دانہ کھانے سے گلستانِ قدرت میں طرح طرح کے یہ خوشنما پھول

اولو العزم انبیاء و رسل علیہم الصلوۃ والسلام کھلے۔ خصوصاً رفیع الدرجات، فضیلت مآب محمد مصطفیٰ علیہ افضل التثنیۃ و الطیب الثناء جیسا کہ حضرت بارخ قدرت میں پھول

کھلا اور آپ کی اُمت معجز میں طرح طرح کے رنگین پھول مومن، اولیاء، اصفیاء، مجتہدین، ابدال و اغوات ظہور پذیر ہوئے اور کشتجہ طیبہ سے جو شجرہ طیبہ حضرت آدم علیہ السلام سے برپا کیا تھا وہ پھل اور پھولوں تک پہنچا جس سے چارہ رنگ عالم میں بہا رہا گئی۔

بغیر ما شینہ - خطا و اجتہادی ۲ - خطا و عبادی ط

ہے۔ وہ ہمارے آسمان سے تم پر مولا و صارفین اور مدد فرماتے کا توبہ کی احوال اور فرزندوں سے ہمارے گھر

بچے انہی کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہا رہے وہ نہ تھے عالم نہ تھا گردہ نہ ہوں عالم نہیں

☆ قول شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ العزیز :- فَنَسِلَ الْحَكِيمُ لَا يَخْلُوَا عَنْ الْحِكْمَةِ كَدَمِ كَادَانِ كَحَانِ مِیْنِ اِنْ خَفِيَ حَكْمَتُوں کا ظہور ہوا کہ گلستانِ قدرت میں ایسے ایسے پھول کھلے کہ کائناتِ عالم میں بہا رہا گئی۔ اگر میں وہاں ہوتا تو وہ شجر جبرئیل سمیت کھا جاتا۔

☆ آپ کی تخلیق ہی خلافتِ ارضی کے لئے کی گئی تھی۔ یہ اس میں بھیجے کا ایک سبب بنا۔ اللہ سبحانہ نے آسمانوں سے کتب سماویہ الہامیہ اور صحیفے نازل فرمائے یہ قانون قدرت تھا جو کہ اس فعل سے ظاہر ہونا مقدر تھا۔

○ جب یہ فعل سرزد ہوا تو آپ تین سو سال رہے۔ اگرچہ حضرت داؤد علیہ السلام کثیر البکاء ہیں لیکن زمین پر آپ کے آنسو سب سے بڑھ کر ہیں۔ اگر یہ نزاری سے رب کریم نے حضرت کا مژدہ سنایا اور پھر دوبارہ شان سے جنت کے داخلہ کا وعدہ فرمایا تو صاحبِ ایمان کا دل باخ و باغ اور ذریعہ شیطان کا سینہ داغ و داغ ہو گیا۔

☆ قول فیصل :- ہم خطا کاروں کو کیا حق ہے کہ انبیاء کے افعال کو اپنے پر قیاس کریں اور اُن پر خطاؤں کا الزام دیں۔ اُن کے مقاماتِ رفیعہ کے پیشِ نظریہ انتہائی نادرک مقام ہے۔ ہماری خطاؤں پر عتاب، عتاب، عذاب کی وعیدات ہیں اور ان نفوسِ قدسیہ کی خطا اُمت کے لئے از روئے رحمت عطا ہوتی ہے۔

☆ حضرت آدم علیہ السلام کے فعل سے جو فتنہا و لغو فتنہا عزم ما عزم کے

عنه عارف باللہ حضرت یعقوب بن عثمان چرخِ نبوت علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دربار و عہد حضرت یعقوب چرخِ نبوت علیہ السلام کی عبادت پر کسی شئی انقلابِ اعتراض کیا کہ قرآن پاک میں صاف لکھا ہے کہ آدم نے خطا کی اعلیٰ السلام تو اپنے جہانِ فرمایا اس افسوسناک حکمت یہ ہے کہ آپ کی

پشت میں ہر دو قسم فتنہا اور طیبہ جس میں رب کریم نے چاہا کہ آپ دنیا میں عبادت پر کسی شئی انقلابِ اعتراض کیا کہ قرآن پاک میں صاف لکھا ہے کہ آدم نے خطا کی اعلیٰ السلام تو اپنے جہانِ فرمایا اس افسوسناک حکمت یہ ہے کہ آپ کی

پشت میں ہر دو قسم فتنہا اور طیبہ جس میں رب کریم نے چاہا کہ آپ دنیا میں عبادت پر کسی شئی انقلابِ اعتراض کیا کہ قرآن پاک میں صاف لکھا ہے کہ آدم نے خطا کی اعلیٰ السلام تو اپنے جہانِ فرمایا اس افسوسناک حکمت یہ ہے کہ آپ کی

تحت صاور نہ ہوا۔ روزہ رکھ کر مچھول کر کھانے اور پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ ماہ رمضان المبارک کی راتوں میں بھی جماع منع تھا۔ بعض صحابہ کرام اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے خلاف جہاد اور سب کیم نے اُن کی خطا کو اُمتِ محبوب کے لئے عطا بنا کر راتوں کو جائز فرما دیا۔

حضرت صبر بن قیس رضی اللہ عنہ ایک ضعیف العمر صحابی نے روزہ رکھا تو سکت
 نہ ہونے پر روزہ توڑ کر بارگاہِ رحمتہ للعالمین میں حاضر ہو گئے تو ربِ کریم نے اُن کی خطا
 کو اُمت کے لیے عطا کیا دیا اور وحی الہی وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَسْبَغَ زَه
 "الی آخرہ" سے اپنا قانون ہی بدل دیا۔

رسیدنا آدم علیہ السلام کے نیکان کو عیساٰ ان سے تعبیر فرما کر حزن، غم اور ندامت کی راہ سے آپ کی تربیت فرمائی گئی تاکہ خلافتِ الہیہ کے منتقل ہو سکیں یہ پُر حکمت و کتنا مصلحت آمیز رہے۔

☆ الضدین اکبر فرمایا کرتے کاش میں محض شمع کی سبھو ہوتا۔ " صلی اللہ علیہ وسلم ط
○ ان مجملہ تو جہات سے ثابت ہوا کہ بڑوں کی خطا ہمارے ثواب سے افضل و اعلیٰ
ہوتی ہے فقیر پر تقصیر کے نزدیک سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خطا، خطا کہنا اور
نکض کفر سے کم نہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَنَّمْ ذَرَّوْنَا الْاَقْبَابَ وَانصَوَاب ط

☆ بیٹنا امام محمد بن ادریس شافعی قدس سرہ العزیز :-

○ اب اربعہ از محمد بن حسین القدر فقیہ اور محدث اور عظیم المرتبت اولیاء اہل
بیت حاشیہ

فرار ہونے کے ارادہ خطا نہ تھا اور وہ ٹھہر گیا۔ نیشاں، فوجوں اور مکہ کے فرق سے غلام ہر جے گندم کا دانہ کھانے میں ارادہ شامل نہ تھا۔ جب ارادہ نہ ہو تو خطا کیسے؟ اس کو نفاذ یا شکلاً خطا کہہ لیں۔ لیکن باطن اور حقیقتہً خطا نہیں بلکہ رحمت بھری عطا ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام حقیقی گناہ سے مستزہ و مغبرا ہوتے ہیں۔

عَلٰہ پے سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۸۷ اور کھاؤ اور پیو یہاں تک تمہارے لئے خواہر ہو جائے مغیر کی کاڈا
سیاہی کے ڈورے سے لڑکھٹ تک۔ یعنی مغرب تا آخر صبح

اعلام سے ہیں۔ اور حضور موعیٰ جنت سے جنت کی بشارت پائے ہوئے کہ
 زمین کی پھیں سے پھب کر لاکھ ٹوڑی کے جلو میں بغیر حساب و کتاب جنت میں جائیں
 گے۔ امام اہل ازادہ ارشد مجتہدین سیدنا احمد بن حنبل رحمہ اللہ شانِ عظمیٰ کی شان میں فرماتے
 ہیں۔ اِنَّ الشَّاهِدِي كَالشَّمْسِ لِلنَّاسِ بِرُءُوسِهِمْ امام شافعی لوگوں میں سورج کی
 طرح ہیں۔ حضور موعیٰ صادق اَصْلُی وَاَصْلُہُ عَلَیْہِ سَلَام نے آپ کے متعلق پیشگوئی "خبر غیب"
 دی کہ قریش سے ایک عالم دین زمین و آسمان کے برتن کو عظم سے بھر دے گا اور وہ سیدنا
 امام شافعی ثریبی ہیں۔ بایں ہمہ فضائل و کمالات آپ کے فرمودات سے یہ اشعار ہمیں ملے
 شَكَوْتُ اِلَى وَكِيعٍ مَّوَدَّ حَفَظِي
 فَادَّصَانِي اِلَى قَرَارِكَ الْمَعَاظِي
 فَاَنَّ الْعِلْمَ قُوَّةً مَرَّتْ اِلَيْهِ
 وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا يُطْغَى لِعَمَاسِي

○ یہاں کہنے گناہ یا ذنب یا معاصی تھے جس کی طرف اشارہ ہے۔ درحقیقت یہ مقامات "اولیاء" ہیں۔ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقْرِبِينَ، حَسَنَاتُ الْمُقْرِبِينَ سَيِّئَاتُ الْمَاشِقِينَ، حَسَنَاتُ الْمَاشِقِينَ سَيِّئَاتُ الْوَاصِلِينَ۔ یہ حَسَنَات اور سَيِّئَات نسبت کے لحاظ سے ہے۔ "وَالْعَاقِلُ يَتَّخِذُ الْوَسَارَةَ ط"

کلام لطیف :- ایک بار کسی شخص نے وارثِ نبوتؐ، ہادی اُمتِ الزمانؑ علی
سیدنا امام زین العابدینؑ پر الزام لگایا تو آپؑ نے استغفار کیا اور فرمایا اگر
یہ بات مجھ میں ہے تو پانے سے استغفار کرتا ہوں اور اگر مجھ میں نہیں تو پھر تیرے
سے یہ اہلِ طہارت کے مشعلات ہیں۔ اظہارِ سزا و

علم میں نے شکایت کی اپنے اُستاد و مکرم حضرت امام و کبیر بن البراء خیر مولا ہے کہ وہ دینی مانتھ کی اور آپ نے حکم دیا کہ ترک معاہدہ کا کہ میں علم کا فرق ہے اور اللہ کا فرق عاصی کو نہیں دیا جاتا۔

علماء اہلدار کے حسنہ تقریریں کے پیشتر نہیں۔ اہلدار کی عبادت خوف و دوزخ اور ملیج و محبت سے ہے جس طرح اس طور کہ وہ
سود و الطاف الہی ہے اور دوزخ و غضب الہی۔ بلکہ اشرافیت و طہارت میں یہ حسن ہے اور اگر غفلت کریں ،
ماشرقیں اور واعلمین کی عبادت اس وجہ سے ہو تو یہ ان کے لئے نیشہ ہے کیونکہ ان کی عبادت اصل محبت
و طاف ہے اور محبت ان کی اس طرح نہیں بلکہ غفلت و شاہہ کی ہے اور عبادت الہی غفلت و شاہہ کی ہے

نے استغفار کرتا ہوں یہ خلق عظیم دیکھ کر وہ درود شریف پڑھ کر کہنے لگا واقعی آپ ابن رسول ﷺ اور سچے دل سے تائب ہو گیا۔ آپ ﷺ مطلقاً اور لازماً معصوم ہیں ہر قسم کے ذنب معاصی اور ظلم سے نہ آپ سے قبل از نبوت کسی قسم کے گناہ کا صدور ہوا اور نہ بعد از نبوت اور نہ ترک اولیٰ اور خلاف رضی کوئی صادر ہوا اور اولیاء اللہ کی بارگاہیں بھی حضور ﷺ کی ہی بارگاہیں ہیں کہ وہ حضور ﷺ کی متابعت اور کفایت برداری میں اولیاء اور واسطہ بنے اور درجہ محفوظ پایا۔ حضور ﷺ کے علاوہ فیض سے وہ نواب رسول ہیں۔

حدیث پاک ۱۔ بروایت علی رضی اللہ عنہما ﷺ کہ "شامل ترمذی" لَمَّا رَأَى حَقِيقَةً وَلَا بَعْدَ فَرْشَةٍ ۱ | میں نے آپ کی چل نہ پہلے دیکھا بعد "سئل عن" معراج میں جبریل علیہ السلام نے لکھا کہ تم نے تو دیکھے ہیں بہت تبارک کہ کیسے ہم روح الامیں کہنے لگے اے ماہ عجیب تیرے ہم آقا کو گزیدہ ام سیر جہاں دُر زبیدہ ام بسیار خواں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

☆ امام ربانی سرکار مجدد الافاق الثانی شیخ احمد رشتندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ۱۔ نبی کریم ﷺ کو باری تعالیٰ نے اپنی ذات کی تجلی سے بنایا اور باقی تمام مخلوق کو صفات کی تجلی سے۔ یہی وجہ ہے کہ کائنات عالم کے کسی فرد بشر کو بجز مخلوق ہونے کے اور کسی امر میں آپ سے کوئی مماثلت نہیں۔ ۲۔ جن مجاہدوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کو بشرف کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح

علہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے محبوب کے فضائل جلیلہ اور مراتب رفیعہ اور انکسار غلیظ کو چھوڑ کر ایسی وصف عامیانہ سے یاد کرنا جو ہر کہہ و کہنے میں پانی جانے اور وہ کلمات استعمال کرنا جو کفار سے منقول اور ان کی طبعی موافقت کی بناء پر ہوں یہ عین گمراہی و حیران نفسی ہی نہیں بلکہ یہ انکار کے مترادف ہے لیکن جن کے قلب پر اور سمع پر غطاء اور پیر غشاوہ ہو وہ شرعاً پیشم آفتاب کی روشنی میں پختہ صیبا ہوتے ہیں اور بعض قوم طبع راسخ کی تائیدی میں پر وبال کھولتے ہیں۔ لیکن انہیں پاتے۔ یہی حال ان طیرہ بالطنون کا ہے کہ آفتاب رسالت کی تابانیوں کی تابش لائے اور نہ متباب نبوت کی چاندنی سے نازد ویا کے اور نہ گنگے۔

کہ ہر روز ہر لمحہ ہر آن

تصور کیا وہ ٹنکر ہو گئے اور جن سعادت مندوں نے آپ کو رسالت اور رحمت عالم عالمیوں کے طور پر جانا اور تمام لوگوں سے ممتاز اور سرفراز سمجھا وہ دولت ایمان سے مشرف ہو گئے اور نجات پا گئے۔ اللہ صلی علیہ وسلم و آلہ وصحبہ وسلم حسن میں پیش، صوت لا جواب میں قیاد آپ پر، آپ ہو اپنا جواب پلٹے ہیں ہم سے کتنے بے شمار ہے کہیں اس آستانہ کا جواب

☆ حضور ﷺ کی بشریت میں کسی بھی فرد بشر کو مجال انکار نہیں بات صرف شکیست میں ہے۔ در نہ شکل و شمائل اور خصال۔ اقوال و افعال اور احوال۔ انوار و تجلیات اور برکات میں کائنات عالم سے کوئی بھی آپ ﷺ کا شکیل نہیں نہ پہلوں میں نہ پچھلوں میں، نہ عرشوں میں نہ فرشوں میں۔ نیز بعض مختصرین نے اس آیت کریمہ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کو تشابہات سے لکھا ہے جو اسرار الہی کے قَمْبَلُغِ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ ۱ وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ ۲ کہتا ہے انتہائے علم و ادب و دانش اس قدر کائنات بشر بعد از خدا اعلیٰ امت قصہ مختصر

☆ حدیث پاک کی روشنی میں مقدم جائز و کث میں درود شریف: اولاً حقیقی معنی :- المدینۃ المنورۃ عند النواجر شریف ہلوتی کا درود و سلام بنفس نفیس سنتے جاتے اور جواب سلام سے نوازتے ہیں۔ "اُنْتِ سَلَمٌ كَأَمْسَقَةٍ عَلَيْهِ عَقِيدَةٌ لَا يَخْتَلَفُ فِيهَا" جواب کا شکر اپنے اپنے مقام، نسبت رابطہ قلبی اور احوال پر منحصر ہے۔

ثانیاً حکمی معنی :- تَعْرِضُ عَلَى صَلَوةٍ عَنِّي هَمَّكَ رَضَاءُ مُسْلِمَانِ کا درود و سلام فرشتے پہنچاتے ہیں۔ ۲۔ صحیح رسالت میں ایک فرشتہ کھڑا ہے۔ جو کائنات عالم عرش ہو یا فرش۔ عرب ہو یا عجم۔ بر ہو یا بحر یا قضا۔ غار سہیق ہو یا پہاڑ کا قصبی انقیاست۔ ہر زبان ہر زمان ہر مکان "دور و نزدیک" مومن کا درود شریف برتری یا جبری سن لینا اور پیش

علہ آپ ﷺ کے تعلق اس شخص کے علم کی انتہا جو آپ کی حقیقت کا مطلق علم نہیں لکھا ہے کہ آپ ﷺ "مختص بشر نہیں۔ حالانکہ آپ ﷺ ہر وہ جو کہ اس قالب نبوی ذرا شکی کے ہمارے علم و فہم سے دوا اور ایسی استقام کائنات کی۔" و اللہ اعلم بالصواب

کہ ہر روز ہر لمحہ ہر آن

بوصف سورہ طہ ، مَرَّکَلْ هَمْ دَر یَسَّ "۔
موجودات عالی ذات تِلْکَ التَّوَسَّلُ فَضَّلْنَا "۔

☆ یہ شان رحمت الہی کا ظہور تھا کفار و مشرکین عذاب طلب کرنے کے باوجود دنیا میں سخت ، سخت اور عرق سے محفوظ و مأمون رہے ۔ بفضلہ تعالیٰ روز قیامت آپ ﷺ کے وسیلہ عظیم سے غلام ، عتاب ، عذاب و نجات پائیں گے اور جنت بھی آپ ﷺ کے عطا ہو جو دوسروں سے ملے گی ۔

⑥ تَوَسَّلْ ، تَشْفَعُ بِرَبِّكَ بَعِثْتَ ۔۔ بروایت حضرت عثمان بن عفیف رضی اللہ عنہما کہ شالہ ثدی

☆ ایک خبر البصر " نابینا " بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیے کہ اللہ تبارک تعالیٰ مجھے عافیت بخشے آپ ﷺ نے فرمایا تجھے بصارت چاہیئے تو ابھی دعا کرتا ہوں اور حاصل ہو جائے گی اور اگر آخرت کا خواستگار ہے تو صبر کر کیونکہ تیرے لئے بہتر ہے ۔ اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا ہی فرمائیں آپ نے ارشاد فرمایا جو شکوہ ، دور کعت نماز نفل پڑھ کر بکثرت درود شریف پڑھ اور پھر یہ دعا مانگ ۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِبَيْتِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ
لِيَجِيءَ الرِّجْعَةَ يَا مُحَمَّدُ "۔ اِنِّي كَوَسَلْتُ بِكَ اِلَى رَجْعَتِي
حَاجَتِي هَذِهِ "۔ یہاں حاجت کا نام لو " لَتَقْضَى لِي اللَّهُمَّ شَفْعَةً فِيَّ "۔
○ اُس نے ایسا ہی کیا ۔ فَخَانِمُ وَقَدْ ابْصَرَ مِمْ وَهُ اُنْهَا اَوْرِيْنَا تَهَيَّا " فَفَعَلَ
التَّوَسَّلُ قَبْرًا ط پس اُس نے ایسا کیا اور بینائی پالی یہ دعائے حدیث پاک دربارہ
توسل طلب امداد بارباب حاجات بجناب سید الکائنات " ﷺ " وسعت لوق
بقدر حاجت سے آج بھی صاحب ایمان کے لئے یہ نماز اور دعا " ازل کا کائنات " اپنی تاثیر میں آکر ہے ۔

یہ نور آگیا ۔ سیدنا میکائیل نبی اللہ علیہ السلام کے پروردگار عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے پاس انور اہل
کے گیند شہنشاہ دینہ کی کھڑکی تھی جب وہ برائیں میں گر گئی تو انہوں نے خلافت حق میں فساد کو نہ دیا
قدرت اور شان خداوندی ، غلاموں کے دلوں پر نقش اسم پاک کر دئے جس سے لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتی تھی

حصول رزق ، حصول مُراد ، نزول بارش ، دیگر نیکو ہائے عیش زندگی دنیوی و اخروی
کے لئے مجرب ہے " ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری علیہ الرحمۃ نے امام ترمذی کی اس حدیث
پاک کو حسن صحیح کہا ہے "۔

③ استغاثہ فنداء بعد از وصال شریف :- " طبرانی ، المعجم الصغير "

☆ مفتی محمد رفیع احمد بن عبد اللہ الطبرانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ۔ خلیفہ برحق سیدنا عثمان
ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص کو حاجت ضروری تھی ۔ لیکن آپ ﷺ کو حضرت
اُس کی طرف توجہ اور نظر التفات مبذول نہیں فرما رہے تھے ۔ اُنھوں نے اپنا حال ،
اپنے دوست مشہور صحابی حضرت عثمان بن عفیف رضی اللہ عنہما سے بیان کیا آپ نے
فرمایا جاؤ شوکر کے دو رکعت نماز ادا کر ۔ پھر درود شریف پڑھ کر یہ دعا اَللَّهُمَّ إِنِّي
اُس نے عمل کیا اور اُس کے بعد خلیفہ راشد کے دروازے پر آیا تو وہاں اُنہوں نے
آگے بڑھ کر استقبال کیا اور اُس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پاس خاصہ فرش پر بٹھایا اور اُس
کی حاجت پوری کر دی اور فرمایا تمہیں جو بھی ضرورت ہو مجھے کہنا تاکہ پوری کر دیا کروں
اور وہ شخص خوش خوش اپنے دوست کے پاس گیا اور کہا جَزَاكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ
اُس نے میری سفارش کی ۔ اُنھوں نے فرمایا وَاللَّهِ میں نے کوئی چیز اس کے بغیر " حدیث
من البصر " نہیں کی ۔ صرف میں نے اس پر قیاس کیا کہ حضور ﷺ کا وہ فرمان ،
واجب الاذعان قائم مقام توسل اور فداء موجب قضاء حاجات اور سبب نجات
ہمیشگی ہے اور عل مُرادات میں اکبر اعظم ہے ۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِبَيْتِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ
لِيَجِيءَ رَجْعَتِي يَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَسْأَلُ بِكَ اِلَى رَجْعَتِي
حَاجَتِي هَذِهِ يَا مُعِزُّ الْعَظِيمِ يَا بَعْثَ الرَّسُولِ الطَّاهِرِ
اللَّهُمَّ شَفْعَةً فِيَّ يَا مُجَاهِدُ هَذَا ط سید " صلی اللہ علیہ وسلم "

امام تاج الدین سیکی شافعی اَنَّا اللَّهُمَّ هَذَا آخِرُ عَمَلٍ مِّنْ بَيْنَا هُوَ گئے ایک شخص
بیت اللہ شریف کے بعد حاضر خدمت ہوا ۔ آپ نے عرض میں شافعی کے احوال و

واقعات پوچھے تو اس نے من و عن تباہے، بعد ازاں اللہ ربہ المتورہ کا ذکر چھیڑ دیا ہے
خوجیاں ستم کیا طیبہ نظر میں پھر گیا چھیڑ کے پروہ حجاز دیں کی چیز گائی کیوں
زار نے بتایا مجھے مواجہہ شریف میں حاضری کی کیفیت اور صلوة و سلام روضہ اطہر
کو مس کرنے کا شرف اور بوسہ کی سعادت بھنور نور، صاحب الشرف و الشرف نصیب
ہوئی۔ یہ سن کر آپ پر کیفیات محبت طاری ہو گئیں تو فرمایا۔ وہ کو نہا تھ تھا جو روضہ
اطہر سے کس جہاں اس نے ہاتھ آگے بڑھایا تو آپ نے فرط محبت سے چوم لیا اور
اپنی آنکھوں سے لگایا۔ کس ہوتے ہی آنکھوں میں ٹوڑا گیا۔ نابینا سے بینا ہو گئے۔
○ جانا چاہیے کوئی عبادت اور دُعا بارگاہ الہی میں قبول نہیں ہوتی جب تک محبوب
نہ ہوگا رُفقی تاج و ازادہ مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وسیلہ الہی، ذاتی، صفاتی پیش نہ کیا جائے
اور اول آخر درود پاک پڑھنا قبولیت کے لیے ایک افضل ترین وسیلہ ہے۔
☆ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت مبارکہ سے قبل اور حیات طیبہ میں اور بعد از وصال
مبارک ہر تین اودار میں مقبولان بارگاہ اقدس کا یہ طریق رہا ہے کہ اس وسیلہ جلیلہ سے
رب کریم نے سب کی نجات کو آسان فرمایا کسی کو محروم نہیں رکھا ہے

استغاثۃ حیات الدارین فی شرف المذکورین بِیَدِ الْاَوَّلَیْنِ مُحَمَّدٍ وَرَسُولِہِ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّحِیَّۃُ وَاحْسَنُ الشَّأْوَ
بکار خوش حیرانم اَعُوْذُ بِیَا رَسُوْلَ اللہ
ندام مجھ کو بھلے، نہ دارم مجھ تو کا وائے
اگر رانی و گروانی ملامم انت سلطان
چومر گم نخل جاں سوز و بہا دم رانہاں سوز
گوانے ہمہ اے سلطان با شہد کرم نالاں
چومر شرفانہ العیز و بلائے بے امان خیزو
پریشام پریشام اَعُوْذُ بِیَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
توئی خوساز و سامانم اَعُوْذُ بِیَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
در چیزے نے دام اَعُوْذُ بِیَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
نریز و برگ ایمانم اَعُوْذُ بِیَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
تہی داماں گردانم اَعُوْذُ بِیَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
بجویم از تو در دام اَعُوْذُ بِیَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وصایت سائل ہے پر، توئی سلطان لا تشہر
شہا بہرے ازیں خواہم اَعُوْذُ بِیَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
محل اشرفۃ الیوم فی القادری
محل اشرفۃ الیوم فی القادری

حدیث پاک: بسند صحیح، اکبر ابی شیبہ علیہ الرحمۃ نے روایت کی۔
☆ ایک مرتبہ بعد مصلحت خلافت فاروقی قحط پڑا حضرت بلال بن حارث مرنی ہوا
کہ اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کہ بعد درود و سلام عرض کماں ہوئے یا رَسُوْلَ اللہ وَالتَّحِیَّۃُ
لَا اَمْرَکَ عَامِلٌ قَدْ هَلَکَ وَاَدَّ یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمت کے لیے بارش
طلب کریں کہ وہ ہلاک ہو رہی ہے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے خواب میں زیارت سے
مشرق فرما کر فرمایا کہ عمرہ روضہ اطہر سے کہنا کل بارش ہوگی تو پھر ایسا ہی ہوا۔
☆ مشہور محدث ابو الجوزاء نے بروایت اوس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا۔
ایک مرتبہ اللہ ربہ المتورہ میں سخت قحط پڑا تو لوگ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ روضہ اطہر پر حاضر ہو جاؤ اور چھت سے
ایک درہم آسمان کی طرف کھول دو تا کہ آسمان اور قبر اطہر کے درمیان کوئی آڑ نہ رہے
لوگوں نے ایسا ہی کیا جس طرح فرمایا گیا تھا تو اسی وقت بارش ہوئی اور جل ٹھل ہو گیا۔
کھیتیاں سرسبز ہو گئیں اور اونٹ موٹے ہو گئے اور یہ سال عالم الفتن کے نام سے مشہور
ہو گیا۔ توجہ، توئل کے ایسے کثیر واقعات صحابہ احادیث پاک میں موجود ہیں۔
☆ سید فاروق اعظمؓ اَلْاَن نَسُوْا سَلُّ بِعَوْنِکَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دُعا فرمایا
کہ تے۔ ایک مرتبہ آپ کے عہد نبیوں میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط پڑ گیا۔ تو آپ نے
دُعا کی۔ اے اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہم تیرے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شفعہ و حکم چھاپنا عباس رضی اللہ عنہما
کے مبارک وسیلہ جلیلہ سے بارش چاہتے ہیں تو رب کریم نے اس کو شرف قبولیت سے
اب ہم وسیلہ بناتے ہیں تیرے پیارے نبی کے چھاپان کا۔ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حلہ علامہ بدر الدین عمود الدینی رحمۃ اللہ علیہ نقل کردہ روایت سے ثابت ہے۔ سیدہ فاروقی اعظمہ کا حکم نبی
حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو دیا گیا کہ وسیلہ سے امان کا واضح کرتا ہے کہ یہ توئل صروت جملہ علیہ الصلوٰۃ
و السلام سے خاص نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شرف قبولیت کے وسیلہ جلیلہ سے بھی دُعا جائز ہے۔
ابن سعد نے الطبقات میں ذکر کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے
صحابی حضرت زید بن ابی اسود رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ میں نے اپنے صاحبزادے کو فرمایا کہ میں نے اپنے

طریقہ حاضری درگاہِ رحمۃ اللعالمین

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

○ مسنون طریقہ کے مطابق اپنی حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر باب السلام سے داخل ہوں اور سب پہلے مسجد نبوی شریف میں نوافل تحیۃ المسجد ادا کر لیں اور پھر سر جھکا کر موقوفہ ہوں اور شانِ جمال کو بھی نگاہ میں رکھے ادب، تعظیم، محرم و انکاری بحالت گریہ و زاری حضور قلب کے ساتھ سر جھکا کر صلوٰۃ و سلام عرض کرے۔

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

①

الصلوة والسلام عليك يا منجى الله

الصلوة والسلام عليك يا نور الله

②

الصلوة والسلام عليك يا رحمة للعالمين

الصلوة والسلام عليك يا مولا بيت النبوة

الصلوة والسلام عليك يا سيد المرسلين
الصلوة والسلام عليك يا امام المتقين

③

الصلوة والسلام عليك يا سيد الارض والسماء
الصلوة والسلام عليك يا نبيا وادما بين الطين والمار

④

الصلوة والسلام عليك يا دليل الحاضرين
الصلوة والسلام عليك يا دليل المتحيرين

⑤

الصلوة والسلام عليك يا حاكم النبين
الصلوة والسلام عليك يا شفيع المذنبين

⑥

الصلوة والسلام عليك يا طاه
الصلوة والسلام عليك يا يسر

○ الصلوة والسلام عليك ايها النبي السيد الكريم والرسول العظيم الرؤوف الرحيم ورحمة الله وبركاته الصلوة والسلام عليك يا نبينا ونبينا وقرآنا عينا يا رسول الله الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله، الصلوة والسلام عليك يا جمال ملك الله، الصلوة والسلام عليك يا خير خلق الله، الصلوة والسلام عليك يا شفيع المذنبين عند الله الصلوة والسلام عليك يا من امر الله تعالى رحمة للعالمين وقد قال في شان حقك يا رسول الله يا حبيب الله ولقائهم اذ قالوا انفسهم جاءوك فاستغفر والله واستغفر لهم الرسول كبرياء الله يا رحيم

الصلوة والسلام عليك يا طاه، الصلوة والسلام عليك يا يسر، الصلوة والسلام عليك يا مقدم جيش الانبياء والمرسلين وها انما استغفر

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِنْ ذَنْبِي وَمِنْ عَمَلِي مُسْتَشْفِعًا وَمُسْتَجِيرًا
إِلَيْكَ إِلَى رَبِّي فَاسْقَ لِي يَا شَفِيعَ الْأُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغَمَةِ يَا سِرَاجَ
الظُّلْمَةِ أَجِرْنِي بِهِ يَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ يَا حَيُّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتُكَ
زَائِرِينَ وَقَصِدْتُكَ رَاغِبِينَ وَعَلَى بَابِكَ السَّالِّي وَالْقَائِمِينَ بِحَقِّكَ
عَارِفِينَ فَلَا تُرَدُّنَا خَائِبِينَ وَلَا عَن بَابِ شَفَاعَتِكَ مَحْزُومِينَ
يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ فِي الْيَوْمِ الْمَشْهُورِ أَنْتَ الْحَبِيبُ
يَا حَبِيبَ اللَّهِ أَنْتَ الشَّفِيعُ يَا شَفِيعَ اللَّهِ أَنْتَ الْمُسْقَى الَّذِي تُرْحَمُ شَفَاعَتُكَ
عِنْدَ الصَّخْرَةِ مَا زِلْتَ الْقَدَمُ أَشْهَدُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ
وَأَدَيْتَ الْأَمَانَةَ وَلَصَحَّتْ الْأَمَّةُ وَكَفَّتْ الْغَمَةُ
الصلوة والسلام عليك يا سيد الأنبياء والمرسلين والصلية
المقربين ورحمة الله وبركاته
"ابن دما" تحفة المشوق إلى النبي المزار "ص ۳۸۵ پڑھے۔"

☆ پھر آہستہ آہستہ ہاتھ نماز کی طرح باندھے ہوئے ظلمات طریق سے مواجہہ شریف
کے سامنے کھڑے کھڑے یوں عرض کریں یا رسول اللہ یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ
تبارک و تعالیٰ نے آپ پر جو نازل کیا وہ آپ نے ہمیں پہنچایا۔ "مہم نے سنا اور مانا اور
بسر و چشم قبول کیا اس میں یہ آیت کریمہ بھی ہے لہذا میں بفضیلہ تعالیٰ حاضر ہو گیا ہوں۔
صدق اللہ مولانا العظیم الکرمیہ لا۔ پھر لیں کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ يَا اَللّٰهُ
يَا كَرِيْمُ قَوْلِكَ حَتَّى لَا لِيَنَّكَ اَللّٰهُمَّ يَا رَافِعِي وَسَعْدِيكَ ع بعد ازاں
زبان سے آہستہ آہستہ یہ آیت کریمہ پڑھے وَلَوْ اَنْتُمْ اِذْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ
جَاءَ مَوْلَاكُمْ فَاسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوْجَدُوا اللَّهَ
قَوَّابًا رَّحِيْمًا اور عرض کرے۔

علمہ ملاحظہ فرمائیے کہ کتاب شلاب واز المصیر میں اور قادی حاکم میں ہے یَقِفُ كَمَا يَقِفُ فِي
الصلوة ایسا کہ اس میں نماز میں ہاتھ باندھے ہوئے ظلمات طریق کا بیان ہے۔

وَلَوْ اَنْتُمْ اِذْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

جَاءَ مَوْلَاكُمْ

فَاسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ

وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُولُ

لَوْجَدُوا اللَّهَ قَوَّابًا رَّحِيْمًا

"الشیخین الکرمین، وزیرین حلین کا وسیلہ حلیہ"

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِنْ ذَنْبِي وَمِنْ عَمَلِي مُسْتَشْفِعًا وَمُسْتَجِيرًا
إِلَيْكَ إِلَى رَبِّي فَاسْقَ لِي يَا شَفِيعَ الْأُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغَمَةِ يَا سِرَاجَ
الظُّلْمَةِ أَجِرْنِي بِهِ يَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ يَا حَيُّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتُكَ
زَائِرِينَ وَقَصِدْتُكَ رَاغِبِينَ وَعَلَى بَابِكَ السَّالِّي وَالْقَائِمِينَ بِحَقِّكَ
عَارِفِينَ فَلَا تُرَدُّنَا خَائِبِينَ وَلَا عَن بَابِ شَفَاعَتِكَ مَحْزُومِينَ
يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ فِي الْيَوْمِ الْمَشْهُورِ أَنْتَ الْحَبِيبُ
يَا حَبِيبَ اللَّهِ أَنْتَ الشَّفِيعُ يَا شَفِيعَ اللَّهِ أَنْتَ الْمُسْقَى الَّذِي تُرْحَمُ شَفَاعَتُكَ
عِنْدَ الصَّخْرَةِ مَا زِلْتَ الْقَدَمُ أَشْهَدُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ
وَأَدَيْتَ الْأَمَانَةَ وَلَصَحَّتْ الْأَمَّةُ وَكَفَّتْ الْغَمَةُ
الصلوة والسلام عليك يا سيد الأنبياء والمرسلين والصلية
المقربين ورحمة الله وبركاته
"ابن دما" تحفة المشوق إلى النبي المزار "ص ۳۸۵ پڑھے۔"

○ اللہ بھجائے کے ہاں جس طرح رسول کریم ﷺ ہمارے لیے وسیلہ ہیں بعد
اسی طرح سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ہمارے لیے بارگاہ
ہدایت میں وسیلہ اور واسطہ۔ ادب کا تقاضا یہ ہے کہ جب ہم رسول کریم ﷺ
کا ذکر کرتے ہیں تو شیخین کرمین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام پیش
کرنے کے بعد ان سے عرض کریں تاکہ وہ رسول رحمت ﷺ سے ہمارے لئے
درخواست کریں۔ براہ راست رسول پاک ﷺ سے سوال کرنے کی نسبت
یہ حاجت کے پورا ہونے میں زیادہ افضل و اعلیٰ ہے اور ادب اور قبولیت میں
قریب تر ہے۔ اور کثیر برکات و خیرات کا مستوجب ہے۔

☆ زیارت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لئے یہ دعا ہے
○ اب ذرا دائیں ہاتھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت کراؤ
کریں اور بارگاہ صدیقی میں یہ سلام عرض کریں۔

مے الشیخین کرمین، وزیرین حلین کا وسیلہ حلیہ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوْلَهُم بِالْصَّدِيقِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَفْضَلَهُم بِالْشَّحِيقِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَى الْإِمَامِ الصِّدِّيقِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ بِالْتَّحْقِيقِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْمُشَاهِدِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ

☆ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَاجَ الْعُلَمَاءِ الْمُرْشِدِينَ - السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ
رَسُولِ اللَّهِ ثَانِي اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَفَقَّقَ مَالَهُ
كُلَّهُ فِي حُبِّ اللَّهِ وَحُبِّ رَسُولِهِ حَتَّى تَخَلَّلَ بِالنَّبَاةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ
وَمَحَلَّكَ وَمَأْوَاكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ صَهِرَ
النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ ط
☆ زيارت سيدنا عمر فاروق اعظم " رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ ط
○ اس کے بعد دائیں طرف ایک ہاتھ اور ہسٹ کر بوجہ شریف کے سامنے حضرت
عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی زیارت کریں اور سلام بدیں الفاظ عرض کریں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَعْدَلَ الْأَصْحَابِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُزَيَّنَ السُّبْرِ وَالْحَرَابِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْجَاهِدِينَ وَغِيظَ الْمُتَّقِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَزَّ الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِي الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَاءِ

○ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا الْوَفِيقَ رَأِيهِ الْوَحْيَ وَالْكِتَابَ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكْتَسِرَ
الْأَضْيَانِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْأَرَامِلِ وَالْأَيْتَامِ
أَنْتَ الَّذِي قَالَ فِي حَقِّكَ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيًّا
لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا
وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَأْوَاكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ثَانِي الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصَهِرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ ط

○ تھوڑا سا دائیں طرف کھڑا ہو کر ان الفاظ مبارکہ سے سلام عرض کرے ۔
☆ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا وَرَثَةَ رَسُولِ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُعِينِي
رَسُولِ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا ضَمِيحِي رَسُولِ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
يَا رَفِيقِي وَمُشِيرِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُعَاوِنِينَ لَهُ
عَلَى الْقِيَامِ فِي الدِّينِ وَالْقَائِمِينَ بَعْدَهُ بِمَصَالِحِ السُّلُومِينَ جَزَاكَمُ اللَّهُ
أَحْسَنَ الْجَزَاءِ جِئْنَاكُمْ كَمَا نَسْأَلُ بِكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ لِيَشْفَعَ لَنَا
وَلِيَسْأَلَ رَبَّنَا أَنْ يَقْبَلَ سَعِينَا وَيُجِيبَنَا عَلَى مَلَّتِهِ وَيُمِيتَنَا عَلَيْهَا وَيَحْشُرَ
فِي دُمرَتِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ ط

أَنْتَ النَّبِيُّ الَّذِي تَرْجُو شَفَاعَتَهُ عِنْدَ الصُّرَاطِ مَا زِلْتَ الْقَدَمُ
وَصَاحِبَاكَ وَلَا أَتَهُمَا أَبَدًا مِنْهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مَا جَرَى الْقَلَمُ
○ جَنَّتِ الْبَقِيعُ مِیں سلام عرض کرنے کے بعد قرآن مجید کی آیات کریمہ کی تلاوت کر کے
اُور درود تاج شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے اور دعا مانگے ۔
☆ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْبَقِيعِ وَيَا أَهْلَ الْجَنَاتِ الرَّفِيعِ أَنْتُمْ الشَّاهِدُونَ
وَحُجَّتُ إِنْشَاءِ اللَّهِ بِكُمْ لَا حَقُّونَ الْبَشَرُ وَبِأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ
فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ أَنْتُمْ اللَّهُ تَعَالَى وَشَرَفُكُمْ اللَّهُ تَعَالَى
وَلَقَدْ فَهِمْنَا أَنَّ اللَّهَ كَرِيمٌ وَهُوَ أَعْلَمُ الرَّاحِمِينَ ط

○ سبز گنبد پر ملائکہ کا نزول اور درود شریف کی بارش۔

ستر ہزار صبح میں، ستر ہزار شام، یوں بنگی زلف رخ آفتوں پر کی ہے
محبوب رب عرش ہے اس ستر قبیل میں پہلو میں جلوہ گاہ حقیق و عطر کی ہے
چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود پلے ہیں پہرے بدلی میں بارش درود کی ہے
سکھین کا قرآن ہے پہلے ماہ میں جھڑکتے ہیں تارے بجلی قمر کی ہے

☆ الدر الثمینہ فی تاریخ المدینہ : بروایت شہناک کتب الکبار ص ۱۸۸

○ ہر صبح ستر ہزار فرشتے آسمان سے اتر کر مزار اقدس حضور پر نور ﷺ کا طواف کرتے اور ارگرد خوشی سے جھومتے اور اپنے پروں کو تعویذ مبارک سے لگاتے اور مس کر کے برکت حاصل کرتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں اور پھر شام کو واپس چلے جاتے ہیں۔ شام کو اور ستر ہزار ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور خوشی سے جھومتے اور اپنے پروں کو پھیلا کر قبر اطہر سے مس کرتے ہیں اور ساری رات درود شریف پڑھتے اور پھر صبح ہوتے ہی واپس آسمان پر عروج کر جاتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ جس گروہ مٹھنی کی حاضری ہو گئی پھر قیامت تک اُنکی باری ہمیں آئے گی۔

”حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ حبیبانی علیہ الرحمۃ نے حلیۃ الاولیاء میں اس حدیث پاک کو نقل کیا۔“

اللہ اکبر شان محبوبی، حدود و قیود، اعداد و شمار کے حساب یہاں ختم ہو جاتے ہیں ستر ہزار صبحی اللہ ہے سال کے ماہ - ماہ کے دن - دن کے گھنٹے اور لمحوں اور ہر لمحہ میں ستر ہزار ملائکہ کا درود شریف ہمہ وقت اللہ سبحانہ کو نکالی ہی جاتا ہے۔

☆ مروی ہے کہ آسمان میں ایک نہر جینوہ ہے۔ بینا روح القدس جبرائیل امین علیہ السلام روزانہ علی الصبح اس میں غسل کرتے ہیں اور باہر آکر جب اپنے پروں پر دھواں پڑتا ہے تو اس سے ستر ہزار پانی کے قطرات ٹپکتے ہیں۔ رب فو الجلال والاكرام ہر قطر سے ایک نواری فرشتہ پیدا فرماتا ہے اور یہی وہ فرشتے ہیں جو بیٹ المعمور کا طواف کرتے اور صلوات سلام عرض کرتے ہیں۔ یہ تمام فرشتے مع جبرائیل علیہ السلام سب آپ ﷺ کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔

کے در سے جھڑکتے ہوئے نواری پھول ہیں۔

بیت المعمور : عرش عظیم پر نواری ملائکہ کا قبضہ ہے۔ کعبۃ اللہ المشرقة کے بالکل عین اوپر ہے اگر وہاں سے کوئی چیز گرانی جائے تو کعبۃ اللہ المبارک کی چھت پر گرے۔ روزانہ بیت المعمور کا طواف ستر ہزار فرشتے کرتے ہیں اور پھر یہی فرشتے صلوات و سلام کے لیے حاضر و درمحل ہو جاتے ہیں۔ کعبۃ اللہ اور بیت المعمور کا طواف قائم مقام و صوبہ اور زیارت قبر اور سر پر آرائے نبوت و رسالت ﷺ قائم مقام صلوات ہے۔ ستر ہزار ملائکہ نواری

جب بیت المعمور کا طواف ”وضو“ کر لیتے ہیں تو وہی ملائکہ نواری تاجدار مملکت شریعت، شہنشاہ نبوت و رسالت، شاہ اقلیم شفاعت، محبوب رب کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور سبز گنبد کی زیارت کے لیے اترتے ہیں اور حاضری دیتے ہیں۔ ستر ہزار گاہ نواری گروہ صبح کو خوشی سے جھومتے اور زبان سے درود شریف کے کلمات سے نغمے گاتے ہیں اور مرقہ مصطفویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے پروں سے ڈھانچتے اور مس کرتے اور پھر شام کو اللہ سبحانہ کے حضور پہنچ جاتے ہیں اور اسی طرح دوسرا گروہ ”ستر ہزار“ کا شام کو اسی شان و شوکت اور شوق و ذوق سے بیت المعمور کا طواف کر کے رسالت مآب ﷺ کی جناب میں پہنچ جاتا ہے اور یہ سلسلہ تا قیامت قیامت جاری و ساری رہے گا۔ جو ایک بار بار یا سب حضور رسالت ہو گیا تو پھر اس کی قیامت تک باری نہیں آئے گی اور وہ باعث رشک قدسیاں بن گیا۔

☆ آجر الامم حضرت اسرافیل علیہ السلام کے حضور چھوٹے پرستار پہلے مصر میں کیمین مندر رسول اللہ ﷺ کے حضور پہنچے اور ان سے ان ہی ستر ہزار ملائکہ نواری کے جلو میں رب العرش عظیم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ ”مروی عن اللہ علیہ السلام“

○ بروایت شہناک کتب الکبار ص ۱۸۸

حَتَّىٰ إِذَا انشَقَّتْ عَنْهُ الْاُصْنُ حَرَجَ فِي سَبْعِينَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يُرۡفَعُوۡنَہُ

☆ حضور سرور کون و مکان و سرور انس و جان علیہ السلام کے ایک جانب سیدنا ابوبکر صدیق اکبر اور دوسری جانب سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ہوں گے اور ستر ہزار ثوری فرشتوں کے جلوہ "جبرئیل" میں یوں چلیں گے جیسے وہاں کو بجال ناز و اعزاز و بغایت فرحت و سرور اور بصد شکر و احتشام لایا جاتا ہے۔

☆ شیخ الشیوخ ہند شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں۔
① چون بعبودت سے گرد و از قبر شریف بیرون آمد میان ستر ہزار فرشتگان رفعت کند اورا۔ رفعت در اصل معنی بردن عروس را بخانه زوج۔ مراد ایں جاکہ بران محبوب است پیش محراب یعنی محبوب رضی اللہ عنہ را بدر گاہ محراب رب العزت جل شانہ تعالیٰ علیہ السلام۔
② قلب اطہر محمد مصطفیٰ رضی اللہ عنہ جہاں حقیقت محمدیہ علیہ السلام عاشق و معشوقہ کھی گئی ہے یہ عالم قدس کا کعبہ ہے اور قاسب اطہر عالم انس کا حرم ہے تو اہل دل کا کعبہ و حقیقت قلب انور ہے جو کعبہ کا کعبہ ہے۔ جو بھی اس حرم میں بشرط محبت، ادب و اخلاص پہنچا وہ ہر دو کو نیک اور تقویٰ کی آفات سے مائون و محفوظ ہو گیا اور پھر جنتِ قلم میں اللہ تعالیٰ کا منظور اور محبوب ہو گیا۔ سلطانِ عالمین سرکارِ ہائے کائنات نے کیا عمدہ فرمایا ہے۔

کعبہ را در دل بہ بینم جان کلمہ بروئے فدا
در مدینہ دامنم ہم محبت یا مصطفیٰ
حکمت :- ستر ہزار کے عدد مبارک میں !

☆ سیدہ فاطمہ بنت اسد والدہ معظمہ سیدنا علی مرتضیٰ علیہ السلام کے جنازہ میں ستر ہزار ملائکہ ثوری نے شرکت کی اور حضور علیہ السلام نے اپنی صفتِ بقیہ کا طہر فرماتے ہوئے اپنی اہل بیت کی بشارت دی۔

☆ حدیث :- مشورۃ با شفاعت میں "معراج کی شب، ربِ عظیم نے عرشِ عظیم پر اپنے محبوب رضی اللہ عنہ سے ستر ہزار کی بخشش کا وعدہ فرمایا اور ستر ہزار کے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار کامزید مژدہ منایا اور یہ تین بار ایسا ہو گا کہ مشورہ بھی تین بار ہو گا۔" مصدقہ الحدیث پاک صحیح عالم برزخ میں عذابِ قبر سے نجات کے لئے ستر ہزار

کلمہ طیبہ کی تعداد بیان فرمائی گئی۔ یہ ایصالِ ثواب اہل سنت و جماعت کا شعار ہے۔

☆ استغفار کا انتہائی عمدہ بھی سیدنا فرمایا گیا۔ "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ وَأَسْتَغْفِرُكَ وَأَسْتَغْفِرُكَ"۔
① متعدد ثقہ روایات سے یہ بات پائے ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ زائر بارگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر ہو کر سلام عرض کرتے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے سلام کا جواب مرحمت فرماتے ہیں اور جواب کا سننا یا نہ سننا نازل کے لئے مدارج اور احوال پر منحصر ہے۔ اگر زائر نے کو کسی دوست نے سلام عرض کرنے کا کہا تو "فلاں بن فلاں" نام لے کر "وَسَلِّمْ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ" عرض کرے۔ رب قدوس خود اپنے محبوب کے غلاموں - نیاز مندوں کو اپنے حبیب پاک، صاحبِ لولاک "وَسَلِّمْ عَلَیْكَ" کے دربارِ کریمی دربارِ گہر بار میں بلاتا ہے۔ پھر یہ شانِ کریمی سے بعید ہے کہ اپنے در پر بلا کر رو کریں۔ آپ حضور علیہ السلام تو واسطہ عطا الہی ہیں۔ آپ ہی کے صدقہ سب کو رب کریم نے سب کچھ عطا فرمایا اور آخرت میں بھی سب کچھ عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ !
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِخَيْرِ أَسْمَاءٍ وَعَرِّضْ
مَوْلَانَا مُحَمَّدًا وَفِيكَ وَفِيكَ وَفِيكَ

☆ شرح معنی الثمین ثانی ابن عربی علیہ الرحمہ نے ایک حدیث میں تشریف لے گئے دیکھا کہ ایک لڑکا جو کشفِ کرامت میں مشہور تھا اچانک رونے لگا۔ وجہ درانت کرنے پر اس نے بتایا کہ میری ماں کو کچھ کام کرنا ہے اور مجھے اسے پہنچانے کے لئے جا رہی ہوں۔ آپ کے پاس ستر ہزار تہذیبیہ شاعرانہ حضور علیہ السلام سے ملے ہیں اس کی اس بات پر ہی ایصالِ ثواب کی بات لڑکا ہنسا۔ آپ نے ہنسنے کا سبب پوچھا تو کہنے لگا حضور ابھی نہیں نے دیکھا ہے کہ میری ماں کو فرستے ہوئے ہیں۔ اس واقعہ پر شیخ اکبر قدس سرہ العالیہ نے فرمایا کہ یہ روایت صحیح ہے۔

☆ "اس حدیث کی تصریح اس لئے کی گئی ہے کہ اس لئے کہ کشف کی تصدیق اس حدیث سے"۔
☆ حضرت عمر بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور و خلفہ ہوا انیسویں سے ہیں۔ آپ کے دو خلافت کو خلافتِ مشرق میں شمار کیا گیا ہے۔ آپ کو سال تک شام سے بارگاہِ رحمت تک "وَسَلِّمْ عَلَیْكَ" میں ایک قاصد بھیجا کرتے جو آپ "وَسَلِّمْ عَلَیْكَ" کے حضور حاضر ہو کر آپ کو سلام پیش کرتا اور شیخ عظیمی کے یہ بیان صحیح ہے۔ حضور علیہ السلام اکثر اوقات آپ سے ملاقات کرتے تھے۔ میں نے ان کو

خصوصیت کے ساتھ قوتِ جاوہر الی اللہ رکھ دی گئی ہے۔ اور محبت کے ساتھ آپ ﷺ کے دامن کو کپڑے والے (زجاج) کے ساتھ درود شریف پڑھنے والا اثرِ رب الہی سے محروم اور ناکام نہیں رہ سکتا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلٰم
 ۱۰۰ عَمَّا بَلَغْتَ، اُوکِیَا اَمْسَتْ اور عُمَیْنِ عُمَیْنِ نے حضورِ رؤفِ رحیم ﷺ کے کمالِ ادب و محبت سے مشکل ترین منازل بھر طے کیں۔ اور سُنَّتِ سُنَّتِ مَسْطُوفِیَّہِ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و التحیۃ پر استقامت کے ساتھ اس شاہراہِ محبت پر گامزن ہو گئے اور وظیفہٴ محبت درود شریف سے رطبُ اللسان ہو کر ان مشکل ترین لمحات کو آسان کیا اور پورے وثوق اور یقین کے ساتھ تَوَكَّلْ عَلٰی اللّٰہِ تَعَالٰی اس سفر میں پہنچا۔ مقصود و مطلوب ہو گئے اور اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے حضور پہنچ گئے اور اپنی منزل کے مشکل مسائل حل کر لئے۔ احادیثِ مبارکہ کے متعلق استفسار کرنے اور درود شریف پیش کرنے اور اجازتیں حاصل کیں اور جن صالحین کا ذکر تَنْزِیْلُ الرَّحْمَۃِ عَلَیْہِ وَکَرِ الصَّالِحِیْنَ ط جو بسبب نزولِ رحمت ہے، وہ جمالِ جہاں آراء کے نظاروں سے منور ہو کر علی قدر المراتب مقصود و حقیقی تک پہنچے اور اُس کے محبوب بن گئے۔

☆ اشیع ابو العباس مری: بانی سلسلہ عالیہ شاذلیہ علیہ رحمۃ اللہ واقع انوار قدسیہ میں فرمایا۔

○ اگر ایک لمحہ بھی رسول اللہ ﷺ مجھ سے پرشیدہ ہوں تو میں اپنے آپ کو مومن نہ جانوں۔ آپ روزانہ چوبیس گھنٹوں میں چوبیس ہزار درود شریف پڑھتے۔

☆ حبیبِ کردگار، مدنی تاجدار احمد مختار علیہ رحمۃ اللہ کی محبت میں فنا ہو کر شہرتِ دوام پا گئے۔ کتنے ہی ایسے خوش نصیب ہیں جنہوں نے باقاعدگی سے درود شریف کا وظیفہ اپنایا اور اُس پر تا دمِ واپس حاصل رہے اور درود شریف کی برکتوں سے مالا مال ہو گئے جس کسی نے تحفۃ الصلوٰۃ میں مندرج درود شریف و درود بان بنایا تو وہ بَصُطِہٴ تَعَالٰی اُسے ہمیشہ ایمان افزور، روح پرور اور شفا بخش پائے گا۔ چند واقعات پیش نظر رکھیں۔

☆ بمطابق آیتِ کریمہ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ہر مومن ولی ہے اور ہر ایمان والے کو سرکارِ مدینہ، سرورِ رحمت، ایشاد اللہ کی زیارت توفیق ہے خواہ اُس کو شعور ہو یا نہ

ہو۔ بَلَّغِ الْحَمْدَ ط مومن کو روحِ اقدس ﷺ کے قُرب اور فیض سے درود شریف پڑھنے اور نیکی کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ لے "تَعَالٰی لَیْسَ یُخْرِجُ مِنْ عِلْمِہٖ شَیْئًا" یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ مِنْ رَاسَتِہٖ اِلَیَّ الْعَصْرِ دُعا :- اے اللہ سبحانہ و تعالیٰ! درود شریف کا رنگ ہمارے قلوب میں اور درود شریف کا نور ہمارے قلب میں ایسا بنا دے جیسے تُو نے اپنی قدرتِ کاملہ سے رنگ اور خوشبو کو گلاب کے پھولوں میں نہایت ہی خوشنمائی سے بسایا ہے۔

۱۰۰ امام اعظم عظیم اعظم اقدم سیدنا عثمان ابن ثابت خوارزمی علیہ السلام و آلہٗ وَاٰلِہٖ وَسَلٰم

○ آپ بارگاہِ مَسْطُوفِیَّہِ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بعد حج بیت اللہ شریف، حاضر ہوئے تو اپنے بابِ السلام میں اُدیا کھڑے ہو کر یہ آیتِ کریمہ "وَلَوْ اَنَّہُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اِلٰی خُرُوجِیْ" تلاوت کی اور بارگاہِ رسالت میں اِن الفاظ سے سلام عرض کیا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلَیْکَ وَاَصْحَابِکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ تو حضورِ رحمتِ عالم و عالمیان ﷺ نے خصوصی دروہائی اور قلبی توجہ فرمائی اور رُبانِ مبارک سے باواز، دروہا طہر سے آپ کے سلام کا جواب دیا وَ عَلَیْکُمْ السَّلَامُ یَا اِمَامَ السَّلَامِیْنَ، آپ نے سنا تو آنکھوں میں آنسو اُبڑ آئے، نظریں جھٹک گئیں اور قلبِ مسرور ہو گیا تو پھر آپ کو ایسا نواز کر ہمیشہ ہی حضور رسالتِ پناہی فدائے رُوحی ﷺ کی زیارتِ خیر و برکت پچشمِ صوری و مَعْنَوِی ہوتی اور شاہدِ جمالِ عینی حسی میں مستغرق اور نظارۂ جمالِ بالکمال میں عیشِ شرارت سے زبان پر حضور ﷺ کا ذکر خیال میں حضور ﷺ کا ذکر اور ذہن میں حضور ﷺ کا تصور رہتا ہے

عہ سعیرہ قلب: ہمیشہ در ہمیشہ صلوة و سلام ہوں تیرے حبیبِ پاک پر جن کی بدولت نئے نور گئے
 ۱۰۰ یَا بُولَہٗ تَعَالٰی لَیْسَ یُخْرِجُ مِنْ عِلْمِہٖ شَیْئًا آپ ہی کے ذکرِ مستغرق بہاؤں، جب ہوتا ہوں تو آپ ہی کی طرح ملتی رہتا ہوں اور جب لگتا ہوں تو آپ ہی کے قولِ نقائشوں اور جب لگتا ہوں تو آپ ہی کی نقائشوں
 ۱۰۰ اَللّٰہُ تَعَالٰی اَمَّا بَلَغْتَ اَمْسَتْ اور عُمَیْنِ عُمَیْنِ نے حضورِ رؤفِ رحیم ﷺ کے کمالِ ادب و محبت سے مشکل ترین منازل بھر طے کیں۔ اور سُنَّتِ سُنَّتِ مَسْطُوفِیَّہِ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و التحیۃ پر استقامت کے ساتھ اس شاہراہِ محبت پر گامزن ہو گئے اور وظیفہٴ محبت درود شریف سے رطبُ اللسان ہو کر ان مشکل ترین لمحات کو آسان کیا اور پورے وثوق اور یقین کے ساتھ تَوَكَّلْ عَلٰی اللّٰہِ تَعَالٰی اس سفر میں پہنچا۔ مقصود و مطلوب ہو گئے اور اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے حضور پہنچ گئے اور اپنی منزل کے مشکل مسائل حل کر لئے۔ احادیثِ مبارکہ کے متعلق استفسار کرنے اور درود شریف پیش کرنے اور اجازتیں حاصل کیں اور جن صالحین کا ذکر تَنْزِیْلُ الرَّحْمَۃِ عَلَیْہِ وَکَرِ الصَّالِحِیْنَ ط جو بسبب نزولِ رحمت ہے، وہ جمالِ جہاں آراء کے نظاروں سے منور ہو کر علی قدر المراتب مقصود و حقیقی تک پہنچے اور اُس کے محبوب بن گئے۔

مازمہ چشم خود کہ جمال تو دیدہ ام
دستم بپائے خود کہ کویت رسیدہ ام
ہر دم ہزار بوسہ زدم دست خویش را
کو دامنست گرفتہ بوسیت کشیدہ ام

☆ بانی سلسلہ اربعہ پشت اہل بہشت حضرت عثمان بکرونی رحمۃ اللہ علیہ

○ محبت و ادب کے تمام مراحل کے الہیہ الشورہ راد اللہ شرفاً و توفیراً جب بارگاہِ حشر علیہ السلام میں حاضر ہوئے تو دین تک درود شریف پڑھتے رہے تو پھر مواجبہ شریف میں نہایت عجز و انکاری و بغایت تعضر و وزاری الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ طے سلام عرض کیا تو ازراہِ رحمت جواب آیا و علیکم السلام یا شمس الکائنات اور آپ کے خلیفہ اٹھل و اٹھل خواجہ خواجگان البید رحیمین الدین جی جی امیری قدس سرہ الباری نے جب بارگاہِ رسالت میں معلوۃ و سلام عرض کیا تو جواب پایا و علیکم السلام یا قطب المشایخ اور فرمایا ہم نے تجھے سلطان الہند بنایا۔ آپ ملک ہند کی ولایت کے تاجدار ہیں۔ جن کی نگاہ فیض سے کروڑوں ولایت پائے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم

☆ امام طریقت قطب دوران شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

○ آپ مشہور اجلہ اولیاء مسطور سلسلہ عالیہ شاذلی کے بانی اور صاحبِ حرب و جہاد مولفِ دروہاج شریف ہیں۔ بارگاہِ رسالت کے ہر وقت حاضر تھے۔ آپ پانچ نمازیں سرورِ باریات رحمۃ اللہ علیہ کی اقتداء میں ادا فرماتے۔ آپ مقبول بارگاہِ خلافتی اور مجدد گاہِ محمدی تھے۔ رحمۃ اللہ علیہ امام داعیِ اصفہانی نے محاضرات میں سیدنا ابو الحسن علی شاذلی علیہ السلام سے نقل کیا۔

○ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ مسجد اقصیٰ میں سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد اقصیٰ کے باہر صحنِ حرم کے وسط میں ایک تخت بچھایا گیا ہے اور فوج در فوج مخلوق کا ارشاد عام ہونا شروع ہو گیا ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں منصورِ حلاج کی سوا ادبی کے بارے میں سفارش کے لئے حاضر ہو رہے ہیں اور تخت پر تنہا ہمارے حضور رحمۃ اللہ علیہ رونق افروز ہیں اور اولوالعزم

میں نہیں ٹھہر گیا۔ ان پاک ہستیوں کی باتیں سننے لگا۔ میں نے یہ منظر دیکھ کر یقین کر لیا کہ میرے حضور رحمۃ اللہ علیہ قدر و منزلت میں سب سے بڑھ کر ہیں اور متعجب تھا کہ یہ کتنی بڑی عظمت و جلالت شان کا مظاہرہ ہے تو ناگہاں کسی نے مجھے پاؤں کی ٹھوکر ماری جس کی ضرب سے میں بیدار ہو گیا تو دیکھا کہ وہ مسجد اقصیٰ کا منظر تھا جو تندرہ میں روشن کرتا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ کیا تعجب کرتا ہے کہ یہ سب حضور رحمۃ اللہ علیہ کے نور سے ہی تو پیدا ہوئے ہیں۔ یہ سن کر مجھ پر کیفیت طاری ہو گئی اور جب مجھے افادہ ہوا تو میں نے منقلم کو تلاش کیا مگر اسے نہ پایا۔ "تغیر روح الہیان"۔

○ آپ درود شریف کے غافل تھے اور روزانہ چالیس گزار مرتبہ درود شریف پڑھتے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم

☆ شیخ سیدی احمد البکیر ابو الحسن قادری شافعی رحمۃ اللہ علیہ

○ آپ کا سلسلہ نسب انیس واسطوں سے مولائے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ و جبرئیل اکرم سے ملتا ہے اور آپ نجیب الطریقین ساوات کرام سے ہیں اور اپنے زمانہ کے مشہور اولیاء فقیہ اور محدث تھے۔ عزت نسب محمدیہ سے مفتخر اور شرف ولایت احمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ممتاز و معزز تھے۔ ۵۵۵ ہجری القدر میں حج بیت اللہ شریف کی سعادت کے بعد مدینۃ الرسول بارگاہِ رحمت عالم و عالمیان رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوئے تو مواجبہ شریف کے سامنے ادا کھرے ہو کر عرض کیا۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیبہ یا رسول اللہ و علی آلک و اصحابک یا حبیب اللہ طور و ضیاء طہر سے نما و علیک السلام یا ولدی کو سنا تو یہی کیفیت اور عشق و محبت سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے اور دہر شوق اور کبیر ذوق سے والہانہ فی الہیہ یہ یہ اشعار زبان پر جاری ہو گئے۔ اور مؤذبانہ انداز میں عرض کئے۔

فما حالہ البعد و فی کنت ارساہا
فما حالہ الان صلی و فی ذابقی

ہذہ فوبکہ الاشباح قد خلوت
فما حالہ ذابقیہ کہ تعلق بہا شفی

میں دوری کی حالت میں آستانہ ہی کے بلے اپنی راہ پر چلا گیا اور وہاں پہنچا۔

○ اتنا عرض کرنا تھا تو ظہر تک لہ ایک الشیعی ^{رحمۃ اللہ علیہ} فقہا تھا تو رؤف رحمہ نبی ^{صلی اللہ علیہ وسلم} نے شانِ رحمت سے پناہ دست مبارک بابر نکال دیا اور آپ نے محال ادب محبت سے ٹھاکر کیا اور بوسہ دیا نبی الرحمتہ ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کے اس معجزہ کو نوے ہزار آدمیوں نے دیکھا اور زیارت کی ان میں حضور غوث الثقلین بھی موجود تھے۔ آپ کا مقبرہ عراق کے علاقہ واسطہ بطارح، مقام حسن اُتم علیہ میں بوسہ گاہ خلافت و ولایت ہے۔ "زیارۃ النبی"

یہیں ایسا واقعہ بھیجہ الاسرار شریف میں غوث الثقلین شہنشاہ ولایت سرکار ائمہ محمد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا امام ابو الحسن السید نور الدین علی قدس سرہ النورانی نے لکھا ہے۔ ^{رحمۃ اللہ علیہ} "تہذیب الامم شریف"

☆ شیخ آدم بخوری نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ الباری ط

○ امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی ^{رحمۃ اللہ علیہ} کے فیض یافتہ، منظومہ نظر اور اچلہ خلعا سے ہیں۔ جب مدینہ منورہ دربار رسول ^{صلی اللہ علیہ وسلم} پر حاضر ہوئے تو روضہ اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دروازہ از خود کھل گیا اور آپ اندر گئے تو حضور اقدس ^{صلی اللہ علیہ وسلم} نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک بابر نکال کر شیخ کو دست بوسی کی سعادت بخشی یہ واقعہ وہاں موجود تمام حاضرین نے دیکھا۔ "روضۃ القیومہ صفحہ ۵۴۱"

صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

☆ السید نور الدین مکی شریف علیہ الرحمۃ اللطیف نے اپنے والد قدس سرہ اللہ علیہ کے متعلق لکھا

○ جب روضہ مقدسہ پر حاضر ہوئے تو بارگاہِ رحمت میں نہایت ادب سے صلوٰۃ و سلام پیش کیا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو مارے مجمع نے جو وہاں حاضر تھے سنا کہ روضہ اطہر سے ^{رحمۃ اللہ علیہ} "وعلیکم السلام یا ولدی ط"

کی آواز آئی۔ ایسے کثیر واقعات مقبول بارگاہ سے منقول اور مسموع ہیں۔

بغیر ماثیہ سے آپ قناتی الرسول بارگاہ محبوب کے ہر وقت حضور نبی اور عامل و رد و پاک تھے۔ عرض کرتی تھی۔ اب میں خود بارگاہِ رحمت میں حاضر ہو گیا ہوں۔ دست مبارک نکالنے تاکہ میرے ہر نہایت کو چوم کر چلاؤں اور آواز سے بہرہ مند ہوں۔ حالہ آپ کی قبر محنت اللہ علیہ ^{رحمۃ اللہ علیہ} کے پابندی ہے

☆ ایشیخ ابو نصر عبد الواحد الکرمی ^{رحمۃ اللہ علیہ} قدس سرہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

○ جب میں حج سے فارغ ہو کر زیارت کے لیے حجرہ مطہرہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایشیخ ابو جبریا ربگری تشریف لائے اور خواجہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ تو میں نے حجرہ مطہرہ سے حضور والا صفات ^{رحمۃ اللہ علیہ} کی آواز سنی فرمایا ^{رحمۃ اللہ علیہ} "وعلیک السلام یا ولدی ط"

☆ ایشیخ ابراہیم بن شیکان علیہ رحمۃ اللہان ط

○ جب روضہ مطہرہ میں حاضر ہوئے تو سلام عرض کیا تو روضہ مقدسہ سے جواب آیا ^{رحمۃ اللہ علیہ} "وعلیک السلام ط" کتنے خوش بخت اور خوش نصیب ہیں یہ لوگ۔ جو سلام کے جواب سے نوازے جاتے ہیں۔

بہر سلام کمین رنجہ در جواب آن نب
کہ صد سلام مرا بس یکے جواب تو

صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

☆ ایشیخ الکبیر حضرت ابراہیم بن شامیت علیہ السلام ط

○ مشہور بزرگ مکہ معظمہ میں قیام پذیر تھے اور ساٹھ سال سے لگاتار حج بیت اللہ شریف کے بعد بارگاہ رسالت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا کرتے اور حضور ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کے ہاں بطور مہمان رہا کرتے۔ اور حضور ^{صلی اللہ علیہ وسلم} بھی ان کو خصوصیت سے نوازتے عجیب شان مجتہد اور رکھنے والے بزرگ تھے۔ شب و روز اس ہزار درود پاک پڑھا کرتے ایک مرتبہ ہجر حیارہ حاضر الدینہ المنورہ نہ ہو کے تو مکہ منورہ میں ایک رات خواب میں جہاں ہے مثال محبوب ذوالجلال ^{رحمۃ اللہ علیہ} کی زیارت سے شرف ہو گئے تو آپ ^{رحمۃ اللہ علیہ} "وعلیکم السلام یا ولدی ط" نے فرمایا ہے ابن شامیت! تمہارا انتظار با تم آئے تو ہم نے کئے آگئے۔

فکان علی ان اتیہ والحق تقدم والخدم بخدم

ضروری تھا کہ میں آتا مگر آپ آگئے تھے۔ ہم ملے نوازش میں ہمیشہ مل کر رہے ہیں اور جب آگئے کھلی تو سارا کمرہ خوشبو نے خشک سے تھک رہا تھا اور عجیب حالت

طاری تھی اور بیماری سے کابل و مکمل شفا ہو گئی۔

☆ قطبِ وقت شیخ محمد بن سعید مطروف - اَسْتَعِذَّ اللہُ تَعَالٰی بِالدَّائِرَةِ

○ اپنے زمانہ کے مشہور صوفیاء عظام اور علماء کرام سے تھے فرماتے ہیں، میں رات کو سوتے وقت حضور اقدس میں بکثرت درود شریف بھیجا کرتا۔ ایک شب میری قسمت کا تارا طلوع ہوا کہ مجھے سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت ہوئی اور کمال شفقت سے فرمایا اے محمد بن سعید! اپنا چہرہ میرے پاس لاؤ، تاکہ میں اُسے ہوسے شریف کر دوں اس لئے کہ تم اس منہ سے مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھتے ہو تو میں نے اپنا منہ اس قابل نہ سمجھا مگر امتثالِ امر، محکمِ عالی، آگے کر دیا تو آپ نے میرے رخسار پر ہوس دیا۔

جب بیدار ہوا تو سارا گھر شک کی خوشبو سے بھرا ہوا پایا۔ آٹھ روز تک میرے گھر سے کستوری کی خوشبو آتی رہی اور عرصہ تک مجھے اپنے رخساروں سے خوشبو کی پینیں آتی رہیں

قَطَابٌ بِطَلِيبٍ رَسُولِ اللّٰهِ لِيَسْمِعَهَا فَمَا لَيْسَتْ وَالْكَاهُوْمُ وَالصَّنْدَلُ

☆ مشہور محدث شاہ عبد الرحیم نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ

○ ایک دن رمضان المبارک میں مشقت کی وجہ سے سخت کمزوری طاری ہو گئی، قریب تھا کہ افطار کر لیتا۔ لیکن فیصلہ مستِ رمضان شریف کے فوت ہونے کے خوف سے باز رہا۔ اسی غم کی حالت میں درود پاک پڑھتے پڑھتے اُنکھ اُگھ اُگھ گئی۔ میں نے خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا۔ آپ نے مجھے بہت لذیذ اور خوشبودار کھانا از قسم ملاؤ ہندی عطا فرمایا میں نے شکم سیر ہو کر کھایا اور ٹھنڈا پانی پیا جو آپ ﷺ نے ہی عطا فرمایا تھا۔ پھر بیدار ہو گیا تو نہ جھوک تھی نہ پیاس اور نہ کسی قسم کی تھکاوٹ اور میرے ہاتھ میں ابھی تک زعفران کی خوشبو آ رہی تھی اور مجھے حقیقت مندوں نے سنا تو میرا ہاتھ دھو کر تبرکاً اس سے روزہ افطار کیا۔ جس سے اُسے قلبی احوال کھل گئے۔

بُرقعہ زعفرانِ بَرگن تا عالمے پیدا شود بے زور، خلعتے زور، جیسے زکب، ہن از دہن

یک جلوه شمعِ رُست اُتادہ در صحنِ حُجین یکجا حبنا، یکجا خزان، یکجا گل و یکجا سخن

☆ حضرت عاتق بن ابی اسحاقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو ایک شخص کی طرح دیکھا جو کہ اپنے آپ کو ایک شخص کی طرح دیکھتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حضرت عاتق بن ابی اسحاقؓ فرماتے ہیں۔

○ شیخ وقت حضرت شفیق بنی علیہ الرحمۃ کے مرید اور خلیفہ تھے غامری اور باطنی علوم و معارف پر گہری نظر رکھتے تھے اور جب حضور ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئے تو اتنا عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہ! ہم لوگ تیرے پیارے نبی کے درخشاں بزرگنہ کی زیارت کو درود شریف کے تحفے لے کر حاضر ہوئے ہیں۔ ہمیں ناامداد واپس نہ کیجیو۔ غیب سے آواز آئی۔ یہاں سے کوئی بے نیل و غرام واپس نہیں جاتا۔ ہم نے تمہیں اپنے محبوب کی خاصی نصیب ہی اس بیٹے کی ہے کہ اس کو قبول کریں جاؤ! ہم نے تجھے اور تیرے ساتھ جتنے حاضرین ہیں۔ سب کی مغفرت فرمادی اور تمہنوں کو قبول کیا۔ "سواہب اللہ ہیں نال غم"۔

طیب کی صحت لے کے درودوں کے بارگاہِ حجاز کو پہنچ گئی

☆ شیخ سلیمان بن حکیم قدس سرہ انبیہ ط

○ فرماتے ہیں۔ میں خواب میں سیدنا انکرناتؓ کی زیارت سے شرف ہوا

تو بارگاہِ رسالت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ علیک اَلْفُ صَلَوةٍ وَ اَلْفُ اَلْفِ سَلَامٍ آپ کے اُمتی لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں مختلف مقامات سے دور و دراز کا سفر کر کے حاضر ہوتے ہیں اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں اور مختلف زبانوں اور زمانوں میں اپنی اپنی بولی میں اپنا اپنا حال و خیال بیان کرتے اور دعائیں مانگتے ہیں۔ کیا آپ اُن سب کو جانتے اور اُن کی زبانوں کو سمجھتے ہیں؟ فرمایا "نعم" ہاں سہ

اب پھر سے چل آئے صبا دینے میں کہ دیکھوں جلوه خیر الزماہ بیٹے میں

عَلَمَ عَالِمُ عُلُومِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ حَقُّوْا بِحَقِّهِمْ "راز کی ماضی، درود و سلام ہر جمیع افعال، اعمال اور افعالِ ظہری و باطنی، حرکات و سکنات اور منزل بہ منزل قیام و احوال اور احوالِ ظہری و باطنی کی کرامت کے چہرے پہرے سے پہچانتے اور درود خواں کی زبان سے تلبیہ کی آواز آتی ہے اور سب سے اعلیٰ مقام پر عطا فرماتے ہیں جو اب سلام کا نشان یا درشتا راز کے اپنے قلبی خواہش پہنچتے ہیں۔ کون تیرے نام پہ جانِ قداس کی جان کیا دو وہاں مست و وہاں سے ہمیں بھی پکارا کروں کیا کروں اور وہاں سے

اوب سے چمکتی تھی چاندنی در اقدس جیسا سے جھومتی دیکھی صبا دینے میں
خدا گواہ کہ طالع ہے آج پر اس کا اڑا کے لے گئی جس کو ہوا دینے میں

در رسول سے جو چاہا ، مانگا ، پایا

قبول ہوتی ہے زائر کی ہر دعا دینے میں

☆ خوش قسمت بندو! قبر اطہر پر حاضر ہوا اور صلوة و سلام کے بعد عرض کی۔ یا اللہ! تو نے غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ تیرے محبوب ہیں اور میں تیرا غلام۔ اپنے محبوب کی قبر اطہر پر مجھ غلام کو آگ سے آزادی عطا فرما۔ غیب سے آواز آئی۔ تہ نے تنہا اپنے لیے آزادی مانگی تمام آدمیوں کے لیے کیوں نہ مانگی جا۔ ہم نے تجھے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا اور جنت عطا کر دی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ ایشیخ محمد ابو الخیر علیہ السلام علیہ السلام "ہذا علیہ السلام فی حیاتہ سید المرسلین"

○ تہذیبات مصر کے مصنفات کے رہنے والے مشہور اکابر عظام سے تھے فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں جب المدینۃ المنورہ حاضر ہوا تو دو تین دن سے مجھ پر فاقہ تھا۔ تو میں نے کواچھہ شریف میں حاضر ہو کر صلوة و سلام کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا حنیفک اور مسجد نبوی شریف میں ایک طرف بیٹھ کر درود شریف پڑھنے میں مشغول ہو گیا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو گیا تو خواب میں مجھے سرور انبیاء و مرسلین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت ہوئی آپ کے دائیں طرف سیدنا صدیق اکبر اور بائیں طرف فاروق اعظم اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہما و سیدنا جعفر جلدی جلدی سب سے آگے بڑھ کر میری طرف تشریف لائے اور مجھے فرمایا مَرْحَبًا بِصَیْفِ رَسُوْلِ الرَّحْمٰنِ اَٹھ حضور ﷺ تشریف لارہے ہیں۔ میں اٹھا اور تعظیم بجالاتے ہوئے پیشانی مبارک پر بوسہ دیا۔ آپ نے محال شفقت سے ایک روٹی عطا فرمائی۔ جو میں نے خواب میں ابھی آدھی روٹی ہی کھائی تھی کہ فرط شوق سے میری آنکھ کھل گئی تو باقی آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔

☆ ایشیخ ابو الجواد علیہ السلام کا واقعہ بھی ایسا ہی مشغول ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

تیرے کلموں پر پلے نیر کی ٹھوک پر ہڈیاں جھڑکیاں کھائیں کہاں بھڑکے صدقہ تیرا
زمین خواں ، زمان خواں ، زمانہ مہمان صاحب خاں لقب کس کا ہے تیرا تیرا

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
☆ السید ابو محمد عبد السلام حبیبی علیہ الرحمۃ انصافی فرماتے ہیں۔ "وفاؤا الوفاہ"

○ مجھے مدینہ طیبہ زادوا اللہ شرفا میں کئی روز سے فاقہ تھا۔ منہر شریف کے قریب دو رکعت نفل ادا کئے اور عاصری بارگاہ میں صلوة و سلام عرض کرنے کے بعد میں نے کہا نا جان مجھے جھوک لگ رہی ہے اور میرا ٹرید کھانے کو دل چاہ رہا ہے۔ انا حنیفک و حنیفک الضعیف احسان الیہ اور پھر اپنی قیام گاہ پر درود شریف پڑھتا ہوا سو گیا۔ حضور فری دیر کے بعد ایک سید زاہد عبد اللہ علیہ السلام نے آکر جگایا اور کہا مَرْحَبًا بِصَیْفِ رَسُوْلِ اللہ ﷺ اور پھر ایک پیالہ ترید کا جس میں خوب گھی اور گوشت تھا اور بہت خوشبو دار تھا مجھے دیا اور کہا لو کھا لو میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں خاندان سادات سے ہوں۔ آج ہم نے ترید پکایا تو سیدان سادات نے مجھے حکم دیا کہ فلاں مقام پر ہمارا مہمان سو رہا ہے اس کو بھی کھلاؤ۔ لہذا کھانا لے کر حاضر ہو گیا ہوں۔

☆ شاہ عبد الرحیم نقشبندی محدث دہلوی علیہ الرحمۃ "ہذا علیہ السلام فی حیاتہ سید المرسلین"

○ میں نے خواب میں حضور ﷺ کی حدیث پاک انا مکیلیخ و اخی یوسف حبیخ میرا خن ملیح ہے اور میرے بھائی یوسف کا خن حبیب۔ ملاحت میں عاشقوں کی بے قراری زیادہ ہے بہ نسبت صباحت۔ یوسف کا علیہ السلام کی زیارت پر مصر کی عورتوں نے انگلیاں کاٹ لیں لیکن محسوس نہ کیا۔ جب سوال کیا اس امر کا نبی کریم ﷺ سے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ میرا حال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ نے غیبت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے۔ اگر آشکارا اور علانیہ ہو تو اس سے زیادہ حال لوگوں کا ہو جوتا علیہ السلام کو دیکھ کر ہوا تھا۔ اعلم حضرت بریلوی نے کیا اچھا اور لطیف بیان کیا ہے۔

☆ یوسف پتلیں کھینچ کر انکشت نماں کرکاتے ہیں تیرے نام پر وہاں رب

صَلَّى اللَّهُ عَلَى جَنَّتِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
☆ الشيخ أبو سعيد خياط قدس سره القدس

○ ملک مصر میں ایک شخص ابو سعید خياط تھا وہ بہت کمزور تھا اور لوگوں سے میل جول نہ رکھتا اچانک اُس نے ابن رشیق غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں شرکت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتا اور بوقتِ حاضری نہایت ہی تعظیم و آداب بجالاتا اور پُر سکون رہتا کسی قسم کی جس و حرکت نہ کرتا۔ لوگوں کو تعجب ہوا آپ نے بتایا کہ میں حضور ﷺ کی زیارت سے شرکت ہوا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ تم نے مجھے حکم دیا کہ ان کی مجلس میں جایا کرو مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجتا ہے اور اسی شرف کی شکاری میں مسکت ارفح نفسِ عمری سے پروا نہ رکھتی۔

ہوتے ہی قید تن سے رہا اپنے گھر گئی
مہجورِ ذرغ تا در خیر البشر گئی
آخر تجھے میرے ہاتھ میں دامانِ مصطفیٰ
دنیا سنور گئی مری غلبے سنور گئی
☆ تاج اعمارین ابو الوفاء علیہ السلام رحمۃ اللہ علیہ "ذات الوفاء" اخبار دارالافتاء

○ فرماتے ہیں جب میں حج بیت اللہ شریف کے ارادہ سے چلا تو کثیر التعداد جمعیت والوں نے مجھے رخصت کیا تو ان میں سے ایک نے مجھے کہا کہ جب تم المذینۃ المنورہ حاضر ہو تو حضور نور ﷺ کی خدمت میں میرا سلام عرض کرنا۔ جب شہر مدینہ منورہ پہنچا تو میں مطلقاً بھول گیا اور مجھے یاد تک نہ رہا۔ جب واپس ڈوا الحکیم پہنچا تو مجھے یاد آیا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم چلو میں ایک چیز بھول آیا ہوں اور واپس جا رہا ہوں تم میرے اونٹ اور سامان کا خیال رکھنا اور میں تمہیں بل جاؤں گا۔ میں یہ کہہ کر واپس المذینۃ المنورہ لوٹ آیا اور اُس شخص کا بارگاہ رسالت اور حضرات شیخینِ کریمین کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو اس وقت رات ہو چکی تھی تو میں شب کو وہیں سو گیا تو مجھے حضور ﷺ اور شیخینِ کریمین کی زیارت ہوئی تو دیکھا

کہ بہ اختیار میں ان اعلیٰ شان سے وہیں پہنچ گیا اور میری خدمت میں حاضر ہوا اور فرمایا کہ وہاں سے

سیدنا ابو جریج رضی اللہ عنہما اشارہ کر کے کہہ رہے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے وہ شخص تو آپ ﷺ کی میری طرف تشریف لائے اور فرمایا اے ابو الوفاء میں نے عرض کیا خذ الکی وانی جدی و عذتی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو ابو العباس ہوں فرمایا نہیں تم آج سے ابو الوفاء ہو اور پھر میرا ہاتھ پکڑا تو میری آنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ میں مکہ معظمہ بیت اللہ شریف کے صحن میں ہوں اور ابھی تک میرا قافلہ نہیں پہنچا تھا۔ سینکڑوں میلوں کا سفر ایک نگاہ سے طے کر کر کہنے لگا پھر اللہ پہنچا دیا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى جَنَّتِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
☆ الشيخ تاج الدین علی بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ "ذات الوفاء" اخبار دارالافتاء

○ فرماتے ہیں میں ایک دفعہ سخت بیمار ہو گیا اور بیماری ایسی ہو گئی رخصت سے بٹنے چلنے کے قابل نہ رہا اسی حالت میں ایک روز خواب میں سید الکائنات ﷺ کو دیکھا فرما رہے ہیں ایک مرغی پر پورا قرآن پاک پڑھ کر دم کیا جائے۔ پکا کر کھانے سے اس مرض سے شفا ملی ہوگی۔ میں نے بیدار ہو کر پختہ ارادہ کر لیا کہ اس کے موافق عمل کروں گا۔ لیکن خدا کی قدرت کر میں بھول گیا۔

پھر دوسری رات سویا تو مجھے امام الخلیفہ میں سیدنا محمد بن اسماعیل بخاری قدس سرہ الباقی کی خواب میں زیارت ہوئی اور میری طرف تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے ایک کیتی رکھی اور اس کے نیچے آگ جلانی۔ مرغی تیار کی اور میرے سامنے رکھ دی۔ تو فرمایا اس مطبوع کو کھاؤ کہ میں نے اس پر پورا قرآن مجید پڑھا ہے تو میں نے اسے خواب میں ہی کھایا اور اسی دم تندرست ہو گیا۔ میرے اوپر بیماری کا کوئی اثر نہ رہا اور میں صبح صحیح و سلاست اٹھ کھڑا ہوا مجھے ازلہ مرض سے زیادہ اس امر کی خوشی تھی کہ سیدنا امام بخاری علیہ الرحمۃ الباقی نے فقیر پر اس درجہ شفقت فرمایا کہ بنفس نفیس تشریف لائے اور تبرک رکھ لیا۔ اس سعادت کی وجہ یہ تھی کہ میں بیت اللہ شریف میں ماضی ماضی پر مجاہد رہا۔ اہتمام سے "صحیح البخاری شریف" کا دس حدیث یاد کرتا تھا بعد از وفات حضرت بوقت درود شریف میں مشغول رہتا کہ درود شریف اقامت اللہ کا کعبہ ہو۔

عیدین سعیدین میں تمام اقدس و اظہر من الشمس ہے تو درود شریف نہ پڑھے۔

قرآن پاک میں اہم پاک پانچ مقامات میں آیا ہے ۔

- ☆ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ۖ پ سورۃ آل عمران آیت کریمہ ۱۴۴
 - ☆ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ ۚ پ سورۃ الاعزاب آیت کریمہ ۴۰
 - ☆ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ پ سورۃ الفتح آیت کریمہ ۲۹
 - ☆ نَزَّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ ۖ پ سورۃ فتح آیت کریمہ ۲
 - ☆ وَمُبَشِّرَ الْبَرِّ رَسُولٌ يَأْتِي مِّنْ بَعْدِي ۚ پ سورۃ الصافات آیت کریمہ ۲۷
- اسْمُهُ أَحْمَدُ ۚ ﴿تِلْكَ خُفْرَةُ كِتَابِنَا﴾
- اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُورُهُ مِّنْ نُورِ الْأَنْوَارِ وَأَشْرِقْ بِشُعَاعِ سِرِّهِ الْأَسْرَارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بیت عاشق

ہمیں پڑھنا چاہئے صحیح قائم مقام نماز ہے ۔ نیز قرآن پاک کی تلاوت تسلسل کے ساتھ افضل ہے درود شریف پڑھنے سے وہاں بعد از تلاوت درود شریف پڑھنے سے تو افضل تر یہی عمل ہوگا ۔ "صلوۃ تیسری"

عہ اور محمد تو ایک رسول ہیں ۔ "صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَى مُحَمَّدٍ"

عہ محمد تمہارے سردار ہیں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پہلے ۔ "صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَى مُحَمَّدٍ"

عہ محمد اللہ کے رسول ہیں ۔ "عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ"

عہ اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اُتر گیا ۔ "مَنْ آمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ"

عہ اور ان رسول کی بشارت سنا تا ہوا جریمہ بعد شریف دین کے ان کا نام احمد ہے ۔ "مَنْ آمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ"

الصلوة والسلام عليك يا من السلف في السما والحمد وفي الارض محمد وآل محمد

وعلى آله وصحبه وسلم في الجنة كما ورد في الحديث

☆ مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْشَّكَيْنِ وَالْمُؤْتَمِنِينَ مِنَ الْغُرَبِ وَمِنْ عَجَمٍ

تِلْكَ خُفْرَةُ كِتَابِنَا

روضۃ الشادستہ



يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

روح مت کن نظر بحال دارم یا رسول اللہ غریبم بے نوائیم خاکسارم یا رسول اللہ

زور بخ بھر تو کے دل نگارم یا رسول اللہ بہار صد چین در سینہ دارم یا رسول اللہ

توئی تسکین دل آرام جان حیر و قرار من رنج نہ تو بہنا ہے قرام یا رسول اللہ

توئی مولک من آفائے من لی جان من تومے دانی کو رنج تو کس ندامت یا رسول اللہ

دم آخر منائی جنوہ دیدار جاتی را ز لطف تو ہمیں امید دارم یا رسول اللہ

○ الصلوۃ والسلام عليك يا رسول الله بارگاہ رسالت میں اُٹھ آیا و اُمت ، علماء ملت نے بالائتقی بظلال انتصاف یہ درود شریف پڑھا ہے ۔ اور بالمشافہ حصول فیض کیا اور اپنے عشق و محبت کو اوقات حیر کے ہر شکل لحاظ میں تسبی دی ہے کہ حضور ﷺ ہی مبارک کائنات اور محبوب و مقصود کائنات ہیں ۔ تمام کائنات سے پہلے حضور ﷺ مسند نبوت پر جلوہ گر تھے اور ارواح انبیاء کو اپنے نور نبوت کا فیض عطا فرمایا اور تمام انبیاء آپ کی طرف متوجہ تھے یہ کلہ پاک کتنا گیت اور سرور بخش اور رحمت آمیز ہے ۔ ہر کی گمراہیوں میں محبت اور عشق کے راہی کے لیے کتنا اطمینان بخش اور کھن منازل عشق کا سہارا ہے ۔

رسانے از خدایا ہم روزے عکسے پیش تو تباہان گم حال شب دوزخ را

نعت :- یا رسول اللہ یا عرف بناء ہے اور قائم مقام آدم و اور صیغہ واحد مکمل اغثنی ، اذہر کثیفی کے معنی میں ہے ۔ استغاثۃ اللہ کہنا جب حرف ندا اسم جلالیہ پر ہو تو یا اللہ کے یا کو حذف کریں تو آخر میں ہم کہیں تو اللہ ہے ہو گیا ۔ یہ عمل خواص ہے اسم جلالیہ کے ساتھ ۔ اس کا معنی ہے ۔ میں پکارتا ہوں اللہ جل شانہ کو ۔ اللہ وحدہ لا شریک

نے عقیدہ و منصب سے عمل نہیں کر فوراً لوٹا کر یہ شرک کی گھر ہے۔ اتنا سنا تھا۔ اس سادہ فاضلی کی آنکھوں میں آنسو اُٹھ اُٹھے اور حیرت اور حلال سے چہرہ سُرخ ہو گیا اور کہنے لگا: مولوی زندگی بھر میں عمل تو کوئی ہے نہیں اب تو مجھے اپنے پیارے رسول ﷺ کا نام بھی نہیں لینے دیتا۔ مجھے اپنے ربانی عملوں پر فخر ہے۔ میرے پاس تو صرف یہ نام پاک ہی ہے اور اس کی محبت بس۔ جس سے ایمان والوں کے دل باغ باغ اور نیکوں کے سینے داغ داغ ہیں۔

عقیدہ میں عمل جائیں بے دینوں کے دل یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
 شرک ٹھہرے جس میں تعظیم رسول اس بُرے مذہب پر نعت کیجئے

○ عاشق جگر کی گھڑیوں میں حضور ﷺ کی یاد سے دل کو بہلاتے ہیں۔ آپیں بھرتے لیکن ادب سے دم نہیں مارتے۔ کبھی محبوب ﷺ کی راہ کے نیلوں اور دایلوں کو یاد کر کے آنسو بہاتے ہیں۔ واللہ اعلم کس کس طریقے سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہیں۔ کبھی تو سرکار محبوب کا نعت ﷺ کی خواب میں جلوہ گری ہوگی۔ کبھی تو قسمت جاگے گی۔ کبھی تو آنکھوں سے بہتر گنبد کا نظارہ ہوگا۔ کبھی تو سرکار ابد قرار ﷺ دیدار سے نوازیں گے۔ "یا رسول اللہ" بظاہر کتنا سادہ سا کلمہ ہے لیکن اپنے اندر کیفیتوں کے طوفانی سمندر سمیٹے ہوئے ہے۔ چھوٹا سا کلمہ اپنے اندر کتنا بڑا مضبوط رکھتا ہے۔ یہ ارفع سے ارفع مقام والوں کے بیٹے باعث تسلی اور مبتدی کے بیٹے بھی باعث تسکین ہے۔

عقیدہ اہل السنۃ والجماعت :- آپ حضور ﷺ حیوۃ النبی ہیں۔ علم سمیع اور اک کے ساتھ ہذا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ سے یہ درود شریف حیات بعد از ممات دُور اور نزدیک کے محقق علیہ جائز ہے۔ دین اسلام کے اعظم السلف تا اکابر اختلفوا اور ائمہ اربعہ رحمہم کے استناد حیات ملاحظہ فرمائیے۔

ماوراء النہال کی مثل جمال رکھتا ہے۔ ہر ایک نورس دل نیک گمان میں ہے اور راحت قلب عاشقان میں۔ رب کریم فنا فی اللہ ﷺ نے اپنے عیلا و خصب، حسد و کینہ کی لگ میں میں نہیں جاوے۔ میں نے تو اپنے محبوب کی عنایت و رحمت کے جنت سے زمین آسمان پر گار رکھے ہیں۔ یہ کلمہ نیکو دل و نیکو زبان و نیکو دل و نیکو زبان کے لیے اعمال کے ثواب و اجر کے لیے ہے۔

☆ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا علی آبائہم و علی آلہہم
 یا حاتم الرسول المبارک مشقہ | اے خاتم الرسول! آپ بکرت اور سعادت کی بڑے ہیں
 صلی علیک مزل القرآن | آپ پر قرآن اُنزل کرنے والے ہی درود سلام بھیجیے۔

صلی اللہ علیک وسلم
 سیدہ صفیہ عمرہ البتی صلوٰۃ اللہ علیہا وعلیٰ آلہہا وعلیٰ سلمہ
 الآیام رسول اللہ کنت رجاءنا | اللہ کے رسول! آپ ہماری امید ہیں اور آپ ہمارے
 و کنت بنا نبیاً و لہ تکتون جافیا | تمہیں تھے اور ہمارے کار نہ تھے۔

صلی اللہ علیک وسلم
 سیدنا زکریا میر بن ضرور "یحیائی" صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہہ وعلیٰ سلمہ
 اُمنن علینا یا رسول اللہ کرم | یا رسول اللہ! ہم پر کرم و احسان مستدام
 فانک المسرۃ ترجوہ منتظر | آپ وہ انسان ہیں جن کے احسان کے منتظر ہیں

صلی اللہ علیک وسلم
 امام الائمہ سیدنا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 یا سید السادات چشتک قاصدا | اے درویش و سائل! طلب قصد سے آپ کے حضور آیا ہوں۔
 ارجو ارضناک و احقی ہماکنا | میں امید دار ہوں آپ کی رضا کا اور اپنے آپ کو پناہ دینا ہوں
 و اللہ یا خیر المخلوق ارتحنا | اللہ کہ تم! اے بہتر مخلوق میں رسول آپ کی زیارت کے
 قلباً مشوقاً لا یقوم سواکنا | شوق میں ہرگز نہیں اور کسی سے الفت نہیں۔

صلی اللہ علیک وسلم
 سیدنا علی امام زین العابدین سلام اللہ علیہ وعلیٰ آلہہ وعلیٰ سلمہ
 سے تیرے پیغمبر، طاہرہ عقائد، نبوت کا یہ سبب خطاب حق اور عاشقین برحق ہیں۔ اللہ عزوجل علیک وعلیٰ آلہک وعلیٰ سلمہ

علیہ سیدنا امیر مکرہ کی ہیں سیدنا امیر کے از عمرہ و شرف کی وادہ سیدہ خدیجہ الزکریا کے صحابی عوام بن شریف کی ازودہ شریف اور سیدہ ام کلثوم ہیں صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہہ وعلیٰ سلمہ
 علیہ سے تیرے پیغمبر، طاہرہ عقائد، نبوت کا یہ سبب خطاب حق اور عاشقین برحق ہیں۔ اللہ عزوجل علیک وعلیٰ آلہک وعلیٰ سلمہ

يَا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ أَنْتَ الشَّافِعُ الْمَذِينِينَ
أَكْرَمَ لَكَ إِدْرَمَ الْحَرَمِينَ فَضْلًا وَجُودًا وَأَكْرَمَ
يَا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ أَهْلَكَ لَذِينَ الْعَالَمِينَ
عَبُودُ يَأْتِي الظَّالِمِينَ فِي مَوْكِبٍ وَالْمُؤَدِّمَ

اے رحمت عالمین! جسک آپ شفیع المذنبین ہیں
روز قیامت کرم فرمائے فضل و جود و کرم دلائے
اے رحمت عالمین! اپنے زین العابدین کی مدد کریں
جو ظالموں کے ہاتھوں میں قید ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ ایک اعرابی "بقول" شیخ ابو عمر محمد بن عبید اللہ شافعی علیہما السلام
يَا خَيْرَ مَنْ دَفَنْتَ فِي الثَّرَابِ اعْطِنِي
فُطَابَ بِطِيَسِهِنَّ الْقَاعَ وَالْأَكْثَ
نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنُهُ
وَفِيهِ الْعِفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

اے بہترین اُن سے جس کی ہڈیاں اس خاک میں دفن کی گئیں
آپ کی پاکیزگی سے نیلے اور بہار پاکیزہ ہو گئے
میری جان اس قبر اعلیٰ پر قدوس میں آپ بھروسہ کریں
اس میں عفت ہے، جود ہے، کرم ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ علامہ محمد بوسیری علیہ السلام "القصيدة البردة شریف"
يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مِنَ الْوُدِّ بِ
سِوَاكَ عِنْدَ خُلُوعِ الْحَادِثِ الْعَمَامِ

اے تمام خلق سے کرم آپ کے سوا میں کس کی بناءوں
برقت نازل ہونے حوائصت عاشر کے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ السلام "قصيدة أليوب التميمي في مدح أمير المؤمنين علي بن أبي طالب"
قَدُورُهُ وَوَرْدَانُ مِرْقَتَيْهِ زُيْدُ فُؤَادِي عِلِّيُّ وَكُلُّ آلِهِ نَجْدُ دُؤَادِي

قدور و وردان مرقطوں زید فؤاد علی و کل آلہ نجد دؤاد
کیا جس میں غلام زیدوں نے سوائے آپ کے کسی بھی اہل بیت نبوی کو زندہ نہ چھوڑا اور آپ ہی نے صاحبزادے علیؑ کو زندہ
نے نہایت عبید و سکر کا مظاہرہ کیا جو آپ ہی کی شان کے ذات تھا ایک تہہ پر کار کا دھڑکا ہوا ترنم کی آواز تھی جس کی اے اہل بیت

من ندام من لغفهم باعث تاليدت
لغت زين العابدين من چه لغفم لے پسر
آں لبان دندل چه برسد گاه چه کب بود
خداوند تبارک و تعالیٰ

يَا خَيْرَ مَنْ يَرْجِي انْكَشَفَ ذُرِّيَّةُ
مِنْ جُودِهِ فَاقِ جُودَ السَّكَابِ

اے بہترین وہ ذات! بحیثیت پدر گزشتہ کی جس سے
انہی کی جاتی ہے۔ آپ کی سخاوت باوجود سے بلند و بالا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ حاجی جان محمد قدسی علیہ السلام "مدحہ"
يَا مَسْئُولَ اللهِ أَنْظِرْ حَالَنَا
يَا حَبِيبَ اللهِ اسْمَعْ تَالَنَا

اے اللہ کے رسول ہماری طرف نظر کریں
اے اللہ کے حبیب ہماری عرض سنیں۔

إِنِّي فِي بَعْضِ عِلْمٍ مُخْرَقٌ
خُذْ يَدِي سَهِّلْ لَنَا أَثْقَالَنَا

جسک میں علم کے سمندر میں غرق ہو رہا ہوں
میری دستگیری کیجیے اور میرے بوجھ کو آسان فرمائیے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ علامہ ابو الفضل شہاب الدین احمد العسقلانی علیہ السلام "مدحہ"
يَا سَيِّدِي يَا مَسْئُولَ اللهِ قَدْ شَرَفْتُ
قَصَارِي مَدِيحِ تَدْ صَعْمَا

اے میرے آقا! اے اللہ کے رسول آپ کی مدح میں
میرے قصائد و مدائح کو بلند ہو گئے ہیں۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ عوث الاولیاء محی الدین ایشخ محمد عبد القادر جیلانی قدس سرہ "مدحہ"
يَا خَيْرَ مَنْ ضَمَّ الْجَوْعَ وَالْحَشَاءَ
يَا خَيْرَ مَيِّتِ حَمَّةِ الثَّرَابِ وَالشَّرَاءِ

اے بہترین جنہوں نے اپنی پیٹھ پر جوع و ہاشا
اے بہترین اُن سب کے جو زمین کے نیچے مدفون ہیں۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ سراج البند شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ "مدحہ"
عُثْتُ أَنْفَالًا كَيْسَ غُلَابِ قَرْتِ سَلَمٍ فِي أَيْلِ شَرِيفِ وَطَرِيفِ

عُثْتُ أَنْفَالًا كَيْسَ غُلَابِ قَرْتِ سَلَمٍ فِي أَيْلِ شَرِيفِ وَطَرِيفِ
عُثْتُ أَنْفَالًا كَيْسَ غُلَابِ قَرْتِ سَلَمٍ فِي أَيْلِ شَرِيفِ وَطَرِيفِ
عُثْتُ أَنْفَالًا كَيْسَ غُلَابِ قَرْتِ سَلَمٍ فِي أَيْلِ شَرِيفِ وَطَرِيفِ

عہ برتر انصاف میں مولانا عبد العزیز اسی عید و شرف نے اشارت جناب حاجی جان محمد قدسی سے منسوب کئے ہیں نیز
صحیح نظر آنفالا ہے م غلام السلام ہے آشکالنا ہو گیا۔ علامہ اعظم بصیرت ایک تہہ لکھی تہ جود و سخاوت
شش و نقل کے بار میں قوت ہی تو بادشاہ نے انتہائی خوش کے عالم میں اُس کا منہ لیا قوت و جہاں سے بھر دیا
اور جس نے وہ غلام سے قوت و جہاں سے بھر دیا اور جس نے وہ غلام سے قوت و جہاں سے بھر دیا



يَا صَاحِبَ الْجَنَانِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ
 مِنْ فَضْلِكَ الْمُبِيرِ لَقَدْ لَوِيَ الْعَصْرُ
 لَا يُبَكِّنُ الشَّيْءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ
 بَعْدَ إِذَا خُذَ بَرْكَ تَوْنِي فَصَلِّ غَمَضَ

اے صاحبِ جنان! اے تم انسانوں کے سردار
 آپ کے پہرہ منور سے چاند منور ہوا۔
 آپ کو نثار نہیں نہیں جیسا کہ حق ہے۔
 مختصر یہ کہ خدا کے بعد بڑگی میں آپ کا مرتبہ ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَارَكَ

شاہوں سے ملا ہے نہ تو مگر سے ملے
 اوروں کو ملا ہے تو مگر سے ملا ہے

اسْتِغَاثَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ستم فرمودہ جان پارہ زنجیراں یا رسول اللہ
 زکریہ خوشی حیرانم سہ شد روز عصیانم
 زحمتِ جام تو ستم بن زنجیر تو دل بستم
 بصدیقیت خریدم ہر و غلی را دوست دارم
 شب در روز از شکیبائی زحمت گشتم تنائی
 چو سگے من گذری من سگین ز ناداری
 نہ کام پیش گاہے سر پائے ساقی کوثر
 ز پا اقام ازیری بر حمت دست من گیری
 برقت نزع در نام رود از تن بر کن جام
 چو اندر حشر بر خیزم بدان تو آویزم

دل پر نوز و آوارہ ز عصیاں یا رسول اللہ
 پشیمانم، پشیمانم، پشیمان یا رسول اللہ
 نے گویم کہ من بہتم شغلاں یا رسول اللہ
 خدا سازم دل و جان پشیمان یا رسول اللہ
 بخت سگے من آئی خراں یا رسول اللہ
 نطے نقش نعلینت کتم جاں یا رسول اللہ
 اماں را شدم چاکر با ایقان یا رسول اللہ
 ہمیں یک حرف پیڑی نہ اداں یا رسول اللہ
 نگاہ داری تو ایام ز شیطان یا رسول اللہ
 زیدہ خون دل دیزم فراں یا رسول اللہ

چو باروئے شفاعت را نشانی برگزینم گاراں

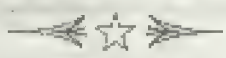
مکن محروم جانی را در آن یا رسول اللہ

تشریح غلام یہ دعا ہے کہ میں اپنے تمام اہل گھر کے ساتھ
 یہ دعا پڑھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سے کفر کو دور کرے اور انہیں اپنے
 ساتھ رکھے۔

یہ غلام ہے وام اپنے آقا کے نامدار، سید البرار، مدنی و تاجدار، احمد غفار علیہ افضل الصلوٰۃ
 و اشرف السلام کی بارگاہِ کرمی سے قبولیت اور نجات کی تار کا تبا ہے۔

إِن نِلْتِ يَا رِيحَ الصَّبَا يَوْمًا إِلَى أَرْضِ الْحَرَمِ
 بَلِّغْ سَلَامِي رَوْضَةً فِيهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمِ
 مَنْ وَجْهُهُ شَمْسُ الصُّبْحِ مَنْ خُدَّةُ بَدْرُ الدُّجَى
 مَنْ ذَا تُهْ نُورُ الْهُدَى مَنْ كَفَّةُ بَحْرِ الْهَمَمِ
 أَكْبَادُنَا بَحْرُوحَةً وَمِنْ سَيْفِ هَجْرِ الْمُصْطَفَى
 طَوْفًا لِأَهْلِ بَلَدَةٍ فِيهَا النَّبِيُّ الْحَكِيمُ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
 والصلوة والسلام عليك يا نبي الله
 والصلوة والسلام عليك يا رحمة العالمين
 وعلى آلك وأصحابك يا شفيع المذنبين



اہم نوٹ :- الحق یقولوا لا یقولی من ہمیشہ غائب رہتا ہے۔ مغرب نہیں جتنی جہنم اور کئی کوئی
 مسلمان کی شان ہے اس استغاثہ و دعا یا رسول اللہ کو شریک کہنے والوں کے ساتھ علماء و صلحہ سے بھی اس دعا
 کہا ہے حقیقت ہے کہ یہ دعائیں و اقوال ایمانی میں محبوب کرنا ہے غلط کرنا اندر امر ہے۔

يَا شَفِيعَ الْوَسْطَى خُذْ بِيَدِي
 لَيْسَ لِي مُلْجَأٌ سِوَاكَ أَجْثُ

تیسرہ :- ان کے مستغیر کے ساتھ اس کی حاجت اور حجاز کا این ثبوت کافی ہے۔ چنانچہ ان کے ساتھ

ثُمَّ يَهْدِي إِلَى مَنَاقِبِهِ حَتَّى الْغَدَاةِ
 وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ
 لوگوں نے آپ ﷺ کے فضل و کمال کی گواہی دی کہ ان کی نصیحت دی ہے جس کی دشمن گواہی دی
 قَبْلَ الْفَتْحِ مَرَّتَيْنِ كَرَاهِيَةً لِّكَيْنَ شَفَاعَتِي أَوْ لِي
 اس دعا کے ساتھ کہ میں اپنے تمام اہل گھر کے ساتھ یہ دعا پڑھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سے کفر کو دور کرے اور انہیں اپنے

یہ دعا ہے کہ میں اپنے تمام اہل گھر کے ساتھ یہ دعا پڑھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سے کفر کو دور کرے اور انہیں اپنے



رکھ کر درود شریف پڑھنے سے خدا بھی مل گیا اور مصطفیٰ بھی "عَزَّ وَجَلَّ" کی برکات سے
 (۳) مومن کو روزہ سے دو خوشیاں ملتی ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور دوسری قیامت کو دینار
 کے وقت اسی طرح غلام کو درود شریف سے دو خوشیاں عطا ہوں گی۔ ایک قبر میں زیارت
 پر اور دوسری قیامت کے روز شفاعت پر "اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ"۔

ابوالحسن علی بن ابراہیم معروف کرخی بغدادی قدس سرہ اللہ تعالیٰ فرجہ
 آپ مشہور معروف اولیاء متقدمین سے ہیں سیدنا امام رضا علیہ السلام کی آباء اجداد و آلہ
 الی یوم آخرہ کے تربیت یافتہ اور غریق تھے۔ آپ کو بارگاہ امامت میں درباری کی خدمات
 سپرد تھیں۔ آپ صوری و معنوی کمالات کے جامع تھے فرماتے ہیں۔ ماہ رمضان المبارک میں
 کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کو اللہ رب العزت "اوکائیے ابدال" میں رکھ
 دیتا ہے۔ جن کا مرکزی دائرہ سلطنت ملک شام ہے۔

○ ماہ رجب المرجب میں درود شریف پڑھنے کی فضیلت :- رَجَبُ شَهْرُ اللَّهِ
 وَمِنْ أَكْرَمِهِ أَكْرَمَ اللَّهُ رَجَبُ الرُّجَبِ اللَّهُ تَعَالَى كَامِهِيْنه ہے۔ جو اس کا اکرام
 کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اکرام فرماتا ہے۔ جو شخص اس ماہ مبارک جس میں شبِ مبارک
 عنقریب الی رات ہے۔ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ حقوق اللہ اور
 حقوق العباد سے معاف فرمادیتا ہے۔ "مَا تَكُ فِي الشَّئَةِ فِي أَيَّامِ الشَّئَةِ"۔

○ ماہ شعبان المعظم میں درود شریف پڑھنے کی فضیلت :- زُبْدَةُ الْأَشْرَافِ تَقِيْنُ كَهْمَ الْأَهْلِ
 میں ہے کہ آسمانوں میں ایک دریا کا نام برکات ہے۔ اُس کے کنارے ایک درخت ہے جس
 کا نام حیات ہے اور اُس پر ایک پرندہ رہتا ہے جس کا نام علوات ہے۔ جب کوئی بندہ
 مصطفیٰ "صَلِّیْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" پر شعبان المعظم کے مہینہ میں درود شریف پڑھتا ہے تو وہ پرندہ اس دریا

عَلَيْهِ صَلَّيْہِمْ فَرَحَانٌ فَرَحَةً عِنْدَ الْخَضِرِ وَفَرَحَةً عِنْدَ الْبَلَاءِ الرَّحْمٰنِ ایک دنیا میں اور ایک آخرت میں اللہ کی
 عہد آپ ہادہ اظہر لیت بل ہیبت الہیہ سے انھوں نے امام کے خیر اہل ہیں۔ آپ کا راز اقدس بقدا و مصلیٰ میں بھی
 خزانہ ہے اور یہ درود اولیاء کے آپ کے دل سے جو بھی دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ شریعت کے کتاب
 و سنت کے کتاب تھے۔ عبادت میں قربانیت کا کوئی ثواب نہیں ہے۔ "وَلَا تَقْبَلُ لَهُمْ سَاعَةَ حَتَّى يَخْرُجُوا مِنْ دَارِ الْآلَمِیْنِ"۔

برکات میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔ پھر جب باہر نکلتا ہے تو درخت پر بیٹھ کر اپنے پر وال کو پھیلا
 کر بھارتا ہے تو اُس سے قطرے گرتے ہیں اور ہر ایک قطرے سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے تو وہ
 رب کریم کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور اُس کا ثواب درود شریف پڑھنے والے کے نامو اعمال میں لکھ
 دیا جاتا ہے۔ "شعبان المعظم میں درود پاک باجہ بادل اور رمضان المبارک میں مانند بارش ہوتا ہے۔"

○ ربيع الاول شریف میں درود شریف پڑھنے کی فضیلت :- ماہ ربيع الاول سال
 کے تمام مہینوں میں سید الشہر رمضان المبارک سے افضل ہے۔ یوم دو شبہ یوم الجمعہ سے
 افضل شب میلاد پاک ہر دو شبہ رات و شب قدر سے افضل ہے کہ اس میں افضل الیوم
 علیہ السجود و الشنا فی جلدہ گری ہے۔ ولادت باسعادت بروز دو شبہ عالم الفیل ۱۲ ربيع الاول
 پر محفل میلاد النبی "صَلِّیْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" میں کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے کیونکہ اس تاریخ اور
 مہینہ کو حضور "صَلِّیْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" کی ذات پاک سے خصوصی تعلق ہے۔ اس میں درود شریف پڑھنا افضل
 ترین عبادت ہے کہ یہ مہینہ عظیم عاشقین کیلئے درود شریف کا مہینہ ہے۔

☆ شیخ زین الحرم، عین الکرم سید احمد زین دھلان شافعی کی قدس سرہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب
 مستطاب "الذرائع" میں لکھا۔ مولود اعظم میں خوشی اور مسرت کا اظہار کرنا۔ فرح اور سرور
 سے جھومنا۔ درود شریف پڑھنا۔ گلاب چھڑکنا۔ خوشبوئیں منڈکانا۔ ذکر ولادت مبارک پر تعظیماً
 کھڑا ہونا اور حاضرین مجلس شریف کو کھانا کھانا، شربنی بائنا محبوب مستحسن ہے۔ مولود شریف
 کی تاثیر یہ ہے کہ سارا سال برکت رہتی ہے۔ امن رہتا ہے اور اُن میں مزاویں پوری ہونے کی توقع
 خوشخبری ہے ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے میلاد النبی شریف ملک طین
 مظفر شہنشاہ اہل طاب اللہ تعالیٰ نے خاص اہتمام اور بڑی شان و شوکت سے منایا اور اہم المومنین
 الحافظ علامہ ابو الخطاب عمر بن حریز قدس سرہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر "استغفر فی مولود البشیر النذیر"

کتاب تصنیف کی اور جلال الملک شاہ اہل نے فہرست نامی کو خلعت فاجرہ اور
 عنایت کثرت سے نوازا جگرہ اللہ تعالیٰ عن مسافر المسلمین حبیبہ اللہ علامہ جلال الدین
 سیوطی نے "سبل البیہ فی مولود المسلمین" میں اس کی اصل و نسب سے ثابت کی
 ہے اور حافظ الحدیث امام احمد بن محمد نے "مختار الصحیح" میں اس کی اصل و نسب سے ثابت کی ہے۔

باسعادۃ ہوئی۔ بعثت۔ ہجرت۔ معراج شریف اور وصال رب العالی بھی سیر کو ہوا۔
"نافع عتاب و عذاب فضیلت یہ کہ بعض کفار سے جہنم کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی
ہے۔ جیسے "بروایت امام نسبی علیہ الرحمۃ، ابوہریرہؓ نے سرور انس و جان، سرور
قلب و ایمان "انہم صلوٰۃ و صلیو علیہ" کی ولادت پاک پر خوش ہو کر، خوش خبری سننے
والی کو انجلی شہادت کے اشارے اسی وقت آزاد کر دیا تھا۔

عمل خیر و برکات :- رسول کریم ﷺ پر درود شریف پیر کے روز پڑھنا۔ کثرت
سعادت اور فضائل کا حامل ہے۔ یہ دن بھی تمام دنوں کا پیر ہے۔ عید میلاد النبی ﷺ
کے روز ۱۲ ربیع الاول کی شب کو بوقت بھری غسل کر کے پوری طہارت اور نظافت کے ساتھ
صاف ستھرا لباس پہن کر اور پاک صاف جگہ پر خوشبو ڈھنگا کر یا دگا کر ادب و احترام سے درود شریف
پڑھے سارا سال گھر میں برکت اور دین و دنیا کے فوائد حاصل ہوں گے یہ عمل قلیل بھی فوائد کثیر کا
حامل ہے کہ قلم کھنے سے قاصر ہے "حیاں را چہ بیان" اکمل اللہ فقیر پرتغیہ کا یہ سال با سال
سے معمول ہے اور سارا سال بفضلہ تعالیٰ امن و امان اور سلامتی سے گزرتا ہے۔

بعض مہینوں اور دنوں کی تخصیص محکمہ بالا روایات سے مستحق اور ثابت ہے۔ دیگر شب
روز یا ماہ و سال ہوں درود شریف پڑھنے کا مطلق امر نفس قطعی سے واضح ہے۔ مروجہ اعت
خرانی، سنۃ و سلام۔ حقیقتہً از قسم درود شریف ہے۔ جو کہ بہر حال مستحسن، محمود اور
محبوب ہے۔ جس میں سوائے کچھ کے کسی کو اختلاف نہیں۔

○ جمعۃ المبارک اور اس کے اسماء و فضائل :- حضور ﷺ ہجرت فرما کر چند
روزہ فیما شریف میں قیام کے بعد روز جمعۃ المبارک، عازم المذینۃ المنورہ ہوئے تو اہلین وادی
محمد بنی سالم میں جمعہ شریف کا وقت ہو گیا۔ یہاں حضور ﷺ نے خطبہ رفیع پڑھا اور فرمایا
پڑھایا تو صحابہ نے یہاں مسجد تعمیر کی۔ جو مسجد مجید کے نام موسوم ہوئی۔ قرآن پاک نے اس مبارک
دن کو یوم الجُمُعہ فرمایا اور احادیث مبارکہ میں یوم الاحمہ، یوم الغراء، یوم الازہر، یوم روشن
چمکدار دن، منور دن، برہان فارسی اور جمعۃ المبارک کا نور جنت کے نور سے ہے اور جنت
کا نور، قاسم کوثر، منعم جنت شافع اُمت، نورانی کے نور سے ہے اور تمام جنتیں

سینا ابوہریرہؓ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نور سے منور ہیں۔

احادیث رسول ﷺ علی قالیہا الصلوٰۃ والسلام
○ سورۃ شوریٰ عرووس و عرووس
برخی کو دہن ہے اور ان کی دہن سورۃ شوریٰ ہے۔
عرووس کا معنی ازینت "نوریت"

○ سورۃ شوریٰ عرووس و عرووس
سورۃ شوریٰ عرووس و عرووس کا نور اس کی قبر میں اُنس کے لئے
آجاتا ہے اور سوال و جواب میں محاورت کرتا ہے اور اس کے بعد حکم ہوتا ہے۔ کفر کفر
العرووس سو جا جیسے دہن شب زفاف میں سوتی ہے عرووس عرووس کی جمع ہے۔ یعنی
دہن شادی۔ جو اولیاد کرام کے وصال پر منعقد کیا جاتا ہے یہ عرس سراپا قدس ہیں جس میں
اللہ رب العزت کی حمد و ثنا، نعمت اور تبلیغ دین ہوتی ہے۔ ولی کا اس روز فیضان خاص ہوتا
ہے۔ قیامت کو بیسیں مصلیٰ، نور عین مصلیٰ، ریحان گلستان زہراء، حسین کریم سرکار امام
حسن مجتبیٰ، امام عرش مقام شہزادہ گلگون عباسین شہید کربلا، اکمل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کمال علیہ
والہم و صلیہم، جب جنت میں داخل ہوں گے تو رب کریم اپنی جنت کو دہن کی طرح سجائے
گا اور جنت خوشی سے جھوٹے گی اور چھوٹے پھیلے گی۔

جنت ہے اُن کے جلوسے جو اپنے رنگ بو
شیخین ادھر شمار، غنی و علی ادھر
ایک روایت الحدیث علی عارچہا الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا گیا۔

○ جمعۃ المبارک اور اس کے اسماء و فضائل :- حضور ﷺ ہجرت فرما کر چند
روزہ فیما شریف میں قیام کے بعد روز جمعۃ المبارک، عازم المذینۃ المنورہ ہوئے تو اہلین وادی
محمد بنی سالم میں جمعہ شریف کا وقت ہو گیا۔ یہاں حضور ﷺ نے خطبہ رفیع پڑھا اور فرمایا
پڑھایا تو صحابہ نے یہاں مسجد تعمیر کی۔ جو مسجد مجید کے نام موسوم ہوئی۔ قرآن پاک نے اس مبارک
دن کو یوم الجُمُعہ فرمایا اور احادیث مبارکہ میں یوم الاحمہ، یوم الغراء، یوم الازہر، یوم روشن
چمکدار دن، منور دن، برہان فارسی اور جمعۃ المبارک کا نور جنت کے نور سے ہے اور جنت
کا نور، قاسم کوثر، منعم جنت شافع اُمت، نورانی کے نور سے ہے اور تمام جنتیں

○ قرار پڑتی ہے جب اللہ سبحانہ جنت پر اپنی جلی فرماتا ہے تو ملائکہ مقربین جلی کا نور دیکھ کر خوشی سے تسبیح پڑھتے ہیں اور جنت تسبیح سے اور "ملائکہ اطراف جنت میں متعین ہیں۔" وہ درود شریف پڑھتے ہیں تو درود شریف کی برکت سے جنت کشادہ ہوتی ہے۔ یہ کشادگی سرور انبیاء علیہم السلام پر درود شریف کی برکت سے ہے۔ بناو بریں کہ جنت کی اصل حضور پر نور ﷺ کے نور سے ہے۔ جب وہ آپ ﷺ کا ذکر کرتی ہے تو خوشی سے بھوم اُٹھتی ہے۔ جنت المدینۃ النورہ کی ایک جھلک ہے۔ اور درود شریف پر فریقت ہے۔

قدسی پڑھتے رہے صل علی باغ جنت کھرا سنو تا گیا
باغ جنت کو جب بھی میٹا گیا مصلطے کے حق کی گلی بن گئی
یہی تسلیم جنت ہے باغ حین کون ہے جو ملک کا جنت نہیں
حسن جنت کو جب بھی میٹا گیا مصلطے کے نگر کی گلی بن گئی

☆ السید عبدالعزیز دہلوی مغربی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں۔ اگر اللہ سبحانہ کو مکان کی ممانعت نہ ہوتی تو حضور ﷺ جہاں جہاں تشریف لجاتے جنت ساتھ ساتھ جاتی اور جہاں آپ ملت بسر کرتے تو جنت بھی ہاں ہی رات گزارتی مگر اللہ سبحانہ نے روک دی ہے تاکہ ایمان بالغیب حاصل ہو۔

☆ ایک روایت احمدی میں حضور ﷺ نے فرمایا۔

مَا مَسَّتِ الْجَنَّةُ مَيِّسًا كَمَا سَجَانُ مَا فِي جَنَّتٍ مِثْلِي سَجَانُ مَا فِي جَنَّتٍ مِثْلِي سَجَانُ مَا فِي جَنَّتٍ مِثْلِي

○ یہ تذکرے از روئے محبت ہیں کہ حضور ﷺ کے غلاموں کی قبر بھی، تو جنت کا بیچہ ہوگی اور شب و قریب زکاف بنے گی یہ فضیلہ و کرمہ تعالیٰ!

☆ بروایت امام الامام ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُ الْآيَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى هَيْئَتِهَا، يَبْعَثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَهْرَاءَ مُنِيرًا أَهْلَهَا يَخْفَوْنَ بِهَا كَحُرُوسٍ قَهْلَةٍ إِلَى تَرْتِجِهَا

ہے شک اللہ سبحانہ کو ان ایام کی اصل بیانات پر اُٹھنے کا جہت انبار کو قیامت کے روز چمکتا ہوا منور اور دھچک پڑے جیسے ہوں گے جیسے وہیں کہ جب اپنے دوا کے ان بات ہے۔

یہ ساری رونق اور نور جمیعہ المبارک کو درود شریف کی برکت سے ملا ہے۔ وہ اپنی پوری نوری چھین سے اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہوگا اور اس روز کا درود شریف ملائکہ کرام چاندی کے صحیفوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں۔

○ جمعۃ المبارک کو درود شریف پڑھنے کی سب سے اہم فضیلت۔

☆ ایک حدیث پاک میں تَابِهَا الصَّلَاةُ میں انکشاف فرمایا گیا۔

إِنْ أَعْبَدَ إِذَا قَامَ الصَّلَاةَ رَفَعَ اللَّهُ حِجَابَ بَيْنِهِ وَبَيْنَ مَعْبُودِهِ بِخَبْرِهِ

جمعۃ المبارک کے روز جب غلام درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ محجب اور محبوب کریم ﷺ کے درمیان حجاب اٹھا دیتا ہے۔

○ سب سے اہم واعظم فائدہ جمعۃ المبارک کا درود شریف حضور ﷺ کی بارگاہ رحمت میں بلا حجاب پہنچتا ہے۔ محجب اور محبوب کے درمیان پرورے اٹھا دیے جاتے ہیں۔ درود شریف کے الفاظ کی آواز قہری اور ساقی بنفس الغیس سنتے اور غلام کو اُس کے چہرے مہرے سے جانتے اور پہچانتے ہیں اور جواب سلام سے نوازتے ہیں اور قبولیت اور بخشش کی بشارتیں اور سندیں عطا فرماتے ہیں۔ دلائل انکشاف میں بحوالہ مفاخر الاسلام یہ روایت نقل کی ہے۔

☆ خالد بن کثیر علیہ رحمۃ فرماتے ہیں کہ وفات پر ان کے سر پر ایک کاغذ کا پرچہ پائی گیا جس میں لکھا تھا۔ مَرَأَةٌ عَنِ الشَّاهِدِ لِحَالِدِ بْنِ كَثِيرٍ "اُن کے گھر والوں سے پوچھا یہ کون سا عمل کرتا تھا کہ اس فضیلت سے مشرف ہوا تو انھوں نے کہا کہ جمعۃ المبارک کو ایک ہزار مرتبہ درود شریف سرور عالم ﷺ کو پڑھا کرتا تھا۔ اس درود شریف کی برکت سے رکفن دفن، حشر و نشر اور حساب کتاب سے پہلے مغفرت کا پروانہ مل گیا۔

☆ نبی کریم ﷺ تمام مخلوقات عالم علوی اور عالم سفلی میں سید الانام ہیں اور جمعۃ المبارک سید الانام جو شخص سات ملے، سات سات بار اس درود شریف کو پڑھے تو وہ دنیا میں حضور ﷺ کی زیارت سے شرف ہوگا۔ اُن کی سال کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ حضور ﷺ سے ملنے والے نور پر سید الانام میں وہ نور ہے جس سے نور ان کی حالت میں ہے۔

نہیں۔ علامہ سخاوی نے "الصلوة البديعة فی الصلوة علی الحبيب الشفیع" میں ابن عاصم کی روایت سے مرفوعاً نقل کیا اور تصدیق فرمائی۔ درود شریف یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدَتَا مُحَمَّدٍ وَعَبْدِكَ وَرَبِّكَ
النَّبِيِّ الْأَمْنِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
○ جمعرات کو درود شریف کی فضیلت : جمعرات کو جنت الباری کا قرب حاصل ہے۔ دنیا اور قیامت کے درمیان ایک مقام برزخ ہے اور جمعرات کو بھی جنت الباری کے برزخ سے تعبیر کیا گیا ہے تو جمعرات بھی فضیلت اور سعادت کی حامل بنی پس قرب کی وجہ سے جمعرات کو دن کے نام سے موسوم کیا گیا۔ جمعرات کو ارواح موت گھروں میں حاضر ہوتی اور ایصالِ ثواب کا تقاضا کرتی ہیں۔ "جمعرات کا درود شریف صفحہ ۵۲ پر ملاحظہ ہو"۔

چنانچہ ایک ولی اللہ کا گزرتبرستان سے ہوا تو عالم کشف میں دیکھا کہ رُوحوں کا ہجوم ہے۔ پوچھا معاملہ کیا ہے تو بتایا گیا ایک اللہ کا مقبول بندہ تبرستان سے گزرا۔ اُس نے درود شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا۔ اُس کا ثواب ختم ہونے کو نہیں آ رہا۔ اُس کے ثواب کی حرکت سے سارا تبرستان بخشا گیا، اور یہ ثواب تقسیم ہو رہا ہے۔ "شرح اللہ ربانی علی القرآن والفقہ"۔

○ امام محمد بن وضاح علیہ رحمۃ اللہ نے یہ روایت بحوالہ مخاضر الاسلام نقل کی۔

مَنْ صَلَّى عَلَى يَوْمِ الْخَمِيسِ جَائِعًا
مَرَّةً لَمْ يَفْتَقِرْ أَبَدًا
جو شخص جمعرات کو تباہ درود شریف پڑھے وہ کبھی محتاج نہیں ہوگا۔

○ جو شخص بروز جمعرات "پنجشنبہ" بعد نماز عصر اسی جگہ بیٹھ کر یہ درود شریف پڑھے رب کریم اُس کو اپنے محبوب پاک ﷺ کی زیارت کا شرف عطا فرمائے جو تمام اہل ثواب سے عظیم تر ہے۔ "شوارق الانوار فی ذکر الصلوة علی النبی المختار"۔

اللَّهُمَّ رَبَّ الْجَلِّ وَالْإِكْرَامِ وَرَبَّ الْمَشْرِقِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّسُلِ وَالْمُسْلِمِينَ أَسْأَلُكَ بِمُحَمَّدٍ وَمِنَّا الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ
۳ بار "اور تعبیری بار یہ کہے۔ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ" ایک بار "مذگل" پچھڑے ہفتہ اور اتوار کے روز درود شریف کی فضیلت : ان ایام

میں بھی درود شریف بہت سے فضائل کا حامل ہے۔ سید الانبیاء علی نبینا وعلیہم السلام کے ہر ایک ایام پر درود شریف کا اذن ذات المؤمنین والمؤمنات، نے مومن کے عیسیٰ وعلیہ السلام کے اذن پر درود شریف کی زبان نئی شان مومن کی زبان دُرُوشان سے درود شریف کے اذن کا ظہور ہو رہا ہے۔ درود شریف مسجد کی رونق عبادت اور دعا کی قبولیت کی دوتاویز۔ نور و شہودی خداوند مقرر ہوس کی سند ہے۔ وَتَذَكُّرُ مَا يَأْتِيهِ اللَّهُ وَالْعِبَادُ عِبَادُ اللَّهِ وَالْأَمْرُ أَمْرُ اللَّهِ وَدِينُ اللَّهِ کے دن بندے اللہ کے بندے، امر اللہ کا امر اور مسجد اللہ کا گھر ہے۔

○ مساجد میں قبل اذان درود شریف "مَرْجَبًا بِخَيْرِ النَّاسِ" کا دعوت نامہ اور نماز پچگانہ کے بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنا ایستہ جہت کا معمول مقبول بارگاہ رسول ہے۔

الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا نَوَّارَ السَّمَاءِ
الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ الْعَالَمِينَ وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا رَسُولَ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ
الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاقِمَ الْبَيْتِ وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا شَيْخَةَ الْمُسْلِمِينَ

○ حقیقت امر الہی : اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں ملائکہ کو ساتھ ملا کر اپنے پیارے محبوب ﷺ پر درود شریف بھیجتا ہے اور ایمان والوں کو درود شریف بھیجنے کا حکم بھی دیتا ہے لہذا درود شریف پڑھنے والا سبب تحصیل امر الہی اللہ تعالیٰ کا درانبر وار بندہ ہے اور رسول عظیم کا ولی و نائب ہے۔ یہ عقیدت مندر علام اور ملائکہ کا پیارا ساتھی ہے۔ "واللہ امرتکم بهذا"۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَافِيًا وَالصَّلَاةُ عَلَى حَبِيبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَاةً وَافِيًا وَالسَّلَامُ عَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ سَلَامًا صَافِيًا

○ حضرت شیخ الاسلام نے بروز جمعہ مسجد نبویہ میں دعا کی کہ اربابِ ثواب و اہلِ شرف و اہلِ کرامت پر بارگاہِ حق و حقا اور خلدِ تدبیر کے لیے جمعرات کی شبیہ نورانی اور تمام اہلِ ثواب و اہلِ شرف کے لیے دعا کی کہ وہ درود شریف پڑھیں اور اپنے گھر کی ہر ایک چیز کو اللہ کی رحمت و شرف سے لیس لیں اور اللہ کی رحمت و شرف سے لیس لیں۔

صحیح بھارت صحاح شریف میں موجود ہیں۔

احادیث مبارکہ، ابن ہدی نے روایت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا
 اَنْتِ اَشْرَءُ اَمَیْقِ اَجْرُہُمْ عَلٰی | اَمْتُ بِنِ بَقَرِیْنِ وَاَمْتُ حَمِیْرَہِ اَصْحَابِ بَدِیْرِیْنِ
 اَصْحَابِی ط | رَضِیَ اللہ عَنْہُمْ وَرَضُوا عَنْہَا "

چھ من سب صحابی خلیفہ لغتہ اللہ | جو میرے صحابہ کی برائی کرے اس پر اللہ عز و شتم ہے اور
 وَالْمَلَائِکَۃُ وَالنَّاسُ اَجْمَعِیْنَ ط | انہوں کی لعنت ہو۔
 اِذَا دُکِرَ وَلِصْحَابِیْ حَامِسُکُوْا | جب میرے صحابہ کا ذکر کرو تو زبان دھم کوہ رہیں رکھو۔

طغلو طات : سیدنا عبد اللہ بن مبارک علیہ السلام عظیم رضی اللہ عنہما
 حضرت وحشی رضی اللہ عنہما جو ایک بار بھی چشم بھارت ظاہرہ سے دیکھ کر ایمان لائے
 اور ایک ہی مجلس کے محبت یافتہ تھے وہ بھی سیدنا عیسیٰ ثور اوس قرنی رضی اللہ عنہما اور
 تمام اُمت سے افضل ہیں۔ "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ تالی قاری علیہ رحمۃ الہی"

آپ کے کسی نے پوچھا سیدنا امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما افضل ہیں یا عمر بن
 عبد العزیز؟ جو ابورایا رسول اللہ ﷺ کی معیت میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہما
 کے گھوڑے کے نختوں میں جو غبار پڑ گیا وہ بھی عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما سے بدرجہ ہا
 افضل ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما صحابی رسول کاتب وحی، امین اسرار نبوت،
 خازن رسول علیہ السلام وکرم صاحب فضیلت عدیدہ ہیں۔ ہادی و مہدی ہیں۔ آپ کے
 حق میں علماء حاضرہ کو نہایت ہی ادب اور احتیاط کی ضرورت ہے اپنی زبانوں کو طعن اُلوہ،
 ہمنے سے بچائیں۔ "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ تالی قاری علیہ رحمۃ الہی"

علامہ شہناز الدین خفاجی علیہ الرحمۃ نے نسیم الریاض میں لکھا ہے
 مَنْ یَّکُوْنُ یَطْعُنُ فِیْ مُعَاوِیَہِ | فَذَا بَانَ کَلَابُ الْہَبَا وَیَبِیْہِ

عہ آپ کا شہناز الدین بن قوامی آپ کی زیارت کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے آپ کے خلاف فریب بھارت میں
 عہ جو سیدنا امیر معاویہ کی شان میں جس کرے وہ ہادی و مہدی کا ہے۔ حضرت ابی الہ الاالی ہادی و مہدی کی روایت
 میں ہے کہ اگر کوئی شخص ہادی و مہدی کی شان میں جس کرے تو اس کا گھر آگ لگے گا۔

قوتی : جمع الجہن شریعت و طریقت، نظم تحنات حقیقت، مصدر برکات
 معرفت، فضیلت، آب حضرت محمد و الف ثانی الشیخ احمد ذوقی نقشبندی سرہندی علیہ السلام
 التورانی فرماتے ہیں: "الصَّحَابَةُ کُلُّہُمْ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّةِ قَطْعًا ط" انھوں نے ایمان لائے اور
 جہنم کی کائنات میں رہیں گے | میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جن کی جہنم اتنا
 اَقْتَدِیْہُمْ مَا هَتَدِیْہُمْ ط | کہ گے ہدایت پاؤ گے۔

ماہِ سال صحابہ میں جلوہ گن جتے ایسے | جو وحوش کا چاند ستاروں کے ٹھہرت میں جیسے
 ملائکہ علیہ السلام اُستاد سلطان اور گزیر عافیت شہنشاہ ہند اپنی تغیر احمدی میں خلا
 اَقْسَمُ بِمَوْقِعِ الْجُؤْمِ ط کے تحت لکھتے ہیں۔ الجؤم سے مراد صحابہ ہیں اور جؤم واقع
 اُنی مساجد ہیں و مقابر ہیں بعض مغربی کے نزدیک الجؤم سے مراد صحابہ کرام اور
 مواقع سے سجدہ گاہیں یعنی پیشانیوں جن پر وہ اپنے رشتہ کے حضور سر سجود کرتے۔ یا مواقع
 سے مراد، عزارات پر اقرار، جہاں وہ جہاد اکبر یا جہاد اصغر سے جام شہادت نوش فرما کر
 استراحت فرمائیں رشتہ اللہ جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جیسے زمین والوں کے نیلے آسمان
 پر تارے چمکتے ہیں بعینہ اللہ کے نیلے صحابہ کے قبور ستاروں کی طرح چمکتے دکھتے ہیں۔
 ایک حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا گیا۔

مَا اَتَى مِنْ رَّسُوْلِ اللہِ مَنْ لَّسُوْلٍ هُوَ | اُنْ نَّحْضُ کَاللَّہِ جَمَادٍ اور رسول اللہ پر کوئی ایمان نہیں جو
 اَصْحَابًا ط | صحابہ کی توقیر و تعظیم نہیں کرے۔ "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ"
 فَالْحَدَرُ کُلُّ الْحَدَرِ ط | آلامان انکھنڈ۔

لے بکا ایس آدم رُسنے ہست
 جاننا چاہیے خوارج فی زمانہ کی بناوٹی باتوں۔ جاہلی روایات اور غالی روافض اور بے دین
 شرعہ لوگوں کی تاریخی کتابوں اور انکی چکنی چیری باتوں سے اعراض و اجتناب کرے۔ یہ بدکار ہندو
 لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کے برعکس وہ لوگوں کو بیان کرتے اور اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں
 کہ انھیں ہر ایک نے دیکھا ہے اور انھیں ہر ایک نے سنا ہے۔ ان کی باتوں میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

یہ سب عجوت افزاء اور بہتان ہیں یہ لوگ صَلُّوا اَحَا صَلُّوا کا مصداق ہے

شکل ایشان ، شکل انسان ، فعل شان ، فعل بجاع

هُمْ ذِيَابٌ فِي ثِيَابٍ ، اَوْ ثِيَابٌ فِي ذِيَابٍ

مولائے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ کو اللہ تعالیٰ نے کھانسی کا ارشاد مبارک :-

اَلنَّاسُ نِيَامٌ فَاِذَا امَاتُوا اَتَيْتُهُمْ اَوَا | لوگ سوتے ہیں اور جب مر گئے تو بیدار ہوں گے

○ لوگ خواب غفلت میں ہیں جب آٹھ بند ہوگی تو بیدار ہوں گے خواب اور بیداری

میں یہ فرق ہے خواب سے آٹھ کھل تو کچھ نہ تھا اور دنیا کی بیداری سے آٹھ بند ہو گئی تو کچھ

نہ ہو گا نتیجہ دونوں کا ایک ہے ۔ درحقیقت ہستی نیستی اور نیستی ہستی ہے ۔

یہاں ہونا نہ ہونا ہے ، نہ ہونا عین ہونا ہے

جسے ہونا ہو کچھ ، وہ خاک کوئے جانانہ ہو جائے

جس نے حضور ﷺ کو چشم بشارت فابری سے آمینہ حق نما میں دیکھا اُس نے اپنا

آپ ہی دیکھا اور جس نے چشم بصیرت باطنی سے دیکھا اُس نے اپنے ہی احوال و ایمان کی صورت

سے دیکھا کما حقہ زیارت سید الکونین ﷺ کون ہے جو کر سکے اور حقیقت کو پا سکے

وَاللّٰهُ شَهِيدٌ اَعْلَمُ بِحَقِّ قَوْلِهِ الْاَمْرُ بِحَقِّ كَلِمَاتِهِ

كَفَيْتَ يَدْرَكَ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ

قَوْمٌ نِيَامٌ تَسْلُوْا عَنْهُ بِالْعِلْمِ "تفسیر: بڑے عزیز"

★ ایک ترب عمر بن ہشام "ابو جہل نے حاضر بارگاہ محبوب رب الطلیحین علیہ السلام کو

نہایت سے ہرگز کے کلمات کہے تو آپ ﷺ نے فرمایا صَدَقْتَ تَجِدُ عِشْقَ

علم اُن کی شکل و صورت تو اسانی ہے لیکن افعال و دندوں کے یہ اشانی لباس میں بھیڑے ہیں بھیرا تو بیٹوں

کو چار دکھاتا ہے لیکن یک بہت غفلت مٹھنے ، شای غم ، مٹھنے "وَاللّٰهُ اَعْلَمُ" کو چرچ کر جاتے ہیں ۔ علیہ السلام

اَصْلُ بَلُو یہ تو دندوں سے بھی بدتر ہیں جس کے تلب انورہ روح پرورد ، چہرہ پر نورست اور پوست بھی ہے ۔

دور شواہد مستلاط یار بد یار بد پتر بود از مار بد

مار بد تنبہا بچہ یریاں تہ یار بد یرجان و یرایمان تہ

سے سرشار ، عاشق زار سیدنا ابو جہر صدیق رضی اللہ عنہ وَاَنْهَاهُ عَنَّا فَوْرًا اُٹھے تحسین شریک

اور تعریف کے کلمات عرض کئے تو حضور ﷺ نے محبت بھری نگاہ سے اپنے یار دانا ،

یار غار کو دیکھا تو فرمایا صَدَقْتَ صحابہ عظام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اجتماع فقہین

کی تصدیق چہ حکمت دارد ؟ تو آپ ﷺ کا فرمان رومی کی زبان ترجمان میں ۔ " ۔

گفت من آمینہ ام مصقول دوست ترک و ہندی درمن آن بیند کہ اوست

○ میرا سچو منظر جمال انوار الہی جو آمینہ حق نما ہے اس میں جس نے دیکھا اپنا آپ دیکھا

ابو جہل کفر و شرک کی غفلت سے آنودہ ایک مرد قبیح تھا اس نے اس آمینہ حق نما میں اپنی شکل

دیکھی جو کہ کریمہ النظر حق اور پھر اس نے جو کہا اپنا حال کیا تو میں نے صَدَقْتَ فرمایا اور

میرے یار دانا نے جو صورت میں میرے جمال و کمال کے پرتو اور سیرت میں میرے حسن و عشق کے

پیکر اور درجات میں انصاف الشامل ملے ہیں انہوں نے بھی میرے چہرہ انورہ منظر انوار

الامثالہ کی آمینہ حق نما میں اپنے حسن کا انعکاس لقطۃ من القصر دیکھا اور حسین توفیق

کی انھوں نے بھی اپنے حال کے مطابق اپنی ہی آپ تعریف کی تو میں نے صَدَقْتَ کہا ۔

سہ ہذا من عثمان محمد کو کثرت و جلال خطاب جنس امیر مہذب غار لب فضل علم شریح ہدیہ ملت خلیفہ اول عباسی

علم کلام اسی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صَدَقْتَ فرمایا اور زبان رسالت حضرت ابو جہر صدیق رضی اللہ عنہ

کو صدیق امتی فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام بقاء میں سب انفس "حضور" کے بعد اور حضرت

ابو جہر صدیق رضی اللہ عنہ بہت سے انفس جو سیرت و عفت گری پر فائز کرام اور ائمہ الشاہدین "خلیفۃ الرسول الاعظم

بالا اختلاف و الفاسل میں اور زبان رسالت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صَدَقْتَ اناس اور حضرت ابو جہر صدیق رضی اللہ عنہ

کو انصاف الشامل فرمایا کہ دونوں "صدیق نبی اور صدیق امتی" میرے حسن و عفت میں جمال خلق و

کمال خلق میں جو بہت قصور و غشیمہ ہیں یعنی کہ صدیق نبی و صدیق امتی کے پرتو ہیں اور دنیا اگر کسی نے حضرت ابراہیم

علیہ السلام کو دیکھا جو توحید و توحید کے ساتھ توحید کو دیکھا ہے اور اب تمام ملامتوں سے تہیہ ابو جہر صدیق رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ نے کو حضرت میکہ بل میں سلام سے تشبیہ دی جو کہ ہاں میں ہی رہا ہے "وَاللّٰهُ اَعْلَمُ" کو سب سے

زیادہ جانتے اور سمجھنے والے ہیں کہ "صدیق نبی و صدیق امتی" کے ساتھ "وَاللّٰهُ اَعْلَمُ" کو سب سے

کمال و عظمت دیکھنے والے ہیں کہ "وَاللّٰهُ اَعْلَمُ" کو سب سے زیادہ جانتے اور سمجھنے والے ہیں

☆ مدین وجہ حضور ﷺ نے "اعترف الناس ط کو یہی مخاطب کیا اور ارشاد فرمایا۔
 يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَنَ كَيْفَ رَفَعَنِي حَقِيقَةً عَلِيٌّ رَفَعَنِي اِلَيْكَ بِوَجْهِكَ لَعَنَ حَقِيقَةً جِئْتُكَ بِوَجْهِكَ
 میرے رب کے سوا کسی اور نے مجھے نہیں جانا اور نہ پہچانا۔ "فَاَفْهَمَ ط
 غائب ثنائے خواجہ بہ یزدان گذاشتیم
 کان ذات پاک ترسہ دارن محمد است "مَلِكٌ لِّكَ رُكْنٌ ط
 ○ بروایت ابی قتادہ، رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔ "مَنْ رَأَى مُحَمَّدًا وَجَّهًا ط
 مَنْ رَأَى فُحَّطَ رَأَى أَحَى الْحَقِّ ط | جے میرا دیدار "خواب" میں نما سے دیدار ہو
 اس حدیث پاک کی تفسیر کرام نے دو توجہیں بیان کیں۔ حضور ﷺ کو جس
 خوش بخت نے خواب میں دیکھا اُس نے حضور ﷺ کو یہی دیکھا اور اُس کا یہ کہنا سچی
 ہے کہ مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ "وَلَوْ ذُرِّيَّتُكُمْ قَالَتْ
 وَابْنُ الْحَقِّ ابْنُ اللَّهِ تَقَدَّسَ وَتَعَالَى۔ جس نے مجھے دیکھا اُس نے میرے آنسید
 حق نما میں حق تعالیٰ کو دیکھا یہ مشاہدہ "دیدار ہمت عظمیٰ کسی عمل یا کسب کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ
 محض فضلِ ربی ہے یعنی وہی ہے کسی نہیں، عطا ہی ہے ذاتی نہیں اور نہ استحقاق سے
 برپائی بخیر اش عکس جاسش را بیاب چوں با حمد شہی دیدار احد و ثواب نیست
 اللَّهُمَّ ارِنِي جَمَالَ نَبِيِّكَ وَارْزُقْنِي رُؤْيَاهُ وَجْهَهُ الْكَرِيمِ ط
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ط آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین بجاو رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ط
 اُفْتُتْ طُوْفِي مَنْ رَأَى مُصْطَفَى وَالَّذِي يُبْصِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَسْرَى
 ☆ حضور ﷺ کی ذات و صفات کا آئینہ ہیں۔ اس ناپائی صفا کر
 محبوب پاک شاہِ لولاک ﷺ کی ذات میں ظاہر کیا ہے

تذکرہ شریف "نے اپنے بار بار بارونا بجز انک الله عَمَّا اَوْفَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ حَوْماً اسْتَعَدَّ لِمَنْ ط
 کو ان ائمہ معصیٰ کی اہمیت اور تائید خداوندی میں ہمیشہ درجہ بدرجہ اور عطا اپنے ساتھ رکھا ہے۔
 پہلے کو فرخ، پہلے کو چھوٹا پس جنتی کے پہلے ہے خدا کا رسول ہیں
 نے اُس کو دیکھا کہ جب کہ کو انک کمال انکس نے سب سے بڑا ہے۔ "فَاَفْهَمَ ط

حق را چشم گرچ ندیدند و یکنشد
 از دیدن جمال محمد شناختند ﷺ
 ایک حدیث الرسول ﷺ علیؑ علیہ وسلم میں فرمایا گیا۔ "مَنْ رَأَى مُحَمَّدًا وَجَّهًا ط
 اَنَا مَرَّةً جَمَالَ الْحَقِّ ط | میں تو جمال حق کا آنسید ہوں
 ○ مثلاً شیخے میں جو نور نظر آئے گا وہ آفتاب کا نور ہوگا۔ اور حضور میں جو نور نظر آئے گا وہ
 اللہ کا نور ہوگا۔ کو رضاء محمدی، آمین جمال حق اور جمالِ مصطفیٰ مظہر حق کمالِ کبریا ہے۔ عَنْ وَجْهِكَ
 ﷺ عَلَيَّ بِذَلِكَ اَيُّهَا الْحَقُّ ط جو علم نظر آئے گا وہ خدا کا علم ہے اور حضور میں جو قدرت نظر
 آئے گی وہ خدا کی قدرت ہے۔ کہ حضور ﷺ کا کمال و کمال خدا سے متعاقب ہے۔
 مَنْ رَأَى فِي الْمَسَامِ حَقَّةً رَأَى فِي خَدَانِ | جس نے مجھے خواب میں دیکھا ہے ملک میں نے مجھے
 الشَّيْطَانِ لَا يَكْفُلُ فِي صُورَتِي ط | ہی دیکھا کہ شیطان میری صورت میں تمثیل نہیں
 تروا الامام محمد علياً رُؤْيَاً بَحَارِيٍّ وَمُطَمَّ ط | ہو سکتا۔
 ایک روایت میں لَا يَكْفُلُ ﷺ کے الفاظ بھی فرماتے گئے ہیں نیز فرمایا۔
 رُؤْيَا الْمَوْتِ جُزْءٌ مِّنْ سِتْرَةِ الْوَعْدِ | مومن کا خواب موت کے خواب کا بھی لہجہ ہے
 جُزْءٌ مِّنْ التَّبَوُّطِ ط | یعنی اس کے لہجہ کا جز ہے۔
 ○ مومن جو خواب میں دیکھتا ہے۔ وہ حق دیکھتا ہے اور درود و شریف سے جو بھی ملتا ہے
 وہ حق ہی ہوتا ہے اور دوسرے نفسانی، تخیلاتِ شیطانی و باطل سے پاک ہوتا ہے۔ حضور
 ﷺ "تَوْبِيلُ قَلْبِي بِصَاحِبِ اللَّهِ تَجَاوَزَ تَعَالَى كِي صَفَتْ هُدًى كِي مَظْهَرِ آتَمِ فِيں اور شیطان
 بعینِ مَظْهَرِ ضَلَالَتِ قَادِرِ مُطْلَقِ نے شیطان کو یہ اختیار دیا ہے کہ جو صورت چاہے اختیار کرے
 لیکن اپنے لیے مثل محبوب کی صورت اختیار کرنے کی طاقت نہیں دی بلکہ کسی کو خیال بھی آپ
 ﷺ پر نہ دے سکتا۔

تو چہ آئندہ کا بعد شکل نہیں یعنی ثانی عالم کے بعد جمالِ احد نہیں پاسکتا۔ احاد اور احمد کے بعد جمالِ تہمید ہے۔ تاہم
 علم شیطان کو یہ طاقت نہیں کہ خواب میں کسی کے پاس جا کر کہے کہ میں نے خدا کو دیکھا ہے یا نہیں، یا آپ
 ﷺ کی طرف سے کسی بات کی نسبت کرے۔ ایسا اُس کا اختیار نہیں دیا گیا اور نہ تمکینات سے ہے۔
 علم فرخ کا کمال میں ہے خدا کا ہے۔ ان کے علم میں ہے کہ ایک صفت حضور ﷺ کی ذات پاک
 ہے اور نہ وہ علم ہے کہ ان کے علم میں ہے کہ ایک صفت حضور ﷺ کی ذات پاک



شان رسالت۔ شرک فی الاوثیت کی طرح شرک فی النبوة بھی کفر ہوتا ہے۔
 ○ توحید وہی توحید ہے۔ جو حضور پر نور شافی یوم النور سے اگلے کچھ عرصے تک حضرت علیؓ کے لئے توحید تھی اور حضور زکوة رحیمؐ کے لئے توحید تھی۔ کہ چھوڑ کر کیا انکار کر کے توحید توحید کرنا یہ توحید ایسی ہے۔ فی زمانہ حضورؐ کی شان میں گستاخی کرنے والا مومن کہلاتا ہے اور منکر حدیث اپنے آپ کو اہل حدیث اور منکر قرآن، اہل قرآن کہلاتا ہے اور شریعت مطہرہ کا باغی آج کل کا دل "برعکس ہند" منکر کافر "اعاذنا اللہ من ذلک" غوث الزماں السید عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ اہل شریعت میں مستملازمین۔

ایک تربیہ مرشد حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے سوال کیا۔ کیوں جی تمہیں معلوم ہے کہ دنیا میں کوئی چیز دخول جنت سے بہتر ہے اور کوئی چیز جہنم سے بدتر ہے عرض کیا۔ ہاں مجھے معلوم ہے وہ چیز جو جنت میں جانے سے بدتر یا بہتر اور عزیز ہے وہ وجود باوجود، سید الوجودؐ کی توحید شریفہ بحالت بیداری ہے کہ دلی آپ کو آج اسی صورت و شکل میں دیکھے جس میں حضرات صحابہ نے دیکھا۔ پس یہ جنت سے بھی افضل ہے اور جہنم جو دخول جہنم سے بھی بدتر ہے وہ ہے فتح "دستر" نصیب ہوجانے کے بعد اس کا سلب ہوجانا۔ (دستر، فتح، انشراح۔ انوار میں نہ کہ محض الفاظ "توفیق"۔ اہل شریعت)
 ○ آپؐ بحال و مصحفی آئینہ حق ثنائیں۔ اس آئینہ میں شب معراج عالم

علیؓ کے دین و دنیا ہے۔ میں گری تپان، اس وقت وہاں میری رُوح بھی جو بہالت کے پروردہ اور جہاد سے کور سے تھی۔ علیؓ کے بعد باوجود مستجاب الدعوات علیؓ تھا۔ وہ علیہ السلام کی توحید کا محکم تھا تو ولایت سب ہو گئی اور باقی باوجود تیر گاہ کے راجح سے جسک کرم و دود و بڑا اور قانون، صاحب علم اور حافظ تورات، مرجع حیات حکیم سے اگر کہ مومن و مشرک ہو کر علیؓ کا علیہ ہو گیا۔ یہ نسخ، نسخ، عرق، خفت سلب کی قسمیں ہیں اور ایک تو یہ کہ وہ خاصیتیں ہند، اور نور بن گئی اور ان ناموں کے نام و نشان بھی معجزہ حق سے سن کر نہ گئے۔

اندھری اُمت نباشد نسخ تن یک نسخ باطن ہوا سے ذوالفطن
 یہی حق کی رحمت سے نسخ بدن نسخ تن و خمر ہو گیا کہیں نسخ باطن مرچا ہے۔ جنت بہت ملوہ عالم
 جنت بہت گہنی جنت، تو ولایت، رحمت، طاعت کا نسخ ہے۔ ان کا بھی نسخ ہو گیا

قدس میں اپنی ذات پاک کی صورت اور حقیقت کو دیکھا تو فرمایا۔ فَاِذَا اُنْكَرْتُ وَسْوَ
 الْمَلَائِكَةِ طَائِفٍ نَّهْنِي نَظْرِي كَوْعُودِ الْمَلَائِكَةِ پالیا۔ یعنی کہ حضورؐ نے عالم ملکوت میں اپنی حقیقت محمدی کی صورت کو آئینہ حق میں دیکھا اور جبرائیلؑ شکل کو اپنے بدرقہ اشتہی پر اس کی اپنی اصلی صورت میں دیکھا یہ کنہ جبرائیل کا ادراک تھا اور آپؐ کی حقیقت کو سوائے رب العزت کے کسی نے نہ جانا اگر جبرائیل علیہ السلام آپؐ کی حقیقت کو دیکھتے تو "تا ابد ہے ہوش نامہ جبرائیل" کا نقشہ بند ہوتا۔

صد ہزاراں جبرائیل اندر بشر بہر حق سوائے عزیاں یک نظر علیہ السلام
 احمد اور بخشاید کن پر جبرائیل تا ابد یہ ہوش نامہ جبرائیل علیہ السلام
 ادراک زیارت :- "الْعَبْدُ عَبْدُكَ الْوَفِيُّ اِذْ اُذِنَ لَكَ" "یہذا یثقیل اکبر علیک ولا تحملہ" تراچا کھ توئی دیدہ کجا، سیند بقدر بینش خود ہر کے کند ادراک
 ذات کا ادراک :- سیدنا عثمان بن عفانؓ نے حضورؐ کے اپنے خلافتِ حق کے دور ابتلاء میں تلاوت قرآن پاک کر رہے تھے کہ اُنہیں آگئی اور حضورؐ کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے تو آپؐ نے حال و احوال پوچھا۔ فرمایا۔ اے عثمان! اچھا کہ؟
 شاکر علیہ کیا روزہ ہے؟ عرض کیا نعم یا رسول اللہؐ "یہ روزہ ہے کہ میں نے روزہ کی افطاری ہمارے ہاں آکر کرنا۔ یہ پہلی قسم ذات کا ادراک ہے اور زیارت محمدی کے زمرہ سے ہے۔

صفات کا ادراک :- سیدنا عبداللہ بن عباسؓ رضی اللہ عنہما نے کسی نے عرض کیا میں نے خواب میں حضورؐ کا کائنات "یہذا کائنات" کے نظارہ جمال باجمال کو دیکھا ہے۔ آپؐ نے پوچھا کس صورت میں۔ اُس نے کہا سیدنا امام حسنؓ مجھے یہ کائنات کی شکل میں تو فرمایا۔ بیشک تو نے حضورؐ کی آراہ السنۃ کو اسلام کو ہی دیکھا ہے اور تیرا یہ دیکھنا حق ہے۔ حضورؐ "کو آپ کی جانی پہچانی صورت" علیہ شریعت "میں دیکھنا یہ صفات کے ادراک ہے۔ احوال کا ادراک، اگر کوئی شخص حضورؐ کو مومن کی عام شکل و صورت میں دیکھے یا اشارہ دے تو یہ زیارت اس کے لئے ایمان و ایمان کے مطابق ہوگی جو اس کے ایمان کی کیفیت عالی اور حق کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ ذاتی احوال و احوال کا ادراک ہے۔ وہ

لاہور میں جامع مسجد جو گری کی تعمیر فرمائی تو بعض علماء وقت نے قبلہ کے رخ پر اعتراض کیا تو آپ نے ایک ہی نگاہ سے کعبہ تک کے حجاب اٹھا دیئے اور ہزار ہا لوگوں نے لاہور میں کعبہ شریف کو دیکھا۔ یہ آپ کی کرامات عالیہ سے ایک عظیم کرامت ہے۔

○ شرف زیارت :- حضور پر نور سید یوم الشوریٰ ﷺ بنفس نفیس خود تشریف لاتے ہیں۔ یہ از روئے شفقوت بر امت ہے اور یہ عالم خواب یا بیداری میں زیارت حبیب و بارئینب ﷺ انعم خیرات سے ہے جو اس سے محروم ہووے وہ ہر خیرات و حسنات سے محروم رہا اور دنیا اور جنت میں محبت ہر اوقات اس کو نصیب ہوگی۔ جو آثار درود شریف پر موانعت کرتا ہے گا اور یہ درود شریف کی برکات سے ہے۔

حدیث الحذیک علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط
"صمیح البخاری"
مَنْ رَأَى فِي السَّمَاءِ فَتَيْرًا فِي خَلْقِ
الْيَقْظَةِ ط
جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا۔

○ السلام جلال الدین والملت السیوطی علیہ السلام نے "ترویج ملک فی مکان رؤیہ نبوی و ملائکہ" میں تین تو جہیں بیان کیں اور ان کے جواب دیئے ہیں۔ "توحیات شکرہ"۔ پہلی تو جہ ہمہ روز قیامت مراد ہے۔ اس کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں قیامت کے روز سب کو علی الشاوی زیارت ہوگی۔ جس کو دنیا میں زیارت ہوئی یا نہ ہوئی قیامت عام زیارت کا دن ہے اس میں تخصیص نہیں۔

○ دوسری تو جہ ہمہ روز زیارت طیبہ میں جو حضور ﷺ کے زمانہ حیات ظاہری میں ایمان لایا اور وہ خواب میں بھی زیارت سے نوازا گیا۔ وہ بیداری کے عالم میں بدینہ طیبہ حاضر ہو کر ضرور زیارت کرے گا۔ فرماتے ہیں یہ تو جہ بھی اپنے اندر کوئی خاص معنی نہیں کہتی۔

○ تیسری تو جہ ہمہ سیدی القاضی ابو بکر ابن عربی علیہ السلام نے فرمایا وہ خوش قسمت ہے جس نے ہر روز ہر لمحہ حضور ﷺ کی زیارت کی ہوگی۔

اپنی زندگی میں زیارت سے مستفیض ہوگا۔ یہ آخری تو جہ حدیث پاک کے ظاہری مضمون کے عین مطابق ہے اور یہی مفتی ہے۔ "ذلک عام لیس بخاص"۔ یہ حدیث پاک مضمون کے لحاظ سے عام ہے خاص نہیں۔ "الکریتم اذا واعد و قفا"۔ درود خوان کو یہ زیارت بوقت نزع ہوگی۔ "وهذا العهد الشریف" اور اس کی روح اس وقت تک نہیں نکلتی۔ جب تک حضور ﷺ کی زیارت اپنی زندگی میں بحالت بیداری نہ کرے۔

○ علامہ شیخ ابن ابی حمزہ علیہ الرحمہ نے شیخنا میں بیان کیا اس حدیث کا یہ واقعہ نقل کیا کہ وہ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت شرف ہوئے اور اس حدیث پاک میں فکر کیا سیدہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی خدمت مطہرہ میں حاضر ہوئے اور خواب کا واقعہ عرض کر کے کہا اس حدیث فسیرانی فی الیقظۃ کا کیا مضمون ہے تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کافی سمجھایا لیکن سمجھ نہ پائے تو آپ ام المومنین حجرو مطہرہ میں تشریف لے آئیں اور حضور ﷺ کا آئینہ مبارک لے آئیں فرماتے ہیں میں نے آئینہ کو دیکھا تو اس میں حضور ﷺ کی نورانی صورت بحالت بیداری نظر آ رہی تھی اور یہی حدیث پاک بیان فرما رہے تھے۔ یہ اس حدیث پاک کا عملی مظاہرہ تھا کہ شاہدہ کراویا اور علامہ یقین سے عین یقین تک پہنچا دیا۔ تو اسی بات میں آپ کی روح مشتاق نفس مختصری سے پرواز کر گئی۔ "تفریح خاطر"۔

○ چوتھا زلفہ بوسے زبہاں نیاز مند ہے کہ بوقت جان سپردان بکشرش رسیدہ باشی دوسری صورت میں : جب کفار کفر کے واقعہ معراج شریف پر بیت المقدس کے مستغرق بطور اعتراض استفسارات کے توبیت المقدس کی قسمت جاگ اٹھی کہ قبلہ جاناں ! کہیں ایمان ﷺ کی زیارت کے لئے خود حاضر بارگاہ ہو گیا تو آپ اس کی ایک ایک چیز ذروائے دیکھ لیاں اور روشنائوں پر نگاہ فرما کر گھر کے جوابات دیتے۔ "ہدایت" نماز کثوت میں جنت بختور حاضر ہو گئی اور جنت کے باغوں میں کھجور کے خوشنوں کو دیکھا اور لینے کے لئے ہاتھ بڑھائے اور پھر واپس کر لئے اور یہ غلام بیت المروت جنت میں جا کر چل کھائیں۔ موت : اہل جنت کے لئے غلبہ عزت میں تہنیت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو جنت میں پہنچا دیا۔

النَّوْمُ اَحَدُ السَّوْتِ ۚ نیند موت کی بہن ہے۔ نیند کو موت کے ساتھ ایک مناسبت ہے جن خوش نصیبوں کو نیند کے عالم میں ایسی کیفیت حالی طاری ہوئی جو حالت موت کے مشابہ ہے وہ حالت نوم یا وقت حلت یا بعد الموت زیارت سے نوازے گئے۔ لقاء الہی بجا نکاشہ اور بصیرت کی آنکھ سے اولیاء عظام کے پیشے ثابت ہے۔ یاد رہے کل نفس ذائقة الموت ۚ مومن کی موت ینقلب من دار الی دار کے سوا اور کچھ نہیں صرف دارالافتاء سے دارالبقاء اور دارالغور سے دارالسور کی طرف نقل مکانی ہے۔

☆ کشیش محقق نے جامع البرکات میں فرمایا "موت انتقال است از حیات بجائے الی جائے بجا ہے۔"

موت ایک حال سے دوسرے حال اور ایک جان سے دوسری جان کی طرف جانے کا نام ہے اور موت جو ایک محض شئی مخلوق ہے جس کو حضرت یحییٰ علیہ السلام قبل جنت اور ایلیم کے اپنے اپنے دخول کے بعد مقام اعراف پر ذبح کریں گے جو ایک مینڈھے کی شکل کی ہوگی۔ پھر آواز اٹھے گی یا اهل الجنة لکم خلود ولا موت اور یا اهل النار لکم خلود ولا موت ۚ جس سے پہنچتی فرح میں اور دوزخی جزع، فرح کریں گے۔

○ موت جسم کی ہے نہ جان اور روح کی۔ یعنی مرنے کا جسم ہے نہ کہ روح۔ بلکہ روح کا جسم سے انفصال موت کہلاتا ہے۔ موت عارضی ہے قیامت کے بعد موت کا وجود نہیں ہوگا۔

قانون قدرت :- مومن اپنے بزرگ کو اٹکھ "نیند" میں دیکھتا ہے۔ اولیاء اپنے

○ وہ یار زندگتے خود دانہ سے اس جہاں سے اٹھا ہوگا جس کی جاننی کے وقت آپ اس کے سر پر آئے ہوں۔

○ سورۃ الہرمان آیت کریمہ ۱۸۰ ہر جان کو موت چکھنی ہے۔ فالیقہ کا معنی چکھنا۔ ہر انسان کی موت کا وقت اس کے اپنے ایمان و اعمال کے مطابق ہوگا۔ کافر کے لئے والنفقت اساق یا لاساق ۱ سورۃ البقرہ ۱۷۵ پستان کے ساتھ پٹلی پٹ جاتے ہیں والامالہ اور پیش ہوگا اور منافق سوکھے پٹنے کی طرح اچانک زوردار آدمی سے لوگ کہ "عقیم" کہیں ہیں جاگے گا اور موت کی کوڑا جھٹ اتنی شدید ہوگی اقیام قیامت بھی اس کا ذائقہ حشک کی دس خلق میں محسوس کرے گا۔ دوزخ کی موت کا ذائقہ شربت دیدار سے مرے ہوگا اور شراب طلبہ کی محاسن خلعت، لذت و فرحت آمیز ہوگی اور اس کی نشانی "چومرگ آید تہم رب اوست" کے کہتے حسین لغات کہتے ہیں کہ

بزرگ کو کشادہ اور نکاشہ میں دیکھتے ہیں۔ طوبی لکھو ویشترای مبارک اور بشارت ہو ان کو جو حضور ﷺ کی زیارت سے نوازے گئے۔ اور وہ مقام ولایت تک پہنچ گئے۔

○ زیارت سراپا عبادت غائب یا بیداری، زیارت بعد کرامت شرافت و مکار شرف ۱۱

○ اولیاء اللہ کی موت کو کمال اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ان کو اپنے مولیٰ کریم سے ہٹنے کی فید ہے۔ زہم نازک شاخ کی طرح جس کو نیم عمر چھوڑ دے وہ چاک اس نہیں نے تسلیم نہ کر دیا ہو اور روح غصہ کی قید سے پرواز کر کے بھی عقیقہ جنت کی کندہ نوں ہر پندوں کی شکل میں یہی جنت الہیہ میں جلی گئی اور تہ جنت کا باغچہ بن گئی۔ جب مدوح قفس غصہ کی قید میں تھی تو حوس غصہ سے دلچسپی، مستی، بولہ، بولہ اور چکھتی تھی۔ اور قفس لولہ اصر طائر مدوح آزاد ہو گئی۔ اب وہ اس حواس غصہ کی تمام جہیں رہی ہیں۔ وجہ الی اللہ کے وصال کے بعد ان کا نقصان زیادہ ہو جاتا ہے اور ترب و بعد کے مرحلے سمٹ جاتے ہیں۔ سر کا دوا کر، دوزخ عظم کی سیات، عالی دنیا بجا بڑی اور دوزخ صحر صحر اور عادیث صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہے آپ ﷺ اپنے علم عظیم سے جانتے، سمجھتے اور بیکریم سے دیکھتے اور امتیاز جہیں سے تعارف فرماتے ہیں۔

○ موت سے شروع، تہاد و برباد اور جاکت کے الفاظ عوام الناس کے لئے ہیں۔ انبیاء و اولیاء کے لئے وصال یا حلت کہنا اور کھانا زیادہ اولیاء و انسب ہے۔ اصل زندگی تو موت کے بعد کی ہے۔ اہل الذہن بھی زندگی میں پہلی لختیاء جنت ترقی و ترقی و ترقی ۱ سورۃ النور ۱۶۹ "بلکہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں مدق پاتے ہیں۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔ بل الحیاء ولکن لا تشعرون ۱ سورۃ البقرہ ۱۷۵ بلکہ زندہ ہیں ان کے کھانے پہنچانے جانے سننے دیکھنے کا تمہیں شعور نہیں۔ اس میں تمہارے شعور کی نفی ہے نہ کہ ان کے مدارج کی۔ اہل شلوک کے نزدیک نفس کی موت لطیف نقب کی حیات ہے یہ تمام اولیاء کرام کو مژدہ ذوالکبر ان کھوتوا سے حاصل ہے کہ وہ نفس سے جہاد و اکبر کرتے اور ہر آن مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں یعنی یہ معنوی موت الہی جانتے ہیں۔ ایسا مرنے کے بعد بھی زندہ ہوتا ہے۔ حدیث مذکور میں فرمایا گیا جس کو یہ شہید کرنا جملہ کی ویت میرے ذمہ ہے ۱۱

کشتگان خفیہ قدیم را ہر زمان از عیب جانے دگر است شیخ احمد رحمہ اللہ

○ اور بعض یہ بھی فرمایا ہے کہ کھاتہ خفیہ میں وہ مردہ ولی، مردہ ایمان ایسے مردوں کو کوئی نساکتا ہے اور نہ جاکتا ہے اور نہ کھتا ہے۔ ایسا مردہ بھی است کا یہ شہید ہے کہ وہ جان حق سے غروم ہیں۔ علی بن ابی طالب و امیر المومنین کا وہ ایمان ان فی اللہ ان کا وہ ایمان

چشم نیز فرمایا دلایت نبوت کا چھیا لیکو ان حصہ ہے۔ لہذا ولی کو یا کافی آئندہ سے دیکھنے والا اور اُن کی محفل میں بیٹھنے والا شقی جہنمی نہیں رہ سکتا۔ اویلیاۃ الرحمن کی صحبت کبریتِ احمد اُن کی نگاہِ قلبی امراض کی دوا اور اُن کا ولیفہ دُرد و شریفِ باطنی کو سہل کئے بیٹھے شفا ہے۔

چرا اَلْحَمْدُ مَا كَانَ اَلْعَظِيْمُ اَلْمُبْدِي الرَّهْمٰنُ الرَّحِيْمُ. اَلصَّغِيْرَةُ "شَيْخُ اَلْكَامِلِ" اَلْكَمَلُ
كَثِيْرَةٌ اَحْرَقَتْهُ دَوَاءٌ وَصَلَتْهُ شِدَّةٌ وَبَدُوْنَهَا اَخْرَطَ اَلْعَمَاءُ وَاعْلَبَتْ اَلْمَكْتُوْبَةُ مُجِيْدَةٌ
لطیفہ لطیف :- کسی نجدی نے سُننے سے کہا تم رسول پاک ﷺ کی اتنی تعریف
کرتے ہو کہ رعب کے ملا دیتے ہو تو کوئی نے کہا :- جسم نہیں ملتا ہے ۔ رب کریم نے اپنے
رسول کریم عز و جل ﷺ کو خود اپنے ساتھ ملا رکھا ہے ۔ اور تم اتنی تمقّیض شان کرتے
ہو کہ اپنے ساتھ ملا لیتے ہو ۔ اُنْجِیَاذُ بِاللّٰهِ "بقدر اُنْجِیَاذُ سُنن تو نماز پڑھتے تو" ۔
کار پا کاں راتیاں س از خود میگردد گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

☆

ہر سول میں حیۃ النسل اتنی عظمت کے باعث و بستر بشری رٹ لگاتا ہے کہ وہ بھی مبتلا کی یہ کہاں کی دیانت اور کئے جانے والی
کا جبر ہے کہ وہ دریاں پر شہر کھڑی دلیز پر ہیں۔ ظاہر ہوگا کہ ایسے عقائد اور لفظے عمل بغض مکتا ہی۔ خدا تعالیٰ حضور کو رکھے ۵
○ شانِ عبدیت :- عَبْدُہٗ وَرَسُولُہٗ۔ عبد دیگر عبدہ چیز ہے مگر ۵ سر پا انتظار اور منتظر
عبد اور چیز ہے اور عبدہ جوف کے حیدر کا انتظار کرے اور عبدہ وہ جس کا ہمیں اذیت ہے انتظار کرے
علیکم ابتداء بھی ہے اور انتہا بھی۔ اور وہی نہ ابتداء ہے نہ انتہا مگر عبدہ کا مقام ان دونوں کے بین میں درجہ ۵
مقامش عبدہ آمد و لیکن جہان شوق را پروردہ است
مقام پیدا نہ گردد زین دو بیت کا نہ بینی از مقام ارادت

نکریں پھینکے میں اللہ عبد کا تھا اور فعل کا اور شقی لغز میں اشارہ انگشت جبکہ کا تھا اور چاند کا شقی جہر کہ
قدیم ہوس کا فعل ذکا صورت اول میں اجراء ارض تھا اور صورت ثانی میں اجراء اجرام فلکی پر۔

○ شبان رسالت :- دُوسو لاکھ عینِ اَوّل کی کیا سہا کہ مقامِ رسالت کی نشا کر پائے۔ جہاں نبی کریم اور کتب کا تحفہ ہے، اُن تک جانتے تاجر و عاجز ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شہزاد مجبونی :- محبت حقیقی کا نام تخلیق کات عالم اور انبیاء و رسول میں محبوب صفت ایک ہی ہے جو مقصود و موعود ہے۔
 حالیہ دور کی کیا کجی کہہ کیا جانے اور کوئی کیا کہے اور کیا پہچانے "قوم ایں جاوید و سراپا کست" عزیز من !

☆ از صلوة روشن چراغ نقشبندی
وز سلام سرسبز باغ نقشبندی

آپ نے نقد میں اولیاءِ کاملین کا سیرۂ و صورتہ ہو جو غور نہ تھے۔ سنتِ پاک سے محبت اور فروغِ شریعت
 سے وابستگی کا یہ عالم تھا کہ روزِ زائر پانچ ہزار مرتبہ درودِ شریف پڑھتے اور پڑھاتے۔ درودِ شریف پڑھنے
 والوں کو محبت اور خوشی سے فرشتے کہتے: "فرشتے بھی درودِ شریف کے جھڑے ہوئے توڑی پھول
 ہیں۔" اِیَّتِ کَرِیْمِ رَاقِ اللّٰہِ وَ مَلَائِکَتُہُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ مَا بَیْ شَکِ اللّٰہُ جَلَّ شَآنُہُ اور اُس کے نورانی
 بندے صفت و ثناء کرتے ہیں نبی کی۔ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا "صَلُّوْا عَلَیْہِ ثُمَّ مَہِی تَعْرِیْفَہُ وَ تَوَسِّعْ
 کَیَا کَرُوْا وَسَلِّمُوْا اَتَعْبِیْہِمْ" اور سلام پڑھا کرو۔ اللّٰہُ جَلَّ شَآنُہُ کی طرف سے یہ آیت کریمہ عظیمہ شریفہ
 ہزار بار انھوں سے بڑھ کر ایک نعمت ہے اور قرآنِ پاک کُلِّ ستر نعمت اور عظیم الشان مبارک نعمت ہے۔

سَلَامٌ اللّٰہِ سَلَامٌ اللّٰہِ سَلَامٌ
 جِسْمِیْ ہُنَا قَلْبِیْ ذَاکِکُمْ

نعمت شریف

ہے جسمِ معطرِ سراجا مُنیرؔ کرے شانِ میں جن کے ذکرِ اکسیرؔ

خدا نے ہماری ہدایت کو ہٹا کر
کہا اُن کے دشمن کے حق میں خدا نے
منافق مخالف کے لئے خدا نے
محمد کی امت کو بخش خدا نے
مکانِ مریوں کے حسین خور و غلماں

کہا یا یہاں الذین امنوا تم بھی پر ہو
جہنم کی شان فصلو علیہ کثیرا کثیرا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَابِقِ الْخَلْقِ نُورُهُ وَالْآخِرِ
ضِيَاؤُهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَخُذْهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

علیہ السلام علیا صاحبہا شریفی نقشبندی مجددی کی یہ سند و نسبت اعلیٰ و پرہیزگارستانہ کی ایک دلیل و کراخی ہے۔

مصرف تھا۔ حمد و ثناء کے نئے گونج رہے تھے گھر گھر خوشیاں تھیں۔ انصارِ مدینہ کا عظیم نشان
 گروہ عجیب کیفیت سے سرشار تھا۔ حضرت زیدہؓ اسٹیج پر اٹھ کر آگے آگے جھنڈا لئے چلے گئے
 تھے۔ ہر صحابی کی خواہش تھی۔ حضورؐ ہمارے محلہ یا گھر کو کہانی کی سعادت بخشیں۔ محبت سے
 آگے بڑھتے کہ انوشی کی مہار بچہ لیں لیکن حضورؐ اپنے جہاں شاربہ کاہ کو خوش خوش اور کرا
 مکر کر فرما رہے تھے خَلَوْا بِسَيِّدِنَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ "میرے جہاں شاربہ کاہ بیری انوشی
 کی مہار چھوڑ دو یہ مامورِ رب اللہ ہے اور انوشی تمام شہر کے محلہ بازار اور گلیوں کو قدم نہمت
 سے نوازتی ہوئی مسجد نبوی کے محراب کی جگہ بیٹھ گئی۔ لیکن حضورؐ نے فرمایا کہ "نہیں اترے۔ تھوڑی
 دیر کے بعد انوشی پھر اٹھی تو چند قدم چل کر سینا ابواب الشاری پہنچ گئے۔ آگے کے گھر کے آگے
 بیٹھ گئی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ "کی آمد کی خوشی سے ان کاروں روں فرط مسرت سے مجھوم اٹھا۔
 حبشی نوجوانوں نے تلوار اور نیزے کے کرب دکھائے۔ اور چند فرط مسرت و خوشی سے گلی بازار
 پر رونے ہو گئے اور نظارہ و جمال سے ہر چیز، چمک اٹھی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ "حضرت ابواب
 الشاری پہنچ گئے۔ کو شرفِ میزبانی بچتا ہے۔

دور شوائے ظلمت شام فراق کا قباب وصل تالیاں سے رکھ
 تازہ باش لے تشبہ داری غم کو ہایت آبِ حیواں سے رکھ
 شاد باش لے خستہ بہجران بکلا کر پئے درد تو درماں سے رکھ

○ جب مدینہ طیبہ پہنچے تو سب سے پہلے باب السلام سے داخل ہو کر نفلِ تجنیۃ المسجد ادا کرنے
 اور سجدہ شکر بجالانے کے رتبہ کریم نے کتنا بڑا فضل کیا کہ اپنے محبوب کے در پر بلایا۔
 علامہ سند احمد رضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے المدینۃ المنورہ کے داخلہ کی منظر کشی یوں کی۔
 وَلَوْ اسْتَطَاعَتْ مِنْ الْحَبِ لَفَرَسَتْ | اگر تم بھی جوتا تو ایمان مدینہ منورہ اپنے قلب و جگر حال
 لَهُ الطَّرِيقُ وَ يَطْلُعُ الْكَبَا وَ حَاحَتِي | کوزش بچانے اور محراب اس سبب بونی راہ پر چلتی۔
 يَمْسُحُ عَلَى قُلُوبِهِمَا

نبوت کی سواری جس طرف سے ہوتی جاتی تھی
 درود و نعمت کے نعمات کی آواز آتی تھی

○ جمال نبوی کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے، پردہ نشین خواتین بھی باہر آگئیں اور نبوی نماز کی
 پھوٹی چھوٹی پیاری پیاری بچیوں نے دف بجا بجا کر یہ قتیۃ اشعار گائے۔ کتنا پیارا وقت ہو گا
 اور کتنا سہانا سماں کہ قیامت تک یہ نعمات عجبین کے کانوں میں گونجتے اور دس گھنٹے رہیں گے۔

يَا نَبِيَّ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ سَلَامٍ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ سَلَامٍ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ
 طَلَعَ الْبَدَنُ عَلَيْنَا مِنْ ثِيَابِ الْوَدَاعِ وَ حَبَّ الشُّكْرِ عَلَيْنَا مَا دَعَا دَعَا ج
 أَيْهَا النَّبِيُّ فِينَا رَحِمْتَ بِالْغَرِّ الْمَطَاعِ حَبَّتْ شَرَفَاتُ الْخَيْلِ مَرْحَبًا يَا حَبِيبَ دَاع
 شَيْءُ الْبَدَنِ عَلَيْنَا وَ احْتَفَّتْ مِنْهُ الْبُذُورُ وَ شَلُّ حُسْنِكَ مَا رَأَيْنَا قَطُّ يَا وَجْهَ السُّورِ
 أَنْتَ تَكُنْ أَنْتَ بَدَنُ أَنْتَ تُوَفِّرُ فَوْقَ قَوْمٍ أَنْتَ الْكَبِيرُ وَ عَلَانِي أَنْتَ وَصِيحُ الصُّلُوبِ
 يَا حَبِيبِي يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَ مِنَ الْخَائِفِينَ يَا مُؤَيَّدَ يَا مُجَبَّدَ يَا إِمَامَ الْقِبْلَتَيْنِ
 يَا صِدِّيقَ شَاهِدِ الْبَيْتِ يَا دَارِزَ عِلَامِ عَيْتِكَ يَا حَبِيبَ سَلَامٍ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ

☆ تعمیر مسجد النبوی شریف :- سید الانبیاء و الرسل صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْكَ وَحَلِيقُ
 وَسَلَامُهُ لَمْ تَلَمْزْهُ مَدِينَةُ الْمُنَوَّرَةِ قِيَامِ فَرَمَانِے کے بعد سب سے پہلا کام ہو گیا وہ تعمیر مسجد شریف کا تھا۔
 جہاں انوشی بیٹھی تھی وہیں پر مسجد شریف کی بنیاد رکھی۔ آپ ﷺ نے بنفس نفیس تعمیر میں
 حصہ لیا۔ دیواریں عام سادہ پتھروں اور چھت کھجور کی تھی۔ پارشوں میں چھت سے پانی ٹپکتا تھا۔
 اللہ اکبر! کائنات کل کے رسول کل ﷺ کی مسجد پاک کتنی سادہ تھی لیکن نور سے منور،
 اور رحمت و برکت سے بھر پور ہے۔ یہ درود شریف کا بیگ ہے۔

آدابِ مدینہ طیبہ :- عالم المدینۃ المنورۃ السید ابوالحسن علی نور الدین مکنوی مدنی علیہ الرحمۃ
 بہر نظر میں جلوہ سے گذر لیکن کس آن کرشمہ نبید کر من ہے حکم
 زائرِ روضہ اطہر کے نام سے بغیر سلام عرض کے نہ گزرے سکون و وقارِ ادب
 احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر سلام عرض کرے اور چہرہ کے بائیں طرف نبوی شریف کے بیٹے
 بھی گزرے تو باادب کھڑے ہو کر تہنیت سلام عرض کرے اور ان لمعاتِ نورانیہ خیمت جانے

علم و تقویٰ کے اہل خانہ باہر سے آئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ "اگر تم بھی جوتا تو ایمان مدینہ منورہ اپنے قلب و جگر حال
 لَهُ الطَّرِيقُ وَ يَطْلُعُ الْكَبَا وَ حَاحَتِي | کوزش بچانے اور محراب اس سبب بونی راہ پر چلتی۔
 يَمْسُحُ عَلَى قُلُوبِهِمَا

ہے۔ ائمہ اربعہ کی ہوا اور فضا میں شفاء کے علاوہ حیات حقیقی ہے۔ یہی حقیقت عقیدت ہے اور مومن کے لئے مزید کثیر التعداد فوائد مضمر کا مژدہ ہے۔

وَعَا - اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَمَوْتًا فِي بِلَدِ حَبَشَا
اَللّٰهُمَّ صَبِّحْ كُلَّ صَبِيحٍ بِحَاجَةِ الْمُصْطَفَى مَوْلَى الْمَوَالِي
وَهَبْ لِي فِي الْمَدِينَةِ قَرَارًا اِيْمَانًا وَ دَفْنًا رِبَا لِبَقِيْع
حضور غوث الاولیاء بعد وصال کے شہنشاہ علیؑ کو خدائے کیا عہدہ فرمایا۔
خلق گفتند کہ فردا روز عید است خوشی در قلب مومن پدید است
دراں روزے کہ با ایمان میرم مراد ملک خود اں روزہ عید است
اب مری محمد میں بھی بے خوشی نہیں کی
میں خاک شفا لایا تھا اک دن دینے سے

درگاہ اولیاء کی خاک کا ادب :- ایک دن صاحب قرآن امیر تیمور گورگاہ کا جلوس نکلا شریف کے بازار سے گزر رہا تھا اتفاقاً خواجہ نقشبند کی خانقاہ عالیہ کے درویش چٹایان جھاکر رہے تھے اور گروہ شمار صاف کر رہے تھے۔ امیر تیمور بھی اپنی مسلمان کی اچھی حالت کے پیش نظر غم نہ کیا اور خانقاہ کی گرد کو اپنے لئے غنیمت اور صندل سے بڑھ کر سمجھا اور بت کریم نے اپنے محبوبؑ کے ایک دلی کامل کی درگاہ کی خاک پاک کی برکت سے خاتمہ ایمان پر عطا فرمادیا اور خواجہ خواجگان شہنشاہ نقشبند بخاری کا پیر بن مبارک بطور کفن ملا اور سید امیر کلال دامت برکاتہم العالیہ کے مقبرہ میں بوجہ عقیدت دفن ہونے کی سعادت پا گیا۔

منقول ہے۔ خواجہ خواجگان نقشبند اں فرمایا کرتے "امیر تیمور مردیک ایمان بڑا۔ مری خاک یا رنگ نہ برباد جائے پس مرگ کر دے عبادہ مدینہ

مولائے کائنات علی مرتضیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا عہدہ ارشاد فرمایا ہے۔ جہان اولیاء
مَرْضِيَّتُ بِعَاقِبَتِهِ اَللّٰهُ لِي اَفْضَلُ صُلَّتْ اَخِيْرِيْ اِلَى حَسْرَتِيْ
لَعَنَ اَحْسَنُ اَللّٰهُ وَيَسَّامُحِيْ كَذَّ اِيْحْسَنُ اَللّٰهُ وَيَسَّامُحِيْ
علیؑ تیمور قاضی نقیب کا خلیفہ علیؑ نے اُس کی برکت سے چند تین سو سال حکومت کی۔
انسانیت کے لئے ائمہ اربعہ کی عقیدت کا فائدہ ہے۔

ملک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی شب روز خاک مزار مدینہ
حیث پاک :- بروایت سیدنا ابوہریرہؓ دیکھو! خاک عتبات

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنَّ فِي الْغُبَارِ شَفَا لِكُلِّ دَاوٍ ط
مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ غبار المدینۃ المنورہ میں ہر مرض کی شفا ہے
شیخ محقق فرماتے ہیں میں نے کئی دفعہ تجربہ کیا اور شفاء سے مشرف ہوا ایک مرتبہ پاؤں میں دم آگیا۔ اطباء نے لاعلاج قرار دے دیا تو شہر شفا کی خاک شفاء سے شفا لگئی۔ یہ شہر اسم با شتمی ہے۔ اکثر علماء عظام نے اس خاک شفاء سے شفا چاہی اور پائی۔

○ مدینہ منورہ کی خاک پاک دوا بھی ہے اور شفا بھی۔ علاج بھی ہے معالج بھی۔ ائمہ منورہ المنورہ مانند کھسالی ہے۔ مومن کے ہر قسم کے کسوت کو خلا کرنے مٹھنی دیتی ہے خاک شفاء، شفاء بیمار اں اور مریم گناہگار اں ہے۔ یہ غبار پاک تو سرکار مدینہ کے قدموں کی دھوڑ ہے اس میں شفاء ہی شفاء ہے اس میں نور ہی نور ہے۔ اس خاک شفاء کو پانی میں گھول کر غسل کرنے سے بھونٹے تعالیٰ یہ غسل غسل صحت ہوگا۔ اور غسل غسل شفاء۔

☆ منافی کی علامت سے ایک یہ ہے کہ وہ فضائل مدینہ منورہ اور خاک شفا کا انکار کرتا ہے اور اُس کا دل مدینہ منورہ نہیں جیتا اور مدینہ منورہ بھی اُس کو کھونٹے سکے کی طرح باہر پھینک دیتا ہے۔ ربِّ عظیم و حکیم نے فرمایا۔ اے محبوبؑ تم نے میرے کعبۃ معظمہ کو بتوں سے پاک کیا۔ میں تیرے شہر المدینۃ المنورہ کو منافقوں سے پاک کر دوں گا۔

☆ حضور ﷺ کی حادثہ کریمہ تھی کہ جب کبھی سفر سے واپسی مدینہ منورہ ہوتی۔ تو چہرہ انور انبیاؑ مشرقت اور فرحت سے جگمگا اٹھتا۔ اپنی سواری کو کمال شوق سے تیز کرتے اور چادر انور اپنے دوش مبارک سے ہٹا کر فرماتے ہندہ اَرْوَا حَ طَيِّبَةً ڈا یہ جوانی کتنی بھلی اور پاکیزہ ہیں۔ اس مبارک شہر کی معطر فضائیں منجبتہ ہمیں آپ ﷺ کو مسرور کرتیں اور دُور و دیار سے فرحت برتی جو اس مبارک شہر کی کہ آپ کے چہرہ انور پر چلتی تو وہ ہرگز صاف نہ کرتے اور اگر کسی بھائی کو گروہ سے بچنے کے لئے فرماتا دیکھو! اپنے آپ منہ فرماتے۔ یٰسَاحِبِ الْمَدِیْنَةِ اَیْمَانُکَ بَارِکٌ یَّہُیْہُ تَحْتِہُ جَوَانُ بَارِکٌ اَسَاسُہُ اَنْوَارُہُ

○ آج بھی یمنین کو اس شہر کے در و دیوار، گلی و بازار سے، **نُحَطر و معینہ رسول** کی خوشبوئے جانفزاہ کی لپٹیں آتی ہیں۔ جس سے محبوں کے دماغ خوشبو سے نَحَطر ہو جاتے ہیں۔ کاش کہ اس خوشبوئے ملیب کا ایک شمعہ مشتاق مسافر کے شامزہ ذوق و وجدان سے رُوح و جان میں بس جائے۔ اس فضا کی ہوا میں حیاتِ دینی کی خوشبو ہے۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کیا عمدہ کہا ہے۔

فَطَابَ بِطَيْبِ رَسُولِ اللَّهِ نُسَيْمًا

فَمَا إِلَيْكَ وَالْقَافُونَ وَالضَّعِيفُونَ الرَّحُط

حضرت شبلی علیہ الرحمۃ جو علماء صاحبِ وجدان سے ہیں فرماتے ہیں۔ دیارِ محبوب کی آب و ہوا میں ایسی خوشبو کا ہونا عجائب و غرائب سے ہے۔ جس سے قلوب نصیبِ انوارِ درودِ شریف سے معمور ہوتے ہیں۔ اور اس خاکِ پاک میں خاص قسم کی خوشبو ہے جو مشک اور عنبر سے بہتر ہے۔ جو عاشق کے آئینہ قلبِ نظر کے عیار کو وضو کر کر مطلق و معطر کر دیتی ہے۔ نہ کہ اس کی خوشبو سے وضو گلیاں مینے کی نہی گلدستہ تھے شہرِ نبی گلدان جیسا تھا

☆ اس شہر مقدس و معجز کی ہر شئی کو لہارت اور نفاقت سے نوازا گیا ہے جو اللہ
جَمِیلؑ و یُحِبُّ الْجَمَالَ کے جمالِ محبت کا مظہر اور محبوب ربِّ العالیؑ کے جلّ جلالہ
عزّوجلّ کی عہدہ گاہ و تار ہے۔ اَزْوَاجُ الْمَلَائِكَةِ سَبِّحُوْهُ بِمَا رَزَقَهُم مِّنْ لَّدُنْہِ وَتَبَارَکَ تَعَالٰی

علہ ۱۔ اس خاک پاک میں حیات جاودانی نصیب ہے۔ لہذا پاک سورتہ قرآنیت کریمہ ۹۶ میں حکیم علیہ السلام کو مامری سے کہا کہ میری نگاہ نے اپنی صحبت سے دو کچھ دیکھا جو دوسرے نہ دیکھ پائے کہ جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم جہاں پڑے وہاں ہبزہ لگا۔ اما تو میں نے اس سے ایک مٹھی خاک بھر لی کہ اس میں آثار حیات نظر آئے۔ تو میں نے سونے کا پتھر بنا کر اس کے منہ میں پھنکی۔ پھر خاک ڈالی تو وہ اس کی تاثیر سے زندہ ہو کر کلام کرنے لگا۔

۲۔ داؤدؑ ایمن طور سینا ایک ہی تختی بنائی سے جل کر سر میں گیا۔ اُس کی ایک سلامتی تاروں نے اپنی انگوٹوں میں لگا کر تو نگاہ سے محاب اٹھ گئے اور رُئے زمیں کے غزنے نظر آئے۔ تو اُنہی سے منع فرمایا کہ ان دُعاؤں سے خاک کی کیا نفاں ہو گی جس نے تیرے رسولؐ کو ہر دم سے دُعا کرتے ہوئے پایوں پر بطور مہر ثبت کر دیا کہ جہاں ہر خطہ لہو ، نر آن کو نشان سے بھلیات ربّانی کا ردّ ہے۔ جس کے سامنے کوہِ طور سر مُند ہے ۔

۱۰ ایک ہی آدمی کے لئے ایک ہی نماز ایک ایک مصلیٰ اپنی ایک ہی جگہ پر پڑھائی تو انھیں کچھ بھی اور اجازت کے

○ اے جمالِ حقیقی! ہمارے دلوں میں محبوب کا مدینہ بسا دے تاکہ یہ تیری الطاف کے معبود بنیں۔ اے فاعلِ حقیقی! ہمارے دلوں کو بھی محبتِ محبوب سے نوازا تاکہ تیری نگاہ کے قابل ہوں اور ہجر کے لمحات اس سے بھلیں اور قلبِ مضطرب راہِ چرخِ دیں اور تیرے محبوب کی یاد کریں اور درودِ شریف سے دل تسلی پائیں کسی عاشقِ صادق نے کیا خوب کہا ہے ۔

سَنَّهُ الرُّصْلُ سَنَةً وَسَنَّهُ الرُّجْرُ سَنَةً

لَا أَلْفَ فِي الْوَصَالِ عُبَيْدٌ فَفَسَحِي

وَشُغْلًا بِالْحَبِيبِ بِكُلِّ حَالٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شُغْلِي بِحَالِي

تجربے کہ بود مراد محبوب

مرغی مولی از همه اولی

[Faint handwritten notes]

(Signature)

وہ خاک جو لگی تھی کبھی پائے رکھوں سے
شرمہ بناؤں، پاؤں جو کس خاک پاکیں

۴۔ قرآن مجید نے صحابہ کرام کے گھوڑوں کے قدموں کی خاک الوداع کی عظمت کی قسمیں بیان فرمائیں۔ سورۃ النبیۃ آیت ۲۷ کے الفاظ ہیں:

۵۔ مختصر یہ کہ سرزمینِ مقدس اربعۃ الشوکر کی ہوا اور فضا میں حیاتِ حقیقہ کے اثرات ہیں۔ جہاں ہمارا دل شفا اور نئے حیاتِ دوام پا رہا ہے۔ حضرت محمدی کلیدِ ابراہیم حضرت یحییٰ بن دہان علیہما السلام کو پکار رہا ہے اور بحرِ روم کے سنگھم میں پہنچنے کے ناشتہ

[illegible]

میں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ اس نیک انسان کو جو اس دنیا میں میری بہترین دوست بن گیا تھا، اس دنیا سے جلد ہی اپنے رب کے پاس پہنچے۔

تاریخ ہندوستان

روضة الشریعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵

روضہ اظہر بگزیدہ درود و کلام کریم "وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالدُّنْيَا" ۵

اسلام اے سبز گنبد کے نمکین اسلام اے روضۃ الغلین حجرہ مطہرہ عائشہ صدیقہ کے تین چاند خرم اللہ تعالیٰ بقلہ ۱

ذکرہ عرفہ بن زبیر، اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک خواب دیکھا آسمان سے تین چاند میری گود میں اترے ہیں۔ میں نے خواب اپنے والد کرم سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ آپ نے تعبیر میں فرمایا اے بیٹی! دنیا کے تین بہترین انسان تیرے حجرہ مطہرہ میں دفن ہوں گے۔

○ جب یثرب طارسی "رضی اللہ عنہ" نے ولادت کی طرح آپ کی ولادت بھی پاک اور پاکیزہ تربے "تو غسل" یعنی کپڑے اتارے، اور تجہیز و تکفین کے بعد حجرہ مطہرہ میں صحابہ کرام کی جماعت دست بستہ انبی محسوم "رضی اللہ عنہ" کی بارگاہ رحمت میں تعظیماً واداباً کھڑے ہو کر درود شریف ابراہیمی تین تین مرتبہ پڑھ کر واپس چلی آتی پھر دوسری پھر تیسری، علیٰ ذالقیاس تینتیس ہزار صحابہ نے بغیر امام ناز جنازہ پڑھی دو روز شبانہ اسی طرح درود شریف پڑھا جاتا رہا اور پھر حجرہ مطہرہ تاقیام قیامت آپ "رضی اللہ عنہ" کی تدفین سے آرام گاہ بن کر دشک ارم ہو گیا۔

ہفتہ زعارض بنگن تا عالم پیدا شود
بھٹے زر و طلوع زو جھے زب اسن از دین
نیک جلہ شمع رخت انا وہ در حق چمن
یکجا صبا یکجا خزاں یکجا گل یکجا سمن

علہ سبز گنبد شہر و کس کی ایک جھلک پر افق خدا ہے۔ یہ محبوب رب ظہیر کی جلوہ گاہ ہے۔ روز ازل تا الابد کائنات کے روز و شریف کاغذ ہے غلام اپنے آقا و مولیٰ صول اللہ کیک و کلم کے عہد قدس میں بالذکر صلوٰۃ و سلام عرض کرتے اور جواب سلام سے انوار کی دستا و فضیلت اور دستاویز شفاعت چاہتے اور پاتے ہیں انوار علی ائمتہ اربعہ رضی اللہ عنہم

حکے اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ "رضی اللہ عنہا" کو مدینہ لا پانا کہا کرتی۔

علہ حضور ائمہ اربعین "رضی اللہ عنہم" ہی حیات و ممات میں بحالہ کے امام ہیں۔ سب سے پہلے ملائکہ و اہل نعمت و جہان کرمی کے لئے درجہ پناہ، میں ہزار ہا سال پہلے و کائنات کے لئے ہزار ہا سال پہلے۔

☆ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹی! ہذا واحد من اقصاء کون
تیرے خواب کے تین چاندوں میں سے یہ ایک چاند ہیں و ہوا خیر ہوا جو سب افضل ہیں نیز فرمایا۔ میں کا جہاں وصال ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے کہ

لن یس فی الا ترض لبقعة اکرم علی وہ جگہ جہاں حضور "رضی اللہ عنہ" نے وصال فرمایا
اللہ من بقیۃ قبص نفس نبیہ جگہ سے افضل کائنات میں کوئی اور جگہ نہیں۔

تو حضور سید الارباب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہرین اللہ القادر کو اسی حجرہ مطہرہ میں دفن کیا گیا۔

☆ علامہ محمد علاؤ الدین علی بن محمد البغدادی المعروف بخازن علیہ رحمۃ اللہ الشافعی میں ارقام فرمایا
و اما صم الاصلہ الشریفۃ اخصلہ ہر زمین اعشاء شریفہ کے شعل ہے وہ مہقا تمام کائنات
البقاع علی الاطلاق حتی من الکعبۃ حتی کعبۃ الہ کرمی عرش الہی سے ہی افضل و برتر ہے
للعظمۃ و الکرمۃ و عرش الرحمن لثقتہ علیہ۔

☆ امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری القریظی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر الجامع الاحکام القرآن میں تحریر کیا

○ جب غلیظہ الرسول بلا فصل سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو وصیت کے مطابق نماز جنازہ کے بعد جبکہ اقدس کو روضہ اطہر کے سامنے رکھ دیا گیا تو حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد کہ صلوٰۃ و سلام کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کے پیارے عمار اور راز دار نہوت حاضر ہیں۔ حکم ہو کہ کہاں دفن کریں؟
انعارض کرنا تھا کہ حجرہ مطہرہ کا گنڈا اور دروازہ خود بخود کھل گیا اور آواز آئی اوصیلو الجبیت الی الجبیت دوست کو دوست کے پاس پہنچا دو تو صدیق اکرم کو صدق محبت علیہ السلام کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔
"تفسیر کبر امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہما

☆ مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ عنہ جلیہ کرم فرماتے ہیں جزا لک اللہ حقاً

علہ ثانی اشکین روز ازل تا الابد عالم جہاں میں آتی عارضی ثانی ہزار ہا سال پہلے ہی میں آئی
نئے کہ عالم کرام میں بھی روح ہو کر کوہوں غلام و کون کی صورت تھی عالم ایب میں یہ جہان
جوان اور بڑھاپا اور علم و ہوش کی جگہ پر، انوار علی ائمتہ اربعہ رضی اللہ عنہم
آپ انہی اہل سمن و مولائے عالم کو تفسیر علیہ السلام
بشت او گشت کونست یا جہاں

روضۂ شایعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حاضری بارگاہِ محبوب

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

خوشا چشمے کہ دید آن مصطفیٰ را خوشا دل کہ دارد خیال محمد ﷺ
 نجم بود عکس از جمال محمد ﷺ کو خلد برین نیست از بلال محمد ﷺ

احادیث نبوی بہ بروایت حاکم ابن ابی یوسف بدری رحمہ اللہ نقل شد

☆ مَنْ حَجَّ فَرَاةَ قَبْرِى بَعْدَ وَفَاتِى كَانَ كَمَنْ زَارَنى فِى حَيَاتِى ط وَأَنَا حَيٌّ ط أَوْ كَمَنْ كَانَ

جس نے حج کیا اور پھر میرے روضہ اطہر کی زیارت کی گویا اُس نے میری زندگی میں زیارت کی اور میں زندہ ہوں۔ "سَمِعْتُ النَّبِيَّ فِي مَنَابِقِ الْمَسْجِدِ"

○ یہ حدیث پاک حیاتِ نبوی پر واضح ایک دلیل ہے۔ وصالِ مبارک کے بعد گنبدِ خضراء کی زیارت حضور ﷺ کی صحبتِ حیات کا درجہ رکھتی ہے اور سرگنبد کی زیارت اور مواہب شریف کی حاضری ہی مرتد شدہ کی زیارت ہے حج کو مقدم فرمایا پھر حاضری بارگاہِ نبوت کا مشرودہ سنایا کہ روز قیامت میرے زائر میرے ذمہ ہونگے۔

○ بزرگانِ دین نے حج کو قائم مقام وضو اور حاضری کو قائم مقام نماز فرمایا ہے۔
 قبر انور، مقامِ مصطفیٰ کا ایک نظارہ اور پہلی مصطفیٰ کی بارگاہ ہے۔ جمالِ مصطفیٰ صحاب میں ہے

عہ سب سے افضل رنگ دوہیں۔ سفید تیز۔ ہنر رنگ دہن کریم کو پسند اور سفید رنگ محبوب کریم کو پسند ہے جنت کی زمیں ہنر شہد کی زمیں ہنر قدیوں میں رہتی ہیں اور روضہ اطہر بظراف ہر جو قرب اور وصل کی علامت ہے کعبۃ اللہ پر غفلت کا لالچہ جو غفلت اور جھک نشانی ہے محبوب کا روضہ اطہر وصل ہے۔ لہذا اُس کا رنگ ہنر ہے اور کعبۃ اللہ کو محبوب سے پھر ہے تو اُس کا لباس غزل اور غم کی نشانی بن گیا۔ جس سے محبت اور جمال نکلتا ہے۔ السلام سے ہنر گنبد کے سبب اسلام اسے رحمت اللعالمین

"کس میں تاب جو کما حقہ زیارت کر سکے تو فرمایا مَنْ زَارَنى قَبْرِى" قبر انور کو محض قبر سمجھ کر دیکھنا گناہِ عظیم ہے۔ علماء مالکیہ رُزْتُ قَبْرِ النبی کی بجائے رُزْتُ النبی کہنا مستحسن اور ادب سے زیادہ قریب جانتے کہ حضور ﷺ تراصل حیات میں اور نگاہِ ایمانی میں قبر کا تعویذِ حجاب نہیں ہے۔ جیسے نازی کے لئے کعبۃ اللہ کا کوٹھا اور پھر تعلق باللہ میں حجاب نہیں۔ بلکہ کعبۃ اللہ پر تجلیات کے انعکاس سے قلبِ مومن کو زیادہ مستفیض، مُنَوَّر اور تعلق باللہ مستحکم ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تجلیاتِ الہیہ کے خاص مشاہدہ اور قُرب میں ہمیشہ محو و مشغول ہیں کہ تجلیاتِ الہیہ کی زندہ ہے اور نہ غایت اور نہ ہی اس کا کوئی پیرایہ غایت ہے اور قبر انور ان تجلیات کا مرکز اور عطاء الہی کا دروازہ ہے۔ جو ہر دو عالم امر، عالم خلق کے لئے قرار گاہ ہے۔

امام عزالی قدس سرہ رحمۃ اللہ علیہ مَذَابِ النبی ﷺ کے منظرِ دقیق روایت و تواتر علی بکلمے سے بیان کیا۔ جس میں ذکرہ بھر خضراء اٹھا رکھا اور عملہ بھی ثابت کیا اور حفاظ احادیث مبارکہ اور آخر محمد شیں کرام کا یہ شفقہ فیصلہ ہے کہ آپ ﷺ یقیناً حیاتِ نبوی ہیں۔

لا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهِ وَلَا حَيَاتِهِ آپ کی حیاتِ مبارکہ اور مماتِ مبارکہ میں کوئی فرق نہیں
 فِي مَشَاهِدَتِهِ لِقَائِهِ وَمَعْرِفَتِهِ بِأَحْوَالِهِ معاشرہ کے شہادۂ اعمال و اعمال کی معرفت
 وَمَعْرِفَتِهِ بِأَحْوَالِهِ قلوبِ اروسے اور عزائم کے مشاہدہ میں

فرمایا عالم برزخ میں پائندہ اور اپنی اُمت کے احوال سے باخبر اور اپنے اختیارات سے تصرف فرمانے والے اور آپ دنیاوی اور حقیقی زندگی سے زندہ اور باقی ہیں۔ اُمتِ معنورہ کے افراد مؤمنین کی زندگیاں حضور کی زندگی سے زندہ و تابندہ ہیں۔ غافل

مَنْ زَارَ قَبْرِى وَجَبَتْ لَہُ شَفَاعَتِی ط جس نے میرے روضہ کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

قبر انور کیلئے یا قصرِ معلیٰ نور کا پیدشِ اعلیٰ یا کوئی سادہ ساقبہ نور کا علاموں کو حاضری بارگاہِ رحمتِ عالیہ کے مشرودہ شفاعت سے کوہِ اول گیا۔ بشارتِ شفاعت کے ضمن میں علامہ ابراہیم کی اشارت ہے کہ شفاعت کے لئے یہاں نہ صرف

☆ فی روایت "حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي" اور ضلال ہو گئی میری شفاعت اس پر
وجہیت اور حُکْم مقرر ہوا دونوں ایک ہیں یعنی کہ روز قیامت میرے زائر میرے ذمہ کر م
ہو گئے مؤمنین کو اپنی بارگاہ رحمت کی حاضری پر شفاعت کا مشورہ سنایا اور از روئے رحمت
شَفِيعُ امْتٍ "وَلَا يَزَالُ" نے شفاعت اپنے ذمہ کر م لی۔ لَفْظِ مَنْ عَمُوم کے بیٹے ہے م
مومن گناہگار ہو یا نیکو کار، عالم ہو یا جاہل، کالا ہو یا گورا، عربی ہو یا عجمی سب کو شامل
ہے بشرطیکہ گنہگار "عَلَيْكَ اللَّهُ اكْبَرُ وَفَضْلُ" کی زیارت ادب سے ہو۔

مَنْ زَارَنِي مُتَقَرِّبًا كَانَ
فِي جَوَارِي يَوْمِ الْقِيَمَةِ ط
جس نے ارادہ غاص میری زیارت کا سفر اختیار کیا
قیامت کے روز میرے چہرے میں ہوگا۔

○ اجازت اویا کہ کایس نے حاضری بارگاہ مؤمنیت "وَلَا يَزَالُ" کو حج کی حاضری کے تحت
نہیں کیا بلکہ علیحدہ ارادہ کرتے اور بارگاہ نبوت میں حاضر ہوتے بایں بیظامی فُتُوکِ شَرِ
الْحَاجِّ حج بیت اللہ شریف کے بعد واپس بیظام چلے آئے۔ کسی نے پوچھا تو فرمایا حاضری و کلمہ
محبوب کو حج کے تحت کیسے کر دوں پھر بیظام سے مستقل علیحدہ ارادہ کر کے حاضر ہوئے
وَاللَّهُ اعْلَمُ پھر کیا کیا عطیات ملے ہوں گے۔ عَوَامُّ النَّاسِ کے لینے لازم ہے حج بیت العتیق
کے بعد روضہ اظہر سید الانام "وَلَا يَزَالُ" کی زیارت کریں۔ علماء شوافع کے نزدیک زیارت
درجہ واجب پر ہے اور مندرجہ بالا سر دو گروہ کے لینے وعدہ شفاعت ہے۔
بک طرف جلوہ گاہ حرم ہے ایک طرف بحیرہ حرم است کھڑے ہیں کہ ہر پہلے جاؤں توئے کعبہ ہے کوئے کعبہ
مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَعَزِيزُ زُرْنِي | جس نے حج کیا اور پھر میری زیارت کو نہیں آیا
فَقَدْ جَعَلَنِي ط | نے مجھ پر ظلم کیا۔

○ جہاں میں اذنی ہے اور زیارہ بالاجماع حرام۔ حج کے بعد دوسرے زیارت ثابت ہے
مَنْ زَارَنِي قَبْرِي كُنْتُ لَهُ
شَفِيعًا وَشَهِيدًا ط
جس نے میری قبر اور اظہر کی زیارت کی میں اس کا
شعیخ اور شہید گواہ ہوں گا۔

چاہیے تھا کہ حج سے قبل یا بعد میری زیارت کے لئے آتا اور شفاعت اور شہادت
پاکا جس سے میری شفاعت میں وسعت موتی پیکتنی حسان ذراوشی مرشحات تفسی جہا

جس کے قدموں کی برکت سے کعبہ، کعبہ بنا اور ایک نماز کا درجہ لاکھ پایا اور مسجد نبوی شریف کی
قد برسی کہ پچاس ہزار تک کا ثواب پا گئی۔ ایسی ذات کریمہ سے اتنا اعراض۔ ذکر کرنے سے
پرہیز۔ حاضری در پاک اور طلب شفاعت کی عرض سے لاپرواہی اور گریز "لَيْسَ بِاللَّهِ"
کہ تو زیارت و حاضری رسول اللہ ﷺ کو عمدہ کیا اور سلام کیا تو ازلی اپنی شفیق
ہونے میں کیا شک رہ گیا؟ اور تیرا حج بھی عدم قبولیت کی علامت بن گیا۔ بعض علماء نے
یہ مفہوم اخذ کیا۔ وہ شفقت برائست اور صفت شفاعت کا منقہ و خیر منکر ہوگا اور جو المیزان
المؤثرہ میں جاتے اور در رسول زاد اللہ ﷺ کی حاضری اور زیارت سے ہزار حیلہ و
مکر بیزار تو اس کا کیا ہوگا حال؟ "كَاشَفَ قُرْبَانِي وَالْأَنْبِيَاءُ" ان کی مذمت شفاعت
اور قباحت بقدرت جتنی ممکن ہو کرے۔ مومن لوگشہد کے رنگین نظاروں، مدینہ النبی کی
نفیس بہاروں بسلا توں کی سیم صداؤں اور درو دوں کی دلکش نداؤں میں گم ہو جاتا ہے۔
عَلَامَةُ الْإِسْلَامِ أَبُو الْحَسَنِ السَّيِّدُ سَمِيعُ الدِّينِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ہوتا ہے شوافع سے ہیں۔
وہ او کیا راست اور ضلعا راست کے قبور کو بھی اس حکم میں داخل کرتے ہیں اور نبوت یہ
پیش کرتے ہیں کہ سیدۃ النساء العالمین "رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا" شہداء اُحد کے قبور ظاہرہ پر شریف
سے جاتیں اور سیدۃ شہداء حمزہ و عُمُ الْيَسَنِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرتیں اور سلام عرض
کرنے کے بعد قبر مبارک کے تعویذ کو اپنے ہاتھوں سے ٹھیک کرتیں اور تربت مبارک کی اصلاح
کرتیں۔ اس سے زیارت قبور کا ثبوت ملتا ہے۔ اور یہ زیارت قبور تین قسم ہے۔

۱. عبرت کے لینے۔
 ۲. موت اور آخرت کی یاد کے لینے۔
 ۳. حصول فیض و برکات کے لینے۔
- دُنیا دار اُھلکاء اور مُتَنَاقِ کے قبور
عوام مؤمنین کی قبور
انبیاء عظام و اولیاء کرام کے زیارات و
روضہ ہائے مقدسہ و اہل بیت علیہم السلام کے زیارات

۱. شعیخ ابوالحسن مکی نے کہ عید زیت تہن، عزابہ اور مذہب اہل ماضی و حال کے
عکس روضہ رسول ﷺ پر چلنے پر چلنے کے لئے ہے۔
کتنی دے ہے۔ ۱. عکس۔ وہ روضہ و احسان اس کے استحقاق و جود۔ ۲. حاضری و

﴿ زُكْرُوا وَالْقُبُورَ فَإِنَّهُ تَذَكُّرٌ ﴾
 التَّوْبَةُ ط — ﴿ بِمَقَالَةِ الْأَخْبَرَةِ ط

ان احادیث مبارکہ سے یہ حدیث گنت فتنہ کشمکشوں کی یاد دہانی ہے۔
 ﴿فَإِنَّهُ تَذَكُّرٌ﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ قبر کی زیارت سے انسان کو یاد آئے کہ وہ فنا ہوتا ہے۔
 بدایا درمنافع بے شمار است اگر خواہی سلامت برکات است
 ﴿ لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِي عِبَادًا ط | میری قبر کو عید نہ بنانا۔ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْزِنْ"۔
 عید کی طرح وقت منقرضہ پر جو سال میں ایک دو دفعہ آتی ہے اور میلہ میں آج و کبھ
 شور و غل کا سماں ہوتا ہے۔ فرمایا ایسا نہ کرنا۔ عید گاہ بنانا جو سارا سال ویران رہتی ہے۔
 بلکہ اس میں ایک طیف اشارہ ہے ہمارے حضور زیارت کے لئے جلد از جلد اور بار بار آیا
 کرو ایسے آؤ جیسے غلام اپنے آقا و مولیٰ کے حضور خوشی خوشی اور احترام اور ذوق و شوق
 سے آتا ہے۔ اَوْصَلُوا وَسَلَامُ عَرْضِ کرو اور جواب سلام پاؤ۔ نیز دامن گوہر مراد سے بھرتے جاؤ۔
 ﴿ لَا تَخْلِلْهُ حَاجَةٌ إِلَّا زِيَارَتِيْ | میری زیارت کے سوا اور کوئی حاجت نہ ہو۔
 ○ تاجدارِ مدینہ سرورِ سینہ کی قبر انور کی زیارت، نعمتِ عظمیٰ اور سعادتِ کبریٰ
 ہے۔ یہ امر مشروع و درجہ واجب پر ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے لئے تائب
 ہونے کے دیکھنے کی ترغیب اور روضہ اطہر کی حاضری کی تشویق دلائی۔ اور قرآنِ عظیم نے اسے
 مغفرت کا تریاق بتایا۔ کہ اُمتی حاضر ہو کر اَمَلَاتِ الْمَنَاتِ اور شہادت و شفاعت پائیں۔
 ہمارے دیدن لئے تو چہ خستہ دیگر مہم بایں کہ ایں چشمے کو سن دارم جہالت رائے شاید
 بقیہ جاشیہ

روضہ شریف پر چھٹا بکر پڑھنے والوں کو روکنا ۳۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْزِنْ کو روضہ رسولی ۴۔ کی حاضری
 سے اور روضہ شریف پڑھنے سے روکنا اور اُن سے مجاور نہ بھگنا۔ بحث و مباحثہ سے قلمبرہا کرنا اور مزید
 برائے فطرت اور سرائی تعمیر کرنا۔ اس تیسرے درجہ میں ایسے بد نصیب، بد بخت، بد عادات کے بیٹے ہدایت
 کے دروازے بند ہو جاتے ہیں کہ اَلْعَاذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْغَرٰیبِ لَا یُغْنِیْ عَنْكَ اَلِاسْمُ الْکَثْرَۃُ عَلٰی مَا کَانَ مِنْکَ مِنْ شَیْءٍ
 نورانی تحقیق کے تین حصے ہیں ۱۔ تعاقبِ حیات ۲۔ مجموعہ حیات ۳۔ نمایاں انہماک میں مشغول رہنا۔ اور روضہ شریف
 پر چھٹا بکر پڑھنے والوں کو روکنا ۴۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْزِنْ کو روضہ رسولی ۵۔ کی حاضری

○ سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم خلیفہ دوم رضی اللہ عنہما فتح بیت اللہ خمس پر شمس نہیں
 صاحت کے لئے ملک شام تشریف لے گئے اور مشہور علماء و بزرگوار شیخ کعب احبار و
 اللہ عنہ شرف بر اسلام ہوئے۔ اُن کا اسلام لانا آپ کے لئے بہت ہی فرحت اور
 خوشی کا سبب بنا اور وہی پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے اُن سے دریافت کیا۔ اے
 کعب احبار! هَلْ تَلَّكَ اَنْ تَسْبِيْحَ صَاحِبِ الْمَدِيْنَةِ وَ تَرَوْهُ وَ قَاتِلَ النَّبِيِّ وَ تَرَوْهُ
 کیا تم ہمارے ساتھ مدینہ منورہ زیارت سرورِ انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کے لئے چلو گے۔
 جواباً عرض کیا فَعَسَىٰ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا اَفْضَلُ ذٰلِكَ مَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِيْنِ اِسْ
 کو پسند کرتا ہوں تو مراد رسول اور مرید رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچ کر جو سب سے پہلا
 کام کیا وہ یہ تھا کہ بارگاہِ محبوب رب العالین صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دی اور سلام
 عرض کیا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم۔ وَ نَا اَلْوَقْلَانِ اَخْبَارِ الرَّاسِخِطِ۔
 ضروری نوٹ :- مومن کو چاہیے کہ زندگی بھر میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ کا سفر اس
 نیت خالص سے کرے کہ سوائے زیارت، حاضری اور سلامی کے کوئی غرض نہ ہو۔ محض حاضری
 مقصود ہو تاکہ ان احادیث مبارکہ پر بھی عمل ہو اور مغفرت کی شہادت اور شفاعت کی دولت
 میسر آئے۔ خداوند قدوس مبارک سفر نصیب فرمائے آمین بجا نبی امین صلی اللہ علیہ وسلم ط
 ﴿ مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَا قِبْمَةَ اِلَّا
 زِيَارَتِيْ كَانَ حَقًّا عَلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ لَهُ
 شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ ط ۔ دارِ قلمی۔
 جو میری زیارت کو آنے اور اس کے سوا کوئی اور نہ
 ہو۔ قیامت کے روز مجھ پر حق ہے کہ اس کی شفاعت
 کروں۔

○ آج بھی بارگاہِ رسالت کی حاضری وہی عظمت و شان رکھتی ہے اور شانِ جلالی اُسی طرح
 اَلْاَنَ كَمَا كَانَ جَلَدُ فَنَگن ہے اور اپنے مہمانوں کو خوشخبریوں سے نوازتے ہیں۔
 روزِ شمار خصوصی الطاف سے نوازے جائیں گے۔ "وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ"۔
 غنوی معنوی مولوی "فَسْ مَرَّةً الْغَنَىٰ" :- اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدَةُ عَدِيْثَةُ الْبُرْسِيَّةُ
 رضی اللہ عنہا نے ایک بار عرض کیا۔ یا حبیب اللہ! میں نے اپنے رب سے کہا کہ میں نے
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تشریف لایا جس میں تمہاری زیارت و سلام کا ذکر تھا۔ آپ نے فرمایا

☆ مولائے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد نبوی کے صحن میں زمین پر سو گئے۔ آپ ﷺ تلاش کرتے ہوئے جگہ گھومنے تو فرمایا "خُذْ يَا اَبَاكَرُ اَب" تو انھوں نے اسی پیاری کنیت کو حرز جان بنالیا۔

☆ سیدنا عمیر الدوسی الیمانی رضی اللہ عنہ بلیوں میں گھرے ہوئے تھے تو فرمایا "يَا اَبَا هُرَيْرَةَ دُرُ بِلْيُونِ كِي نَسِيتَ" سے مشہور ہو گئے۔ اصل نام اس محبت کے نام میں گم ہو کر رہ گیا۔ مجدد روایات احادیث اسی کنیت "ابو نبرية" سے ہیں۔

☆ اجدادِ نبویہ رضی اللہ عنہم جن کسی کے چہرے پر انوار دیکھتے تو سمجھ لیتے کہ یہ صاحبِ نسبت ہے اور آپ نسبت سے چہرہ دھلا ہوا اور انوارِ شہادت سے چھوٹوں کی طرح تازہ اور پُر رونق، جبکہ خوشی اور شہادت سے دھلا ہوا ہوتا ہے۔

☆ رَبِّ دُوَ الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ نے عزت والی آل اور عظمت والے اصحاب کے چہروں کا ذکر فرمایا۔ مِمَّا هُمْ فِي رُجُومِهِمْ مِنْ اَثَرِ الشَّجْوِ ذُلُّهُ اَنْ كَچھروں پر سجدوں کے تابندہ و درخشندہ چمک دار نشان ہیں۔ تہجد کی نماز سے اُن کے چہرے نورِ با وجاہت پُر رونق ہیں۔ اُن کی جبین میں سجدوں کے نشان چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے دکھتے ہیں اور وہ نشان جو اُن کی پیشانیوں پر سجدہ سے پڑ جاتے ہیں وہ قبولیت کی مہربانی ہیں۔

☆ تہجد کا کتنا پُر رونق اور روح پرور منظر ہے۔ باوجودیکہ وہ تہجد گزار اور عبادت گزار ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ سحری کو ربِ کریم کی بارگاہ میں استغفار کرتے ہیں۔ وَيَا اَسْتَغْفِرُكَ يَتَخَفَرُونَ سحری کا استغفار، قلب کا وضو ہے اور رونا تارِ غیب کا وضو۔ شب زندہ داری سے عجز و انکاری اور سحری کو خوفِ الہی سے گریہ و زاری نصیب عظمیٰ ہے اور اس پر مستزاد و درود شریف جو سوس کا ایمان دل کی انجلاء اور چہروں کی رونق ہے شریعت

علامہ پاپ مولانا فتح آیت کبریہ ۲۹ اُن کی علامت اُن کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے تہجد گزار امتیازِ ظاہر غریب سے آراستہ اور باطنِ انوارِ طریقت سے چراغِ شہادہ اور چہرہ تر و تازہ اور شگفتہ ہوتا ہے تہجد گزار روزِ قیامت چہرے پر سجدوں کے نور سے اور در و دروایں چہرے پر درود شریف کے نور سے چمکے ہوں گے۔ "عَلَيْهِ السَّلَامُ"۔

☆ تہجد کی روح کے دو پر ہیں۔ ظاہری پر، رزقِ حلال، صدقِ مقال اور باطنی پر استغفار اور درود شریف اور ہند پر پیرو و از عشق ہے جس سے طریقت کی منزلیں ملنے کر کے بندہ مقصودِ حقیقی تک پہنچتا ہے اور درود شریف سے قبولیت پا جاتا ہے۔

ایک حدیث الحسین علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا۔
 مَنْ كَثُرَ صَلَاتُهُ يَأْتِيهِ الْخَيْرُ جَدَاتِ كُفَا زُفْلِ كَثْرَتِ سَ دُحَاتِ دُنِ كُو
 وَجْهَهُ بِالْهَادِ ط اُس کا چہرہ نورِ خواہش و درود پُر رونق ہوتا ہے۔

○ ربِ کریم نے اپنے رسولِ کریم ﷺ کو نماز تہجد تحفہ کے طور پر عطا فرمائی اور یہ تحفہ محبوب کی شان کے لائق ہے اور اس قیامِ اہل میں مجرب اور محبت کے درمیان گفت و شنید، راز و نیاز، حکمت و اسرار کی باتیں ہوتی ہیں۔

☆ سیدنا عثمان بن عفان خلیفہ راشد رضی اللہ عنہ کو حضور شبِ اسرار کے ڈولہا، "نئے شبِ معراج آسمانوں میں دکھایا تو پوچھا آپ یہاں کیسے؟ عرض کیا یا رسول اللہ! صَلَّيْكَ لَمْ نَا زِ تَهْجِدْ كِي بَحْتِ سَ۔" تفسیر روح البیان ۳۱

☆ حضرت شفیقِ ملحق علیہ الرحمۃ مشہور اولیاءِ امت سے مروی ہے کہ قبر کی روشنی تہجد کی نماز سے ہے اور چہروں کی وجاہت سنون داوھی سے اور دلوں کی روشنی درود شریف سے ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا نماز میں ہے اور نماز فرشتوں کو مجرب و ابتداء کی سعادت ہے اور نماز میں حضور ﷺ کے ریلے آنکھوں کی ٹھنک رکھ دی گئی ہے۔ آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا کرتے اَرْحَا يَا بِلَالُ الصَّلَاةُ ! اے بلال! مجھے راحت پہنچاؤ یعنی اذان دو تاکہ نماز سے راحت پائیں۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے صحنِ حیا ظاہری میں جنت کی سیرِ جسمانی طور پر فرمائی۔ سرکارِ شبِ اسرار کے دو ہاں تہجد کے نور سے پوچھا کہ بلال کیا عمل کرتے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ! وہ آپ کے ارشادِ الہامی میں کرتے ہوئے جب بھی وضو کرتا ہوں تو نوافلِ تحریۃ الرحمن پڑھتا ہوں۔

○ جب نماز تہجد حضور ﷺ تہا اذاعتے تو صحابہ کرام بھی مسجد نبوی شریف میں ایک ایک کر کے پیچھے شامل ہوتے جاتے اور آپ کے ساتھ تہجد کو کرتے سمجھاتے اور

صحابہ کی مانند عالم بیداری میں مجلس کرتے اور اپنے مسائل دینی پوچھتے تھے۔ اَلصَّحْبَةُ
مُؤْتَمِرَةٌ یہ سب صحبت کی تاثیر سے پایا۔ اولیاء نقشبند کے سلوک کا دار و مدار صحبت پر
ہے کہ صحابہ نے بھی صحبت سے ہی مراتب پائے کہ صحابی صحبت سے بنے۔
☆ امام شمس الدین سخاوی نے "اَلْقَوْلُ الْبَدِیْعُ فِی الصَّلَاةِ عَلَی الْحَنِیْبِ الشَّقِیْعِ" میں
چالیس قسم کے صیغے بیان کئے ہیں۔ بعض اُن میں وہ درود شریف جو حضور ﷺ نے اپنے
اپنے مقبولان بارگاہ کو خود ارشاد فرمائے اور بعض وہ جو اولیاء عظام نے دیوار گوہر بار
سید الابرار ﷺ میں حاضر ہو کر خود پیش کئے اور آپ ﷺ نے انھیں پسند فرمایا
اور بشارات و نوازشات سے نوازا یہ سب درود شریف اپنے اپنے مقام پر افضل اور
پسندیدہ ہیں مختلف ادوار میں مختلف انداز میں مختلف صیغوں اور الفاظ سے پڑھے گئے۔
عَبَادَاتُنَا شَقِیْ وَحَسْبُكَ وَاحِدٌ فَكُلُّ رَاٰی ذٰلِكَ الْجَمَاعَاتِ یُتَشَبِّهُ
☆ ایشیخ عارف محمد حنفی آفندی علیہ الرحمۃ نے "خریۃ الاسرار" میں درود شریف
چار تہذیب ارا تمام پر مشتمل کہا ہے اُن میں سے ہر ایک کسی نہ کسی جماعت کا درود شریف نبی کریم
ﷺ کے سبب اور واسطے سے پسندیدہ ہے اور اپنے اندر خاص اثر رکھتا ہے۔ جو
غرض نصیب سرکار مدینہ سرور مدینہ ﷺ پر درود شریف بھیجنے کا وظیفہ جلوت اور
جلوت میں ہمیشہ اپنا لیتے اور ایک ہی مکتب فکر کے لوگوں کو درود شریف پڑھنے کی ترغیب
اور تزیین کا دس آپ ﷺ کی عظمت شان کے پیش نظر رکھ کر دیتے ہیں اور اپنے وعظ و
تبلیغ اور درس و تدریس میں عشق مصطفیٰ ﷺ سے سزاوار ہو کر سامعین کو اس رنگ میں رنگتے
رہتے ہیں تو جب یہ علماء درود و خواں اس دنیا سے فانی سے عالم جاودانی کو جلتے جلتے ہیں
تو درود شریف کے انوار کے شگوفے اُن کے قلب سے پھوٹتے ہیں اور عجیب غریب ایمان برونز
بشارتیں پاتے ہیں تو پھر کسی کی قبر سے کستوری کی خوشبو کی مہک اُٹھتی ہے اور کسی کے جنازہ
پر ابر رحمت برتا ہے اور کہیں پرندے اپنے پرؤں سے سایہ کرتے نظر آتے ہیں اور کوئی درود
شریف کی برکت سے ڈولہا کی سی سچ و سچ سے جنت میں لے جایا جاتا ہے اور کوئی عالم نزع میں
ہی مختصر کی بشارتیں پاتا ہے اور کسی کے جنازہ میں حضور ﷺ و سلم علیہ السلام

وَعَلَيْهِمْ نَفْسٌ مَعَهُ صَحَابَةٌ بَارِیَارِ تَشْرِیْفٍ لَاتے ہیں یہ سب درود شریف کے انگشت
الاعمال ہیں جو غلاموں کو مرحمت فرمائے جاتے ہیں۔ پھر یہ سلسلہ تا قیام قیامت جاری رہے گا
☆ اکثر من درود شریف جن جن الفاظ اور صیغوں سے جو باعث تہذیب قلوب اور تنفید ہے
اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی عمل نہیں۔ درود شریف پر
سمیٹنے کرنے والا انوار کثیرہ کا حامل ہوتا ہے۔ درود شریف کی برکت سے حضور ﷺ کی
ملاقات شروع۔ قبر میں ہوگی خصوصاً قضا الخال کے اس زمانہ میں جب کہ لوگوں پر امور غلط
ہو چکے ہیں۔ علماء غلط بحث کا شکار مفسدان برحق اور مجادگان برصفت غفلت ہیں۔
○ علماء و فقہاء کو چاہیے کہ متبرک مسئلے محاسب مکرار شاد پر ہر خاص عام کو استغفار
اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیں۔ اپنی تعاریف و تعادیر اور تصنیفات و
تالیفات میں حضور ﷺ کے فضائل و کمالات بیان کریں تاکہ درود شریف کی محبت لوگوں
میں جاگزیں ہو۔ علماء صالحین کثرت اخلاق تحریر و تقریر درود شریف پڑھنے کی تبلیغ کرتے
آ رہے ہیں اور ہزار کتاب و رسائل اس موضوع پر منصفہ شہود پر جلوہ گر ہو چکے ہیں اور ہورہے
ہیں۔ خدا کرے۔ یہ تحفۃ الصلوٰۃ جو "پر نسبت کاہ باسماں عالی جاہ" کا مصداق ہے۔
کا بھی اُن میں شمار ہو۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صَلَوةٌ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
☆ درود شریف اسم اعظم ہے۔ جو کج فضائل اور فضائل اطاعت ہے۔
☆ درود شریف عطیۃ خداوندی ہے جو اُس نے کمال محبت سے محبوب کی اُمت کو عطا فرمایا
☆ درود شریف وہ عظیم تحفہ ہے جو حضور ﷺ کی بارگاہ کے لائق ہے۔
☆ درود شریف صراط مستقیم ہے اس راہ پر چلنے والا ہدایت یافتہ ہے۔
☆ درود شریف ایک ایسا رینہ ہے اس پر جو حادہ تصور دیا گیا۔
☆ درود شریف جل جلالہ ہے جس نے صلیبی سے تمام اُس نے واجب الایمان کو پایا۔
☆ درود شریف ایک نور ہے جو جنسیت سے خالی۔ دانا اور کی برکت کس نے پایا ہے
☆ درود شریف ایک ایسا ذریعہ ہے کہ تمام قلوب اور جنسیت شاد ہو جاتا ہے۔
☆ درود شریف ایک ایسا وسیلہ ہے جو ملائی ایمان و محبت اور محبت کا خزانہ ہے۔

حضرت موسیٰ کو حضرت خضر علیہما السلام کی متابعت کا حکم ملا اور اپنے پیارے محبوب پاک ﷺ کو وصال دے کر حضرت خضر علیہ السلام کا اثر فرمانا۔ مشورہ محض اظہار رائے ہے۔ نہ کہ متابعت اور احتیاج۔ رب الارباب جلّ شانہ نے تخلیق آدم علیہ السلام پر فرشتوں سے مشورہ کیا تھا۔ لہذا مشورہ سنت اللہ بھی ہے اور سنت رسول اللہ ﷺ بھی ہے۔ بنا پر یہ فرمایا گیا۔

حدیث نبوی :- بروایت کتب بن حجرہ رحمہ اللہ "فَقَالَ لِمَا كَانَ مِنْهُمْ إِذَا أَصْبَحْتُمْ فَسَبِّحُوا عَلَى الْمَرْسَلِينَ" جب تم صبح ہو تو انبیاء و رسل پر سلام بھیجو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ "کیف نصلی علیک اذ ما کن صلینا فی صلوٰتینا" تو آپ نے درود شریف ابراہیمی ارشاد فرمایا۔ یہ درود ملت، ماورہ وغیرہ ماورہ میں سب سے افضل ہونے کی بنا پر نماز کے لیے مختص ہے۔ اس کے علاوہ بھی حدیث صحیحہ کثیرہ میں مختلف سیخوں اور مختلف الفاظ سے درود شریف مروی ہیں۔ سب انہی منقول روایات کے تتبع میں تابع ہوئے۔

۳) درود شریف اولیاء نقشبندیہ مجددیہ اقدس علیہم اذ انزلہم فی فیضہم :-
قَدْوَةُ السَّالِكِينَ الْاِخْيَارُ زُهْدَةُ الْمُتَّقِينَ الْاَبْرَارُ قَلْبُ الْاَقْطَابِ جَهَانِيَانِ مَابِ مَنظَرِ

علہ تجت اور امت کا پس من ایک خاص مناسبت ہے جو اس تشبیہ سے ظاہر ہے حضرت خضر علیہ السلام کی اولاد پاک حضرت عاقب علیہ السلام کے تقریر زبانیہ معدنی کی امتوں اور حضرت اعلیٰ علیہ السلام کی اولاد، مناسبت امت مشرقت ہے۔ یہ سب حضور ﷺ کی امت ہیں و شریف ابراہیمی کی ابتدا اللہ سے ہے جو اہم ذات ہے مع جمیع صفات البیضاء اللہ الذی لا یستعاض بالخلق ویمم سے اشارہ ہے محمد ﷺ جو ذات اور جمیع صفات البیضاء کے مظہر ہیں یہ درود شریف لفظاً و صیغۃً اہل الیقین کا فرمودہ ہے۔ لہذا یہ درود شریف اپنی جامعیت میں تمام درودوں میں اعلیٰ کے علاوہ سے افضل، اکمل و اتمل ہے اور معنی کے لحاظ سے اذکی، ابھی و ابھی ہے اور فوائد کے لحاظ سے اعظم، ایک و جس کے ہے اور امت کے تمام مومن شرفی افراد کو شامل ہے۔

علہ یہ القاب شرح عشق علی الاعلاق، رکوع النہی فی البند شاہ علیہ السلام کی تہذیب و تمدن کا اثر فرمانا۔ یہ درود میں تحریر فرماتے جو ان کے فیضانِ نبوی سے مستفیض ہو کر کمالِ شرف و جلال میں پہنچے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے

تجلیات الہی، مصدر برکات لانتہائی امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد رندی رحمہ اللہ کا یہ مندرجہ درود شریف ہے جو منبع فیض و برکات ہے۔ تمام درودوں میں اہم اعظم کا درجہ رکھتا ہے۔ بارگاہ رسالت کا منتخب شدہ اور پسندیدہ ہے۔ اس سلسلہ علیا کی ہدایت میں درود کی نہایت درج ہے کہ اس درود شریف سے قرب مصطفویٰ اُن کے نصیب میں لکھ دیا گیا ہے چونکہ اولیاء نقشبندیہ مجددیہ نقشبندیہ کا مجاہدہ و وظیفہ یہی درود شریف ہے جس سے پہلے ہی روزِ قرب محمدی ﷺ سے نماز دیا جاتا ہے اس درود شریف پڑھنے والے کی تربیت روح القدس ﷺ سے ہوتی ہے یا وہ زیر تربیت خضر علیہ السلام ہے دے دیا جاتا ہے۔ بدین وجہ یہ درود حضرت خضر کے نام سے بھی موسوم ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
۴) دلائل الخیرات مؤلفہ، ابو عبد اللہ ابن محمد بن سلیمان البحرانی شافعی رحمہ اللہ
☆ آپ صاحب غوارق عجیبہ، کرامات عزیزہ، اور مناقب عظیمہ، مناصب فخریہ کے حامل تھے۔ زہر سے آخرِ مال "فاکس" میں فجر کی نماز میں عجدہ کی حالت میں شہید ہوئے۔ شتر سال بعد آپ کے جدِ خانی کو سون کے نکال کر ریاض الصروس میں مراکش میں منتقل کیا گیا جسم بالکل تر و تازہ پایا اور قبر سے ٹھک کی خوشبو آ رہی تھی۔ "نقد حقاہ ربانی فی مقام الشہر"

وظیفہ :- دلائل الخیرات ہفتہ کے سات دنوں میں تقسیم ہے ہر روز کا علیحدہ علیحدہ عرب ہے۔ تقریباً چھ تو سال سے اولیاء عظام، علماء کرام اور صاحبانِ علم و عرفان و اہل دانش و بینش کا وظیفہ ہے اور فیض کے حصول کا ذریعہ۔ اس کے اتنے فضائل و برکات ہیں جن کا حصر کرنا عقل انسانی کی رسائی سے باہر ہے۔ صاحبِ نماز کی اجازت سے پڑھا جاتا ہے۔ اس وظیفہ میں دو امر لازمی ہیں "اطاعت اور تلاوت کلام پاک کے بعد روزانہ پڑھا جائے۔ اس کے بغیر حکمت، انوار و فیضانِ درود شریف کا حصول ناممکن ہے۔ اذنیس فلسفی اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں۔ اپنی شرک کے غم و غم سے جو اہل شریعت نہیں ہوتی

علہ من قلعہ الفضل فقہ المسلمۃ اللہ انزلہ لکے مولیٰ پاک کی امت کو یہ امت قرآن میں واقع ہے۔

○ سبب تالیف :- آپ نے فیض عظیم اور معرفت فہیم سے استفادہ فرمایا اور آپ سے بڑی بڑی کرامات اور خارق عادات ظاہر ہوئیں۔ آپ ایک مرتبہ ملک بزمراکش میں یہ فرماتے ہوئے ناس پہنچے۔ وہاں ٹہر کر نماز کا وقت آفر ہونے لگا۔ لیکن وضو کے پینے پانی نہ درو۔ بسیار جستجو سے ایک کنواں ملا۔ لیکن اس میں رسی اور ڈول نہیں۔ آپ بہت پریشان ہوئے اتنے میں ساتھ کے خیر سے ایک آٹھ سالہ لڑکی نکلی۔ اس نے کہا شیخ کیا بات ہے؟ فرمایا میں محمد بن سلیمان الخیر بولی ہوں وقت نماز تک ہے اور پانی نہ درو۔ لڑکی نے انہوں میں اپنا کعبہ دین ڈالا تو پانی یکدم جوش میں آگیا اور کنارے سے بہنے لگا۔ وضو کیا اور نماز ظہر ادا کی اور آپ سیدھے لڑکی کی چھوڑ دی میں گئے اور فرمایا اے بیٹی تجھے خدا کی قسم۔ جس نے تجھے پیدا کیا اور تم کو اللہ و رسول اللہ عنہما کی رضا و رغبت سے کما واسطہ دیتا ہوں۔ جن کی شفاعت کی تو امید وار ہے۔ مجھے بتا یہ مرتبہ تجھے کیسے ملا۔ لڑکی نے کہا اگر تم اتنا بڑا واسطہ نہ دیتے تو کبھی نہ جاتی۔ میں ایک درود شریف کا ورد کرتی ہوں۔ اس نے مجھے وہ درود شریف بتایا تو یہ درود شریف سبب بنا، وللّٰلہ الخیرات مرتب کرنے کا۔ شیخ نے وہ درود شریف بتایا تو یہ سنت اللہ اس میں پوشیدہ کر دیا۔ جیسے سب کریم نے شان شامی سے لیلۃ القدر کو آخری عشرہ رمضان المبارک کی راتوں میں پوشیدہ کر دیا ہے اور اولیاء کرام کو اپنے رواج رحمت میں چھپا رکھا ہے۔ تاکہ تلاش کی جدوجہد سے مزید مورد الطاف بنیں۔

اجازت نامہ :- سلخ ماہ ذوالحجہ ۱۳۰۶ھ ہجری القدر ۱۳۰۶ھ حج بیت اللہ شریف کے بعد حجازی، بلدیہ مدینہ، قبلہ عالم شیخ الدلائل محمد الحکف، بیعتہ الشکف حضرت محمد یوسف

عہد ہر حال الشکف کی طرف تھی۔ فَإِنَّهَا لَمَّا تَلَا تَعَادَتْ سَائِرَ الْمُسْلِمِينَ أَهْلَ الشُّعْبَةِ وَالْجَمَاعَةِ أَحْسَنَ الْمَجَازَاةِ فِي الدُّنْيَا وَالدُّنْيَا كَلَامَ عَظِيمٍ۔ الہامی طور پر یہ عبادات میں سے یہ اشارہ ملا ہے۔ کہ حج کا صلوٰۃ الیوم ہے۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ صَلَاةً دَائِمَةً تَقْبَلُهَا صَلَاةً تَقْبَلُهَا صَلَاةً تَقْبَلُهَا۔ حضرت مولانا ابوالحسن علی Nadwi فرماتے ہیں کہ دلائل الخیرات کا ایک ایک ختم شریف کعبۃ اللہ حلیم شریف حوان اور مدینہ منورہ میں ریاض البیت شریف کرنا۔ غافل نہ ہونا۔ اگر غافل ہو جائے گا اس میں ہر روز نو بار دعا پڑھانی ہے۔ وَلِلّٰہِ الشُّعْبَةُ کی رحمت طلب ہو۔ وَلِلّٰہِ الشُّعْبَةُ کی رحمت طلب ہو۔ وَلِلّٰہِ الشُّعْبَةُ کی رحمت طلب ہو۔

بائیں تمام اللہ یوسفہ نے دلائل الخیرات کی اجازت سے نوازا اور سند رحمت فرمائی۔ وَبِنَا تَقْبَلُ وَمَا بِحُزْمَةِ سَيِّدِنَا الْكَرِيمِ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ وَاتَّبَعْنَا مَبْعَاتِهِ وَتَعَالَىٰ وَآيَا كُفْرٍ بِحَقِيقَةِ لَنَابَكَةِ الْمَرْضِيَّةِ الْمُصْطَلَمِيَّةِ عَلَىٰ صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالْبَرَكَاتُ وَالْخَيْرَاتُ وَعَلَىٰ جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ الْأَعْلَامِ وَالرُّسُلِ الْبِطَامِ وَالْمَلَكَةِ الْكَرَامِ وَعَلَىٰ آلِهِ الْأَطْفَارِ وَأَصْحَابِهِ الْأَكْبَرِ وَعَلَىٰ جَمِيعِ رِثَائِهِمُ الْهَبْ يُعْزِمُ الْقِيَامُ بِرَحْمَتِكَ أَذْهَمَ الرَّاجِينَ

○ درود تاج :- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ۔ آپ ستور اولیاء عظام سے تھے۔ شیخ شاذلی کا فیضان اور عرفان اسکندریہ مصر میں تونس عرب حبسہ کے چیم پیئر پیر پیرا نے عید اب ان کے عرفانی انوار سے تباہاں ہو گیا اور قلوب متور ہو گئے۔ آپ مراکش میں قیام پذیر رہے۔ آپ نے یہ درود شریف تاجدار تعلیم نبوت و رسالت وَلِلّٰہِ الشُّعْبَةُ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کیا۔ عرض کیا۔ عَلَيْكَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اس درود شریف کی منظوری عطا فرمائیے تاکہ یہ اولیاء کے "ایصال ثواب" کے وقت پڑھا جائے تو آپ وَلِلّٰہِ الشُّعْبَةُ نے اُسے منظور کر کے فرمایا لے ابوالحسن! تجھے قیامت کے روز ایک لاکھ میرے ارثی کی شفاعت کا حق دیا گیا ہے کہ تو اخلاص اور محبت سے مجھ پر کج بشارت درود شریف بھیجتا ہے۔

○ یہ درود تاج بہت بڑی فضیلتوں کا حامل اور جامع الصفات درود شریف ہے۔ یقیناً لاریب واقعی یہ تمام درودوں کا تاج ہے اور شیخ شاذلی فرمایا کرتے ہمارے مرنے پر حضور وَلِلّٰہِ الشُّعْبَةُ میں اور یہ سب محض مواہب ربی اور جذب الہی سے ہے کہ ہم نے جو کچھ پایا درود شریف جو عشق رسول کا طہریت اور معارف ایمانی کا لکھن ہے۔ سے ہی پایا۔

وصال مبارک :- بحیرہ امر کے کنارے نماز فجر میں حمد کی حالت میں وصال ہوا۔

عہدہ مولانا کی خدمت میں شہادت و وصیت کے وقت دعا پڑھائی گئی۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ۔ حضرت مولانا ابوالحسن علی Nadwi فرماتے ہیں کہ دلائل الخیرات کا ایک ایک ختم شریف کعبۃ اللہ حلیم شریف حوان اور مدینہ منورہ میں ریاض البیت شریف کرنا۔ غافل نہ ہونا۔ اگر غافل ہو جائے گا اس میں ہر روز نو بار دعا پڑھانی ہے۔ وَلِلّٰہِ الشُّعْبَةُ کی رحمت طلب ہو۔ وَلِلّٰہِ الشُّعْبَةُ کی رحمت طلب ہو۔ وَلِلّٰہِ الشُّعْبَةُ کی رحمت طلب ہو۔

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَابِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلُ بَيْتِهِ وَطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَآصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا ذَاتًا أَبَدًا كَثِيرًا كَثِيرًا وَلِلَّحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط

۸) درود نور شریف :- علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا :-

☆ یہ درود شریف نور، اور آثار دو نون ایک ہیں۔ اکیلا شاذ علیہ کا محبوب و طیفہ اور نبی کریم ﷺ کی ذات نور سے خاص نسبت رکھتا ہے۔ یہ درود شریف کرامات کے دو چکر اور تابدار موقی ہیں اور قلب کو متور کرنے میں لاثانی ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَزَرْ الْأَنْوَارِ وَسِرِّ الْأَسْرَارِ وَسَيِّدِ الْأَنْبَارِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ ط

۹) صلوٰۃ الکرم والتعظیم :- شیخ ابو عبد اللہ سنوسی علیہ الرحمۃ سے منسوب ہے۔

☆ یہ درود شریف حق علامی اور حق تعظیم کی ادائیگی کے لئے مجرب ہے اور جامع مانع درود شریف ہے۔ یہ درود شریف اخلاص خاص ہے اس کی ابتدا بھی اور اختتام بھی اسم گرامی محمد ﷺ پر ہوتا ہے اور درمیان حلقہ میں سلام اور اس کی آرزو ہے۔ یہ اپنی حاجت میں بے مثل ہے اور محبت محبوب کا مظہر ہے اور انگشت نوار کا حامل ہے لہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَكْرِيْمًا بِهَا مَنَاقِبُهُ وَتَشْرِيفًا بِهَا عَقَائِدُهُ وَتُسْبِيحًا بِهَا قِيَامَةُ مَنَاءُ وَرِضَاءُ هَذِهِ الصَّلَوةُ تَعْظِيْمًا لِحَقِّكَ يَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا ط

۱۰) درود فضیلت :- امام محی الشیخ ابو شامہ نووی علیہ الرحمۃ نے اذکار میں ذکر کیا :-

☆ یہ درود شریف درجہ جامعیت میں اکمل و اہل ہے اور مرتبہ محبت میں کزبر و اہم ہے۔ ۱۲ مرتبہ پڑھا کر

علم و فہم کی کرامت شریف کا یہ درود شریف خواب میں فقر غریب کی زبان پر جاری ہوتا اور اشارہ بخیر اس کو کھدایا کرتا ہے اور اس کا درجہ جگہ الاہل شامہ اس باب کا قیام کو یہ درود شریف درجہ جامعیت میں اکمل و اہل ہے اور مرتبہ محبت میں کزبر و اہم ہے۔ ۱۲ مرتبہ پڑھا کر

☆ یہ تمام درودوں سے افضل درود شریف ہے کہ اس کی روایت صحیحین مسلم و بخاری سے ہے۔ اور خصوصاً جمعۃ المبارک کئے گئے ہیں اور بے شمار فضائل و فوائد کا حامل ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ الْمُنِيِّ الْأَمِينِ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ أَهْلِبَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلُ بَيْتِهِ وَنَعْتَرِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

۱۱) درود ہزارہ شریف :- میری تلمیذ الکامل شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الرحمۃ نے فرمایا :-

☆ یہ اولیاء قادرینہ کا محبوب و طیفہ ہے قلب کی صفائی کے لئے مجرب ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِمَّا شَاءَ الْغَيْبُ مَرَّةً وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

۱۲) درود شفاعت :- "ام شرفانی نے شمس الغریب نقل کیا :-

☆ فرمایا :- منزل اللہ ﷻ اگر تم مجھ پر درود شریف بھیجو تو یوں کہو :-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ السَّنْزَلِ الْقَرِيبِ عَنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط

☆ تو اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

۱۳) درود شریف زیارت :- شامین نے ابن فاکہانی سے لکھا :-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَعَلَى جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ وَآلِهِ وَسَلِّمْ ط

☆ فرماتے ہیں میں نے اسے سونے سے پہلے پڑھا اور آرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک چاند میں دکھایا اور آپ کا خطاب سُنا۔ زیارت کے لیے سریع الاثر ہے۔ اور محبوب رب العالمین کی جاہ کے ثقیل سوال کرتا ہوں۔ کہ وہ باقی اس درود شریف کے انشاءات جن کا حدیث پاک میں وعدہ ہے مجھے عطا فرمائے۔

۱۴) درود صدقہ :- جس کے پاس صدقہ لینے کا کچھ نہ ہو تو وہ یہ درود شریف پڑھا کر

☆ شک یہ پاکیزگی میں بندہ ہے اور اس کو میری حاجت کی جگہ سے جگہ سے پہنچا دے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَكْرِيْمًا بِهَا مَنَاقِبُهُ وَتَشْرِيفًا بِهَا عَقَائِدُهُ وَتُسْبِيحًا بِهَا قِيَامَةُ مَنَاءُ وَرِضَاءُ هَذِهِ الصَّلَوةُ تَعْظِيْمًا لِحَقِّكَ يَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا ط

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
 (۱۵) درود و مضامین الجنتیہ بر قلب البکر، بدر الاساتذہ الشہیر محمد البکرؑ و ذوالہ مقنعہ
 جو شخص اس درود شریف کو زندگی بھر میں صرف ایک بار پڑھے گا۔ اگر وہ دوزخ میں
 والا جائے تو مجھے قیامت کے روز اللہ کے ہاں کی جناب میں پڑے یہ درود شریف مبتدی
 متوسط اور متقدمی کے لئے مفید ہے اور بہت سے عارفین نے اس کے اسرار و عجائب بیان
 کئے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ حجاب قلمی کھل جاتے ہیں اور وہ انوار حاصل ہوتے
 ہیں جن کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ صلوٰۃ الزاہرۃ علی سیدنا محمدؐ و آلہ
 اللہم صلی علی سیدنا محمدؐ و آلہ و سلم
 الناصر الحق الباقی الی صراطک المستقیم صلی اللہ علیہ وسلم
 و علی آلہ و اصحابہ حق مقدار العظیم

(۱۶) درود العزیزت :- ایک شخص حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ
 سجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کیا السلام علیکم یا اهل البیت الشامخ والکرم
 النبایح طیبی کریمؑ نے اسے اپنے اور سیدنا ابوجہر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان

علہ ہر کہ باشد حامل صلوٰۃ تمام آتش دوزخ ہو بروے عزم
 چلا آپ بہ سعادت البیتہ شریفہ علیہم السلام ول کاہن اور ہر وقت حضورؐ کے حضور
 تھے آپ زندگی بھر کسی بے حضور نہ ہوئے اور ہر وقت حکم رسول اللہؐ کے لئے نظر و مستعد رہتے
 باجائز بارگاہ رسالتؐ میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کے سر پر دست باندھی۔ آپ
 کا کلام عجیب تھی ہر اکابرین ہونا ایک مرتبہ نافذ و ان کے اسرار و اسرارہ اسکا کلام کی خدمت میں
 حاضر ہو کر عرض کیا حضور آپ کا خدمت میں شہر کے قیام میں مارا گیا ہے۔ آپ معاصر قریب ہوئے تو کچھ دیر بعد سر اٹھایا
 اور فرمایا نہیں میرا مرید زندہ ہے کیونکہ میں نے ساری جنتیں دیکھی ہیں۔ اسے کہیں نہیں پا اعراس کا حضور دوزخ میں
 فرمایا میرا مرید دوزخ میں نہیں جا سکا کہ میرے سب مرید یہ درود شریف پڑھتے ہیں اور پھر وہ چند دن بعد وہی آ
 گیا۔ آپ فرمایا کہ ہم کی ساری جنتیں دیکھی ہیں اور دوزخ کی ساری جنتیں دیکھی ہیں۔ اسے کہیں نہیں پا اعراس کا حضور دوزخ میں
 فرمایا میرا مرید دوزخ میں نہیں جا سکا کہ میرے سب مرید یہ درود شریف پڑھتے ہیں اور پھر وہ چند دن بعد وہی آ
 گیا۔ آپ فرمایا کہ ہم کی ساری جنتیں دیکھی ہیں اور دوزخ کی ساری جنتیں دیکھی ہیں۔ اسے کہیں نہیں پا اعراس کا حضور دوزخ میں

بجھایا۔ حاضرین نے پوچھا یا رسول اللہؐ یہ کون ہے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے
 مجھے خبر دی کہ یہ شخص مجھ پر وہ درود شریف پڑھتا ہے۔ جو کسی نے آج تک نہیں پڑھا۔
 سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وہ کیسا درود شریف ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا
 نے فرمایا جس کسی نے یہ درود شریف پڑھا اس نے اپنے اوپر رحمت شریفہ ڈالنے کو ہول لئے۔
 اللہم صلی علی سیدنا محمدؐ و علی آل سیدنا محمدؐ و سلم
 تھوونک رضاء و لحدید کاد و اعطوا الرسیلۃ و الفضیلۃ
 والبعثۃ مقاماً محموداً الذی وعدتہ

(۱۷) درود سعادت :- الحاقہ النبویہ محمد بن عبد اللہ البکریؑ علیہ رحمۃ اللہ میں نقل کیا۔

رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے یہ درود شریف پڑھا ستر ہزار فرشتے ساری
 عمر اس کا ثواب لکھتے رہیں تو ختم نہ ہو۔ اور جب تک اس کی بخشش نہ ہو جائے۔
 اللہم صلی علی سیدنا محمدؐ و آل سیدنا محمدؐ و سلم
 الناصر الحق الباقی الی صراطک المستقیم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۸) درود فضل :-

اگر کوئی شخص تم کھائے کہ میں سے افضل درود شریف پڑھوں گا تو وہ یہ درود
 شریف پڑھے کہ یہ لفظ و معنا کامل اور مکمل درود شریف ہے۔

اللہم یا رب سیدنا محمدؐ و آل سیدنا محمدؐ و صلی علی سیدنا
 محمدؐ و علی آل سیدنا محمدؐ و آل سیدنا محمدؐ و سلم
 علیہ وسلم ما ہو اھلہ

(۱۹) درود رحمت :-

اللہم جعل صلواتک و رحمتک و کائنات علی سید المرسلین و امام
 التَّقیین و خاتم النبیین عبدک و رسولک امام الخیر و قائد الخیر
 و رسول الرحمة اللہم ابعثہ النمام المسننہ الذی یصلی علی
 الاولون و الآخرون

پس اسے کائنات علی رضی اللہ عنہ و آلہ و سلم

زیر تربیت و کفالت ہو جاتا ہے۔

۲۰) درود کامل :- "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ" آپ نے اپنی تصنیف لطیف اشیاء العلوم میں لکھا ہے کہ یہ کامل ہو کر اور اکمل درود شریف ہے۔ اس کی کاملیت ظہر من الشمس ہے کہ امام الغزالی کو بارگاہ موسیٰ علیہ السلام پہلو علماء اُشتیٰ پیش کیا گیا۔ آپ مقبول ترین اولیاء امت سے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةٌ تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَ لِحَقِّهِ اَدَاءٌ وَ اَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَ بَعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَهُ وَ اجْزِ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهُ وَ اجْزِمْ اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهِ وَ صَلِّ عَلَیْهِ وَ عَلٰی جَمِیْعِ اَحْوَانِهِ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشَّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

۲۱) صلوات التعادلات :- "علاء محمد بن علی بن علی علیہ السلام لکھا ہے کہ :-

یہ ایک درود شریف برابر پڑھ لاکھ کے ہے اور سعادت مندی کی علامت ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَوةٌ وَ سَلَامًا یَبْدُوْا بِمُلْكِ اللّٰهِ ۝

۲۲) صلوة ماہی :- ایک روایت میں ہے صحابہ کبار نے سمندر سے ایک مچھلی پکڑی اور چاہا کہ کھانا تیار کر کے صاحب الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کریں گے۔ کافی دیر تک لگ پرچہ اٹھا کر پکاتے رہے لیکن وہ پاک نہ ہو سکی تو اسے ایک طباق میں رکھ کر اوپر سرپوش سے ڈھک کر بارگاہ رسالت ﷺ میں پیش کر دی تو حضور ﷺ نے دیکھ کر فرمایا میں سے میرے صحابہ کرام ! یہ تو قیامت تک بھی نہ پاک سکے گی اور اسے دنیا کی آگ تو درکنار جہنم کی آگ بھی نہ جلا سکے گی کہ یہ وہ مچھلی ہے جو روزانہ مجھ پر درود شریف پڑھتی ہے۔ "بروایت" حضور ﷺ نے مچھلی کی طرف اشارہ فرمایا تو وہ زندہ ہو گئی اور زبان حال سخن کیا خدا کا جسٹھی یا رسول اللہ ﷺ میں ایک روز گناہ سمندر پر تھی کہ آپ کے ایک غلام نے آئندہ آواز سے درود شریف پڑھا تو میں نے جنت کے سفر نور پر تازگی سے تازگی سے

نے فرمایا اس درود شریف کی برکت سے رب کریم نے تجھے دونوں جہانوں کی آگ سے محفوظ و مامون کر دیا۔ اور تیری حقیر سیادت ہے۔ " درود شریف یہ ہے :-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرَ الْخَلَائِقِ وَ اَفْضَلِ الْبَشَرِ وَ شَفِیْعِ الْأُمَمِ یَوْمَ الْحَشْرِ وَ النَّشْرِ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ وَ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْأَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ صَلِّ عَلٰی كُلِّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ وَ سَلِّمْ سَلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا بِرَحْمَتِكَ وَ بِفَضْلِكَ وَ بِكَرَمِكَ یَا اَكْرَمَ الْأَكْرَمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

۲۳) درود کوثر :- "یہنا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا ہے :-

☆ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے عرض کوثر سے بالباب پیالے پیئے تو وہ یہ بزرگ ترین درود شریف پڑھا کرے۔ خصوصاً عالم نزع میں پیاس سے محفوظ ہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ الْأُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَ اَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّیَّاتِهِ بَعْدَ دَحْلُفِكَ وَ بِرِضَاةِ هَشِیْكَ وَ بِرَحْمَةِ عَرْشِكَ وَ بِمَدَادِ كَلِمَاتِكَ ۝

۲۴) درود مسرت :- "شیخ عبد اللہ بن موسیٰ طرابلسی رحمہ اللہ علیہ لکھا ہے :-

☆ آپ نے بیسویں شیوخ سے اخذ کیا ہے۔ جنہوں نے اس سے تاریخ دلالت پائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِیْ مَلَكَ قَلْبُهُ مِنْ جَبَلٍ لَّكٍ وَ عَلَیْهِ مِنْ جَبَلٍ لَّكَ فَاصْبَحْ فَرِحًا مَسْرُوْرًا مُّوْبِقًا مَسْفُوْرًا ۝

وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا وَالحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ

(۲۵) صَلَوةُ النُّورِ الْقِيَامَةِ : " سید اکھساری علیہ الرحمۃ اذکر "۔

☆ قیامت کی ہر منزل قبر، حشر و نشر، میزان، پل صراط اور جنت کے دروازے تک تارکیوں میں نور ہوگا۔ یہ ایک مختصر لکھا دیکھا ہے۔ جو میں جانب اللہ تھا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ صَلَّيَ عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَ يَا صَلَوةُ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا لَحِجِبَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا كَتَبَنِي الصَّلَوةُ عَلَيْهِ

(۲۶) دُرُودُ الْعَطَاءِ : " امام غزالی رحمہ اللہ علیہ النابی " عَلَیْہِ السَّلَامُ

☆ فرمایا۔ نبی ﷺ پر صلوة و سلام کی تکرار بخار وغیرہ میں پیاس کے غلبہ کو نازل کر دیتی ہے پانی کی عدم موجودگی میں حج کے راستہ میں آزمایا۔ صلوة میں لفظ اسم جلالیہ نہ ہو یہ قیامت کی گرمی میں پیاس سے کفایت کرے گا۔ دُرود شریف یہ ہے۔ " السَّلَامُ بَرَزُ عَلَى الْعَبْدَةِ الْبَرَّةِ "

الصلوة والسلام على سيدنا محمد خير الانام الصلوة والسلام على سيدنا محمد المبعوث النبي بالحق المبين الصلوة والسلام على سيدنا محمد الامين افضل الصلوات واشرف التسليمات على النبي الصادق والرسول المؤيد بالسر والحقائق

(۲۷) دُرُودِ كِبَرِي : " شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله تعالى " طبقات اديار

☆ آپ ولایت کبریٰ کے حامل تھے۔ آپ کا شیخ سوائے حضور ﷺ کے اور کوئی نہ تھا۔ آپ اکثر خواب میں حضور ﷺ کا دیدار کرتے اور اپنی والدہ ماجدہ سے بیان کرتے تھے اور پھر عالم بیداری میں دیدار ہوتا اور آپ ﷺ سے مختلف معاملات میں مشورہ کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے ہیں نے حضرت شیخ احمد البزدوی رحمہ اللہ سے بڑا صاحب فتوٰت نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے مجھے اُن کا بھائی بنایا۔ دُرود شریف یہ ہے۔ " اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِمَا اَنْتَ اَعْلَمُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "

مُحَمَّدٍ سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ أَجْمَعِينَ

وَأَنْ تَغْفِرَ لِي مَا مَضَى وَتَحْفَظَنِي فِيمَا بَقِيَ

(۲۸) صَلَوةُ الْجَارِمَةِ : " شیخ محمد الدین المعروف بنم الدین صغریٰ علیہ السلام خلیفہ تھے۔

☆ فرمایا۔ ایک دفعہ میں جنگل میں راستہ بھول گیا تو ناگاہ ایک صالح، خوبصورت، سنورا چہرہ بزرگ دیکھا۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر اپنے پاس بلایا۔ میں اُن کے ساتھ ہولیا۔ مجھے ٹوکس ہوا کہ آپ سیدنا ابو العباس خضر علیہ السلام ہوں گے۔ تو میں نے پوچھا آپ کا اسم گرامی کیا ہے۔ فرمایا ریاس بن ہشام علیہ السلام میں نے اُن سے مخاطب ہو کر عرض کیا۔ تم نے میرے پیار سے رسول اللہ کے محبوب سیدنا خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ فرمایا ہاں پھر میں نے عرض کیا۔ خدا کے واسطے کہ جو کچھ آپ کی زبان مبارک سے سُنا ہے اور آپ کی زیارت سے سرور پایا ہے اُس سے مجھے بھی حصہ بخویر عطا کرو تو انھوں نے کہا میں روایت کرتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے۔ جو کوئی یہ دُرود شریف پڑھے وہ ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ جیسے کپڑا پانی سے اور فرمایا کہ دُرود شریف ہمیشہ در زبان رکھنا کہ دُرود شریف رہبر راہم لنگان راحت قلب عاشقان اور سرور چشم سالکان ہے۔ " دُرود شریف یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَلِّ

(۲۹) صَلَوةُ ذَاتِیْمَہ : " امام عمر قندی نے سیدنا خضر وایا اس علیہما السلام سے روایت کیا

☆ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص سات جمعرات پڑھے مجھے خواب میں دیکھے اور مجھ سے روایت و حکایت کرے گا۔ یہ دُرود شریف لفظاً مختصر اور صغیر ہے لیکن معنی بکرات میں اتنا ہی عظیم ہے۔ فضائل میں کیا اور زیارت کے لیے اکبر زبان پر لبیک اور دشمنوں پر بھاری ہے۔ دُرود شریف یہ ہے۔ " رُوئے ابی بن ہریرۃ عن النبی ﷺ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

(۳۰) دُرُودِ قَادِرِہ : " حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

☆ یہ دُرود شریف الیہ السلام کا وہ ہے جس کا مستحب و کمالات میں بی حد ہے جس کی نسبت سے تمام فضائل و کمالات اس سے ہی اخذ ہوتی ہیں اور ان کی نسبت سے

بَلَغَ الْفُضْلُ بِكَمَالِهِ كَشَفَ الدُّجَى بِكَمَالِهِ
حَسَنَتْ جَمِيعُ خُصَالِهِ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

☆ ایک خوش قسمت حضور صاحب الشفاء والسلام کی "سجد نبوی اور ریاض الشریعہ" کے درمیان دروازہ میں خواب میں زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا اب آپ پر کھڑے ہوئے وہی دھن پرانے گرام کی طرف توجہ کیا تو انھوں نے تعبیر بتائی کہ اب آپ سے مراد کشف العلی بکمال اور درود شریف ہے کہ قرآن اللہ اور آپ سے باعث تخلیق کن فکان "کی ذات گرامی مراد ہے۔

☆ شیخ المصلح الدین بکدی شیرازی علیہ الرحمۃ مقبول مشہور بکمال اولیاء اہل سنت سے ہیں۔ جن کا تخلص تلمذ حقیقت رکھتا ہے انھوں نے یہ رباعی بارگاہ رسالت میں پیش کی۔ جبکہ وہ مجلس اقدس میں مورخ چلے گئے خدمت اقدس پر حاضر تھے حضور ﷺ نے اس کو بہت محظوظ ہوئے اور خوشی اور مسرت سے اس کو شرف قبولیت سے نوازا۔ علامہ ابن مصلح نے اس کو دل میں جگہ دی۔ شعر نے بڑھ چڑھ کر عقیدت سے تضمین کیں۔ نعت خواں حضرات نے اپنی نیکوئی کو اس سے پرتا شیر اور پر جوش بنایا۔ اولیاء نے اس سے قبولیت چاہی اور پائی۔ علمائے اپنی مجلسوں اور محفلوں کو پُر رونق کیا۔ خوشنویس حضرات نے اپنے فن کتابت سے عجیب عجیب تہذیب سے لکھا۔ مومنوں نے کتبوں سے اپنے گروں کو سجایا۔ "علیٰ ہذا آیتناں شفاء" نے اس کو بطور تلمذ پتایا اور بہت کچھ پایا۔ بے تاب روضیں اس نغمہ سے سرشار ہو گئیں۔ ایک تضمین ملاحظہ ہو۔

وہ روز بان سر بہ رویاں خوشنوا پڑھتی ہیں نعت مصطفیٰ بَلَغَ الْفُضْلُ بِكَمَالِهِ
بیلیس بھی چاروں سے کہہ کر لگی ہو کہتی ہیں باسم لکھنؤ كَشَفَ الدُّجَى بِكَمَالِهِ
قرآن ہی ذوق میں سرفراز طوق میں کہتی ہیں اپنے شوق میں حَسَنَتْ جَمِيعُ خُصَالِهِ
چڑیوں کے کن کے بچے ان بکاکیں پیچے لازم ہے اُس پر یوں کہ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ بِقَدَرِ
حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ وَخُصَالِهِ وَكَمَالِهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ

شفاعت مصطفیٰ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هُوَ الْخَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ لَيْكُنْ هَوَی مِنْ الْأَهْوَالِ مُقْتَدِمٌ
حَاشَا أَنْ يُخْرِجَ الرَّاحِمَ مَكَارِمَهُ أَوْ يُزَجِّعَ الْجَارِمِينَ عَلَيْهِ مَكْرُمٌ
وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي ط یہ جزاء ہے شرط مقدم من ذرا قریبی کی التوبہ

قرآن پاک :- پ ۳ سورہ طہ آیت کریمہ ۱۰۹

يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَجَعِيَ لَهُ قَوْلَاهُ
☆ اُس دن کسی کی شفاعت نفع نہ دے گی مگر جسے رحمن نے اذن دے دیا ہے اور اُس کی بات پسند فرمائی۔
○ اللہ رب العزت جلّت شانہ نے اپنے محبوب ﷺ کو شفاعت کا اذن عطا فرمایا اور آپ کی شفاعت پر راضی ہو گیا۔ اور آپ ﷺ سے اجازت یافتہ شفیع بمقبول الشفاعت ہیں۔ یہی اہل حق کا مذہب ہے۔

حدیث مشورہ :- بروایت حدیث ابن ابی الیمان رحمہ اللہ عنہ ط "خدا اے کریم" ☆ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد انور غفاری میں بہت لمبا سجدہ کیا ہمیں غل ہوا کہ شاید آپ ﷺ کی روح جگہ اقدس سے پرواز کر گئی ہے اور جب آپ نے سر اٹھایا تو فرمایا اِنَّ رَبِّيْ اَسْتَشَارَنِيْ فِيْ اَمْتِيْ مِیْرے رب نے میری امت کی بخشش میں مجھ سے مشورہ کیا تو میں نے عرض کیا یٰرَبِّیْ خَلَقْتُكَ وَعَبَادُكَ پھر دوسری بار مشورہ کیا تو میں نے وہی کلمات عرض کئے پھر تیسری مرتبہ مشورہ کیا تو پھر بھی میں نے وہی کلمات عرض کئے کہ اے میرے رب تو چاہے تو نے انھیں پیدا کیا اور وہ تیرے بند ہیں پھر رب کریم نے فرمایا فَخَالِ الْاَنْفُسَ بِكَ فَهِيَ اَمَّتُكَ محبوب تیری امت کے لئے

☆ وہ عجیب پہچان شامت کا یہ حال ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے تو وہی کلمات کہیں کہیں آتے ہیں اور وہی کلمات کہیں کہیں آتے ہیں

میں مجھے پریشان کر دوں گا۔ روز قیامت نیز حساب کتاب تیرے ستر پر آتی ہر ایک ایک لحاظ سے ستر پر زاری، جس کر دوں گا۔ ایسا تین بار ہو گا کہ مشورہ بھی تین بار ہو گا۔ آپ ﷺ کا یہ حجتہ شکر تھا اور یہ حدیث تحدیثِ نعمت "شکریہ" کے لئے اور فرمایا: "کنز انفس" شفاعتہ لاجل الکبائر من اُمّتی ما | میری شفاعت امت کے لئے کہ گناہوں کیلئے ہے۔

○ وعدہ روزِ ازل سے ہو چکا آپ شفیع المذنبین بن چکے اور قیامت کو نجدہ ہفت کرنے کی اجازت چاہنے کے لئے ہو گا۔

اذن کب کمال چکا آپ توحشور اب شفاعت یا نو جاہست کجھے

انما اول من یقرع باب الجنة سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکنا وہ کی عقیدہ :- شفاعتہ یبیتہ علیہ شفاعت ہمارے نبی شفیع اللہ ﷺ کی الصلوٰۃ والسلام ثابتہ فی الاخبار اخبار اور احادیث مجموعہ سے ثابت ہے جس نے والحدیث الصبیحۃ ومن شفاعت کہ کتب میں اس کا شفاعت میں کوئی حد کذب الشفاعۃ فلا فصیب لہ نہیں۔

فیتھما فتح اباری شرح معجم البخاری "درود شریف اور شفاعت لازم لازم ہیں ثلوث"

○ کفار اور مشرکین کا یہ عقیدہ تھا کہ نبوت شفاعت کریں گے اور معتزلہ کا یہ عقیدہ کہ کوئی بھی کسی کی شفاعت نہیں کرے گا۔ آیت کریمہ "مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ" سے ان ہر دو کا رد فرمایا۔ اللہ عزوجل کے حضور مائتین کے سوا کوئی بھی شفاعت نہیں کرے گا۔ اذن والے یعنون الیک السلام صرف ایما و اصفیاء اور مؤمنین میں شفاعت سرکار اہد قرآن مجید صلوٰۃ والسلام ان یم الفکرہ پانچ قسم پر مشتمل ہے۔

☆ بلا حساب کتاب داخل جنت ☆ میدان محشر میں شدتِ انتظار سے شقیف مستحق عذاب کو عفو معاصی ☆ دوزخیوں کو جہنم سے نکالنا۔ ☆ جنتیوں کی ترقی مدارج - ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف ترقی۔

○ ائم الکلام تحقق دوائی محمد بن سبکی حدیثی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضور شفیع المذنبین سے شفاعت کے لئے شفاعت مطلقہ، عامہ، خاصہ اور ثابۃ ہوگی۔ روز قیامت مائے دہر کے

نیلِ عرش الہی اور ظنِ لواۃ المحکمہ درود شریف پڑھنے والے ان دو سالوں میں ہوں گے شفاعت کے لئے دوشرفیں ہیں۔ شفیق کا محبوب ہونا، مشفوع کا مؤمن ہونا۔ اس وعدہ شریف من زار قیصری پر ایمان کی سلامتی کا ضامن اور صراحتہ وعدہ شفاعت ہے۔ جو ہر اقسام پر مشتمل ہے کہ عقیدہ شفاعت الٰہی حق کے نزدیک حق ہے "فوض الحق فوض الحق" حدیث قدسی: کلام اللہ ربنا رسول اللہ عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم

فیقول اللہ تبارک وتعالیٰ یا ملائکتی هذا عبد من عبادی اکثر الصلوٰۃ علی حبیبی محمد بن عبد اللہ ﷺ وکلمتی ووجود حق وجمہدی واز قیامی آگے حدیث قدسی کے بعد کہ انما لیک یتبینی یوم القیمۃ تحت لواء الحمد ونورہ وجہہ کالقمر لیلۃ البدر وکفہ فی کف حبیبی محمد ﷺ

سایہ افغن سر پہ جو چم الہی مجھ کو کہ جب لواء الحمد لے اُفت کا دلی ہاتھیں حدیث شفاعت: رسیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ "شاہ ترمذی شریف"

☆ قیامت کے روز سب الٰہی محشر پریشان حال ہونگے۔ ہیبت اور خوف طاری ہو گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا لِمَنِ النُّفُوسُ الیوم اور جواب بھی خود دے گا اللہ الواحد القہار لوگ خوف سے آپس میں کہیں کوئی ایسا رشتہ کار پیدا اور مقبول ہو جس سے ہم شفاعت چاہیں تو سب لوگ حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام کے پاس جا لیں گے اور عرض کریں گے۔ اللہ جن بندگان کو توار تھے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور اپنی روح پھونکی اور آپ کے سر پر تاجی نبوت سجایا اور دشمنوں سے نجدہ کیا آپ ہادی

روز محشر شاہِ مجاہد حضرت ابوالفضل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سے شفاعت فرمائی کہ ان کو بھی اپنی رحمت سے نصیب فرما دے۔

شفاعت کریں تاکہ ہمیں اس سے رہائی ہو تو آپ فرمائیں گے: اِذْ هَبُوا اِلَىٰ عَصِيْرَتِي تَمْ
 کسی اور کے پاس جاؤ تو پھر لوگ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ تو آپ
 بھی فرمائیں گے: اِذْ هَبُوا اِلَىٰ عَصِيْرَتِي پھر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں
 گے اور پھر حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ فرمائیں گے تَمْ
 سب اللہ کے پیارے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ حضور
 پر نور شفیع یوم النشور ﷺ کے حضور آئیں گے۔ اور آپ فخر الاولین والاخرین
 ﷺ فرمائیں گے اَنَا لَهَا مِنْ هٰذَا كَامِ كَالَّذِي نَحْنُ۔ فرمایا نبی کریم ﷺ
 نے پس میں پروردگار عالم کے پاس مقلم قدس پر سر سجدہ میں رکھ دوں گا اور عرض کروں
 گا۔ يَا رَبِّ اُمِّتِي يَا رَبِّ اُمِّتِي اور اُس کی وہ حمدیں بیان کروں گا جو میرا رب نے انشاء
 فرمائے گا۔ اسی حمدیں آج تک کسی نے نہیں کیں تو رب کریم فرمائے گا اِرْفَعْ رَأْسَكَ
 يَا مُحَمَّدٌ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلِّمْ تو میں ازاوہ محنت سجدہ میں ہی پڑا رہوں گا پھر ثانیاً حکم
 ہو گا اے محبوب اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤ اور میں پھر سجدہ میں اُس کی حمدیں بیان کروں گا
 جو رب تعالیٰ نے مجھے سکھائیں۔ پھر ثانیاً رب کریم فرمائے گا اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ
 عَلَيْكَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قُلْ تَسْمَعُ، سَلِّ لِعَطِّ، اَشْفَعُ تَشْفَعُ تو اس وقت
 مجھے شفاعت کرنے کی اجازت ہوگی۔ اس پر محبوب اکبر، انبیاء و رسل کے سرور، شفیع انور
 ﷺ نے فرمایا۔ شفاعت کا دروازہ سب سے پہلے میں کھولوں گا اور میرا اُمّتی جس
 بقیتہ ما شیت۔ یہ درود شریف کی بہترین جزاء ہے اللہ شفاعت میں صلی علیہ وسلم ہے۔ اے اُمّتی

عکہ ایک روز خواجہ علی راہتی عرف حضرت مرزا علی گڑھی نے کسی نے پوچھا کہ روز اقل جب اللہ عزوجل
 کہا گیا۔ تو دونوں نے اتفاقاً ایک ہی جواب دیا مگر روزِ ابد میں اَمَّا لَكَ الْيَوْمَ تَمْ فرماتے گا تو کوئی جواب
 نہیں دے گا کیا وجہ ہے فرمایا روزِ ازل تکلیف شریعہ کا دن تھا۔ اور شرح میں گفتگو، سوال جواب تھا مگر
 روزِ ابد عالم حقیقت کا دن تھا۔ جس میں تکلیف شرعیہ اٹھا دی گئی۔ بدین وجہ حق تعالیٰ اپنے سوال کا
 جواب خود دے گا۔ واللّٰهُ الْوَلِیْدُ الْقَهَّارُ یا۔ کمال ہیبت و وجلال سے کوئی جواب نہ دے سکے گا۔

کے دل میں رہائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو گا اُس کی شفاعت کروں گا۔ اِنَّ رَبَّیْ لَغَفُوْرٌ
 غلیل و نجی یَسِّحُ وَصَفٰی سَجٰی سے کہی کہیں بھی بنی
 یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تھا سے لئے
 اصالت گل، امامت گل، سیادت گل، امارت گل
 حکومت گل، ولایت گل خدا کے یہاں تہائے لئے
 ○ اللہ جل شانہ سب سے پہلے مقام محمود پر دو جہانوں کے تاجدار، غیب کردگار شفیع
 روز شمار ﷺ کو ثوری پاس، بسرِ خلقت بہشتی اور شفاعت کبریٰ کا تاج پہنائے گا۔
 پھر تمام اہل محشر حضور کی حمدیں بیان کریں گے اور انبیاء و رسل اس مقام شفاعت پر قبضہ کریں گے
 اعدادِ پاک :- امام مسلم نے اپنی صحیح میں بکرمہ عبد اللہ ابن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما
 نقل فرمایا۔ بیان کی۔ «شاور فی الامور انی ذکر الصلوة علی ائمتنا الطہارة»
 ○ فرمایا۔ ہر نبی کی ایک دعا مستجاب ہوتی ہے پس وہ دعا اُن کی قبول ہو گئی اور میں نے
 وہ اپنی دعا قیامت کے روز اپنی اُمت کی شفاعت کے لئے اٹھا رکھی ہے۔
 ○ دعا ابراہیم علیہ السلام :- قَمَنْ تَعْبَدْنِیْ وَتَالِیْہِ مَعِیْ، وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ
 عَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ اس دعا میں شانِ طہی کا ظہور ہے۔
 ○ دعا عیسیٰ علیہ السلام :- اِنْ تُسَدِّ فِہِمْ فِہِمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ، وَ اِنْ تَغْفِرْ لَہُمْ
 فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ اس دعا میں شانِ طہی چمکتی ہے۔
 ○ پس یہ پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائیے اور عرض
 کیا۔ اَللّٰھُمَّ اُمِّتِیْ اُمِّتِیْ شَرِّ بَکِیْ اور عرض کیا اُمِّتِیْ فَاِنَّہُ نَبِیُّ رَکِّ عَفُوْرٌ
 دعا و انبیاء کی شفاعت ہے اور غفور غفار ہے۔

علیہ السلام ابراہیم آیت کریمہ ۳۶ تو میں نے یہ دعا دیا وہ کہہ دیا میں نے یہ دعا دیا
 تو مجھے والا میرا ہے شانِ طہی جو ہے شانِ طہی جو ہے شانِ طہی جو ہے شانِ طہی جو ہے
 علیہ السلام پڑھو اللہ تعالیٰ کے لئے دعا کرو اللہ تعالیٰ کے لئے دعا کرو اللہ تعالیٰ کے لئے دعا کرو
 شفاعت ہے شفاعت ہے شفاعت ہے شفاعت ہے شفاعت ہے شفاعت ہے شفاعت ہے شفاعت ہے

اقوال حکمت :- علمائے اُمت و اکابر کے نزدیک اعمال سے انکار زندقہ قیامت ہے اور اعمال پر ہر دوسرے خارجیت ۔ قابل اعتماد محض رحمت رب کریم اور شفاعت رسول کریم ہے ۔ ہم گناہگاروں کے لیے رحمت رب العالی اور شفیع روز جزاء کے سوا اور سہارا ہے ہی کیا اور یہ ہر دو نعمت اپنے غلظت و راجح رحمت و درود شریف سے پاتا ہے ۔

سورة اولیاء تقبّلہ خواجہ محمد بہاؤ الدین والہدیت بخاری علیہ الرحمۃ نے وصیت کی میرے فضل پر یہ شعر کہ دینا : بارگاہِ کریمی میں عجز و انکاری ولایت کا لہ کا خاصہ ہے ۔ "مولف" سے

وَقَدْ عَلَّمْتُ عَلَى الْكَوْنِ بِمَعْنِي نَادٍ مِنَ الْمَنَاصَاتِ وَالْقَلْبِ السَّلِيمِ
فَمَنْ ارَادَ اَنْبِيَاءُ كُلَّ شَيْءٍ اِذَا كَانَ الْوَعْدُ عَلَى الْكَرِيمِ

اور حضور نبی اکرم ﷺ کے دربارِ دربارِ عالی میں ظلم عرض گذاریں ۔

مُفْلَتَانِ نِیمِ اَمَدِ دُرُكُوسِ تُو شِیَا لَہِ اَزْ جَمَالِ رُوسِ تُو
دَسْتُ بَکْشَا جَانِبِ زَنْبِیلِ مَا اَفْرِی بُرُوسِ تُو بَرَا دُوسِ تُو

۵۵۷ میں کریم کے دربار میں بغیر توشہ خوات اور تکسیریم کے جا رہا ہوں کیونکہ جب کریم کے پاس جانا ہوا تو توشہ آخرت یا زوارہ ساتھ لے جانا اچھی بات نہیں ۔

علماء جنی نورگاہ دین وقت کے انکار گامی سے میں نے اپنی کتابِ محبت کو زینت دی اور ان کے فضل کے علم سے جوئے چمکلا و مزیں کو پروکڑ کیا ۔ اے کریم ان کے فضل میری جیسی عصمت اکوہ کے داغ گاہ کو محو کر اور اپنی صفت مغز سے اور شجرہ انابت کے استوؤں کے شقائق شمع بانی سے دھو کر اپنے درجہ بٹھے اور نوازے ۔ جیسے ایک پلید جانور گناہ شجر کھانے کے ہار و ہوا بخت کچھٹ پر کھپیاں بھیج کر ٹیٹھ گیا اور اُس کی یہ ادا تھے جہاں گزرتے فضل نے اُسے نواز دیا اور انسانی لباس میں مغزوں و زکائے جنت کے لیے بھیج دیا ۔ اے نبی اکرم ﷺ

دور در گورنگ تو رنگ را بار است رنگ را بار است رنگ را بار است
من رنگ دل رنگ صفت از رحمت تو نویدیم کہ رنگ را بار است

سرا حلقہ اولیاء تقبّلہ بخاری و روح اللہ و حقا فرمایا کرتے تھے اُنھیں ہم فضل میں محض کے فضل و کرم کے پروردگار سے ذوالفضل "سلیم" اسی جملے سے فضل دیکھا ہوں فضل کی تیرے فضل نے بیست سے شتر ناک کافروں کو صرف ایک مرتبہ دیکھا ہے ۔

ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انزل انزل انزل قیامت کب ہوگی ؟ آپ ﷺ نے فرمایا ۔ اے میرے صحابی تو نے کیا تیاری کی ہوئی ہے ۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کوئی من نہیں جو بارگاہِ خداوندی کے لائق ہو ۔ صرف اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے فضل سے محبت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا ۔ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ تَوَاسَسَ کے ساتھ ہو گا جس سے محبت کرتا ہے ۔ درود شریف محبت کی اعظم علامت ہے ۔

لَا يُوْنِیْ اَحَدٌ كَرُوحَتِیْ	تم میں سے کوئی میں نہیں ہو سکتا جب تک اپنے باپ
اَكُوْنُ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَاَلِدَہِ	اولاد اور لوگوں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب
وَوَلَدَہِ وَالتَّائِمِ اُجْمَعِیْنِ	دار کھے ۔

عابد اور سادہ کو ایک عہد کے ترکہ عمار پر بعد کے اسفل اشالیں میں گرا دیا ۔ ابی فضل رضی اللہ عنہ سے

عقل بڑوں کے راجہ و چار و کار تو ذوال و خلق توفی کھے کے کرداری آن لگی

اے ذوالفضل اعظم ! فضل فرما کہ معذرتوں مغزوں میں انجمن ہوں مگر نہیں ہوں شریک نہیں اور عامی ہوں مگر رب زلیخہ اذعنوا و اذلیہ صائب و اصغف العیوبہ تفضل نہیں جری اسے غافل تجاہل نہیں ذکر سے ہی جاں ۔ کوں لیا

لاہین کے آستانِ عرض شان کے خوشہ جیوں اور بلا لاد لیا ۔ انکار ہر منہ شریف کے خاک نشینوں میں رکھ ۔ دین شریف

صَرَفْتُ اَفْئِدَیْ فِی لَهْجُو وَلَیْب قَاوَلْہِیْ شُكْرًا اَوْ حَیْ شُكْرًا اَوْ حَیْ

اَحَبُّ الشَّیْخِیْنِ وَاسْتَوْفِیْہُ نَعْلُ اللّٰہِ یَزُوْہُ فِیْہِ صَا لَکَھَا

میں نے اپنی مژگنوں کو دست اور دست غفلت میں صرف کر دی میں انفس ہی انفس ۔ اگرچہ میں تیرے دستوں میں سے نہیں ہوں مگر اُن سے محبت ضرور رکھتا ہوں ۔ تمہیں ہے کہ اُن کے طویل مجھے صالح بنادے ۔ غایت ثانی اسباب پر کرتے اُن صالحین کو اُن کی اس زرقانی و سر نفس سے حبیب غفر و مصلح لفتہ و شک پھیلا دیا اور ان کا سرایہ حیات انفس فخریہ عا باعت صد افتخار بنا کر کھلتی ۔ اے خدا ! میں نے اس کی عادت ۔ گت غی مستوجب لفت ہے ۔ اے شاعر العیوب ! اچھے ۔ "تفضلہ" ۔ اے باپ ! میرے ہاتھ کے شان کوں ۔ اے

کی پیشانی میں ثابت رکھ اور اُن کے طرف محبت سے مجھ جیسے اہل حق کوئی رکھنا چاہیے ۔ اے صاحب

زیست کو اُن کی محبت سے اس کی عادت ۔ مجھ جیسے اہل حق کوئی رکھنا چاہیے ۔ اے صاحب

روحہ انسانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خصائص مصطفیٰ

صلى الله تعالى عليه وسلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِمَدْنَى بَدِ الدَّكْرِ الْمَجِيدِ وَخَيْرِهِمْ

قرآن پاک :- چ سورۃ الانبیاء آیت کریمہ ۱۰۰

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ اے نبی پیغمبر! آپ کو مگر رحمت تمام جہانوں کے لیے
○ یعنی رحمت مطلقہ، تامہ، عامہ، کاملہ، شامکہ، جامع محیط بر جمیع مقتدیات، رحمت
غیبیہ، شہادت علیہ، عینیت، وجودیہ، شہودیہ، سلبیہ، لاحقہ وغیر ذلک تمام جہانوں کے

علیہ یہ وصف عامہ ہے مَا یُؤْتِیْهِ وَلَا یُؤْخَذُ فِیْهِ وَلَا یُؤْخَذُ فِیْهِ مَعْنٰی ہذا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ فِیْ حَالِکَ
مِنَ الْاَحْوَالِ الْاَحْسَنَ کَمَا یُرِیْ لِحَمَّا لِلْعَالَمِیْنَ ۝ غیر واحد غالب لہ سے ثابت ہے۔ نبی
رحمت شفیق اُمت " ﷺ " کو کائنات موری، سموی، زمینی، کہی، خلقی، فطری سے مشرف و زاہد
اُمّی بؤشت رَحْمَۃ کے اعلان کا حکم دیا۔ کائنات عالم کے ذرہ ذرہ کے لیے رحمت۔ خصوصاً رحمت
برائمت کا عالم یہ تھا کہ اُمت کو کسی مقام پر فراکش نہیں کیا۔ نہ غفلت یا بیکار مگر نہ مستحکم و محکم و محکم و محکم
میں اسی طرح ذرہ و حشر، مقام ثاب و سکن، حیات و وفات میں اور قیامت کو مقام محمود پر بسا و شامت
بچھا کر رتبہ اُمّی فراشی کے۔ نبی رحمت۔ شفیق اُمت " ﷺ " کو جب تیرا نور، لہجہ میں آگاہ
گیا تو آپ " ﷺ " کے بیکارے مبارک جنبش میں تھے۔ حضرت تمم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
لَا کَرَامَۃَ تَوَاضَعَتْ اَمْرًا بَارِکًا وَرَحْمَۃً جَمِیْعًا عَلٰی شَاہِدِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَشْفٰی عَرْضَ کَرۃً تھے۔ وہ جانِ راحت
کا یہ رُفقت " ﷺ " تمام مخلوقات کے ذرہ ذرہ غرضیکہ ہر شئی کے لیے راحہ ہیں۔ راحہ میں چار صفتوں
کا ہونا ضروری ہے۔ حیات اُمّی ہونا۔ مرحوم کے ہر احوال قلبی و روحی سے کما حقہ واقف ہونا اُمد رحمت
اور اختیار ہونا۔ راحہ کامرہم کے قریب ہونا۔ اس شرائط سے جامع ناظر کا مسئلہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب

عالم ارواح ہوں یا عالم اجساد، ہر ذرہ ہزار عالم " بھفت اقلیم " سے ذوی الفضل یا
غیر ذوی الفضل ہوں، مومن، کافر، جن، انس، ملائکہ نور کی سب کے لیے رحمت ہیں۔
حضور ختمی مرتبت ﷺ خصوصاً نبوت کے جامع ہیں۔ جو بحر ناپید انکار اور بے حد
خصر ہیں چند ایک خصائص کا حصول برکت کے لیے ذکر کرتا ہوں۔

۱۔ امان مجتہد نیک گل حسن تو بہار
۲۔ امان ایمان و محبت کے لیے باعث انبساط و مسرت ہوں گے۔

۱ آپ " ﷺ " کی یہ وصف نور الخلقین، وصف خاصہ ہے۔

۲ آپ " ﷺ " کا نور اُمر کن سے بھی پہلے تخلیق ہوا ہے۔

۳ آپ " ﷺ " نے سب سے پہلے عالم ارواح میں بکلی کہا۔

۴ آپ " ﷺ " نے بعد ولادت مجدد کیا اور آسمان شہادت سے گواہی دی۔

۵ آپ " ﷺ " کی چشم مبارک سوتیں لیکن دل بیدار رہتا۔

۶ آپ " ﷺ " کا پسینہ مبارک کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔

۷ آپ " ﷺ " جیسے روشنی میں دیکھتے ویسا ہی تاریکی میں دیکھتے۔

۸ آپ " ﷺ " حیات بالذات، حیات حقیقی سے مشرف ہیں۔

بیرونیہ

۱۔ امان مجتہد نیک گل حسن تو بہار
۲۔ امان ایمان و محبت کے لیے باعث انبساط و مسرت ہوں گے۔
رحمت کا صدقہ میرا خوف زائل ہو گیا۔ نیز سب سے اُعلیٰ ادبی شیطان میں سے کسی نے پوچھا کیا تجھے میں اس
رحمت سے کچھ ملا۔ کہنے لگا ان۔ جب میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تو وہ زائد
علی الصبح ایک فرشتہ میرے منہ پر ہاتھ مارا کرتا۔ جس سے بے ہوش ہو کر گر جاتا۔ وہ سزا مندات ہو گئی۔

جو منکر ہے ان کی عطا کا وہی بات بتائے تو کوہ ہندو میں کے اس میں اس کی عین نہیں ہے

۱۔ امان مجتہد نیک گل حسن تو بہار
۲۔ امان ایمان و محبت کے لیے باعث انبساط و مسرت ہوں گے۔
۱۔ امان مجتہد نیک گل حسن تو بہار
۲۔ امان ایمان و محبت کے لیے باعث انبساط و مسرت ہوں گے۔
۱۔ امان مجتہد نیک گل حسن تو بہار
۲۔ امان ایمان و محبت کے لیے باعث انبساط و مسرت ہوں گے۔

۹) آپ ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ نہ تھا۔

(۱۰) آپ ﷺ کے جسم مقدس پر کسی کھنسی نہ بیٹھیں اور نہ جنوں پڑی ۲۷

اب۔ کائنات میں کونوے پانی کو شیریں کر دیتا۔

(۱۲) آپ ﷺ "شیر خوار" کے مشن میں عذابِ دہن ڈالتے تو وہ شکمِ شیر جوتا۔

۱۳) آپ ﷺ کی آواز مبارک دُور تک سُنی جاتی تھی دوسروں کے لیے ناممکن ہو۔

۱۴ "اَب" نے کبھی بگم "کھٹکا" نہیں تھوکا۔

(۱۵) آپ ﷺ کے فضائل مبارک زمین نکل جاتی تو وہاں کستوری کی خوشبو آتی۔

(۱۶) ”آپ“ کا سوتلے میں کبھی جسم ناپاک نہیں ہوا۔

آپ ﷺ جس جانور پر سواری کرتے وہ بول و برا نہ کرتا۔

آپ ﷺ کو معراجِ جسمانی و نامتدلی پر بُھلا۔

(۱۹) آپ ﷺ: "بچشم ظاہری ویدار الہی سے مشرف ہوئے۔"

(۲۰) آپ ﷺ کے ساتھ ہمیشہ فرشتوں کی جماعت رہتی۔

آپ ﷺ: خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

☆ **بیتہ اکبریت** ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے ایک کٹر و انتہا یاطیالیسی جیسے شریف لکالا اور فرمایا یہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ میں نے مانگ کر لے لیا۔ ہم اس مجسمہ مبارک کے کچھ حصہ کو بھگو کر پھوڑتے تو علاج بیماروں کو اس کا عصارہ پلاتے تو اس کی برکت سے رب کریم شفا عطا فرمادیتا۔ ایسا ہی مجسمہ بیتہ اُمّ المؤمنین اکبر سکندر رضی اللہ عنہما کے پاس بھی بطور تبرک موجود رہا۔ "صحیح مسلم شریف"

☆ **بیتہ فاطمہ بنت اسد** والدہ ماجدہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کو قمیض بطور کفن نبی کریم ﷺ نے عطا فرمائی وہ اس قمیض "تبرک" سے جنت کی خورشید بن گئیں۔ اور حضور ﷺ کے کفن میں لینے سے قبر عظمت کا نشان بن گئی۔

☆ **تبرکات اخیر**۔ حضرت ابوالحسن علی بن محمد خرقانی علیہ الرحمۃ نے "خرقہ" سلطان محمود کو عطا فرمایا جس کی برکت سے کھترستان ہند میں سونات کا بت کہہ کر فتح ہوا اور اسلام کا جھنڈا اُٹھرایا۔ اور ہزار بابت پرست، خدا پرست بن گئے۔

☆ **انگشتری مبارک**۔ حضور ﷺ کے دست مبارک میں عمر بھر رہی جس پر "نَجْدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ" لکھا تھا۔ کندہ تھا۔ اس سے شاہانِ عالم کے خطوط پر مہر لگایا کرتے۔ پھر یہ خلیفہ اول، پھر خلیفہ ثانی پھر خلیفہ ثالث کے پاس رہی۔ اور یہ انگشتری پیرائیں میں گر کر گم ہو گئی تو امور سلطنت و خلافت میں فساد ہوا۔ "بدرالابرار فی ادب الامم"

☆ **مُشک مبارک**۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے پاس مُشک تھا وصیت کی کہ اسے میرے کفن اور حجرِ پل دینا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا بچا ہوا مُشک میں نے بطور تبرک استعمال کر رکھا ہوا تھا۔ "کتاب التہذیب فی مکرمۃ الاصحاب"

☆ **بیتہ مائتہ**۔ تعلیم آثار سے صاحبِ ہند ﷺ کی یاد تازہ ہوتی ہے اور ہمتِ عظیم میں رہتی ہے۔ یوسف علیہ السلام کی گامی دی اور وہ بھی قمیض ہی تھی۔ جسے بیٹے یوسف کو وہ کے باپ کے سامنے لائے کہا ان کو بھڑکا دیا گیا ہے۔ یہاں اس قمیض نے باپ پر بھائیوں کا کرکھولا۔ وہاں قمیض نے عورت کا کرکھولا ان کی ننگی کھٹکھٹوں کے کر بہت بڑے ہیں۔ اور کہیں قمیض مذاب تو ہے نہ جات کاسببِ بنی اور کہیں اور نہ ہوتا

☆ **تاج مبارک**۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات قمیض مبارک پہنا کر چادر مبارک میں بیٹھ کر مجھے دفن کرنا اور تاج مبارک اور ٹوٹے مبارک میری آنکھوں اور منہ پر رکھ کر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر دینا۔

☆ **نعلین مبارک**۔ محدث فی الصحابہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کے پاس نعلین شریف تھے۔ انھوں نے وصیت کر دی تھی کہ میرے وصال کے بعد نعلین میرے سینہ پر رکھ دینا اور ایسا ہی کیا گیا۔ تو صاحبِ نعلین ہونے کا مرتبہ پا گئے۔

☆ **مجسمہ مبارک**۔ غوث الاولیاء الامام شہنشاہِ ولایت بعداؤ نے حضرت محمد و اہل ثانی رضی اللہ عنہما کو ایک مجسمہ بھیجا۔ جو کہ لکھا تھا نقل منقول ہوا ہوا شاہ سکندر کی تحصیل علیہ الرحمۃ کے ہاتھ سے آپ کے پاس پہنچا۔ آپ اسے سر پر رکھ کر اور کبھی اوڑھ کر نکالیں فرمایا کرتے۔ یہ طریقہ مروت پر سکھ صالحین سے چلا آ رہا ہے۔

☆ **قبای مبارک**۔ امام ربانی تیسرے زمانے شیخ احمد نقشبندی قدس سرہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایک قبا شریف ملا عبد الغفور عمر قندی کو بطور تبرک عطا فرمائی اور لکھا کہ یہ قبا کئی دفعہ پہنی گئی ہے آپ اسے کبھی کبھی باوجود پہنا کریں اور ادب ملو رکھیں اس سے جہنمیت قلبی اور تسکین حاصل ہو گی اور بے شمار فوائد دینی اور فضائل دنیوی کی توقع ہے۔ "مکاتبات قدسیہ"

☆ **رداء مبارک**۔ بعض واقعات شہادیں کہ خود حضور ﷺ نے یہ تبرک غلاموں کو عطا فرمائے۔ تو انھوں نے بطور تبرک قبر میں ساتھ لے جانے کو ترجیح دی۔

☆ **عباء مبارک**۔ حضرت کعب ابن زہیر رضی اللہ عنہما دربار رسالت کی خانہ میں "قصیدہ بانث سعاد" پیش کرنے پر ایمان بھی ملا اور تبرکاً "چادر بھی پائی۔

☆ **چادر مبارک**۔ علامہ بوہیری صاحب القصیدۃ البرۃ علیہ الرحمۃ کو عالمِ رؤیا میں چادر عطا ہوئی جس سے شفا بھی پائی۔ یہ چادر شاہانِ خلفاء عباسیہ نے ان کے خاندان سے حاصل کر لی اور خاص تقریبات میں اپنے سروں پر رکھتے اور برکت حاصل کرتے۔

☆ **مجسمہ مبارک**۔ خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہما کو مجسمہ مبارک حضور ﷺ نے عطا فرمایا۔

☆ **میرے مبارک** :- شام والا چاہ شام ہو یا صبح ہو یا عشاء ہو علیہ الرحمۃ کو خواب میں مٹے مبارک بطور تبرک عطا فرماتے۔ بیدار ہونے پر ان کے ہاتھ میں مٹھو ٹوٹے۔ فرماتے ہیں جب مٹے مبارک کو دھوپ میں لایا جاتا تو غریب سے ایک سفید بادل کا ٹکڑا اگر سایہ کر دیتا اور زائرین کی زبانوں پر خود بخود درود شریف جاری ہو جاتا۔ آج تک ان کے خاندان میں یہ تبرک محفوظ ہے۔ جن کی زیارت سے قلب کو سرور اور روح کو راحت ملتی ہے۔

☆ **تبرکات کی زیارت کرنا اور اس سے شفا چاہنا اور اس کے ذریعہ رب کریم سے دعا مانگا** عذاب قبر، آخرت سے نجات چاہنا اور چھوٹا۔ درود شریف پڑھ کر آنکھوں سے گناہ برکتیں حاصل کرنا مستحب ہے جو تنگ بالکشب و اشقت سے ثابت ہے۔ تبرکات کا اثر عہد تب ہوتا ہے جب عمل بھی اثر پذیر ہو جس کی اساس ایمان ہے۔ محبت اور ادب سے مزید رنجش کا ظہور ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ انکسار میں شریف کو سر پر رکھ کر دعا مانگا رب کریم کو پسند اور تبرکات کا انکا قلبی انتشار اور گراہی کا سبب ہے۔

○ **تبرکات کے انوارِ خیرات** :- پچھلے سورۃ بقرہ آیت کریمہ "فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" کریم کریم صاف تھکر کر ملکوت والوں اور اہل کائنات والوں اور کون بھڑکنا والوں کے لیے۔

وَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ جب سیدنا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ علیہ السلام تعزیر بیت اللہ کر چکے تو حکم ہمارے مگر کھانا

علیہ السلام کہ درود شریف کا نقل کرنا نہیں۔ درود شریف پڑھنے والوں کو صاف اللہ تعالیٰ نے اجر کا وعدہ خلف نہ کیا۔ حال اور ممکن کے باوجود قوموں کی ترقی سے فرمایا لا یدرک اللہ فیقول یا مقلب القلوب هذا عبد من عبادی اکتد اعطالہ وعلیٰ حبیبی محمد کو وعدہ فی وجہ لا ینزل فی وجہی ولا ینزل فی وجہی لکن خذہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ وکیا ربی بکرم القیامۃ تحت لواء الحمد وکذا وجہہ کا تعزیر لکھنا کہ اللہ فی کتب حبیبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تا تربہ فرمایا ہے فرشتوں نے میرا بندہ کثرت سے میرے حبیب پر درود شریف پڑھا ہے مجھے اپنی عزت، اہلال، تنجی، بزرگی اور عظمت کی تم انہی اسے ایک ایک طرف کے پہلے جنت میں مل گئی گا۔ درود قیامت اور اٹھنا کا سایہ۔ اس کا پھر وہی وجہ جو ہی بات کے چاند کی طرح چمکتا اور اس کا ہر حصے سے حبیب کے ہاتھ میں ہوگا۔ "یٰٰ ابراہیم اللہ درود شریف کے اشکات تبرکات و غنایات و غنایات میں اور جہاں

ستھار کھو تو آپ بھائی سے صفائی کرنے لگے تو باوصیانے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا اے اللہ کے پیارے حبیب! یہ خدمت میں سرانجام دیتی ہوں تو باوصیانے جس وقت تک انکسار و ذرات بچا کر تو حکم ہوا۔ اس کو تمام ٹوٹے زمین میں پھیلا دے تو جہاں جہاں یہ بیت اللہ کے ذرات گریں گے تو وہاں دہاں مسجدیں بنیں گی۔ یہ کعبۃ اللہ کی سیٹیاں ہیں۔ کعبۃ اللہ کے ذرات کا عالم ہے تو کعبہ کے کعبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شجہ کے انوار کی کیا شان ہوگی۔ جہاں پڑ گئی، صفائی، ولی، مومن بنا دیا۔ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کے انوار اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی بیٹے ہیں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے منور ستاروں کی مانند ہیں۔

از فرغ تست روشن دین و دنیا ہر دو جا پر تو باد از خدا صلوٰۃ لے بدر اللہی
از بہار طلع تو سر سبز باغ کائنات و نسیم فیض تو شاداب تر و خوش القفا
اللہم صلی علی سیدنا محمد و آلہ و سلم
و جلالہ و کمالہ و علی آلہ و صحبہ و سلم
و اخذ دعوانا ان الحمد لله رب العالمین یا اللہ الشفیق و هو الرقیق اوفی
بالشقیق الایمان من اللہ و الاخذ ان اللہ و ان الی ربک الرجعی و رضیت یا اللہ
ربنا و یا اسلام دنیا و بالقرآن امانا و یا محمد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم اللہم
اتہ بنیدنا بحکم النبیلۃ و الفضیلۃ و الدرجۃ الرفیعۃ و البشۃ معاماً محمداً الذی
وعدتہ و اذرفنا شفاعة يوم القيمة یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا کریم یا ساد یا عفا ربنا اللہ
صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و سلم

۵۳۵۴

مکتبہ دارالافتاء

فاضل دیوبند مولانا حافظ محمد عسکری علیہ السلام
"مکتبہ دارالافتاء دیوبند"

اختصار ہدیہ: مولانا محمد امجد علیہ السلام، مولانا محمد امجد علیہ السلام
مکتبہ دارالافتاء دیوبند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

صلوة وسلام بحضور سید الانام

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَأَتَىكَ وَسَلَّمَا

مُصْطَفَى جَانِ رَحْمَتِ	پہ لاکھوں سلام	نوشہ بزمِ رحمت	پہ لاکھوں سلام
شَبِ اسراءِ	پہ دُلہا پہ دِلَمِ درود	نوشہ بزمِ جنت	پہ لاکھوں سلام
جَن کے بچے کو محراب کعبہ	محکم	اُن بھوؤں کی لطافت	پہ لاکھوں سلام
وہ نرمان جس کو سب کُن کی گنجی کہیں		اُس کی نافذ حکومت	پہ لاکھوں سلام
دور و نزدیک کے سنے والے وہ کان		کانِ عمل کرامت	پہ لاکھوں سلام
پارہ ہاتے سخت غچہ ہاتے قدس		اُن تاروں کی نزہت	پہ لاکھوں سلام
یعنی اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الرَّسُولِ		ثانی اثینِ ہجرت	پہ لاکھوں سلام
وہ عمر جن کے اعدا پہ شدید اسقر		اُس خدا دوست حضرت	پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحبِ قیص الہدی		عہد پوش شہادت	پہ لاکھوں سلام
مُتَقَرَّبِ شَرِحِ الشَّيْخِ الْأَشْجَعِ		ساقی شیر و شربت	پہ لاکھوں سلام
بے عتاب و عذاب حاب و کتاب		تا ابد اہل سنت	پہ لاکھوں سلام
محب سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رہنا		مُصْطَفَى جَانِ رَحْمَتِ	پہ لاکھوں سلام

بُزبان اُردو

یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوۃ اللہ علیک
مُصْطَفَى خیر الملوک	سردہ ہر دوسرا ہو	اپنے اچھوں کا صدق	ہم بدوں کو بھی عطا ہو
کنیز مکرم ازل میں	دور مکشون خدا ہو	سب اول کجا فر	ابتداء ہوا انتہا ہو

عہد فرشتوں کی سلامیاں درود و سلام کی لوریاں اور ان کے نعمت کی گونج تاہنہ و فضا میں مٹتی جاتی ہے۔ ماشاء اللہ۔
 فرشتوں کی سلامی دینے والی فرج گاتی تھی جناب آمین منقہ قیس یہ آواز آتی تھی۔
 "مُحَمَّدٌ صَلَواتُ رَبِّكَ عَلَيْهِمُ وَآلِهِمْ"

سب بشارت کی فانی تھی تم اُداس کا مدعا ہو سب تھامی ہی فرقتی تم مومنین مبتدا ہو
 سب کان شہانِ لاسکان میں شہانِ جان صفا ہو سب تھامی دیکھتے اک تم راہِ مہدی ہو
 وہ گس روئے کا چمکا سر جھکا تو بھگلا ہو وہ در اقدس پہ آئے جھولیاں پھیلاؤ شاہو
 یا نبی سلام علیک یا صدیق سلام علیک یا فاروق سلام علیک صلوة اللہ علیک

بُزبان پنجابی

یا رَبِّ الطَّالِبِينَ	سرورِ سبائینہ	سب نون دکھانینہ	رحمتاں واہ غزینہ
پیر روئے کل سب ملک	ادبِ دست بستہ بھگ	سب نوا و عرفان دیک	مُنہ اشان قیسِ صحرے
شینے اٹھ کے مسیح سوئے	جایاں پھیلے دیئے	پڑھے چار چوہرے	پڑے رکھ و میرے
دکھ بھر گاؤں کا صدقہ	کولہ والوں کا صدقہ	بیک دھولوں کا صدقہ	ناز سے پاؤں کا صدقہ
چھوڑ کر دامنِ تھارا	ادبیں کس کا سہارا	کس کے در پہ ہو گزرا	کون ہے دانا ہمارا
آپ سلطانِ مدینہ	مہبط و حلی النکینہ	نک سے بہتر سینہ	نور سے مہور سینہ
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوۃ اللہ علیک

بُزبان فارسی

زمین بری بزمینہ صبا سلام علیک	پنچا نچے بڑی ذابلی وفا سلام علیک
رساں رساں بدرِ روضہ رسولِ کریم	اُمیدِ تضرعِ زما بے نوا سلام علیک
بروزِ مین توقع گستاہگاروں را	نہ روکئی پذیرِی شہا سلام علیک
روزِ حشرِ اسیرانِ معصیتِ گریخ	ترا کہ شافعِ روزِ جزا سلام علیک
زخستہ عاجز و مسکین و ناتوانِ جاعی	رساں بجزرتِ اولے خدا سلام علیک
دست بستہ ہیں کمرے حاضرِ غلام	پیش کرتے ہیں غلامانہ سلام
السلام آئے سرگنبد کے مکین	السلام آئے رحمتہ لعلین

سُبْحَانَكَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَنَّا يَصْفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
 "بُزبان فارسی سلام سہ ۵۷۳" "بُزبان فارسی سلام سہ ۵۷۳"

تحفہ الصلوٰۃ

از قلم غوث علیہ السلام

جب بھی کسی نے پیش کیا تحفہ الصلوٰۃ
جس سے چھٹیں قلوب کی تاریکیاں تمام
یارب نصیب ہو اے الفت حضور کی
شامل ہیں قسم قسم کے اس میں مرد و پاک
دورخ کی آگ اس پر ہونی یک یک علم
سرکار دو جہاں کی زیارت کے واسطے
بلقی ہے اس سے دل کے گلستاں کو تازگی
رکھ اس کا ورد لہ بہ لہ و ضو کے ساتھ
چھٹ جائیں گے اندھیرے بھی اس کے نور سے
وہ شخص ہوگا دنیا و عقبے میں کامران
یا رب عنایتیں ہوں عنایت پر بے شمار
اے مومنو پڑھو کہ یہ سنت خدا کی ہے
آنکھوں کا نور بھی ہے جگر کا قرار بھی
کتاب ہے آدمی کو خدا سے قریب تر
اس کی فضیلتوں کا کنارہ ہمیں کوئی
بخشنے لے اس کی راہ میں غنچے چھپائے
پروردگار سب کی مشقت قبول کر
شکر خدا و نازش کنین و انبیاء

محمود لفظ لفظ ہے اس کا بہشت خوش
مومن کی روح کی ہے غذا تحفہ الصلوٰۃ

مومن تحفہ الصلوٰۃ



شوارق الانوار
فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار
المعروف
دلائل الخیرات شریف

خوشخبری

مع
گوکب الدریہ
فی مدح خیر البریہ
المعروف
قصیدہ بردہ
شریف



رابطہ فون نمبر ۵۵۱۲۵۵

نہایت ہی نفیس خوشخط
خوبصورت ترین ترجمہ
حواشی سے مزین حشو
زوائد سے پاک اغلاط
سے مبرا قدیم نسخہ صحیحہ
”مصریہ“ کے مطابق آرٹ پیپر
عنقریب شائع ہو رہی ہے
وظیفہ پڑھنے والوں کے لئے

مفت

شیخ الدلائل حضرت مولانا محمد یوسف مدنی حریری علیہ الرحمۃ
”المدينة المنورة“ سے اجازت و سند یافتہ
مدح رسول حجاز حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی نورانی

أَحْمَدُ	حَامِدُ	مُحَمَّدُ	قَاسِمُ	عَاقِبُ	فَاتِحُ
خَاتَمُ	حَاشِي	مَاج	سِرَاجُ	دَاعُ	مَدْعُو
مُنِيرُ	بَشِيرُ				
مُهَلِّ	رَسُولُ				
يَسْرُ	مُزَيْنُ				
نِعْمَةُ اللَّهِ	رِجْمَةُ اللَّهِ				
مُرْتَضَى	مُجْتَبَى				
نُورُ	شَهِيدُ	شَهِيدُ	مَشْهُودُ	مُطَاعُ	مُطِيعُ
مُجِيبُ	عَلِيمُ	حَكِيمُ	مَذْكُرُ	أَمِينُ	صَلَاحُ

رُفُوفُ	عَزِيزُ	مَتِينُ	كَرِيمُ	أَقْمَى	بَهْتَاجُ الْجَنَّةِ
بَنِي الْجَمَّةِ	مُبَشِّرُ	صِدِّاقُ	هُدَى	كَرِيمُ	رَحِيمُ
شَافُ	قَوِي	مُطَهِّرُ	طَاهِرُ	طَيِّبُ	خَالِدُ الْإِنِّيَا
أَوَّلُ	مُبِينُ	حَقُّ	مُصْبِحُ	مُصَلِّ	كَافُ
حَقُّ	نَكَا	أَمْرُ	بَاطِنُ	ظَاهِرُ	أَخْرَجُ
صِدْقُ اللَّهِ	هُدَى اللَّهِ	مَكِينُ	شَاكِرُ	مُحْيِ	مُخْتَارُ
مَعَاوِي	سَيِّدُ	وَكِيلُ	كَفِيلُ	شَهِيدُ	عَلَّامُ
أَكْمَلُ	كَامِلُ	مُؤْمِنُ	رَحْمَةُ	قَرِيبُ	بَنِي النَّوَى